فتاوىٰ امجدیہ

مصنف:

صدر الشریعہ حضرت علامہ مفتی

محمد امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ والرضوان

۷۸۶/۹۲

تحدیث نعمت

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

رب کریم کا احسان عظیم ہے کہ نہایت آب و تاب کے ساتھ فتاویٰ امجدیہ کی دوسری جلد ہم آپ کی خدمت میں پیش کرنے جا رہے ہیں۔ جو نکاح و طلاق، یمین و نذر، قضا و شرکت اور حدود و تعزیر جیسے اہم فقہی ابواب و مسائل پر مشتمل ہے۔ ہم اس عظیم نعمت کا ذکر کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ توقع سے کہیں زیادہ اکابر علمائے ہند و پاک نے فتاویٰ امجدیہ سے متعلق ہماری کوششوں کو سراہا خاص طور پر اس کتاب کی ترتیب و تعلیق پر اعتماد کلی ظاہر کرکے ہماری حوصلہ افزائی فرمائی۔ جو مستقبل قریب میں ہماری کامیابیوں کی بھرپور ضمانت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے جملہ معاونین مالی و قلمی کو جزائے خیر دے اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی ہمیں بھی توفیق مرحمت فرمائے۔

فتاویٰ امجدیہ جلد اول کی قدر و قیمت اور اس کی مقبولیت کا اندازہ یوں بھی ہوتا ہے کہ ہند و پاک کے علاوہ متعدد ممالک سے علمائے اہلسنت کے سیکڑوں رشحات قلم اس صحیفہ علم و تحقیق کی تعریف و توصیف میں دفتر کو موصول ہوئے۔ اور چند ماہ کی مختصر مدت میں مارکیٹ سے یہ کتاب نایاب ہو گئی اور شدت سے ارباب علم و فضل کے تقاضے جلد اول کے دوسرے ایڈیشن اور اس کی بقیہ جلدوں کی اشاعت کے لئے شروع ہو گئے۔

اس موقع پر مدینۃ العلماء گھوسی اور بحر ڈیہہ بنارس و ذیلو کے ان ارباب خیر کا شکریہ ادا کرنا ضروری ہے جنہوں نے اعزازی طور پر اس کتاب کی ممبری قبول فرمائی اور کتاب کی اصل قیمت سے کہیں زیادہ رقوم مرحمت فرما کر ہمارے اشاعتی کاموں کو آگے بڑھانے میں مدد بہم پہنچائی خصوصاً فاضل جلیل

شہیر حضرت مولانا عبدالقادر صاحب مدظلہ العالی جنہوں نے ہر طرح سے ہمارا تعاون فرما کر دائرۃ المعارف الامجدیہ کے ساتھ بے پناہ احترام و عقیدت کا ثبوت دیا۔ اور اپنے نیک مشوروں سے نوازا فتاویٰ امجدیہ جلد اول کے شائع ہونے کے بعد اس حصہ کو منظر عام پر آجانا چاہئے تھا لیکن ناگہانی طور پر کچھ ایسے ناگفتہ بہ اور صبر آزما حالات مرتب فتاویٰ فاضل جلیل حضرت علامہ عبدالمنان صاحب قبلہ مدظلہ العالی رئیس الاساتذہ دارالعلوم اہلسنت عربیہ اشرفیہ مصباح العلوم مبارکپور اعظم گڑھ کے ساتھ پیدا ہوگئے کہ نہ چاہتے ہوئے بھی اس جلد کی اشاعت میں غیر معمولی تاخیر ہوگئی، جس کے لئے ہم اپنے قارئین کرام سے معذرت خواہ ہیں۔ مرضی مولیٰ از ہمہ اولیٰ۔

فتاویٰ امجدیہ کی اس جلد کی طباعت و اشاعت میں ہم کہاں تک کامیاب ہیں آپ کے مشورہ کا شدت کے ساتھ انتظار رہے گا تاکہ اس روشنی میں کام کو آگے بڑھانے میں مزید سہولت و تقویت اور رہنمائی حاصل ہو اور جلد از جلد ہم اپنی منزل مقصود تک پہونچ جائیں۔ ہمیں قوی امید ہے کہ قدردان ہمارے قارئین کرام اس پہلو پر اپنی توجہ مبذول فرمائیں گے اور اپنے رشحات قلم سے ارباب دائرہ کو مشرف کریں گے۔

دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے حبیب صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ وطفیل ہماری غیب سے مدد فرمائے اور ارباب دائرہ اپنے مقاصد میں کامیاب ہوں۔ آمین ثم آمین بجاہ حبیبہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین۔

الملتمس

علاء المصطفیٰ القادری۔ جنرل سکریٹری دائرۃ المعارف الامجدیہ بتاریخ [illegible]

دائرۃ المعارف الامجدیہ

شہزادۂ اعلیٰحضرت حضور مفتی اعظم ہند حضرت علامہ مفتی مصطفیٰ رضا خاں قادری قدس سرہ العزیز علیہ الرحمۃ والرضوان

کی نظر میں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم وآلہ وصحبہ الکرام اجمعین
مجھے اطلاع ہوئی کہ مکرمی جناب مولانا المحترم حضرت صدر الشریعہ مولوی امجد علی صاحب علیہ الرحمۃ
وارثین ان کے نام نامی سے موسوم ایک اشاعت کا ادارہ قائم ہوا ہے جس کا نام دائرۃ المعارف
الامجدیہ ہے۔ اور اس ادارہ نے صدر الشریعہ کا علمی شاہکار، فتاوی امجدیہ، خوش اسلوبی
سے چھاپا ہے جو بڑی مسرت کی بات ہے۔ مولائے کریم دائرہ مذکورہ کو فروغ بخشے اور مخلصین و معاونین
کو جزائے خیر عطا فرمائے آمین۔

(دستخط) فقیر مصطفیٰ رضا خاں غفرلہ

۱۸ر صفر ۱۴۰۱ھ

ہم اپنی اس عظیم اشاعتی خدمت کو بطور

نذرانۂ عقیدت

ان ذات گرامی کی بارگاہ اقدس میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں جو کہ نبیرۂ حضور مفتی اعظم ہند ہیں

عمدۃ المتکلمین ممتاز الفقہاء محدث کبیر فاتح ہادس نشین

حضور صدر الشریعہ حضرت علامہ مفتی ضیاء المصطفیٰ

صاحب قادری مدظلہ العالی مہتمم جامعہ امجدیہ

رضویہ ۔ مدینۃ العلماء گھوسی ضلع اعظم گڈھ یوپی

کی حیثیت سے یاد کرتی ہے۔ اور . . . .

... جن کے فیوض و برکات سے آج ہزاروں تشنگان علم سیراب ہو رہے ہیں اور اپنی منزل مقصود کی طرف رواں دواں ہیں۔ گر قبول افتد زہے عز و شرف

کفش بردار

عبدالمنان الکلیمی — علاء المصطفیٰ القادری

نائب صدر — جنرل سکریٹری

دائرۃ المعارف الامجدیہ قادری نگر گھوسی

تقریظ جلیل

بقیۃ السلف حسان الخلف حضرت علامہ عبد المصطفیٰ الازہری دامت برکاتہم العالیہ شیخ الحدیث دار العلوم امجدیہ کراچی پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ سیدنا الحبیب ورسولہ الکریم وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین

حضرت صدر الشریعہ بدر الطریقہ سیدی ومرشدی ومولائی مولانا المفتی الحکیم ابو العلی محمد امجد علی صاحب قدس سرہ العزیز کی ذات گرامی کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ علم شریعت کی مہارت اور حدیث پاک کی تعلیم و تفہیم، علوم عقلیہ پر تعلیم و تدریس کا جیسا اعتقاد علوم دینیہ پر کامل دسترس ہے ایسی ہی تھی جن کو سارے ہی اہل علم اور اہل سنت جانتے ہیں۔ آپ کی مشہور و معلم کتاب "بہار شریعت" کے متفرق مسائل اور فقہی جزئیات سے بھرا برصغیر ہند و پاکستان آج استفادہ کر رہا ہے علمائے کرام کے لئے حوالہ تلاش کرنے کے لئے دینی اور کتب کے مراجع کا بہترین ذخیرہ ہے۔

حضرت صدر الشریعہ سے مختلف ادوار میں لوگوں نے سوال کئے اور فتوے پوچھے آپ نے سفر میں حضر میں وطن میں اور باہر ہر جگہ تحریری و تقریری بے شمار فتاویٰ عطا فرمائے۔ ان میں کے بعض اہم حصے دست برد زمانہ سے محفوظ نہ رہے۔ لیکن آخر میں آپ نے ایک باسعادت خاص کر اپنے فتاویٰ کے لئے سفینہ فتاویٰ تیار کرائیں۔ اور اس میں اپنے فتاویٰ درج کرتے۔ خاص کر ابتدائی

ے یہ جلد اول کی تقریظ ہے جس کو یہاں تبرکاً شائع کیا جا رہا ہے۔ مرتب۔

آخری جلدیں ہیں۔ اور ان فتاویٰ کی اکثر و بیشتر نقول محدث پاکستان حضرت مولانا سردار احمد صاحب کے ہاتھوں کی کی ہوئی ہیں۔

آپ کے فتاویٰ ادلّہ و ترجیحات و عبارات فقہیہ پر مشتمل تھے۔ جناب مولانا عبدالمنان کلیمی اقبال نے ان کو ترتیب نقول کے ساتھ مرتب کیا اور برادر عزیز حضرت مولانا مفتی شریف الحق صاحب نے ان فتاویٰ پر بڑے مفید حواشی کا اضافہ کیا۔

اور برادر زادہ مولوی علاء المصطفیٰ سلّمہ نے ان تمام امور کو اپنی کوششوں سے یہاں چھاپا اللہ بہتر سے بہتر کتابت کراکے احباب نے فتاویٰ طباعت کے مرحلے طے کرنے والے ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ان سب حضرات کو علمی و فکری ذہنی و دینی و دنیاوی برکتیں عطا فرمائے اور ان کو آئندہ بھی دین و شریعت کی اشاعت کی توفیق بخشے۔

یہ فقیر جب رسال کے لیے اپنے سابق گھر قادری منزل احباب و اعزہ سے ملنے کے لئے آیا۔ اسی اثنا میں نظر سے اس مسودہ کو دیکھا۔ مجھے بڑی خوشی حاصل ہوئی کہ حضرت قبلہ والد ماجد کی ایک علمی یادگار ان عزیزوں دوستوں نے پردۂ خفا سے منصۂ شہود پر لا کر کھڑا کر دیا۔ اور علماء امت و دینداروں کو اس کتاب سے استفادہ کرنے کا موقع دیا۔

دائرۃ المعارف الامجدیہ

اپنی اس گراں بہا پیشکش پر لائق تحسین و تبریک ہے۔ اللّٰھم زد فزد یہ خدمت دین بمصداق حدیث نبی۔ من یرد اللہ بہ یفقہہ فی الدین (بخاری شریف جلد اول صفحہ ۱۶) اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ اس ادارے کے مخلصین کے لئے ارادہ خیر فرما چکا ہے اور سعادت ابدی کا بخشش نامہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اس فقیر کو بھی دینی و دنیاوی نعمتوں سے مالا مال فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وابنہ وحزبہ اکرم الصلوٰۃ والتسلیم۔

الفقیر محمد عبدالمصطفیٰ الازہری غفرلہ شیخ الحدیث دارالعلوم امجدیہ عالمگیر روڈ کراچی پاکستان

حال وارد قادری منزل قصبہ گھوسی ضلع اعظم گڑھ (اتر پردیش) انڈیا

تحریر از ۲۰ر شعبان معظم ۱۳۹۹ھ مطابق ۲۲ر جولائی ۱۹۷۹ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

کتاب النکاح

نکاح کا بیان

مسئلہ: [illegible]

[illegible]

الجواب: [illegible]

[illegible]

مسئلہ: [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

الجواب: نکاح خواں کا مسلمان ہونا شرط نہیں کافر بھی اگر ایجاب وقبول کرادے گا نکاح ہوجائے گا[1] مگر مسلمانوں کو نہ چاہیے کہ ایسوں سے نکاح پڑھوایا کریں کہ اس میں ایک طرح کا اعزاز ہے اور ان کی تعظیم حرام۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۵: مسئولہ قاسم علی خاں قصبہ اسلام پور، ریاست جے پور، ۱۵ جمادی الآخرہ ۱۳۳۱ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اہل سنت وجماعت کہ ایک عورت بکر بالغہ کی نسبت ایک جگہ ٹھہر چکی تھی، بعدہ اس ایک اور جگہ لوگوں نے کوشش کی کہ جہاں نسبت ٹھہری ہے وہاں نکاح نہ ہو، چنانچہ انھوں نے کوشش کرکے بالغہ لڑکی کے باپ کو جس کی عمر تقریباً ساٹھ سال ہے، بہکایا اور دوسرے ایک شخص سے نکاح کرنے کے لئے اذن حاصل کیا لیکن لڑکی نے انکار کیا اور کہا کہ مجھ کو یہ نکاح ہرگز منظور نہیں ہے۔ لڑکی کو زبردستی اور جبراً کپڑے پہنائے گئے، بیان کیا جاتا ہے کہ انھوں نے بطور خود مجلس نکاح منعقد کرکے نکاح پڑھانا چاہا، لیکن لڑکی صاف انکار کرگئی اور رونے لگی جب پر لڑکی کو ڈرایا اور دھمکایا گیا اور ماری زدوکوب بھی کی گئی لیکن لڑکی انکار ہی کرتی رہی اور کہا میں ہرگز ایک لفظ نکاح اور ہاں نہیں کروں گی، اور خاموش رہی، آخر مجلس مجبور ہوکر واپس جارہی تھی کچھ مجلس جاچکی تھی اور کچھ مجلس سو لڑکی اس جگہ بیٹھی تھی کہ اس کا بھائی آگیا جو تمام گھر والوں کا مخالف ہے، اس نے لڑکی سے دریافت کیا کہ کیا نکاح ہوگیا، اس نے کہا میں نے نکاح نہیں پڑھا ہے اور مجھ پر زبردستی ظلم اور زدوکوب کی گئی لیکن میں ہر طرح انکار ہوں اور جو لڑکی کو جو کپڑے پہنائے تھے، وہ لڑکی نے اتار کر پھینک دی اور اپنے بھائی کے ہمراہ چلی آئی، لڑکی کے بھائی نے دو یوم کے بعد لڑکی کا نکاح جس جگہ نسبت ٹھہری تھی لڑکی کی رضامندی سے کردیا۔ اب مستفسر یہ ہے کہ لڑکی کا باپ چند اشخاص کو دھوکہ دیتا اور نکاح اول سے لڑکی کا انکار ہونا ثابت کرتا ہے لیکن خود مع دو گواہوں کے نکاح اول کا ہوجانا اور ایجاب وقبولیت بھی ثابت کرتا ہے اور لڑکی انکار کرتی ہے اور اول بھی اور میں اس وقت بھی کہ جس وقت نکاح پڑھایا جاتا تھا، اور اس کے بھائی کے آنے تک ہر طرح سے انکار اور اول نکاح کا نہیں ہونا حلفاً ثابت کرتی ہے بمقابلہ باپ اور دو گواہوں کے لڑکی کا قول شرعاً معتبر ہے یا باپ اور دو گواہوں کا معتبر ہے، اور کیا باپ کو ایسا حق حاصل ہے کہ بکر بالغہ لڑکی کو

---

[1] نکاح پڑھانے والا وکیل ہوتا ہے اور وکیل کے لئے مسلمان ہونا شرط نہیں، مسلمان کا وکیل کافر بھی ہوسکتا ہے، اگرچہ وہ کافر مرتد ہو، عالمگیری میں ہے، وتجوز وكالة المرتد بان وكل مسلم مرتدا وكذا لو كان مسلما وقت التوكيل ثم ارتد فهو على وكالته الا ان يلحق بدار الحرب فتبطل وكالته كذا في المبسوط، اور مرتد کا وکیل ہونا یہ ہے۔ اس طرح کہ کوئی مسلمان کسی مرتد کو وکیل بنائے اور یہ بھی اگر وکیل بنائے جانے کے وقت مسلمان تھا، پھر معاذاللہ مرتد ہوگیا، تو وہ بھی وکالت پر ہے مگر یہ کہ دار الحرب کو چلا جائے، تو اس کی وکالت باطل ہوجائے گی ایسا ہی بدائع میں ہے۔

ج ۳، ص ۵۶۳۔ (ماجدی)

باوجود انکار اور ناراضامندی کے نکاح کے لئے مجبور کرے، اور لڑکی اور لڑکی کا باپ حنفی مذہب ہے، اور ناکح اول اور والد ناکح اور ایک گواہ جس کو بیگانے والا بے کہا جاتا ہے، غیر مقلد ہے؟

الجواب: بالغہ پر ولایت اجبار نہیں، بغیر اس کی اجازت نکاح کر دیں تو اجازت پر موقوف رہے گا، اور جب وہ عورت اجازت لیتے وقت بھی انکار ہی تھی اور بعد میں بھی تو نکاح اگر کیا بھی ہو تو نہ ہوا۔ در مختار میں ہے: ولا تجبر البالغة البکر علی النکاح لانقطاع الولایة بالبلوغ، رہا یہ امر کہ عورت نکاح سے انکار کرتی ہے اور گواہ نکاح ہو جانا بیان کرتے ہیں، اگر گواہوں کا مقصد یہ ہے کہ نکاح پڑھانے والے نے ناکح سے نکاح قبول کرا دیا تو اس سے یہ ثابت نہ ہوا کہ لڑکی نے اپنے باپ یا کسی کو وکیل کیا یا بعد میں اس نکاح کو جائز کیا، لہٰذا ان گواہوں سے لڑکی کا اذن دینا ثابت نہ ہوا تو نکاح کا انعقاد ان گواہوں سے ثابت نہ ہوا، لہٰذا یہ بیکار ہیں، اور اگر گواہ لڑکی کا اذن دینا بیان کرتے ہوں اور ثقہ عادل بھی ہوں تو ان کی گواہی معتبر ہوگی، ان کے مقابل لڑکی کا انکار کوئی شے نہیں۔ رد المحتار میں ہے: [illegible] الشهادة [illegible] الاثبات [illegible] نیز اسی میں ہے: [illegible] الشهادة [illegible] شرح الطحاوی [illegible] اور جب ایک گواہ غیر مقلد ہے تو اس کی گواہی معتبر نہیں کہ غیر مقلد نکاح مسلمان کا گواہ ہی نہیں ہو سکتا کہ اس میں مسلمان گواہ ہونا شرط ہے اور غیر مقلدین زمانہ بوجوہ کثیرہ کفر لازم ہیں، اس صورت میں تھا کہ ناکح نکاح ہوتا اور جب کہ وہ غیر مقلد ہے تو اگر یہ عقد ہوا بھی، اگرچہ لڑکی نے اذن دیا ہے، اگرچہ لڑکی کا اقرار یا گواہوں سے ثابت ہو، بہرحال سنیہ کا نکاح اس سے نہ ہوا، اور عورت پر فرض ہے کہ ہرگز ہرگز اس کے یہاں نہ جائے، اور اس کے باپ پر لازم اشد لازم کہ اپنی لڑکی کو زنا کے لئے پیش نہ کرے، کہ لڑکی اس کو دینا زنا کے لئے پیش کرنا ہے، اور تفصیل درکار ہو تو ہمارا ازالۃ العار کا مطالعہ چاہئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: مسئولہ جناب عبد العزیز صاحب محلہ سکراول قصبہ ٹانڈہ، ضلع فیض آباد، ۲۹ رجب ۱۳۳۱ھ

[illegible] ص ۹۷ [illegible] کہ غیر مقلدین جو مولوی اسماعیل دہلوی کو اپنا امام و پیشوا مانتے ہیں [illegible] دنیا میں کسی کا نکاح بھی [illegible] ص ۹۰۹ [illegible] اس کی صلاحیت نہیں [illegible] واللہ تعالیٰ اعلم۔ (امجدی)

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص مادر زاد بہرہ اور گونگا ہے، اگر اس کا نکاح کرنا چاہیں تو کس طرح کیا جائے؟

الجواب: گونگا اگر لکھنا جانتا ہو تو تحریر کے ذریعہ سے اس کا نکاح ہوگا، ورنہ اشارہ سے جب کہ معلوم ہو کہ اس قسم کا اشارہ اس کے نزدیک نکاح سے تعبیر ہے۔ نہر بحر رد المحتار میں ہے: لان نکاحہ (ای الاخرس) کما قال ینعقد بالاشارۃ حیث کانت معلومۃ، نیز اسی میں کافی امام شہید سے ہے: فی کافی الحاکم الشہید ما نصہ فان کان الاخرس لا یکتب وکان لہ اشارۃ تعرف فی طلاقہ ونکاحہ وشرائہ وبیعہ فھو جائز وان کان لم یعرف ذلک منہ او شک فیہ فھو باطل اھ فقد رتب جواز الاشارۃ علی عجزہ عن الکتابۃ فیفید انہ ان کان یحسن الکتابۃ لا تجوز اشارتہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: مرسلہ مولوی محمد عنایت اللہ صاحب افسر مدرسہ دار التکافیہ فرنگی محل لکھنؤ، ۸ ربیع الآخر ۱۳۴۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید ایک مسلمان مرد نے ایک ہندو عورت کو اپنے گھر میں رکھا جس سے اولاد پیدا ہوئے اور اس کا نام وہی ہندوانی رکھا جو مسلمان مرد کے گھر میں آنے کے وقت تھا، اور بعد موت بھی اسی نام سے یاد کی جاتی ہے۔ اس صورت میں عورت مذکورہ کس مذہب کی سمجھی جائے گی، اور اولاد مذکورہ مرد مسلمان کی جائز اولاد مانی جائے گی یا نہیں؟

(۲) زید ایک مشہور شخص تھا، باوجودیکہ اس تعلق کے ناجائز ہونے کی نسبت عام شہرت ہو چکی تھی، لیکن زید نے اپنی حیات میں کوئی تردید اس مشہور واقعہ ناجائز کی نہیں کی، پس اب اگر اس کی اولاد مسلمان اور منکوحہ ہونے کے ثبوت کے لئے ایک نکاح نامہ پیش کرے تو کیا یہ نکاح نامہ اس کے اسلام اور نکاح کے ثبوت کے لئے کافی ہے یا نہیں؟

(۳) بر تقدیر ثبوت اسلام کے کیا یہ عورت مذکورہ اور زید کی اس کے بطن سے اولاد ان لوگوں کی جن کو ماں اور باپ دونوں کی طرف سے قدامت اسلام کا شرف حاصل ہے، ہم کفو ہو سکتی ہے یا نہیں، اور نجیب الطرفین اس کی اولاد کو کہا جائے گا یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب: ہندوانی نام سے یاد کیا جانا اس کی دلیل نہیں کہ وہ عورت مشرف بہ اسلام نہ ہوئی، بہت سے لوگوں کو دیکھا گیا کہ اسلام

سے گونگے کا نکاح اشارہ سے منعقد ہو جائے گا، جب کہ اشارہ معلوم ہو، یعنی گونگا یہ سمجھتا ہو کہ یہ اشارہ نکاح کے لئے ہے۔ (۲) امام حاکم شہید کی کافی میں ہے کہ گونگا اگر لکھنا نہ جانتا ہو اور کوئی ایسا اشارہ ہو جس سے گونگے کا نکاح، طلاق، خرید و فروخت کو پہچانا جاتا ہو تو جائز ہے۔ (۳) اگر گونگے سے ان باتوں کا اشارہ معلوم ہو تو وہ باطل ہے، تو انہوں نے اشارہ کے جواز کو کتابت سے عاجز ہونے پر مرتب فرمایا، اس سے یہ فائدہ حاصل ہوا کہ اگر وہ لکھنا جانتا ہے تو اشارہ کافی نہیں ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ (امجدی)

لئے اور اسلامی نام مجید رکھا گیا مگر اسی ہندوانی نام سے پکارے جاتے رہے، یہ دیکھنا چاہئے کہ اس عورت نے کبھی اگر مسلمانوں کے سامنے اپنے مسلمان ہونے کا اقرار کیا ہو یا نماز وغیرہ ارکان اسلام ادا کرتے لوگوں نے دیکھا ہو تو مسلمان سمجھی جائے گی، اب اسلام ثابت ہونے کے بعد اگر نکاح کے گواہ ہوں تو اولاد بیشک اسی مسلمان کی اولاد مانی جائے گی یا کم از کم ان دونوں کا اس طرح رہنا جیسے میاں بیوی رہا کرتے ہیں یہ بھی دلیل نکاح ہے اور ان کے نکاح پر گواہی دینی جائز ہوگی اگرچہ نکاح سامنے نہ ہوا ہو، ہدایہ و عالمگیری و درمختار میں ہے، اذا رأی رجلا وامرأة یسکنان بیتا وینبسط کل واحد الی الآخر انبساط الازواج وسعه ان یشهد انها زوجته، واللہ تعالیٰ اعلم۔

الجواب: نکاح بلا ثبوت نکاح نہیں ہوسکتا، الخط یشبه الخط، ہاں اگر نکاح کے گواہ ہوں یا دونوں میں زن و شوہر کے برتاؤ دیکھ کر کوئی نکاح کی گواہی دے تو نکاح مان لیا جائے گا، مگر اسی صورت میں کہ عورت کا مسلمان ہونا ثابت ہو ورنہ مشرکہ سے نکاح کب ہوسکتا ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) برتقدیر ثبوت اسلام و نکاح زید کی اولاد اس عورت سے اس کے لئے کفو ہے جبکہ ماں باپ دونوں کی پشت سے مسلمان ہوں، بشرطیکہ زید اور زید کا باپ دونوں مسلمان ہوں اور دیگر امور جو کفاءت میں معتبر ہیں مفقود نہ ہوں، اس لئے کہ عجم کی کفاءت میں اگرچہ اسلام کا اعتبار ہے مگر صرف باپ دادا کا اسلام معتبر ہے، ماں کے اصول کا مسلم ہونا شرط نہیں، درمختار میں ہے، واما فی العجم فتعتبر حریة واسلاما فمسلم بنفسه غیر کفو لمن ابوها مسلم ومسلم ابوه غیر کفو لذات ابوین وابوان فیهما کالآباء لتمام النسب بالجد، فتاوی عالمگیری میں ہے، وشرط اسلام الآباء من اسلم بنفسه ولیس له اب فی الاسلام لا یکون کفوا لمن له اب واحد فی الاسلام کذا فی فتح القدیر ... ومن له اب واحد فی الاسلام لا یکون کفوا لمن له ابوان فی الاسلام، کذا فی الهدایة، فهو والذی اسلم بنفسه لا یکون کفوا لمن لها ابوان او ثلثة فی الاسلام و یکون کفوا ؟

سہ اگر ایک مرد اور ایک عورت کو ایک ساتھ کسی گھر میں رہتے ہوئے دیکھیں اور ان میں سے ایک دوسرے سے انبساط کرے جیسے میاں بیوی کرتے ہیں تو دیکھنے والے کو جائز ہے کہ اس بات کی گواہی دے کہ یہ دونوں میاں بیوی ہیں۔ اقول: یعنی جس طرح عام باتوں کی گواہی کے لئے یہ شرط ہے کہ گواہ نے اپنی آنکھ سے اس مجلس میں موجود ہو کر دیکھا ہو ورنہ گواہی مقبول نہ ہوگی، یہ شرط یہاں ضروری نہیں کہ کسی عورت کے بارے میں یہ گواہی دینے کے لئے کہ یہ فلاں کی بیوی ہے، یہ ضروری ہو کہ گواہ نے نکاح کی مجلس میں ایجاب و قبول کو سنا ہو، بلکہ اتنا ہی کافی ہے کہ وہ عورت کسی مرد کے ساتھ اس طرح رہتی ہو جیسے بیوی شوہر کے ساتھ رہتی ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مثلہ کذا فی البحر الرائق و عامۃ ہم من له ابوان فی الاسلام کان کفوا لمن له آباء ثلاثة اباء فی الاسلام او اکثر کذا فی المحیط،
اور نجابت عرف میں بمعنی شرافت نسب ہے اگر ماں باپ دونوں باعتبار نسب شریف ہوں تو نجیب کہہ سکتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ: ایک شخص اپنی لڑکی کا رشتہ جیاں کے رسوم کے ساتھ دیوے عرصہ چار یا پانچ سال کے بعد وہ رشتہ دوسری جگہ دیا جاوے کیا پہلے کا رشتہ ثابت ہے۔ بابت عہد کے پہلے کا نکاح ثابت ہو گیا یا نہ؟

الجواب: اگر صرف یہ وعدہ کیا تھا کہ لڑکی کا نکاح کر دے گا، پھر اس نے دوسری جگہ نکاح کر دیا تو یہی نکاح ہوا پہلے شخص سے نکاح نہ ہوا، ہاں وعدہ خلافی ہوئی، اور یہ بغیر وجہ شرعی نہ چاہئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ: مرسلہ محمد یعقوب محلہ سیلانی شہر کہنہ بریلی ۲۰ ذی الحجہ ۱۳۴۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید نے انتقال کیا اور ایک بیوی کو اور چار بچے چھوڑے، اور اس کے دو برادر حقیقی کلاں ہیں برادران زید نے تجویز کیا تھا کہ عدت گذر جانے کے بعد کہیں بیوہ کا نکاح کر دیا جائے گا، عمرو جو کہ زید کا حقیقی بھتیجا ہے اس نے زید کے برادران کو یہ مشورہ دیا کہ زید کے تین لڑکے ہیں جو چند روز میں مزدوری کے قابل ہو جائیں گے، اس کی کچھ پرورش میں بھی کرتا رہوں گا، اور تم بھی کرو اور اس کو ایسے ہی بیٹھے رہنے دو تو اچھا ہے، برادران زید نے عمرو کا مشورہ منظور کر لیا اور چار سال تک باقاعدہ پرورش کی، زوجہ عمرو یعنی زید کی بہن کو شک گذرا کہ میرے شوہر کا خیال فاسد ہے اور زید کی بیوی سے تعلق ہے، تو اس نے خدا اور رسول کا واسطہ دیا کہ ایسا نہ کرو لیکن اسے اطمینان نہ ہوا اس کے بعد زوجہ عمرو نے اپنے برادر حقیقی سے مشورہ کیا، اس نے عمرو سے کہا جیسا کہ میں نے سنا ہے ایسا ہی تمہارا تعلق ہے تو عمرو نے قسم کھا کر کہا میرے ہاتھ پر کلام پاک رکھو میرا کوئی تعلق نہیں ہے، اور خدا اور رسول کی قسم کھائی اور یہ بھی کہا کہ میں اپنی بیٹی کے برابر سمجھتا ہوں، اور جو کچھ اس کی پرورش کرتا ہوں بیوہ سمجھ کر کرتا ہوں زید کے بھائی نے یقین کر لیا کیونکہ عمرو کی عمر ساٹھ سال ہے اور بیوہ کی تخمیناً پچیس سال ہوگی، اور جس وقت بیوہ سے کہا گیا کہ تمام لوگوں میں تذکرہ ہو رہا ہے اگر تم کو نکاح کی ضرورت ہے، تو نکاح کرا دیں بیوہ نے جواب دیا مجھے نکاح کی کوئی ضرورت نہیں ہے، اور عمرو کو بجائے باپ کے سمجھتی ہوں، اسی جد وجہد میں ایک سال گذر گیا، عمرو اس بیوہ کو بھگا کر لے گیا اور نکاح کر لیا، اپنی زوجہ اولیٰ کی اجازت اور خوشی کے بغیر کیونکہ وہ خدا اور رسول کا واسطہ دیتی تھی کہ نکاح مت کرو، اب عمرو کے پاس تین جوان لڑکے ہیں اور ان کے بچے بھی، اور وہ عمرو کے دشمن ہیں، اور عمرو زوجہ اولیٰ کو تکلیف بھی دیتا ہے اور انتظام بھی خراب ہے اس صورت میں نکاح جائز ہوا یا نہیں، اسے کہا جاتا ہے کہ دونوں میں سے ایک کو طلاق دے دو، تو کہتا ہے کہ میں زوجۂ دوم کو طلاق نہیں دوں گا، خدا و رسول کے خلاف ہے اور کہنے والے پر عذاب ہے، اس کے ہر فقرے کا جواب سمجھ کر تحریر فرمایا جائے کہ کہنے والے پر

مذاہب ہوا یا نہیں، طلاق دینا جائز ہے یا نہیں، اور جو لوگ طلاق دینے کو منع کرتے ہیں ان کے لئے کیا حکم ہے، اور گھر کا انتظام بہت خراب ہو رہا ہے اس حالت میں ایک بیوی کو طلاق دینا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: یہ نکاح صحیح ہے، عمرو کا یہ کہنا کہ اس کو بیٹی کے برابر سمجھتا ہوں یا عورت کا یہ کہنا کہ عمرو کو بجائے باپ کے سمجھتی ہوں، اس کہنے سے نہ وہ باپ ہو اور نہ بیٹی نہ اس سے وہ عورت اس پر حرام ہوئی، ہاں عمرو پر فرض ہے کہ عدل و انصاف سے کام لے ورنہ گنہگار ہے، اور پہلی عورت کو یہ کہنا نہ چاہئے کہ شوہر زوجہ ثانیہ کو طلاق دے دے، حدیث میں ہے کہ لا تسئل المرأة طلاق اختها لتكتفئ ما في صحفتها۔ اپنے حقوق نان و نفقہ وغیرہ کا شوہر سے مطالبہ کر سکتی ہے، اور اگر اس کے حقوق ادا نہ کرے تو اپنی طلاق کا بھی سوال کرے کہ بغیر وجہ شرعی شوہر سے کہنا کہ مجھے طلاق دے دے جائز نہیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ایما امرأة سألت زوجها طلاقا من غير باس فحرام عليها رائحة الجنة۔ جو عورت بلا ضرورت شوہر سے طلاق لینا چاہے اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے، رواہ احمد والترمذی و ابو داؤد و ابن ماجہ والدارمی عن ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ نیز فرمایا المنتزعات والمختلعات هن المنافقات جدائی چاہنے والیاں اور خلع کرانے والیاں منافق ہیں، رواہ النسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ اور دوسرا نکاح کر لینا کوئی جرم نہیں کہ طلاق طلب کرنا جائز ہو، مگر وہ شخص دونوں کے حقوق ادا نہ کر سکتا ہو تو ایک کو طلاق دے سکتا ہے اور کوئی وجہ شرعی ہو تو اگر بھی طلاق کے لئے کہہ سکتے ہیں، ورنہ نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: مسئولہ غلام حسین خاں صاحب کشمیری از نالا بازار ۲۵ ذی الحجہ ۱۳۴۱ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک عورت کسی چھوٹے ہندو قوم سے شادی کے بعد اس ہندو خاوند کے گھر سے بھاگ کر ایک مسلمان کے گھر میں مسلمان ہو کر نکاح پڑھوا کے تقریباً چار برس رہی اس کے بعد وہ اس مسلمان کے یہاں سے بلا طلاق

[illegible] عورت اپنی [illegible] کہ طلاق کا سوال نہ کرے تاکہ جو اس کے پیالے میں ہے سب خود لے لے [illegible] ایک [illegible] بھلائی کے ساتھ [illegible] قرآن مجید میں ہے [illegible] بھلائی کے ساتھ روکے رکھو یا اچھائی کے ساتھ چھوڑ دو [illegible]

چھوڑ دینا کہ: طلاق دینا [illegible] نفقہ [illegible] حق زوجیت [illegible] فرمایا ہے [illegible] فتذروها كالمعلقة [illegible] ایک طرف پوری جھک کر دوسری کو ادھر لٹکتی چھوڑ دو [illegible] شخص [illegible] پہلی بیوی کو [illegible] چھوڑ [illegible] اس کے حقوق زوجیت ادا نہ کر سکتا ہو تو اس کی زوجہ کو [illegible] طلاق

[illegible] کا مطالبہ [illegible] اس شخص کو [illegible] پہلی بیوی کے [illegible] طلاق [illegible]

[illegible] خطاب [illegible]

مطمئن ہو کر تیسرے مسلمان کے ساتھ رہنے لگی، کچھ عرصہ بعد ۴۹۸ تعزیرات ہند کے دفعہ کے مطابق پہلے مسلمان خاوند نے عدالت میں دعویٰ دائر کیا، عورت نے کہا میرا پہلا خاوند ہندو موجود ہے، عدالت نے ہندو خاوند کی زوجہ قرار دے کر مسلمان خاوند کا نکاح ناجائز کر دیا، عدالت نے اس کو ہندو خاوند کے ہمراہ کرنا چاہا لیکن ہندو شوہر نے اسے لے جانے سے انکار کیا کیونکہ وہ مذہب بدل چکی تھی، خلاصہ ہندو خاوند اس کو نہیں لے گیا، پہلے مسلمان خاوند کے گھر بسبب تکلیف رہنا نہیں چاہتی، عدالت سے اس کو ملی، بلا نکاح ایک تیسرے شخص کے ہمراہ رہتی ہے، اس کے ہمراہ نکاح کرنے پر راضی ہے، لہٰذا اس عورت کا نکاح کب اور کس طرح پڑھایا جائے تاکہ وہ تیسرے شخص کے ساتھ حرام کاری سے بچائی جائے۔

الجواب: سائل نے یہ ظاہر نہیں کیا کہ عورت نے مسلمان ہونے کے کتنے دنوں بعد نکاح کیا، اگر تین حیض آنے کے بعد یا تین ماہ ہو تو تین ماہ گزرنے کے بعد نکاح کیا تو نکاح صحیح ہے، اب جب تک یہ شوہر طلاق نہ دے، دوسری جگہ نکاح نہیں کر سکتی، فتاویٰ عالمگیری میں ہے،

وإذا أسلم أحد الزوجين في دار الحرب ولم يكونا من أهل الكتاب أو كانا والمسلمة هي المرأة فإنه لا يتوقف انقطاع النكاح بينهما على مضي ثلاث حيض سواء دخل بها أو لم يدخل بها كذا في الكافي فإن أسلم الآخر قبل انقضائها فالنكاح باقٍ [illegible] ما يقوم مقام الإسلام على الآخر وهو انقطاع ثلاث حيض [illegible] في الآيسة والصغيرة [illegible] ثلاثة أشهر كذا في البحر الرائق

اور اب عورت اس ہندو کے پاس نہیں رہ سکتی اور یہ عیب کہ مسلمان عورت کو کافر کے حوالے کیا جاتا ہے، یہ قطعاً حرام ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

[illegible]

مسئلہ ۱: مرسلہ غلام حسن خاں کشمیری لالہ بازار گوالمنڈی ۲۰ / محرم الحرام ۱۳۴۲ھ

آپ نے دریافت فرمایا ہے، عورت حیض سے ہوئی تھی یا نہیں، جواب مفصل ہے یہ عورت ہندو کے گھر سے نکل کر مسلمان خاوند کے گھر میں تقریباً ڈیڑھ سال بلا نکاح رہی تھی مسلمان اس کے گھر میں آ کر ایک ماہ بعد ہی ہوئی تھی گویا مسلمان ہونے کے بعد بھی سترہ ماہ بلا نکاح رہی جب اس کو لوگوں نے ملامت کی تو وہ ایک گاؤں میں اپنے ہی خاص بچھ مرد اور دو عورتوں کو ہمراہ لے جا کر ایک بازاری وزنی سے نکاح پڑھوایا نکاح پڑھانے والا عالم یا عادل نہیں، قاضی و مولوی کے موجود ہونے پر بھی اسی کار روائی اس غرض سے کی گئی کہ اس عورت کا پہلا شوہر ہندو زندہ موجود تھا تو دوسرا نکاح پڑھانا جرم سمجھ کر یہ خفیہ کار روائی ہوئی جب وہ اس مسلمان خاوند کے گھر سے نکل کر دوسرے مسلمان کے گھر رہنے لگی، تو کہتی تھی، مجھے اس کے گھر میں سخت تکلیف تھی، پھر اس نے دوسرے مسلمان پر عدالت سے چارہ جوئی کی، اسی اثنا میں عورت کا اصلی ہندو شوہر بھی عدالت میں آیا، اس نے عذر پیش کیا عورت میری ہے، عدالت میں اس کو اصلی حقدار تصور کر کے عورت کو لے جانے کی اجازت دی لیکن جب اس کو عورت ملی تو اس نے عورت کو لے جانے سے انکار کیا، جس مسلمان کا ناجائز نکاح کیا گیا اس کے گھر میں بھی عورت رہنے کو راضی نہیں ہے، اب جس کے گھر میں ہے، اس سے نکاح کرنا چاہتی ہے اور اس کا کوئی سرپرست نہیں ہے اب بلا نکاح رکھنے پر اندیشہ ہے کسی جرم یعنی زناکاری کی مرتکب نہ ہو جائے آیا اس کا نکاح اس مسلمان کے ساتھ پڑھایا جاوے، پہلے مسلمان خاوند کے گھر سے نکل کر آج تک تین ماہ سات یوم ہو گئے اور ماہواری بھی برابر ہوتی ہے لہٰذا اب دونوں کا عذرات کر لیں، ملاحظہ فرما کر جواب باصواب سے مطلع فرمائیں ہندو خاوند کا اس فتوے سے کوئی تعلق نہیں ہے پہلے مسلمان کا نکاح بھی شرعی طریقے سے ناجائز عدالت نے قرار دیا، اب اس عورت کو عقد ثانی سے روکنے کی کیا وجہ ہے جب کہ اس کے اوپر گناہ بد ہونے کا اندیشہ ہو؟

الجواب: صورت مسئولہ میں جو اثبات فرمایا ہے وہ صحیح ہے، اسلام لانے کا حکم ہو گیا ... بر بنائے تفریق کی ... اگر ... یہاں ہندوستان میں یعنی جب کسی کافرہ عورت نے اسلام قبول کیا اور اس کا شوہر اسلام نہ لائے تو جب تک عورت کو تین حیض نہ آ جائیں اس کو عقد کرنے کی اجازت نہیں جیسا کہ حضرت صدر الشریعہ نے ... کی یہ صورت اسی شخص پر منطبق ہے جب شوہر پر اسلام پیش کرنے اور اس کے انکار سے حضرت ... تفریق نکاح کا حکم نہیں دیا جائے گا جیسا کہ اگر دونوں دار الحرب میں ہوتے کا حکم فقط یہ ہے کہ اگرچہ ... اسلام ہے مگر یہاں کے غیر مسلموں پر کسی قسم کا کوئی تسلط نہیں جیسا کہ دار الحرب میں ہوتا ہے اس لئے ان خصوصیات میں یہاں کا غیر مسلموں پر یہی حکم جاری ہوگا جو دار الحرب میں رہنے والے حربیوں کا ہے بخلاف اس کے جب کہ وہ دونوں ... ہوں کہ اس صورت میں تسلط ہوتا ہے کو تسلط ہے دار الحرب میں تسلط نہیں اس لئے زوجہ کے اسلام لانے کے بعد شوہر پر عرض اسلام ... کا حکم نہیں آج کل ہندوستان میں بھی چونکہ ان پر تسلط نہیں اس لئے عرض اسلام کے بعد ... تفریق کا حکم نہیں دیا جائے گا، علاوہ ازیں اسلام پیش کرنے کا کام قاضی کا ہے اور یہاں پر قاضی اسلام نہیں، اس لئے یہاں اسلام پیش کرنے اور انکار پر تفریق نکاح کا حکم نہیں دیا جائے گا جیسا کہ پہلے تشریح ہو گئی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ (امجدی)

الجواب: پہلے فتوی میں یہی صورت جو سائل نے اب بیان کی قرار دے کر جواب دیا تھا، عورت نے پہلے جس مسلمان سے نکاح کیا تھا، وہ نکاح بدستور قائم ہے، اب جب تک یہ شوہر طلاق نہ دے دوسرے سے نکاح نہیں ہو سکتا، جب عورت مسلمان ہو گئی تو اب اس کافر شوہر اول کا کچھ حق نہ رہا، وہ لینا چاہے بھی، لینا چاہے کسی طرح اس کو نہیں مل سکتی، جب تو وہ سائل کا بیان ہے کہ ایک مسلمان سے نکاح ہو چکا ہے تو کافر کے یہ کہہ دینے سے کہ میری عورت ہے وہ نکاح ناجائز نہیں ہو سکتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: مرسلہ شہاب الدین قصبہ شیش گڈھ ضلع بانس بریلی، ۲۰ صفر المظفر ۱۳۴۲ھ۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید کی عورت بعد نکاح تقریباً چھ سات سال زید کے گھر رہی، ایک لڑکی بھی پیدا ہوئی، بعدہ اس کے وہ عورت پہلے باپ کے گھر گئی، جب دوبارہ زید اس کو لینے گئے تو اس کے باپ نے حیلہ بہانہ کر کے اسے روک لیا، چند دنوں کے بعد کسی دوسری جگہ اس کا نکاح کر دیا، زید نے بہت کوشش کی مگر ناکام رہا، وہ عورت اپنے فرضی خاوند کے یہاں تخمیناً دو سال رہی، ایک لڑکا بھی پیدا ہوا، پھر اس کا مصنوعی شوہر مر گیا، اب وہ عورت اپنے باپ کے گھر موجود ہے، تو سوال یہ ہے کہ زید کا حق زوجیت کیا اس عورت سے منقطع ہو گیا یا باقی رہا؟

الجواب: جب اس عورت نے دوسری جگہ نکاح کیا تو ظاہر یہی ہے کہ شوہر اول نے طلاق نہ دی ہو گی، اور بغیر طلاق لئے دوسری جگہ کیونکر نکاح کر سکتی ہے، اور اگر واقع میں زید نے طلاق نہ دی ہو تو وہ بدستور اسی کی زوجہ ہے، اور جان بوجھ کر جو لوگ اس کے دوسرے نکاح میں شریک ہوئے سخت کبیرہ کا ارتکاب ہوا، انہیں چاہئے کہ تجدید اسلام و تجدید نکاح کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

[illegible] کہ مسلمانوں کے ساتھ [illegible] اللہ عزوجل فرماتا ہے [illegible] محصنت [illegible]
المحصنات من الذین اوتوا الکتاب [illegible]
[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم [illegible] عورت کسی کے نکاح میں ہو [illegible]
نکاح [illegible] حرام قطعی [illegible] اس کو حلال جاننا کفر ہے [illegible]
[illegible] حلال جانتا ہے [illegible] کہ یہ نکاح حرام ہے
نکاح پڑھانے والے [illegible] مجلس میں شریک [illegible] گنہگار ہوں گے کافر نہ ہوں گے جب
[illegible] حضرت صدر الشریعہ قدس سرہ [illegible] ارشاد فرمایا کہ [illegible]
[illegible] کفر ہونے [illegible] تجدید ایمان و تجدید نکاح کا حکم ہے، عالمگیری [illegible]
(بقیہ حاشیہ [illegible])

مسئلہ: مسئولہ جناب ثابت علی از ٹانڈہ محلہ سکروال ضلع فیض آباد ۸/ صفر المظفر ۱۳۴۲ھ
گونگے اور بہرے کا نکاح کس طرح کیا جائے اور وہ اپنی عورت کو کس طرح طلاق دے سکتے ہیں؟

الجواب: بہرے کے نکاح کے لئے کسی نئی صورت کی کیا ضرورت اس کا نکاح اسی طرح ہوگا جیسا سننے والے کا اور اپنی عورت کو طلاق دے گا تو واقع ہو جائے گی، ہاں گونگے کے لئے ضرور کوئی دوسری صورت چاہئے کہ تلفظ پر قادر نہیں، اگر یہ شخص لکھنا جانتا ہو تو تحریر سے نکاح و طلاق ہوں ورنہ اشارہ سے جبکہ وہ معہود ہو کر مقصود پر دلالت کرے یعنی زبان سے کچھ آواز بھی ہو اس کے ساتھ اشارہ ہو گونگے جب کچھ کہنا چاہتے ہیں تو اسی طرح کہتے ہیں، درمختار میں ہے، والاخرس باشارتہ المعہودۃ فانہا تکون کبیان [illegible] ردالمحتار میں ہے قال فی الکافی الحاکم الشہید فان کان الاخرس لا یکتب وکان لہ اشارۃ تعرف فی طلاقہ ونکاحہ وشرائہ وبیعہ فہو جائز وان کان لم یعرف ذلک منہ او شک فیہ فہو باطل، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: مسئولہ شاہ قمر الدین صاحب امام مسجد کلاں جامع مدرسہ حنفیہ از ہرکرن [illegible] ریاست [illegible] ۲۰ ربیع الاول شریف ۱۳۴۲ھ
شادی کے موقع پر نکاح کی تاریخ مقرر کرنا اور اس کی خوشی میں عزیزوں اور مہمانوں کو کھانا پکا کر کھلانا جائز ہے یا نہیں؟ نکاح سے پہلے یا بعد باجا بجانے سے نکاح جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: نکاح کی تاریخ مقرر کرنا جائز اور دعوت ولیمہ سنت اور اس تقریب میں خویش و اقارب کو دعوت دینا اور مہمانوں کو کھانا کھلانا مستحسن بلکہ [illegible] اعلان کے لئے دف بجانا بھی جائز جبکہ قواعد موسیقی پر بجایا نہ جائے، حدیث میں ہے، اعلنوا ھذا النکاح واجعلوہ فی المساجد واضربوا علیہ بالدفوف، رواہ الترمذی عن ام المؤمنین عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، دوسری حدیث میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فصل ما بین الحلال والحرام الصوت والدف فی النکاح، رواہ الترمذی، حاشیہ ردالمحتار میں ہے، لا بأس بالدف فی العرس [illegible] دف کے علاوہ اور باجے حرام ہیں مگر اس کی وجہ سے نکاح میں خلل نہ آئے گا، واللہ تعالیٰ اعلم۔

[illegible] باب التوبۃ والرجوع عن [illegible] [illegible]
[illegible] اس قول سے رجوع کا حکم دیا جائے گا، اس بنا پر حضرت نے تجدید ایمان و نکاح کا حکم دیا، واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔
[illegible] اعلان کرو اور اس کو مسجدوں میں کرو، [illegible] حلال و حرام نکاح کے درمیان امتیاز پیدا کرنے والی چیز آواز اور دف ہے۔
شادی کے موقع پر دف بجانے میں کوئی حرج نہیں تاکہ شہرت ہو جائے [illegible] دف بجانے کا جواز اس صورت میں ہے جب کہ [illegible]
[illegible] کے ساتھ نہ بجایا جائے [illegible] حدیث میں فرمایا [illegible] مجھے باجوں کے مٹانے کا حکم دیا ہے، دوسری حدیث میں
[illegible]

مسئلہ ۴: مسئولہ ۱۰ ربیع الآخر شریف ۱۳۳۲ھ

زید متوفی کی چار بیٹیاں تھیں، ایک مسماۃ ہندہ سے قبل انتقال ہوگیا، زید نے اپنے حقیقی بھانجے عمرو کو جو ہر طرح لائق اور اس وقت کمانے والوں میں شمار ہونے کے قابل ہے، اپنی دختر ہندہ سے منسوب کیا، ہندہ روز نسبت ناراض ہوکر انکار کر دیا پھر راضی ہوکر اپنے پاس رکھا اور قریب نسبت کیا مرض الموت میں عمرو کے والد سے کچھ رنجش ہوئی، عمرو زید کے وقت موجود نہ تھا کہا جاتا ہے کہ عمرو سے عقد نہ کرنے کی وصیت کی جواب تمام احوال ہندہ کی والدہ ہر طرح عمرو سے عقد کرنے پر راضی ہیں لیکن وصیت کا خوف کیا جاتا ہے، آیا وصیت شرعاً قابل پابندی ہے بینوا توجروا۔

الجواب: جب عمرو ہندہ کا کفو ہے اور اولیاء ہندہ اس سے نکاح کرنے پر راضی ہیں تو کر سکتے ہیں، اس میں کوئی قباحت نہیں، اور ایسی وصیت واجب العمل نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۵: مرسلہ محمد یسین خاں صاحب سپرنٹنڈنٹ کسٹم اکسائز ملازم بیکانیر ۱۷ ربیع الآخر شریف ۱۳۳۲ھ

سوال درپیش ہے کہ ہندہ کی منگنی جس کی عمر بیس سال بتائی جاتی ہے اس کے والدین اور برادر کلاں کی رضامندی سے عمرو کے ساتھ ہوئی لیکن اس جگہ کے چند اشخاص کو یہ نسبت ناگوار گذری اور والد ہندہ کو عمرو کے ساتھ نکاح کرنے سے منع کیا گیا والد ہندہ کی طرف سے کہا گیا کہ میرے گھر کا کھیل اور مختار میرا فرزند کلاں ہے، اس کی رضامندی لے لو، چنانچہ برادر ہندہ جو دوسرے قصبہ میں ملازمت کرتا ہے وہاں حاکمان لوگ لے گئے عمرو کے ساتھ شادی نہ کرنے کی بابت کہا گیا مگر اس نے صاف انکار کر دیا اور کہا کہ جہاں ہماری خوشی ہوگی شادی کریں گے۔ خلاف امید جواب سن کر ان میں سے ایک شخص نے از راہ دغابازی قریب اپنے مرد سے دولھن کا لباس بنوایا اور والد ہندہ کو جا کر کہا کہ تمہارے فرزند کلاں نے اجازت دے دی ہے کہ زید کے ساتھ نکاح پڑھا دو اور ان الفاظ کو اس وثوق کے ساتھ بیان کیا کہ یہ کپڑے تمہارے لڑکے نے دولھن کے لئے بھیجے ہیں اور نکاح پڑھا دینے کی اجازت دے دی ہے، مگر والد ہندہ کو یقین کامل نہ ہوا تو اس شخص نے کلام اللہ کی قسم کھا کر یقین دلایا اور نکاح کے لئے اذن حاصل کر لیا اب والدین ہندہ اور دو گواہان شرعی جن میں ایک گواہ وہی شخص ہے جن کی نسبت مفصل حال اوپر درج ہو چکا ہے، یہ شہادت دیتے ہیں کہ ہندہ نے برضا و رغبت زید کے ساتھ نکاح پڑھا لیا، مگر ہندہ جو حافظہ بالغہ ہے حلفیہ بیان کرتی ہے کہ میں نے زید کے ساتھ نکاح کرنے سے قطعی انکار کر دیا حالانکہ مجھ پر جبر بھی کیا گیا مگر میں نے بالکل ایجاب و قبول نہیں کیا اور نہ کوئی الفاظ آیات قرآنیہ زبان سے ادا کیا، اسی اثنا میں میرے برادر کلاں پہنچ گئے جو الگ مجھ پر جبر کرتے

دیکھئے حاشیہ میں کلام آیات کی [illegible] میں سے فرمایا، [illegible] الآثم [illegible] [illegible] اور بابے کو [illegible] جائے گی، ہدایہ وغیرہ عام کتب [illegible] ہے، [illegible] المسئلۃ [illegible] [illegible] کے [illegible] [illegible] واللہ اعلم۔ (امجدی)

تھے، میرے برادر کے آنے سے چلے گئے میاں نے اپنے بھائی کے ذریعہ یا خیانت خود اپنی رضا و رغبت سے اس دن تو کے تیسرے روز عمرو کے ساتھ جس سے میری نسبت پہلے ہو چکی تھی نکاح کر لیا چونکہ صورت مسئولہ میں یہ معلوم ہونا ضروری ہو کہ زید کے ساتھ نکاح ہونا بیان کیا گیا، وہ صحیح ہے یا عمرو کے ساتھ جو نکاح کر لیا گیا ہے وہ صحیح ہے، بروئے قرآن مجید و احادیث بطریقہ حنفی المذہب ارشاد فرمائیں۔؟

الجواب: مفتی کا کام صورت سوال پر حکم لکھ دینا یا بیان کر دینا ہے گواہوں سے ثبوت لے کر فیصلہ کرنا قاضی کا منصب ہے، زید کے ساتھ ہندہ کا نکاح ہونا جو بیان کیا جاتا ہے اگر اس کا ثبوت گواہان عادل سے ہو تو نکاح وہی ہوا جو زید سے ہوا اگرچہ ہندہ انکار کرتی ہے، اور اگر زید کا نکاح گواہان عادل سے ثابت نہ کر سکے تو نکاح زید ثابت نہ ہوگا اور اس صورت میں عمرو کے ساتھ نکاح صحیح ہوا درمختار میں ہے، اعلم ان النکاح [illegible] الا بشهادة و حكم [illegible] فالقول ما ذكر [illegible] فلا يقبل في [illegible] الا شهادة [illegible] شهادته [illegible] الاحكام [illegible] الطحطاوی، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: مرسلہ محمد یسین خاں صاحب، ۲۷ ربیع الآخر ۱۳۴۲ھ

اس میں کچھ کلام نہیں کہ مفتی صاحبان کا کام صورت سوال پر حکم لکھ دینا یا بیان فرما دینا ہے، مگر اس مسئلہ میں مفتی صاحبان نے جو حکم فرمایا اگرچہ بجا و درست ہے، مگر نا فہم شخص اس سے فائدہ حاصل نہیں کر سکتے، سوال مسئولہ نوعیت معاملہ کے فہم کے لئے بالکل صاف اور صحیح ہے لیکن مزید اس حالت کو بھی شرعی ذیل میں درج کر کے مفتی صاحبان سے استدعا ہے کہ دیکھ کر دونوں کی صورت میں کونسا نکاح صحیح قرار پا سکتا ہے۔

(۱) ایک گروہ نے از راہ دغابازی اور فریب اپنے صرفہ سے دلہن کا لباس تیار کیا اور والد ہندہ کو کہا کہ تمہارے فرزند کلاں نے اجازت دیدی ہے کہ زید کے ساتھ نکاح پڑھا دو، اور ان لفظوں کو اس وثوق کے ساتھ بیان کیا کہ یہ کپڑے تمہارے لڑکے نے دلہن کے لئے بھیجے ہیں، اور نکاح پڑھا دینے کی اجازت دی ہے، اس پر بھی والد ہندہ کو یقین کامل نہیں ہوا تو گروہ مذکور نے کتاب اللہ کی قسم کھا کر یقین دلایا اور نکاح کے لئے والد ہندہ سے اذن حاصل کر لیا حالانکہ برادر ہندہ نے زید کے ساتھ نکاح کرنے سے قطعی انکار کر دیا تھا۔

(۲) دوسرے گروہ جو شرعی بھی ہم خیال گروہ اول شریک تھا مگر اس نے والد ہندہ سے برادر کی اجازت دینے یا نہ دینے کا تذکرہ نہیں کیا لیکن اس گروہ کی یہ غرض اس میں مضمر و شامل تھی کہ وہ اپنے برادر زادہ کا نکاح ہندہ کی چھوٹی ہمشیرہ سے کرنا چاہتا تھا، مگر برادر ہندہ کے ہوتے ہوئے جانے سے نہیں کر سکتا، لہذا مندرجہ حالات پر غور فرما کر فتوی مرحمت فرمایا جائے؟

الجواب: جواب بہت صاف تھا، دو صورتیں لکھ دی ہیں، اور ہر ایک کا حکم بتا دیا گیا، واقعہ کے مطابق جو صورت ہو اس کا حکم معلوم کر سکتے ہیں، اگر گروہ فاسق ظاہر ہو تو قابل قبول شہادت نہ ہو تو اس کی شہادت رد کر دی جائے گی، مگر واقعہ مندرجہ سوال میں خود لڑکی کے

والدین اذن دینا بیان کرتے ہیں اور ایک گواہ وہ دوسرا شخص ہے جس کو سائل نے گواہ اول کا بھائی بتایا۔ مگر اس معاملہ میں سازش ذکر نہیں کی صرف اتنی بات کہ ہندہ کا نکاح فلاں سے ہو فلاں سے نہ ہو اور اس کی خاطر اس جاتی کے پاس جانا اور کوشش کرنا کافی نہیں کہ اس کی شہادت رد کر دی جائے، لہٰذا ایک گواہ بیان معلوم ہوتا ہے، جس کی گواہی مردود ہونے کی کوئی وجہ نہیں بتائی گئی اور خود والد ہندہ بھی جب اذن دینا بیان کرتا ہے تو دو گواہ ہو گئے، اذن دینا ثابت ہو گیا، گواہ اسی کا نام نہیں جو بروقت نکاح نام ذکر دیئے جاتے ہیں، بلکہ ہر وہ شخص عورت یا مرد جن کے سامنے اذن ہوا ہو گا، وجہ یہ ہے کہ عبارت سوال سے واقعہ کا پورا انکشاف نہیں ہوتا ہے کہ اس میں بعض باتیں قرینہ قیاس نہیں، اس لئے دونوں حکم بیان کر دیئے گئے، اب بھی یہی کہا جاتا ہے کہ اگر ہندہ کا اذن دینا ثابت نہ ہو تو پہلا نکاح ثابت نہیں ہوا ورنہ ہو گیا، اب وہاں کے لوگ دیکھیں کہ ثبوت ہے یا نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ از مسئولہ رحمت اللہ، ساکن ٹی گنج، تحصیل فرید پور، ضلع بریلی، ۱۰ جمادی الاولیٰ ۱۳۴۲ھ۔

ایک شخص کی بیوی کو زنا سے حمل رہ گیا تو مدت کے بعد لڑکا پیدا ہوا، اس عورت کا شوہر گھر پر نہیں تھا، تین برس کے بعد آیا اسے معلوم ہوا کہ حرام کا لڑکا پیدا ہوا، مگر اس نے خاموشی اختیار کی اور کہا میں نہیں چھوڑوں گا، اس کے بعد لوگوں نے اس کا حقہ پانی بند کر دیا چند آدمیوں نے اس کی شرکت کی اور دوبارہ نکاح پڑھوا دیا، اب شرع کا کیا حکم ہے کیا دوبارہ نکاح پڑھانے کی ضرورت ہے یا نہیں؟

الجواب عورت کے زنا کرنے سے نکاح نہیں ٹوٹتا، ہاں بہتر ہے کہ ایسی عورت کو طلاق دے دی جائے اور اگر شوہر اسے رکھنا چاہتا ہے تو جدید نکاح کی بھی ضرورت نہیں، پھر اگر شوہر اس کے ان افعال پر راضی ہے یا اس کا بند و بست نہیں کرتا تو دیوث ہے، اہل برادری اسے بند کر دیں ورنہ شوہر پر الزام نہیں، یہ حکم اس صورت میں ہے کہ اس نے واقعی میں زنا کیا ہو اور یہ حمل زنا کا ہو، مگر شوہر والی عورت کی نسبت یقین کے ساتھ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس کا حمل حرامی کا ہے، اگرچہ اس کا شوہر تین سال سے وہاں سے غائب ہو، ممکن ہے کہ وہ درمیان میں چھپ کر آیا ہو اور اپنی عورت کے ساتھ رہا ہو اور یہ حمل اسی کا ہو اور جب کہ شوہر اس بچے کا انکار نہیں کرتا تو لوگوں کو کیا ضرورت کہ بلاوجہ دوسرے کا لڑکا سمجھیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

؎ حدیث میں ہے الولد للفراش وللعاہر الحجر، بچہ بچھونے والے کا ہے اور زانی کے لئے پتھر ہے، اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جب ایک عورت کسی کے نکاح میں ہے تو سلامتی کے طریق کے لئے ضروری ہے کہ عورت کے جو بچہ پیدا ہو، وہ اس عورت کے شوہر ہی کا مانا جائے، بلا ثبوت شرعی جس کا جی چاہے جس بچے کے بارے میں چاہے الزام دے کہ شوہر کا نہیں فلاں کا ہے تو لوگوں کی عزت و آبرو محفوظ نہ رہ سکے، استقرار حمل ایسا مخفی ہے کہ اس پر مطلع ہونا مرد و عورت دونوں کے لئے قریب قریب محال کے ہے، کوئی نہیں بتا سکتا کہ کس جماع سے استقرار نطفہ ہوا ہے، اس لئے شریعت نے قاعدہ مقرر فرما دیا کہ جس کے نکاح میں بچہ پیدا ہو وہ اسی کا ہو۔
(فقیہ ملت)

مسئلہ: مرسلہ نور محمد طالب علم مدرسہ مسجد قدیم چھیپان، چتور گڑھ، میواڑ۔ ۳۰ جمادی الآخرہ ۱۳۴۳ھ

ایک قوم ہے جس کی تعداد کم و بیش چالیس ہزار ہے جو اس ملک میں آباد ہے ان کے یہاں بہت سی باتیں مقرر ہیں۔ قومی پنچایت کی پابندی ہر فرد پر فرض و لازم سمجھی جاتی ہے ان کے یہاں یہ بھی ہے کہ بیوہ عورت جو بالغہ ہو خواہ ورثہ رضامند ہوں یا نہ ہوں جب کسی کے پیغام نکاح کو منظور کرے تو عورت پر یہ لازم ہے کہ ایک ناریل خواہ چھلا انگوٹھی دو تین شخصوں کے سامنے اس شخص کو یا اس کے پیغام پہونچانے والے کو دے زبانی اقرار کافی اور قابل اعتبار نہیں سمجھا جاتا۔ دوسرے وہ عورت شوہر متوفی کا تمام مال و اسباب اور زیور متوفی کے ورثہ کو پہونچا دے یہ دونوں بات طے ہونے پر قومی پنچایت کی طرف سے کوئی دوسرا شخص اس عورت سے نکاح نہیں کر سکتا اگر کوئی نکاح کرے تو وہ قوم سے خارج سمجھا جاتا ہے۔ اسی طرح کچھ دن ہوئے ایک بیوہ نے کسی شخص کو نکاح کے پیغام پر تین چار شخصوں کے روبرو ناریل دیا۔ سسرال والوں نے یہ خبر سن کر کچہری میں رپورٹ کی کہ میرے بھتیجے کی عورت سے دوسرا نکاح کرتا ہے مگر میرے زیور اور اسباب کی صفائی نہیں کی گئی جس پر وہ شخص زیر حراست لے لیا گیا۔ اس کے رشتہ داروں نے قومی رواج کے طریقوں پر اس کی صفائی کرا دینے کی بابت ضمانت داخل کی۔ دوسرے روز ضمانت دہندہ نے بیوہ مذکورہ کے سسرال والوں کا زیور و سامان دے کر چار پانچ آدمیوں کے سامنے صفائی کرا دی مزید برآں [illegible] یہ کیا گیا کہ اس عورت نے زمانہ عدت میں جو زیور وغیرہ گروی رکھ کر خورد و نوش کی تھی وہ بھی اس شخص سے روپیہ دلا کر زیور مرہونہ چھڑوا دیا بلکہ اس زمانہ کا دیگر قرض بھی ادا کرا دیا۔ فقط پانچ چار آدمیوں نے جو صفائی کرانے میں شریک تھے، بیوہ مذکورہ کو بھگا کر کسی دوسرے شخص کے ساتھ فرار کر دیا اور

[illegible] اگر [illegible] شوہر [illegible] شوہر [illegible]

[illegible] شرعی [illegible]

[illegible] شوہر [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] شوہر [illegible]

[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم

دوسری جگہ جاکر اس نے نکاح بھی کرلیا اگرچہ قومی رسم و رواج کے مطابق یہ اور اس کے معاون وہ مددگار قوم سے خارج کر دیئے گئے۔ مگر دریافت طلب یہ ہے کہ بھگا کر لے جانے والا گنہگار ہوا یا نہیں۔ اور اس کا یہ فعل حرام ہوا یا نہیں۔ کیونکہ جب شرعاً ایک کے پیغام پر دوسرے کا پیغام بھیجنا وغیرہ حرام ہے جیسا کہ سعد الغزالہ رسالہ کے آخر میں اعلیٰحضرت قدس سرہ نے تحریر فرمایا ہے۔ تو پھر یہ کیوں حرام نہ ہوگا۔ دوسرے عرف قوم کا خلاف اور عرف قوم خلاف شریعت نہیں ہے۔ تو پھر یہ اس طرح بھی برا ہونا چاہئے؟ بینوا توجروا۔

الجواب: جب ایک جگہ اس کی منگنی ہوگئی تو دوسرے کو پیغام دینا بھی ممنوع ہے۔ حدیث میں فرمایا: لا یخطب الرجل علی خطبة اخیہ[1] اور عورت کو بھگالے جانا اس سے بھی زیادہ برا کیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: مرسلہ ثابت علی صاحب قصبہ ٹانڈہ محلہ کمرا وال بر مکان مانا کفایت اللہ صاحب ۱۳ جمادی الاخریٰ ۱۳۳۲ھ۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان ذوی العقول کہ زید کی بیوی ہندہ دو چار مہینہ ہوا کہ اس کو اپنے ماں باپ کے یہاں بھیجا اور بالکل آنا جانا بند کر دیا۔ دس مہینے کے بعد ہندہ سے زنا سرزد ہوا اور حمل ٹھہر گیا۔ اب یہ خبر زید کو پہنچی تو کہنے لگا، دس مہینے ہوئے کہ میں نے اس سے جماع نہیں کیا۔ زنا سے اس کو حمل ہے۔ ہندہ سے دریافت کیا تو وہ بھی اقرار کرتی ہے کہ زنا سے یہ حمل ہے۔ محلہ کے لوگ بھی اس کی تائید کرتے ہیں۔ جانچ پڑتال کے بعد زید نے طلاق مغلظ دے دیا۔ اب ہندہ بعد وضع حمل نکاح کرے یا طلاق کی عدت پوری کر کے نکاح کرے؟ بینوا توجروا۔

الجواب: طلاق کی عدت اس صورت میں وضع حمل ہے۔ بعد وضع حمل نکاح کر سکتی ہے۔ درمختار میں ہے: وفی حق الحامل مطلقاً ولو امة او کتابیة او من زنا وضع حملها۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: مسئولہ نواب رحمانی خاں شہر کہنہ بریلی ۲۰ جمادی الاخریٰ ۱۳۳۲ھ۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید خانصاحب بارادہ فرض حج بیت اللہ روانہ ہوا۔ مکہ معظمہ میں ایک ہفتہ مقیم رہنے کے بعد دو یا تین کنیزیں خرید کیں۔ اپنی آسائش کی غرض سے۔ اب زید ان کنیزوں سے بلا نکاح ہمبستری کر سکتا ہے؟ اور وہ اس پر حلال ہیں یا کوئی تعیین وقت ہے کہ اس وقت تک وہ حرام ہے پھر اس کے لئے حلال ہے۔ جس کا قول ہے کہ یہ کنیزیں بلا نکاح حرام ہیں۔ وہ کنیز حلال ہے جو جہاد میں حاصل ہوئی۔ خدا اور رسول کا جو حکم ہو، مفصل طور سے تحریر فرمایئے گا۔

الجواب: ان کنیزوں سے جماع جائز ہے اپنی کنیزوں سے جو اس کی ملک میں ہیں نکاح کے کوئی معنی نہیں کہ نکاح جس سے منعقد کرتے ہیں:

---

[1] کوئی اپنے بھائی کی منگنی پر پیغام نہ دے۔ احادیث سے مراد یہ ہے کہ جب منگنی طے ہو جائے اس کے بعد پیغام دینا منع ہے اور یہ ممانعت بھی کراہت کی حد تک ہے۔

[2] حاملہ کی عدت وضع حمل ہے اگرچہ وہ عورت آزاد ہو یا کتابیہ ہو، اگرچہ حمل اس کے پیٹ میں زنا کا ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ (امجدی)

دوسرا یہ کہ [illegible] سے حاصل اگر کوئی نا شرعی ہو قرآن مجید کی متعدد آیات سے کنیز شرعی کا حلال ہونا ثابت ہے۔ قال اللہ تعالیٰ [illegible]

[illegible]

اور کنیز ہونے سے [illegible] اگر کسی نے دوسرے کی کنیز سے نکاح کیا [illegible] تو نکاح باطل

[illegible]

[illegible]

مسئلہ: مسئولہ محمد احمد خاں صاحب محلہ جسولی بریلی، ۱۰ رجب المرجب ۱۳۴۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک عقد شدہ لڑکی جس کی عمر اب تقریباً سولہ سترہ سال ہے، اس کے والدین نے دو سال سے اپنے پاس بٹھا رکھا ہے جب اس کا شوہر اس کو لینے کے لئے جاتا ہے تو اس کی والدہ بھیجنے سے قطعی انکار کرتی ہے، اور کہتی ہے کہ اسٹامپ لکھ دینے پر بھیجوں گی، حالانکہ یہ لڑکی خود اور اس کے والدین سسرال جانے پر بالکل رضامند ہیں، لیکن یہ لوگ اپنی رضامندی لڑکی کی والدہ کے خوف و غصہ کی وجہ سے ظاہر نہیں کرتے ہیں، دختر موصوف اور ان کی والدہ چار ماہ ہوئے کہ کچھوچھہ والے اشرفی میاں صاحب سے مرید بھی ہو چکی ہیں، اس حالت میں کیا کرنا چاہئے؟

الجواب: بلا وجہ شرعی عورت کو شوہر کے یہاں جانے سے روکنا اسے جانے نہ دینا ناجائز و حرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: از پیلی بھیت، ۲۴ ذوالحجہ ۱۳۴۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ لڑکا لڑکی دونوں نابالغ تھے، جس وقت نکاح ہوا تھا۔ لڑکی کے باپ نے اذن نہیں دیا، اس لڑکی نے اپنے نکاح کا خود اذن دیا تھا۔ لڑکی ایک دو مرتبہ اپنے باپ کی رضا سے اپنے شوہر کے گھر آئی گئی تھی اور لڑکا لڑکی ہمبستر نہیں ہوئے یہ نکاح شرع کے بموجب ہوا کہ نہیں، ایک مفتی صاحب نے فتویٰ دیا کہ صورت مسئولہ عنہا میں بر تقدیر صدق مستفتی بوجہ نہ ہونے ولی کے نابالغ کی جانب سے نکاح مذکور نہ ہوا، اسی فتویٰ کی بنا پر برادری نے اس شخص سے جس سے لڑکی کے باپ نے بعد مرنے اس لڑکے کے بے گذرنے عدت کے نکاح کر دیا تھا برادری کا دباؤ ڈال کر طلاق دلائی، اور اس لڑکے کے باپ سے جو اس لڑکی کا خسر ہوا نکاح کر دیا، دریافت طلب یہ امور ہیں کہ فتویٰ موصوفہ صحیح ہے یا غلط، اور یہ دباؤ ڈالنا حسب شرع ہے یا نہیں، اور یہ نکاح جو خسر سے کیا گیا صحیح ہے یا نہیں، بر تقدیر عدم جواز برادری کے ان لوگوں کے لئے حکم شرعی کیا ہے جو اس نکاح میں شریک و ساعی ہوئے؟ بینوا توجروا۔

الجواب: بیان سائل سے معلوم ہوا کہ لڑکی زمانہ دراز تک اپنے شوہر کے یہاں رہی اور حسب دستور لڑکی کے مکان پر برات گئی اور اس کے باپ نے اسے رخصت کیا، پھر جب شوہر کی عمر سولہ سال کی ہوئی تو شوہر کا انتقال ہو گیا، اس کے انتقال کے آٹھ مہینے پر عورت کو بچہ پیدا ہوا۔ اس بیان کا لحاظ کرتے ہوئے تو وہ نکاح صحیح ہو گیا تھا کہ اگرچہ ابتداءً اس کے باپ سے اذن نہیں لیا گیا تھا مگر جب کہ اس نے رخصت کی تو یہ دلالۃً اذن ہے، اور وہ نکاح کہ بغیر اذن والد ہوا تھا، والد کی اجازت پر موقوف تھا اور جب اس نے رخصت کر دی تو اب صحیح و نافذ ہو گیا بلکہ خود سوال میں بھی مذکور ہے کہ ایک دو مرتبہ شوہر کے یہاں باپ کی رضا سے گئی، پھر مفتی کا یہ کہنا کہ نکاح مذکور نہ ہوا محض غلط ہے کہ رخصت کر دینا بھی اجازت ہے، درمختار میں ہے، و قبضہ المھر ونحوہ رضاہ دلالۃ، ردالمحتار میں ہے، وکالتجہیز ونحوہ

اور جب بعد انتقال شوہر بچہ پیدا ہوا تو اقرار یہ کہنا کہ ہمبستری ہوئے محض غلط ہے اور بیجا دباؤ ڈال کر طلاق لینا بھی ناجائز ہے یہ عورت شوہر کے باپ پر ہمیشہ کے لئے حرام ہے، قرآن مجید میں فرمایا، وحلائل ابنائکم الذین من اصلابکم، ورحمتکم یہاں محرمات میں ہے۔ وفی الحجة اسلاد وفی مدة مطلقا او بعید اوخل بھا او لا۔ جو لوگ اس نکاح میں ساعی ہوئے یا جان بوجھ کر شریک ہوئے سب گنہگار ہیں اب پر توبہ فرض ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: مرسلہ حفیظ اللہ خاں، از چاندنی بیگاری پور ضلع اعظم گڈھ، ۷ ماہ ذی الحجہ ۱۳۴۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ بالغہ لڑکی کا نکاح اس کے باپ کی اجازت سے ہوا لڑکی کو نہ تھی، وہ راضی لڑکی نکاح سے انکار کرتی ہے۔ باپ نے اپنی لڑکی سے پوچھا کہ تمہارے نکاح ہونے جا رہے ہیں، مطلق وکیل نے باپ ہی کی اجازت سے نکاح پڑھا دیا۔ وکیل اور گواہان نے لڑکی سے اجازت نہیں لی نکاح کے بعد لڑکی کو معلوم ہوا فوراً انکار کیا اس حالت میں نکاح جائز ہے یا ناجائز، اور نکاح اس طرح ہوا کہ دو ایک دن بات چیت ہوئی اور فوراً نکاح ہو گیا، صرف دو چار آدمی آئے تھے برات وغیرہ نہیں آئی تھی۔ اور نہ لڑکی کو معلوم کہ ہمارا نکاح کہاں اور کس سے ہو رہا ہے، اور نہ لڑکے کو معلوم کہ ہمارا نکاح کہاں اور کس سے ہو رہا ہے، اور مطلق وکیل و گواہان کو یہ معلوم نہیں کہ لڑکی بالغ ہے یا نابالغ اور لڑکی کا جو شوہر ہے بالکل نابالغ ہے، لڑکے کے باپ نے سکھلا کر ایجاب وقبول کرا دیا، تو اس حالت میں لڑکے کا نکاح جائز ہوا یا نہیں، اور جائز ہے تو مہر دین کون دے گا، اور لڑکا پاگل بھی ہے، باپ نے زور دے کر نکاح کیا باپ کو بھی نہیں معلوم تھا کہ لڑکا پاگل ہے عقد کے دوسرے روز معلوم ہوا لڑکی نے فوراً انکار کیا اور لڑکے کے باپ نے یہ حالت لڑکی کے باپ سے نہیں کہا۔

الجواب: اگر صورت واقعہ یہی ہے کہ لڑکی بالغہ تھی اور اس سے اجازت نہیں لی گئی، باپ نے اپنی اجازت سے نکاح پڑھوا دیا تو نکاح لڑکی کی اجازت پر موقوف تھا اور جب کہ لڑکی نے خبر پاکر اس نکاح سے انکار کر دیا تو باطل ہو گیا، اور دین مہر کسی کے ذمہ نہیں کہ نکاح ہی تمام نہیں ہوا، اب لڑکی جہاں چاہے دوسرا نکاح کر سکتی ہے، درمختار میں ہے، ولا تجبر البکر البالغة علی النکاح لانقطاع الولایة بالبلوغ، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: از شہر کہنہ بریلی، ۲۳ محرم الحرام ۱۳۴۳ھ

ایک بیوہ عورت عرصہ بیس سال سے زید کے مکان میں کام کاج کرتی ہے، زید اس سے نکاح کے لئے کہتا ہے، مگر وہ نکاح سے انکار کرتی ہے، لیکن بلا نکاح مجامعت کا اقرار کرتی ہے لہٰذا بلا نکاح اس کے ساتھ مجامعت کرنا موجب ثواب ہے یا نہیں بینوا توجروا۔

الجواب: بیشک صریح زنا و حرام ہوگا، اور دونوں مستحق نار و غضب جبار ہوں گے، اور اگر وقوع زنا کا اندیشہ ہو اور ظاہر

بلکہ جو فاسد کو واجب ہے [illegible] ہرگز [illegible] نکاح [illegible] واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ : مسئولہ [illegible] ۲۳ محرم الحرام ۱۳۳۲ھ

شادی کے موقع پر جو قوم خدمت کرتی ہے مثلاً سقہ و نائی و دھوبی [illegible] وغیرہ کو کچھ حق خدمت دینا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب : ان لوگوں کو انعام دینا جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ : از [illegible] ضلع بریلی مسئولہ کریم [illegible] ۳ محرم الحرام ۱۳۳۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ہندہ کا ایک جگہ نکاح ہوا اور [illegible] اس وجہ سے شوہر نے طلاق دیدی کہ [illegible] ہندہ کا دوسری جگہ نکاح ہوا [illegible] اس وجہ سے طلاق دیدی۔ اب وہ [illegible] اس کا کوئی ولی [illegible] نکاح کر دیا جائے [illegible] بینوا توجروا۔

الجواب : بیان سائل سے معلوم ہوا کہ دوسرے شوہر کو طلاق دینے [illegible] اور [illegible] بلکہ اس شخص کی ایک عورت [illegible] اس وجہ سے طلاق دیدی [illegible] اگر [illegible] کوئی مانع حسی یا شرعی [illegible] بلکہ اگر عورت [illegible] ردالمحتار میں ہے [illegible] حکم [illegible] واللہ تعالیٰ اعلم [illegible] بلکہ [illegible] اس کا نکاح [illegible] پہلے پر نکاح [illegible] واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ : از [illegible] مسئولہ [illegible] عبدالرحمٰن خاں ۲۹ محرم الحرام ۱۳۳۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک عورت کا نکاح ایک مرد سے کیا گیا۔ کچھ دنوں کے بعد بالتحقیق معلوم ہوا کہ وہ شخص [illegible] اب [illegible] نکاح [illegible] اور عورت کا نکاح دوسری جگہ ہو سکتا ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب : [illegible] قرآن مجید [illegible] انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام [illegible] قرآن مجید [illegible]

[illegible] عالمگیری [illegible]

[illegible] نکاح [illegible]

دوسری جگہ کسی سے نکاح کرے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ [illegible]

نکاح کے پہلے [illegible] عورت [illegible]

کہ ایک شخص کا سوال ہے کہ عورت کے [illegible]

[illegible]

ہے [illegible] بینوا توجروا۔

الجواب [illegible] ہے؟

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ [illegible]

زید نے اپنی لڑکی کی شادی بکر کے [illegible] بکر کے لڑکے [illegible]

[illegible]

[illegible] بینوا توجروا۔

الجواب [illegible] واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ [illegible]

اگر کوئی شخص [illegible]

کہ ہاں ہم کو منظور ہے یہ نکاح جائز ہے یا نہیں اور اگر اللہ و رسول کو خطبہ میں بالفاظ [illegible] گواہ بنایا تو نکاح جائز ہے یا نہیں بینوا توجروا۔

الجواب: نکاح کا انعقاد ایجاب و قبول سے ہوتا ہے اور ایجاب و قبول کے معنی کا سمجھنا [illegible] جیسے ایک [illegible] نے [illegible] دوسرے نے قبول کیا [illegible] ایک [illegible] سوال ہو یا استقبال [illegible] نکاح [illegible] [illegible] نکاح [illegible] اور صورت مستفسرہ میں دونوں طرف سے کسی نے [illegible] کا استعمال [illegible] نکاح [illegible] عورت کے [illegible] کہ یہ مرد کے [illegible] قبول کیا تو [illegible] کہ [illegible] ہو گئے اور ان دونوں نے ایجاب و قبول کی [illegible] کہ نکاح کے [illegible] اور [illegible] ایک مرد اور دو [illegible] گواہ [illegible] کا ہونا شرط ہے [illegible] [illegible] بیشک اللہ عزوجل عالم الغیب والشہادۃ ہے اور اس کے عطا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] اگر نکاح کے گواہ [illegible] اللہ و رسول کو گواہ [illegible] [illegible] [illegible] اللہ و رسول کو گواہ کر کے کیا گیا وہ نکاح [illegible] [illegible] واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: [illegible] ۲۲ جمادی الاولیٰ [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک [illegible] شہر کی ایک لڑکی کے [illegible] نے [illegible] دلہن کر دیا اور نکاح [illegible] کیا [illegible] دو سال سے [illegible] شہر کی ایک لڑکی کی نسبت [illegible] لڑکی کا نکاح [illegible] لڑکی کا نکاح کر دیا [illegible] شرع شریف [illegible] لوگوں کو کیا کرنا

[illegible]

الجواب [illegible]

[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ [illegible]

[illegible]

الجواب [illegible]

[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ [illegible]

[illegible]

الجواب [illegible]

[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ [illegible]

[illegible]

الجواب [illegible]

[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ [illegible]

[illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ وقت نکاح عورت کے وکیل نے شاہدوں کے روبرو ناکح سے اس طرح ایجاب وقبول کیا کہ میں اپنی وکالت سے فلاں کی لڑکی فلانہ کو ایک سو روپیہ مہر کے عوض تیرے ساتھ نکاح کر دیا۔ ناکح نے قبول کیا۔ تو نکاح صحیح ہوا یا نہیں، وقت ایجاب وکیل نے جو سو روپیہ مہر کے عوض کا ذکر کیا، اس میں کوئی حرج تو نہیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب: نکاح مذکور صحیح ہے۔ مہر کے عوض کہنے میں کوئی حرج نہیں، مہر تو عوض ہوا ہی کرتا ہے۔ قال اللہ تعالیٰ ان تبتغوا باموالکم۔ اسی وجہ سے مہر معجل میں عورت وطی سے روک سکتی ہے جب تک وصول نہ کرے۔ اگر عوض نہ ہوتا تو یہ اختیار اسے حاصل نہ ہوتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے پوشیدہ نکاح کیا۔ جب اس سے دریافت کیا گیا کہ گواہ کون ہے، وہ شخص کہتا ہے کہ ایک مولوی صاحب نے میرا نکاح پڑھایا ہے اور بجز مولوی صاحب کے کوئی گواہ حاضر نہیں تھا، اور مولوی صاحب نے یہ بھی فرمایا کہ پوشیدہ نکاح میں گواہ کی ضرورت نہیں، بغیر گواہ جائز ہے۔ اس لئے عرض ہے کہ ایسا نکاح پوشیدہ و بغیر گواہ کے جائز ہو سکتا ہے کہ ایک بھی گواہ موجود نہ ہو، اگر ہو سکتا ہے تو دلیل قوی سے بیان فرما کر ممنون فرمائیے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے۔ بینوا توجروا۔

الجواب: بغیر گواہوں کے نکاح نہیں ہو سکتا۔ دو مرد یا ایک مرد دو عورتوں کے سامنے ایجاب وقبول ہونا چاہئے، جو ایجاب وقبول کے الفاظ سنیں۔ حدیث میں ہے: اعلنوا هذا النکاح۔ اور یہ اعلان گواہوں کے سامنے ہونے سے ہوتا ہے۔ درمختار میں ہے: وشرط حضور شاهدین حرین او حر وحرتین مکلفین سامعین قولهما معا الخ و فی [illegible] انه النکاح علی المذهب واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: از مرسلہ مولوی عبدالکریم صاحب چتوڑی از بہیڑوں گڑھ ضلع اودے پور علاقہ گوالیار۔ ۵ شعبان المعظم ۱۳۴۵ھ

بہار شریعت حصہ ہفتم صفحہ میں مسئلہ ۲ کی بنا پر یہاں اگر کوئی مسلم بلا اطلاع شوہر مشرک کو مسلمان کر کے تین حیض گذرنے کے بعد دوسرے نکاح کرے کیا جائز ہوگا۔ عامہ کتب میں تو شوہر پر اسلام پیش کرنا ضروری لکھتے ہیں، بلا پیش کئے تفریق جائز نہیں، اور یہ تفریق قاضی کریگا یا اور کوئی، اور تین حیض آنے کے بعد خود بخود تفریق ہو جائیگی یا نہیں، لہٰذا از راہ کرم مسئلہ ہذا کی تحقیق واضح لکھیں؟

الجواب: عرض اسلام کی ضرورت صرف دار الاسلام کے لئے ہے، جہاں قاضی موجود ہو، اور دار الحرب اور وہ جگہ جہاں قضاۃ نہ ہوں، عرض کی حاجت نہیں، شوہر پر اسلام پیش کرنا اور عدم قبول پر تفریق کرنا قاضی کا کام ہے دوسرے کو تفریق کا حق نہیں۔ فتاوی عالمگیری میں ہے: وان سکت ولم یقل شیئا فالقاضی یعرض الاسلام علیه مرة بعد اخری حتی یتم الثلث احتیاطا کذا فی الذخیرة۔ رد المحتار میں ہے: وما لم یفرق القاضی فهی زوجته حتی لو مات الزوج قبل ان تسلم امرأته الکافرة وجب لها المهر ای

كما انه وان لم يدخل بها لا انحلال النكاح كان فاشتراط يتقيد بالمدة فقط واما الحربيتان ... فتح القدير۔ ان عبارات سے ظاہر کہ عرض

و عدم قبول پر جو اثر مرتب ہے یعنی تفریق وہ قاضی ہی کر سکتا ہے۔ دوسرے کے پیش کرنے پر انکار کر دیا تو تفریق نہ ہوگی۔ اور دار الحرب اور

وہ جگہ جہاں قاضی نہ ہو وہاں عرض کرنے سے تفریق ہو گی نہیں کہ کسی کو ولایت نہیں لہٰذا تین حیض گزرنا بینونت کے لئے کافی ہے۔ عالمگیری میں

ہے۔ واذا اسلم احد الزوجين في دار الحرب ولم يكونا من اهل الكتاب او كانا والمرأة هي التي اسلمت فانه يتوقف انقطاع

النكاح بينهما على مضي ثلث حيض سواء دخل بها او لم يدخل بها كذا في الكافي فان اسلم الآخر قبل انقضاء العدة فالنكاح باق وفي

... مستأمنين فالبينونة انما هي بعرض الاسلام على الآخر او بانقضاء ثلث حيض كذا في التاتارخانية۔ درمختار میں ہے۔ ولو اسلم احدهما

ثمة اي في دار الحرب وملحق بها كالبحر الملح لم تبن حتى تحيض ثلثا او تمضي ثلثة اشهر قبل اسلام الآخر اقامة لشرط الفرقة مقام

السبب۔[1] ردالمحتار میں ہے۔ افاد بتوقف البينونة على الحيض ان الآخر لو اسلم قبل انقضائها فلا بينونة بمجرد قوله اقامة لشرط

الفرقة وهو مضي هذه المدة مقام السبب وهو الاباء لان الاباء لا يعرف الا بالعرض وقد عدم العرض لانعدام الولاية ...

... ست الحاجة الى التفريق لان المشركة لا تحل للمسلم واقامة الشرط عند تعذر العلة جائز فاذا مضت هذه المدة صار

مضيها بمنزلة تفريق القاضي۔ اس عبارت سے معلوم ہوا کہ دار الحرب میں تین حیض گزرنے پر بغیر تفریق بینونت ہو جاتی ہے کہ وہاں

تفریق قاضی کی صورت نہیں۔ اور ہندوستان اگرچہ بنا بر مذہب مختار دار الاسلام ہے۔ مگر ولایت و قضاء معدوم اور حاجت موجود تو جس طرح بحر ملح میں

تین حیض گزرنا کافی ہے یہاں بھی یہی حکم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۵: از بیکانیر دروازہ شاپ لال گڑھ مدرسہ خلیل احمد رضوی ۲۹ ذوالقعدہ ۱۳۴۵ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک لڑکی ہوشیار ہوئی کی تھی، والدین نے اس کی منگائی اپنی زندگی میں کسی جگہ کر دئے تھے

بعد منگائی بقضائے الٰہی والدین فوت ہو گئے اور وہ لڑکی اپنے ماموں اور خالو کے یہاں چلی گئی، اس وقت لڑکی کی عمر تقریباً اٹھارہ سال تھی۔

لہٰذا وہ شخص لڑکی کے ماموں و خالو سے شادی کے لئے کہہ رہا تھا لیکن لڑکی کے ماموں اور خالو نے لڑکے کے والدین کو جواب دیا کہ تمہارا لڑکا

چھوٹا ہے لڑکی جوان ہے۔ تمہارے لڑکے کے قابل نہیں ہے اسی حالت میں دو سال اور گزر گئے وہ لڑکی دوسرے لڑکے پر فریفتہ ہو گئی

جس وقت لڑکی کے فریفتہ ہونے کی شہرت ہو گئی تو لڑکی کے ماموں اور خالو سے محلے والوں نے کہا جس پر وہ لڑکی فریفتہ ہے اسی کے ساتھ

شادی کر دینا چاہئے۔ لڑکے کے والدین کی بھی یہ رائے ہوئی۔ لیکن لڑکی کے ماموں اور خالو نے بدنامی کے باعث نکاح کرنے سے انکار کر دیا۔

اور پنچائت سے اور لڑکی کی رضامندی کے بغیر ایک تیسرے لڑکے سے نکاح کر دیا، اور جبراً لڑکی کو صبح کے وقت سواری میں بٹھا کر رخصت

[1] درمختار ج ۳، ص ۳۹۰، ... البحار

کردیا۔ لڑکی [illegible] لڑکے کے ساتھ [illegible] لڑکی کی [illegible] لڑکی [illegible]

[illegible] لڑکی [illegible] لڑکے کے ساتھ

[illegible] نکاح [illegible] اجازت [illegible] لڑکی [illegible] کے ساتھ [illegible]

نکاح کرسکتی ہے یا نہیں؟

الجواب [illegible] نکاح [illegible] انکار کردیا [illegible] نکاح [illegible]

[illegible] نکاح [illegible] اجازت [illegible] نکاح ہوگیا [illegible]

[illegible] اجازت [illegible] لڑکی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] نکاح [illegible] نکاح

نہیں [illegible] نکاح کرسکتی ہے [illegible] طلاق [illegible]

مسئلہ [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین [illegible] شادی [illegible]

[illegible] نکاح قبول [illegible]

الجواب [illegible] نکاح [illegible] باپ [illegible]

[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ نکاح کے بعد [illegible] جائز ہے یا ناجائز؟

الجواب [illegible]

[illegible]

مسئلہ [illegible] مرسلہ جناب [illegible] صاحب

کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ ایک شخص مہتر قوم سے تھا جس کو عرصہ ستر اسّی برس کا ہوا کہ مسلمان ہوا تھا اس کے بعد کسی مسلمان صاحب ایمان نے اپنی لڑکی سے اس کی شادی کر دی تھی جس سے نسل جاری ہوئی تین لڑکے پیدا ہوئے ان تینوں لڑکوں کی شادی بھی بفضلہ تعالیٰ مسلمانوں کے گھر میں ہوئی ان لڑکوں کے بطن سے لڑکیاں پیدا ہو گئی تھیں ان لڑکیوں کی شادی بھی مسلمان کے گھر میں ہو گئی، ان لڑکیوں کے بطن سے بھی لڑکیاں پیدا ہوئی ہیں اب ان لڑکیوں سے شادی بیاہ کرنے میں اس وقت کے مسلمان جو اعتراض و انکار کر رہے ہیں آیا از روئے شرع ان لوگوں پر کوئی فتویٰ عاید ہو گا جب کہ چار پشت ہو گئے اور بفضلہ تعالیٰ سب مسلمان ہی میں ہوتا چلا گیا اب یہ کیسی مسلمانی ہے جو انکار ہوتا ہے تو از روئے شرع اس کا مفصل جواب سے سرفراز فرمادیں؟

الجواب: یہ اعتراض و انکار کہ یہ جو کچھ لوگ ان سے نکاح کو ناجائز قرار دیتے ہیں تو یہ اسلام کے خلاف ہے اور حلال خدا کو حرام بتانا کفر ہے۔ اور کوئی مسلمان ایسا نہیں کر سکتا اور اگر انکار اپنی مصالح کی بنا پر ہو اور غالباً یہی ہو گا تو ہر شخص کو اختیار ہے کہ جہاں اپنی مصلحت دیکھے نکاح کرے، شرع مطہر نے یہ لازم نہیں کیا ہے کہ فلاں جگہ نکاح کرو، وہاں نکاح نہ کرو گے تو کافر ہو جاؤ گے۔ ہاں جب وہ مسلمان لڑکیاں قابل نکاح ہیں تو مسلمانوں کو چاہیے کہ مناسب جگہ ان کے نکاح کا بندوبست کر دیں، اور اس کار خیر میں کوشش کر کے ثواب کے مستحق بنیں،

واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: از ریاست بھرت پور، مقام نوگانو، مرسلہ جناب فضل حسین صاحب، ۲ رجب المرجب ۱۳۳۶ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ زید ایام طفولیت سے تا بلوغ نیک کامل العقل اور نہایت شائستہ و مؤدب تھا، اور اس کی ہمشیرہ کی نسبت اس کی مرضی کے خلاف زید کے ورثہ نے کی، اس کا والد انتقال کر گیا تھا، اپنے نانا کے یہاں یہ دونوں بھائی بہن پرورش پاتے تھے چنانچہ زید کے نکاح سے قبل اس کی ہمشیرہ کی شادی اس کی مرضی کے خلاف جگہ پر کر دی گئی جس کے سبب سے زید کو رنج ہوا کچھ روز کے بعد زید کی یہ حالت ظاہر ہوئی کہ وہ اپنے خلاف عادت کبھی روتا کبھی خاموش رہتا کبھی غصہ کرتا، جس کی وجہ یہ سمجھی گئی کہ چونکہ اس کی ہمشیرہ کی شادی اس کے خلاف مرضی کی گئی ہے، جس کے رنج سے یہ روتا اور خاموش رہتا اور غصہ کرتا ہے، اسی حالت میں زید کا نکاح کر دیا گیا، پھر نکاح کے ایک ہفتہ بعد ایسے حرکات کرنا شروع کئے جس سے وہ مجنون ظاہر ہوا مجبوراً اس کو لاہور کے پاگل خانہ میں بھیج دیا جس کو عرصہ دو سال کا ہوا لیکن ابھی تک اس کے جنون میں کوئی فرق نہیں آیا، اب منکوحہ زید چونکہ جوان العمر ہے، اس کو زیادہ بٹھانے میں خرابی نظر آتی ہے، شرع شریف کا جو حکم ہو ارشاد فرمائیں؟

الجواب: مجنون اپنی زوجہ کو نہ خود طلاق دے سکتا ہے، نہ اس کی طرف سے کوئی دوسرا دے سکتا ہے، بلکہ قاضی تفریق بھی نہیں

گرشتہ در مختار میں ہے: ولا یخیر احدهما بعیب الآخر فاحشا ولو بجنون وجذام وبرص ورتق وقرن۔ عورت کو صبر کرنا چاہئے[1] اس کے سوا کیا کر سکتی ہے یہ ایک بلا ہے جو نازل ہوئی، اور اس کا دفعیہ کچھ نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: از ریاست الور محلہ نواب پورہ مرسلہ جناب مولوی سید محمد صاحب ۹ رشعبان المعظم ۱۳۴۴ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید مذہب اہل قرآن کا پیرو ہے، تین وقت کی نماز کو فرض سمجھتا ہے اور احادیث نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر عمل کرنے سے منکر ہے، ایک سجدہ فرض سمجھتا ہے، ملائکہ کا منکر ہے، جبرئیل ومیکائیل وعزرائیل واسرافیل کو محض خدائی قوتوں کے نام سمجھتا ہے۔ اس نے اپنے عقائد پوشیدہ رکھ کر ایک سنی حنفی کی لڑکی سے عقد کر لیا، مدت مدید کے بعد اس کا عقیدہ ظاہر ہوا۔ اب سوال طلب یہ امر ہے کہ اس حنفیہ لڑکی کا عقد صحیح ہوا یا نہیں، مدت سے یہ لڑکی علیحدہ ہے، عدم عقد یا لڑکی یا اس کے والدین دوسری جگہ کسی سنی سے اس کا عقد کر دینے کے مجاز ہیں یا کیا، اور فسخ یا عدم کی صورت میں لڑکی پر عدت ہے یا نہیں۔ جواب باصواب سے معزز فرما دیں۔

الجواب: جو شخص ایسے عقائد رکھتا ہے قطعاً یقیناً کافر مرتد ہے، احادیث نبویہ کا مطلقاً انکار کفر ہے، جو حدیث کو موجب عمل نہیں مانتا وہ قرآن کا بھی منکر ہے کہ احادیث بھی وحی الٰہی ہیں، یہ فرق ضرور ہے کہ قرآن وحی متلو ہے اور حدیث وحی غیر متلو۔ قال اللہ تعالیٰ: وما اٰتٰکم الرسول فخذوہ وما نہٰکم عنہ فانتہوا۔ وقال اللہ تعالیٰ: وما ینطق عن الہوٰی ان ہو الا وحی یوحٰی۔ وقال تعالیٰ: اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول۔ وقال تعالیٰ: من یطع الرسول فقد اطاع اللہ۔ وقال تعالیٰ: فلا وربک لا یؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینہم ثم لا یجدوا فی انفسہم حرجا مما قضیت ویسلموا تسلیما۔ وقال تعالیٰ: فان تنازعتم فی شیء فردوہ الی اللہ والرسول۔ وغیرہا من الآیات القرآنیۃ

---

[1] مذہب مختار یہی ہے، لیکن اب بضرورت حضرت امام محمد رحمہ اللہ کے قول پر عمل کرنے کی اجازت ہے کہ مجنون وغیرہ کی زوجہ کے درمیان تفریق کا حق حاکم اسلام کو ہے جب کہ عورت اس کا مطالبہ کرے، عالمگیری میں ہے: قال محمد ان کان الجنون حادثا یؤجلہ سنۃ کالعنۃ ثم یخیر المرأۃ بعد الحول اذا لم یبرأ وان کان مطبقا فہو کالجب وبہ ناخذ، کذا فی الحاوی (فتاویٰ ہندیہ)۔ امام محمد نے فرمایا اگر جنون حادث ہو تو ایک سال کی مہلت دی جائے گی، پھر اگر مہلت ختم ہونے پر بھی افاقہ نہ ہوا تو عورت کو اختیار دیا جائے گا، اور اگر جنون مطبق ہو تو وہ اس شخص کے مثل ہے جس کا عضو تناسل کٹا ہوا ہو، ایسے پاگل کو علاج کے لئے ایک سال کی مہلت نہ دی جائے گی، عورت کو فوراً اختیار دیا جائے گا، اور اسی کو ہم لیتے ہیں، جیسا کہ حاوی قدسی میں ہے (جلد دوم ص ۴۷۳)، اور یاد رہے کہ ان کے درمیان تفریق ہر کس و ناکس نہیں کر سکتا، یہ کام حاکم اسلام کا ہے، اور جب کہ حاکم اسلام نہیں، اعلم علمائے بلد جو صحیح العقیدہ و مرجع فتویٰ ہے اس خصوص میں حاکم اسلام کے تمام احکام ہے تفریق کی ضرورت مند عورتوں کو لازم ہے کہ وہ اپنے شہر کے اعلم علماء کے حضور درخواست کرے، اور وہ عالم اس کی پابندی کرے بغیر قضائے قاضی تفریق نہ ہو سکے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ (امجدی)

ہیں بکثرت ایسی آیات ہیں جن سے بخوبی ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو ماننا لازم ہے، پس جو شخص اس کا بالکل انکار کرتا ہے، وہ ان آیات قطعیہ کا منکر ہے، اور ایسا شخص بلاشبہ کافر، عقائد نسفی میں ہے: اسباب العلم ثلثة الحواس السليمة والخبر الصادق والعقل، والخبر الصادق على نوعين احدهما الخبر المتواتر والنوع الثاني خبر الرسول المؤيد بالمعجزة وهو يوجب العلم الاستدلالي والعلم الثابت به يضاهي العلم الثابت بالضرورة في التيقن والثبات۔ بیشک وہی فرقہ ہے جس کی خبر مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے کہ کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں گے جو قرآن کے حلال و حرام ہی کو تسلیم کریں گے اور میں نے جس کو حرام فرمایا ہے اسے نہ مانیں گے، امام احمد وابوداؤد وترمذی وابن ماجہ وبیہقی ابو رافع رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لا الفين احدكم متكئا على اريكته ياتيه الامر من امري مما امرت به او نهيت عنه فيقول لا ادري ما وجدنا في كتاب الله اتبعناه۔ ایسا ہم نہ پائیں کہ کوئی مسند پر تکیہ لگائے اور اس کے پاس کوئی بات پیش ہو جس کا میں نے امر کیا ہے یا منع کیا ہے تو وہ کہے میں اسے نہیں جانتا جو کتاب اللہ میں ہم پائیں گے اس کا اتباع کریں گے، مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے مروی حضور نے ارشاد فرمایا: الا اني اوتيت القرآن ومثله معه الا يوشك رجل شبعان على اريكته يقول عليكم بهذا القرآن فما وجدتم فيه من حلال فاحلوه وما وجدتم فيه من حرام فحرموه وان ما حرم رسول الله كما حرم الله۔ ان مضامین کی احادیث کا بھی یہی ہے اگر یہ وہی کافی ہے یعنی دو نمازوں کی فرضیت سے انکار کرنا بھی کفر ہے، پانچ نماز کی فرضیت اسلام میں ایسا مسئلہ ہے کہ بچے بچے اس سے واقف نہیں اور خبر متواتر سے ثابت اور جو اس کا منکر ہے کافر، اس باب میں احادیث کی وہ کثرت ہے جس کے تواتر میں کوئی شبہ نہیں، اسی طرح سجدۂ ثانیہ کی فرضیت کا انکار بھی کفر ہے، فتاویٰ عالمگیری میں ہے: ومن انكر فرضية الركوع والسجود مطلقا يكفر حتى لو انكر فرضية السجدة الثانية يكفر ايضا لانه [illegible] الاجماع۔ ایسا ہی ملائکہ کا انکار بھی قرآن کا انکار ہے، ایک دو آیت نہیں قرآن کی بہت سی آیتوں سے ملائکہ کا وجود ثابت ہے، مثلاً كل آمن بالله وملائكته وكتبه ورسله، اسی طرح ملائکہ کو خدا کی قوت کہنا بھی کفر ہے، قرآن مجید میں ارشاد ہوا: لن يستنكف المسيح ان يكون عبدا لله ولا الملائكة المقربون، جس کے صریح معنی یہ ہیں کہ ملائکہ اللہ کے بندے ہیں تو خدائی قوت کا نام ملائکہ رکھنا اس آیت کا انکار ہے، اگر وقت نکاح اس شخص کے یہ عقائد تھے تو نکاح ہوا ہی نہیں کہ مسلمان عورت کا نکاح کافر سے نہیں ہو سکتا اور اگر اس وقت اس کے

سنو مجھے قرآن دیا گیا اور اس کے ساتھ اس کا مثل دیا گیا، سنو قریب ہے ایک پیٹ بھرا اپنے مسند پر بیٹھا کہے گا تم پر اسی قرآن کی پابندی لازم ہے جو تم اس میں حلال پاؤ اسے حلال جانو جو تم اس میں حرام پاؤ اسے حرام جانو، بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام فرمایا بلاشبہ وہ بھی مثل اس کے ہے جس کو اللہ نے حرام فرمایا (مشکوٰۃ شریف)

جو شخص سجدہ کی فرضیت سے مطلقاً انکار کرے وہ کافر ہے یہاں تک کہ اگر دوسرے سجدہ کی فرضیت سے انکار کرے تو بھی کافر ہے بلاشبہ اور قرآن کے انکار کرنے کی وجہ سے۔ (امجدی)

ایسے عقائد نہ تھے بعد میں یہ عقائد پیدا ہوئے تو نکاح جاتا رہا کہ ارتداد زوجین نکاح کو فسخ کر دیتا ہے۔ فتاویٰ عالمگیری باب احکام المرتدین میں ہے: و
[illegible] تنویر الابصار میں ہے
ویبطل منه النکاح [illegible] لڑکی کو اختیار ہے جہاں چاہے دوسرا نکاح کرے، پھر اگر خلوت نہیں ہوئی ہو تو عدت نہیں، اور اگر خلوت ہو چکی ہو اور وقت نکاح زید
کے وہی عقائد تھے جو سوال میں مذکور ہیں تو یہ نکاح باطل ہے اور نکاح باطل میں عدت نہیں [illegible] اور
بعد نکاح وخلوت یہ عقائد پیدا ہوئے تو عدت تین حیض ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم [illegible]

مسئلہ: از [illegible] مرسلہ جناب مولوی نصیر الدین [illegible] مدرسہ اسلامیہ ۲۹ ربیع الثانی ۱۳۳۹ھ

ما قولکم دریں صورت کہ نکاح بایں طور منعقد ہوا کہ مجلس عقد میں پہلے یہ طے ہوا کہ ایک شخص نے لڑکی کے باپ سے کہا کہ تم اپنی لڑکی فلاں کے
لڑکے کو دیدو، لڑکی کے والد نے [illegible] کیا، پھر اسی وقت اسی مجلس میں [illegible] لڑکی کے باپ نے [illegible] نکاح پڑھا دو
اور نکاح پڑھانے والے نے اس طرح پڑھایا کہ [illegible] اور مولوی نصیر الدین کی لڑکی [illegible] مہر شرعی [illegible] روپیہ
کے زیور [illegible] نکاح قبول کیا [illegible]
بایں ہمہ از کتب معتبرہ تحریر فرمائیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب: صورت مستفسرہ میں وہ الفاظ جو نکاح خواں نے کہے وہ [illegible] ایجاب کا مفہوم اپنے
کسی لفظ سے ادا نہ کیا، بلکہ [illegible]
نکاح خواں [illegible] قبول کے الفاظ [illegible]
اگر ایجاب کے پورے الفاظ [illegible] نکاح کیا [illegible] قبول کی
تلقین کرتا [illegible] قبول کر [illegible] ایجاب میں [illegible]
کہ میں نے قبول کیا [illegible] سوال جواب میں [illegible] ایجاب کے الفاظ [illegible] قبول کسی چیز کو کرے گا، لہٰذا
صورت مستفسرہ میں نکاح منعقد نہیں ہوا، پھر سے نکاح پڑھا جانا چاہئے [illegible] واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: مرسلہ مولوی امیر احمد صاحب [illegible] متعلق فتویٰ نکاح [illegible] ربیع الثانی [illegible]ھ
کرمی زید مجدکم، السلام علیکم، یہاں حضرت مولانا مولوی عبد الرحمٰن صاحب [illegible] پشاوری [illegible] کے فیصلہ کے لئے [illegible]
ہونے میں، وہ جناب کے فتویٰ کو تسلیم نہیں کرتے ہیں، اور فرماتے ہیں کہ مولانا کی ذاتی رائے ہے، کسی کتاب کے حوالے سے نہیں لکھا جب مجلس عقد تھی،

اور شاہد بھی موجود تھے اور لڑکا لڑکی کے والدین کی جانب سے ایجاب و قبول ہو چکے تو پھر نکاح میں کیا شبہ رہا، اگر یہ اپنی دونوں قیدوں کی یعنی ۱ و ۲ کی ضرورت کسی معتبر کتاب سے ثابت کر دے تو میں تسلیم کر لوں گا، لہٰذا عرض ہے کہ آں قبلہ کسی معتبر کتاب کی عبارت یا حوالہ دے کر کے براہ کرم جلد ارسال فرمائیں، اس کے متعلق یہ عرض ہے کہ جس رات کو چاروں نکاح میں منعقد ہوئے تھے، اسی رات کو چھ سات آدمی کھاری مولوی شمس الدین صاحب کی خدمت میں گئے تھے، ان چھ سات آدمیوں میں نکاح شدہ بچے بچیوں کے والدین بھی تھے اور نکاح کے گواہ بھی تھے اور نکاح پڑھانے والے بھی تو مولوی صاحب موصوف کے سامنے صوفی نصیر الدین صاحب نے جس طور سے نکاح پڑھایا تھا، اس طور سے صورت بیان کی جا چکی اس کی تصدیق مولوی نصیر الدین صاحب نے بھی اور دوسروں نے بھی کی تھی کہ ہاں صاحب اسی طور سے نکاح پڑھائے گئے تھے، صوفی جی کا بیان بلفظہ اسی سوال میں جو کہ پیشی درج ہے جس کا جواب حضرت قبلہ نے تحریر فرمایا ہے کہ نکاح منعقد نہیں ہوا صوفی جی کے بیان کی تصدیق ہو جانے پر چاروں نکاحوں کا مجموعہ ایک ہی سوال ہو چکا، ایک جواب طلب امر یہ ہے کہ جب نکاح منعقد نہیں ہوئے اب ان چار لڑکے لڑکیوں کا نکاح انھیں چاروں لڑکیوں سے دوبارہ کرنا ضروری ہے یا چاروں کا باپ مختار ہے، جہاں چاہیں نکاح کر دیں۔ بینوا توجروا

الجواب: فقیر نے جو کچھ فتوی میں تحریر کیا ہے اگر یہ مولوی صاحبان کے خیال میں ذاتی رائے ہے اور قواعد شرع کے خلاف ہے تو غلطی کی وجہ بیان کرنی ضرور تھی تاکہ اس سے رجوع کر لیتا، مگر غلطی نہ بیان کرنا اور فقط عدم تسلیم پر اکتفا کرنا قابل قبول نہیں، اس مقدمہ میں چند امور قابل لحاظ ہیں، اول مجلس عقد کا ہونا مسلم اور گواہوں کا موجود ہونا بھی تسلیم، مگر ایجاب و قبول ہو چکے، اس میں کلام ہے کہ ایجاب وہ کلام ہے جو عاقدین میں پہلا شخص بغرض تحقیق عقد تلفظ کرتا ہے اور اس کے جواب میں جو دوسرا کلام ہوتا ہے وہ قبول ہے، مولوی عبد الحی صاحب لکھنوی عمدۃ الرعایہ حاشیہ شرح وقایہ میں لکھتے ہیں: الایجاب ھو الاثبات لغۃ وشرعا اول کلام احد العاقدین والقبول کلام الآخر المترتب علیہ القبول۔ رد المحتار میں ہے: اشار الی ان المتقدم ھو الایجاب سواء کان المتقدم کلام الزوج او کلام الزوجۃ والمتأخر قبول الخ۔ ان عبارات سے ظاہر کہ ایجاب کا کلام ہونا ضرور ہے اور وہ الفاظ جو عاقد نے تلفظ کیے، ان میں پچھلا فقرہ جز جملہ تعلیم ہے، لہٰذا بقیہ عبارت کلام نہیں، بلکہ مبتدا بغیر خبر ہے، اور اگر پچھلا فقرہ تعلیم کے لئے نہ ہو تو اس کا یہ کہنا کہ قبول کیا، کس ایجاب کو قبول کرتا ہے، اور کس کی طرف سے قبول کرتا ہے، زوج کی طرف سے قبول کرتا ہے تو زوجہ کی طرف سے ایجاب ہونا چاہئے اور وہ یہاں موجود نہیں، اور زوجہ کی طرف سے قبول کرتا ہے تو زوج کی طرف سے ایجاب ہونا چاہئے اور یہ بھی مفقود، اور اگر یہ لفظ خود ایجاب کہا جائے تو اس کا قبول کہاں ہے۔ دوم یہ کہ باپ کا لفظ اگرچہ اس کے معنی قبول کیا تو جب ہوتے کہ سوال کے جواب میں ... ہوتا، سوم یہ کہ قبول کیا جو عاقد نے کہا اس میں یہ تعین نہیں کہ کس نے قبول کیا، میں نے قبول کیا یا تو نے قبول کیا، ما قبل یا ما بعد میں کوئی ایسا لفظ نہیں جس سے اس کا تعین ہوتا ہو

جواب: ایک شخص نے کہا کہ تم اپنی لڑکی فلاں کے لڑکے کو دو، دیدو، یہ لفظ تمہیں ایسا بہت کہیں ہے اگر اس کی چند لڑکیاں ہیں تو متعین نہیں ہوا کس لڑکی کو فلاں کے لڑکے کو [illegible] طلب کیا ہے یونہی اگر فلاں کے چند لڑکے ہوں تو یہ معلوم نہیں کہ اس نے کس لڑکے کے لئے طلب کیا ہے بہتر لڑکی کے باپ کو یہ کہنا کہ نکاح پڑھا دو، تعین کرنا ہے یہ مذکور کی بحث سے ہے۔ ابو الصغیرۃ اذا قال ازوجت ابنتی فلانۃ من ابن فلان بکذا وقال فلان قبلت لابنی والحلیم الاصل انہ کان لہ ابنتان او اکثر لا یصح وان کان لہ ابن واحد صح۔ تجنیس۔ فاذا کان یا فتاشان کا ارشاد اقمان اور مولوی نصیر الدین کی لڑکی فاطمہ کا نکاح اس میں لڑکی اور لڑکا دونوں کو وطلت کے ساتھ ذکر کیا ہی گیا ہے۔ ان دونوں کا نکاح قبول کیا معلوم نہیں عثمان کا نکاح فاطمہ کے ساتھ یا کسی اور کے ساتھ اور فاطمہ کا نکاح عثمان ہی سے ہوتا ہے یا کسی اور سے یہ خیال کہ ان میں دونوں کی نسبت باہم ہو چکی ہے تعین کیلئے کافی نہیں بلکہ ایجاب و قبول میں ذکر یا ان کو مذکور کا تعین چاہیے یعنی فلاں کا نکاح فلاں سے فتاویٰ خلاصہ میں ہے۔ رجل خطب لابنہ الصغیر امرأۃ فلما اجتمعا للعقد قال ابو المرأۃ لاب الزوج دادم دختر را (بالفارسیۃ) بھزار درم وقال ابو الابن قبلت صح النکاح للاب وان جری بینہما مقدمات ان النکاح للابن ھو المختار ھذا فی المحیط۔ اشمل کیا جاتا ہے کہ جب اپنی دونوں تیب ان کی لکھی ہوئی [illegible] کی ضرورت کسی معتبر کتاب سے ثابت کریں جس کی تسلیم کرنا پڑے کہ جب آپ کیا تھا اگر ان دونوں لفظوں کا نکاح نہ ہوگا۔ البتہ یہ کہنا کہ ایجاب کلام میں تمام ہوتا ہے اگر مانتے کہ کلام تمام ہو جو تحقیق مقصد پر دلالت کرتا ہے مثلاً یوں کہتا یوں کہ تو نکاح ہو جاتا اس کا ثبوت نکاح کی بعض شرائط اور بعد یہ کہنا کہ یہ مجبور کی عبارت میں لفظ منکوحہ موجود ہے جو مثال پر دلالت کرتا ہے گزشتہ ذکر سے افہموں سمجھ، زوجت، انکحت، تزوجت، النکاح دادم، دختر دادم، نکاح کردم وغیرہ اسی قسم کے الفاظ وہیں جواب یا عبارت بالفاظ دیگر بیرونی صاحب اس کا نکاح ہو جائے کہتے ہیں یہ ان کو چاہیے کہ اس عبارت کا کوئی جزیہ پیش کریں کہ فلاں کتاب میں ہے کہ اس عبارت سے نکاح صحیح ہو جاتا ہے اور اگر جزئیہ پیش نہ کر سکیں تو کسی کتاب سے ثابت کریں کہ ایسی عبارت سے ایجاب ہوتی ہے جس سے ثابت ہو کہ تمام اس منکوحہ کو بطور عطف ذکر کیا ہو اور صرف ابتدا کو ایجاب کہا گیا ہو یا قبول کیا تو بھی اس کو ایجاب بتایا جائے گو فضل یہ قائل کیے ہو اور فاعل کی تعیین کے لئے کوئی قرینہ بھی نہ ہو اگر کوئی صحیح سند ثابت کردیں گے تو فقیر رجوع کرنے کیلئے تیار ہے ورنہ اس کا کوئی جواب نہیں ہے یہاں نہیں ہیں نہ بعث تعور کیا انکار ہے جو ان کا کوئی صورت نہیں ہیں نہیں آئی اور اسی بنا پر عدم انعقاد کا حکم دیا۔ اس کو کہا گیا کہ جب کہ لڑکیوں کے اولیاء کو اختیار ہے جس سے چاہیں نکاح کردیں مگر اختلاف اور فساد سے بچنے کیلئے اگر انہیں لڑکوں سے نکاح کردیا جائے تو مناسب و بہتر ہوگا کہ اس میں نزاع کی صورت ختم ہو جائے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

جواب:۔ استفتاء حکیم نصیر الدین صاحب باشی ناگور مارواڑ — باشی ناگور سے فقیر کے پاس استفتاء آیا جس کا خلاصہ مضمون یہ ہے کہ نکاح خواں نے یہ لفظ کہا اسماں ولد عثمان اور فاطمہ بنت مولوی نصیر الدین کا نکاح ساتھ مہر شرعی بعوض دینار ان دو گواہوں کے نکاح قبول کیا تو لڑکے کے باپ نے کہا کہ کیا — اس سوال کا جواب فقیر نے پہلے مختصر اور بعد میں مفصلاً تحریر کر کے روانہ کیا تھا کہ یہ الفاظ ایجاب نکاح کیلئے جن امر کی ضرورت ہے وہ الفاظ میں نہیں اور فقیر نے اس کے وجوہ بھی فتویٰ میں مفصلاً بیان کئے۔ اب حکیم نصیر الدین ساکن باشی کے بیان سے یہ معلوم ہوا کہ وہاں ان الفاظ سے نکاح ہونے کے متعلق عرف جاری ہے اور نکاح خواں کے ان الفاظ کو عرف عام میں ایجاب قرار دیا جاتا ہے اور ناکح و منکوحہ کو حرف عطف سے ذکر کرنے کی صورت میں یہی سمجھا جاتا ہے کہ اس لڑکے کا نکاح اسی لڑکی کے ساتھ ہوتا ہے اور لفظ کیا اسی ایجاب کا قبول سمجھا جاتا ہے یعنی وہاں کے عرف عام نے تمام ضروریات ایجاب و قبول کیلئے ان الفاظ کو کافی قرار دیا ہے اس بیان کے صحت کے بعد اس نکاح کے متعلق حکم ہے۔ چونکہ جب عرف ایسا ہی ہے تو نکاح صحیح ہے اور فقیر کا پہلا فتویٰ جو عدم جواز کا تھا وہ الفاظ کی بنا پر تھا اور وہ الفاظ اپنے معانی کے لحاظ سے نا کافی اور ان میں تمام وہ امور پائے جانے ہیں جو فتویٰ میں بیان کئے گئے مگر جب کہ ایسا عرف جاری ہے کہ وہ کافی سمجھے جاتے ہیں لہذا عرف کے بنا پر معنی کی تعیین سمجھی جائیگی اور نکاح صحیح قرار دیا جائیگا۔ [illegible]

مسئلہ:۔ زید پر اپنی عورت کا زنا یہ سو یا یقینی طور پر متحقق ہو گیا اور زید متقی ہے یا فاسق لیکن اس منکوحہ عورت کو شرعاً اپنے پاس رکھ سکتا ہے یا نہیں اور وہ عورت زید کے نکاح میں رہی یا نہیں بکر کہتا ہے کہ جب عورت زنا کر لیتی ہے نکاح سے باہر ہو جاتی ہے کیا بکر کا کہنا صحیح ہے یا نہیں؟

الجواب: زنا کرانے سے عورت نکاح سے باہر نہیں ہوئی، گنہگار بیشک ہوئی اور سخت گنہگار ہوئی، بکر کا قول محض غلط ہے پھر زید کو جب کہ معلوم ہے اور اسے بقدر طاقت منع نہیں کرتا تو دیوث ہے اور اگر منع کرتا ہے اور وہ مانتی نہیں چھپ کر ایسی حرکت کر بیٹھتی ہے یا پہلے اس نے یہ حرام کرایا اور اب زید کے منع کرنے سے باز آگئی تو اب شوہر پر مواخذہ نہیں اور شوہر پر طلاق دینا لازم نہیں، اپنے پاس رکھ سکتا ہے، البتہ اگر اب بھی وہ ایسا کراتی ہے تو طلاق دے دینا بہتر ہے۔[1] واللہ تعالیٰ اعلم۔

---

[1] درمختار میں ہے: فيندب لو مؤذية او تاركة صلاة [illegible] ولا اثم بمعاشرة من لا تصلی (درمختار [illegible]) اگر عورت موذیہ ہے یا بے نمازی ہے تو اس کو طلاق دینا مستحب ہے اس کا منشا یہ ہے کہ بے نمازی عورت کے ساتھ رہنے سے گناہ نہیں، گناہ ہونے میں تو نماز چھوڑنا اور بدکرداری دونوں یکساں ہیں، اس لئے جیسے بے نمازی عورت کو طلاق دینا مستحب ہے اسی طرح بدکردار عورت کو بھی طلاق دینا مستحب ہوگا واجب نہ ہوگا، اسی میں [illegible] میں ہے: لا يجب على الزوج تطليق الفاجرة، بدکار عورت کو طلاق دینا شوہر پر واجب نہیں ہے، اس کے تحت رد المحتار میں ہے: والفجور يعم الزنا وغيره وقد قال صلى الله عليه وسلم لمن زوجته لا ترد يد لامس وقد قال انى احبها استمتع بها [illegible] اور اس کے علاوہ اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے فرمایا جس کی بیوی کا یہ حال تھا کہ وہ کسی چھونے والے کے ہاتھ کو نہیں روکتی، جب اس نے یہ کہا کہ میں اس سے محبت کرتا ہوں، اس سے فائدہ حاصل کر۔ قلت: یہ حدیث مشکوٰۃ باب اللعان میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، اس پر مشکوٰۃ میں فرمایا: رواه ابو داؤد والنسائی وقال النسائی رفعه احد الرواة الى ابن عباس واحدهم لم يرفعه قال وهذا الحديث ليس بثابت۔ نسائی میں یہ حدیث دو جگہ ہے، ایک کتاب النکاح میں اور ایک کتاب الطلاق میں، کتاب النکاح میں امام نسائی نے فرمایا: هذا الحديث ليس بثابت وعبد الكريم ليس بالقوى وهارون بن رئاب اثبت منه وقد ارسل الحديث وهارون ثقة وحديثه اولى بالصواب من حديث عبد الكريم۔ اس کا حاصل یہ ہے کہ یہ حدیث عبد اللہ بن عبید بن عمیر سے دو شخص روایت کرتے ہیں، ایک ہارون بن رئاب دوسرے عبد الکریم، عبد الکریم کی روایت متصل ہے اور ہارون بن رئاب کی حدیث مرسل، امام نسائی فرماتے ہیں کہ عبد الکریم قوی نہیں اس لئے اس حدیث کا مرفوع ہونا ثابت نہیں، اس لئے کہ ہارون بن رئاب ان سے زیادہ اثبت ہیں، انھوں نے حدیث کو مرسل رکھا، اور ثقہ بھی ہیں اس لئے اس حدیث کے مرسل ہونے کو ترجیح حاصل ہے متصل ہونے پر، اس لئے لیس بثابت کا مطلب یہ ہوگا کہ اس حدیث کا متصل ہونا ثابت نہیں، لیکن یہ حدیث ہے اگرچہ اس میں ارسال ہے۔ اولاً: علامہ نسائی نے تصریح کی کہ ہارون ثقہ ہیں اور ثقہ کی حدیث مرسل جمہور محدثین کے نزدیک حجت ہے، [illegible] حدیث [illegible] مقدمہ اشعۃ اللمعات میں ہے: وعند ابی حنیفة ومالک المرسل مقبول مطلقا [illegible] وسلم مثله، قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، اور ثانیاً امام شافعی کے نزدیک بھی مطلب ہے کہ اگر حدیث مرسل کی تائید کسی دوسرے طریقہ سے بھی ہو تو

مسئلہ از کبیا محلہ مان دوڑی ڈاکٹر اسٹریٹ دکان روئی ۱۹ مرسلہ جناب بدن صاحب۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید نے عرصہ پانچ سال سے اپنی منکوحہ سے جو اسی وقت سے اپنے والدین کے گھر پر جو بالکل نادار اور مفلس ہیں جا مقیم ہے، ایک دم قطع تعلق کر لیا سامان خورد و نوش حتی کہ غذا و کتابت تک سے کوئی واسطہ نہیں رکھا زید اپنی منکوحہ کو رخصت کرا کے لے جانے سے قطعی انکار کرتا ہے، باوجودیکہ منکوحہ جانے کو تیار ہے، لڑکی کے ورثہ متعدد بار رخصتی کی گفتگو کی مگر زید نے ہر بار انکار کیا ورثہ نے عرض کیا اگر آپ رخصتی نہیں چاہتے تو لڑکی کو طلاق ہی دے دیجئے، زید نے جواب دیا اگر میری منکوحہ مہر معاف کر دے تو میں ضرور طلاق دے دوں، لڑکی کے ورثہ نے منجانب لڑکی کئی نوٹس بنام زید روانہ کیے، ان میں تحریر کیا کہ مہر اس شرط پر معاف کیا جاتا ہے کہ آپ طلاق دیدیں ہنوز کوئی جواب نہیں، اب لڑکی کیا کرے اس کے بسر اوقات کیسے ہوں، زید کی زوجہ سابقہ ذرا عرصہ ہوا مفقود الخبر ہو گئی تھی، زید کا نکاح ثانی ہے، از روئے شریعت محمدی مدلل و مفصل جواب باصواب تحریر فرما دیں۔

الجواب صورت مستفسرہ میں عورت کی اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ شوہر پر دعوی کرے حاکم شوہر زید کو مجبور کرے گا کہ وہ عورت کو اپنے یہاں رکھے اور نان و نفقہ دے یا طلاق دیدے اور شوہر کو ایسا کرنا حرام ہے کہ عورت کو معلق رکھے ہوئے ہے، اسے بلا نان و نفقہ دیتا ہے یہ بلا وجہ اس کو ایذا دینا گناہ ہے اور اس کی وجہ سے مستحق عذاب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ایک عورت جوان بالغہ بدون ولی نکاح پڑھ لے تو جائز ہے یا نہیں، بعض شخص اعتراض کرتے ہیں کہ بدون ولی نکاح درست نہیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب ولایت اجبار کہ بغیر اجازت ولی نکاح ہی نہ ہو صرف نابالغ یا مجنون پر ہے بالغہ نے اگر بغیر ولی اپنا نکاح کیا تو درست ہے

(بقیہ حاشیہ ص ۳۴) اور وہ مقبول ہے، تو اب یہ دوسرا طریقہ مسند ہو یا مرسل تو وہ ضعیف۔ حوالہ مذکورہ امام نسائی کی تنقید سے ظاہر ہے کہ اس حدیث اللہ کی تائید بطریق عبد الکریم ہے تو اگرچہ بقول امام نسائی عبد الکریم قوی نہیں، مگر بارون کی حدیث مرسل کے لئے مؤید ضرور ہے اس لئے اس حدیث کے مقبول ہونے میں کوئی شبہ باقی نہیں رہ جاتا۔ اس حدیث کے تحت مرقاۃ شرح مشکوۃ میں ہے قال ابن الہمام [illegible] حدیث ابن عباس رواہ ابو داؤد وسکت علیہ، قال [illegible] [illegible] ثابت و المرسل حجۃ [illegible] الحدیث لیس بثابت کی یہ ضم من کلام المصنف تائید۔ خلاصۂ کلام یہ نکلا کہ یہ حدیث ثابت ہے مرفوع بھی اور مرسل بھی زیادہ سے زیادہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ مرفوع طریقہ ضعیف ہے اور مرسل طریقہ ضعف سے خالی ہے اور تنقید کی حدیث مرسل بالخصوص جب کہ اس کی تائید دوسرے طریقوں سے ہو رہی ہو جیسا کہ یہاں ہے اس لئے اس حدیث کے قابل احتجاج ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ (اجملی)

قرآن مجید میں فرمایا، حتی تنکح زوجا غیرہ، یہاں تک کہ یہ مطلقہ دوسرے شوہر سے نکاح کرے، یہاں فرمایا کہ خود عورت اپنا نکاح کرے اور فرمایا: فلا تعضلوھن ان ینکحن ازواجھن، یہاں حکم دیا گیا ہے کہ ولی کو نکاح سے روکنے کا حق نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: از شاہ جاپور، مالوگر، ایلار اسٹیٹ۔ مرسلہ جناب محمد اکبر خاں صاحب، یکم ذیقعدہ ۱۳۴۶ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین صورت ذیل میں کہ نکاح صحیح ہوا یا نہیں، صورت واقعہ یہ ہے کہ ایک بالغہ لڑکی کنواری کے نکاح کے لئے احباب و اقارب جمع ہو کر بیٹھے اور نکاح منعقد ہونے کے لئے آمادہ ہونے لگے کہ لڑکی کا وکیل کون ہوگا، تو ایک شخص بولا کہ لڑکی کے والد جو اس کے ولی ہیں موجود ہونے کی صورت میں اس وکالت کی کیا ضرورت ہے، چنانچہ لڑکی کے والد اور نکاح پڑھانے والے کے پاس دو گواہوں کے ساتھ اس مجلس میں بیٹھ گئے۔ لڑکی کے والد اس خیال میں رہے کہ شاید اب لڑکی کے اذن کی بھی ضرورت نہیں اور نکاح پڑھانے والا اس خیال میں، کہ یہ مرحلے ہو چکا ہوگا، لڑکی کے والد نے کہا میری لڑکی مسماۃ فلاں کا نکاح اس سے بالعوض دو سو پچاس روپیہ مہر کے کر دیجئے، چنانچہ لڑکی سے اذن لئے بغیر اسی وقت دو گواہوں کی موجودگی میں اس مجمع کے روبرو بعد خطبہ مسنونہ ایجاب و قبول کرا دیا گیا، اگرچہ لڑکی کو اور سب گھر والوں کو معلوم تھا کہ فلاں شخص سے نکاح ہوگا، گواہوں سے کچھ پوچھا بھی نہ گیا، قاعدہ ہے کہ نکاح ہو جانے پر دولھا کے گھر سے آئے ہوئے کپڑے اور زیورات وغیرہ دولھن کو زیب تن کرا دیئے جاتے ہیں، رات کو نکاح ہوا اور صبح کو وہ کپڑے لڑکی کو پہنائے گئے، اور باراتیوں کو کھانا کھلا کر رخصت کیا گیا، لڑکی نے کپڑے تبدیل کرنے اور رخصت ہونے پر حسب معمول کوئی اعتراض نہیں کیا، شرعاً یہ نکاح ہوا یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب: صورت مستفسرہ میں نکاح صحیح و لازم ہو گیا کہ اگرچہ قبل نکاح اجازت نہیں لی گئی مگر بعد نکاح عورت کا ایسا فعل کرنا جس سے اجازت سمجھی جائے ایسے نکاح کو جائز کر دیتا ہے کہ جب یہ نکاح بغیر اجازت حاصل کئے کر دیا گیا، تو عورت کی اجازت پر موقوف رہا، اگر وہ قول یا فعل سے رد کر دیتی رد ہو جاتا اور جائز کر دیا تو جائز ہو گیا۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے: لا یجوز نکاح احد علی بالغة صحیحة العقل من اب او سلطان بغیر اذنها بکرا کانت او ثیبا فان فعل ذلک فالنکاح موقوف علی اجازتها فان اجازته جاز وان ردته بطل۔ در مختار میں ہے: [illegible] نیز اسی میں ہے: [illegible] بالجملہ یہ نکاح عورت کی اجازت پر موقوف تھا اور رخصت ہو کر شوہر کے یہاں جانا اس کی اجازت ہے، در مختار میں ہے: [illegible] ردالمحتار میں ہے: [illegible] بدائع میں ہے: اما بیان ما یکون اجازة فالاجازة قد تثبت بالنص وقد تثبت بالدلالة وقد تثبت بالضرورة اما النص فهو التصريح بالاجازة وما يجري

حیث جاد واما الدلالۃ فھی قول او فعل یدل علی الاجازۃ مثل ان یقول المولی اذا اخبر بالنکاح حسن او صواب او لا بأس بہ ونحو ذالک او یسوق الی المرأۃ مہرھا او شیئا منہ فی نکاح العبد ونحوہ اھ مما یدل علی الرضاء۔ ردالمحتار میں ہے: فی البحر وجہ فعلی ویمکن بالفعل کسوق الی جب الیھا۔ فتاوی خیریہ میں ہے: سئل فی رجل قال لکل امرأۃ ان تزوجتھا فھی طالق ثلاثا ثم قال لرجل فیک تزوجنی فلانۃ ھل اذا تزوجھا یحنث ام لا (الجواب) لا یحنث لانہ لم یتزوجھا بل تزوج الفضولی بلا شرط والحالف فاذا اجازہ بالفعل او بالقول فلا یحنث والاجازۃ بالفعل کان یبعث الیھا شیئا من المھر وان قل او یقبلھا او یطأھا بشھوۃ وکذا واحدا او بلا شھوۃ فی قول او نحوہ والناس مشکت او اعان فی تجہیزھا کما نص علیہ فی المحیط فھذا کلہ اجازۃ بالفعل فلا یحنث۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: از باسنی قریب ناگور مارواڑ مرسلہ جناب امیر احمد صاحب مدرس مدرسہ اسلامیہ ۱۲ ذی الحجہ ۱۳۳۹ھ

(۱) کیا حکم ہے لڑکیوں کا نکاح حالت صغر میں ان کے والدین پر فرض ہے یا واجب یا سنت یا مستحب یا مباح؟

(۲) جس امر مباح کی ادائیگی مفضی الی الحرام القطعی ومنجر الی النزاع والفساد بین جماعۃ المسلمین وسبب امر منکر شرعی وباعث تفرقہ جمعی وموجب نافرمانی ودل شکنی والدین ہو تو اس فعل مباح کی مباشرت و اجراء کے متعلق شرعاً کیا حکم ہے؟ ونیز بالقیاس واجب وسنت کی ادائیگی و اجراء میں بھی جب ایسے مفاسد مذکورہ کا سامنا ہو تو کیا حکم ہے؟ حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی نے تو اپنے فتاویٰ میں قاعدہ ہی کا ایک کلیہ نقل فرمایا ہے جس سے ممانعت مفہوم ہوتی ہے، اور وہ یہ ہے: کل امر مباح یؤدی الی امر محظور فھو محظور۔

الجواب: (۱) صغیروں کا نکاح نہ فرض ہے نہ واجب، بلکہ مباح ہے، اگر موقع نکاح کرنے کا ہو کریں، نہ کرنے کا ہو نہ کریں، ان کو اختیار ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) مباح کے فعل میں اگر یہ نتائج پیدا ہونا مظنون ہو تو مباح کو ترک کریں بلکہ واجب وسنت کے فعل میں اگر حرام کا ارتکاب ہوگا تو انہیں بھی نہ کریں کہ دفع مضرت جلب منفعت سے اہم ہے، مگر والدین اگر فعل واجب کو منع کریں تو اس کی وجہ سے واجب کو ترک نہ کریں کہ لاطاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق، اور اس صورت میں ان کی ناراضی حقوق والدین میں داخل نہیں، لہٰذا اگر واجب کے فعل سے رشتہ دار ناراض ہوں تو یہ قطع رحم نہیں، بلکہ قطع رحم ان کی جانب سے ہے کہ اس کی طرف سے یہ ہیں، اگر خواہ مخواہ لوگ برسرپیکار ہوں تو اس کی وجہ سے واجب ترک نہ کیا جائے، مباح کا حرام کے لئے ذریعہ ہونا یہ معنی ہے کہ اس مباح فعل کا صدور بغیر حرام کے ہو نہیں سکتا، یہ نہیں کہ اگر مباح فعل یا واجب کرے تو دوسرے لوگ اس کی ضد میں حرام کا ارتکاب کریں کہ اگر یہ مطلب ہو تو اس زمانہ میں واجبات وسنن کے ترک کا

اجازت پر موقوف رہے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ: [illegible] مرسلہ جناب سید آل رسول صاحب [illegible] مولوی [illegible]

صاحب [illegible] مولوی [illegible] صاحب [illegible] ۱۳۴۹ھ

ہم اہل [illegible] نے جہاں تک [illegible] کامل غور و خیال کیا ہے اس کی بنا پر ہم کو شدید [illegible] کے ثبوت [illegible]

[illegible] نکاح کے وقت بالغہ تھی [illegible] اس کا نکاح [illegible] کے ساتھ کر دیا [illegible] باپ نے انکار کیا [illegible]

مجلس [illegible] چلا گیا [illegible] بالغہ لڑکی کے باپ کی حیثیت [illegible] بالغہ لڑکی کے نکاح کی اجازت دی [illegible] اس کی اجازت پر

نکاح کر دیا گیا [illegible] بعد نکاح ہو جانے کے کھانے [illegible] کا باپ [illegible] شریک ہوا [illegible]

اس کی رضامندی کی دلیل ہے [illegible] اس صورت میں جو حکم شرعی بابت [illegible] نکاح و عدم نفاذ نکاح ہوگا ہم سب کو اس کے ساتھ سر و

قبول و تسلیم کے کوئی اختلاف نہیں ہو سکتا لہٰذا [illegible] حکم شرعی کے لئے [illegible] آپ کی طرف رجوع کرتے ہیں کہ [illegible]

حکم شرعی ثبت فرمایئے؟

الجواب: [illegible] تحقیقات [illegible]

[illegible] اس صورت میں [illegible] نکاح [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] بالکل [illegible]

[illegible] لڑکی [illegible]

[illegible] لڑکی کا باپ [illegible]

[illegible] برادری [illegible]

[illegible] نکاح [illegible] شرکت ضروری [illegible]

[illegible] باپ کی عدم شرکت [illegible] لڑکی کی طرف [illegible] نکاح [illegible]

کی اجازت [illegible] باپ ہی ولی ہے [illegible] اس کی اجازت [illegible] نکاح [illegible]

[illegible] ولی کی اجازت کو ضروری نہیں [illegible] نکاح [illegible] کے بعد

مدت تک اس نکاح کے متعلق مقدمہ بازی ہوتی رہی، کبھی فسخ کا دعویٰ کیا جاتا ہے اور کبھی طلاق دینا بتایا جاتا ہے، مگر کسی موقع پر نظیم نے یہ نہیں کہا کہ میاں اللہ کا نکاح میری اجازت کے بغیر ہوا ہے، بلکہ مقدمہ کے بعض کاغذات کی باضابطہ نقول سے ثابت ہے کہ نظیم خود نکاح میں موجود تھا، چاند بی بی، فسخ نکاح کا دعویٰ رحیم بخش پر کرتی ہے، بیانات دیتی ہے کہ میرے باپ نے اس شرط سے نکاح کیا تھا کہ اگر رحیم بخش دوسرا نکاح کریگا تو میرا نکاح فسخ ہو جائے گا، بلکہ خود نظیم نے بھی ایسا ہی بیان دیا ہے، لہٰذا بیانات کی جو کچھ رائے ہو ہر شخص کو اپنی رائے کا اختیار ہے، مگر شہادات و کاغذات کے بنا پر میرے نزدیک یہی ثابت ہے کہ خود نظیم موجود تھا، اور اس کی اجازت سے نکاح ہوا ہے اور رحیم بخش کے نکاح درست ہونے میں کوئی شبہ نہیں، اس وقت جو سوال میرے سامنے پیش ہے وہ پنچوں کی رائے کے متعلق ہے، اس کے متعلق حکم شرعی یہ ہے کہ اگر نظیم (یعنی بیٹی) کی نکاح میں موجود نہ تھا، اور انکار کر کے چلا گیا تھا، اس کی غیبت میں اس کے بھائی نے نکاح پڑھوا دیا تو یہ نکاح نکاح فضولی ہے کیونکہ اگرچہ بھائی بھی ولی ہے مگر باپ کی موجودگی میں ولی ابعد ہے اور ولی اقرب کے ہوتے ہوئے ابعد کی طرف ولایت منتقل نہیں ہوتی کہ اس کی یہ غیبت غیبت منقطعہ نہیں کہ عقد کے وقت مجلس سے چلا گیا تھا اور تھوڑی دیر کے بعد واپس آ کر تمام رسوم شادی میں شریک ہوا، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ غیبت منقطعہ نہ تھی اور جب ولایت اس کی طرف منتقل نہ ہوئی تو فضولی ہوا کہ فضولی کی جو تعریف کتب فقہ میں مذکور اس پر صادق ہے، مجمع الانہر میں ہے: وھو من یتصرف فی حق الغیر، بحر الرائق میں ہے: وھو من لیس بوکیل ولا ولایۃ ولا وکالۃ او لنفسہ ولیس اھلا لہ، اور یہ کہ نظیم کا انکار کر کے چلا جانا، اس کو مقتضی نہیں کہ وہ نکاح جو اس کے بھائی نے پڑھوایا نکاح فضولی بھی نہ رہے کہ عقد فضولی منعقد ہونے کے لئے کسی نے یہ شرط نہیں ذکر کی کہ ولی یا اصیل نے قبل نکاح انکار نہ کیا ہو، بلکہ عامہ کتب مذہب میں اس عقد کے منعقد ہونے کے لئے ایک قاعدہ کلیہ ذکر کیا ہے جس کے تحت میں یہ صورت سوال بھی داخل ہے، وہ یہ کہ فضولی کا وہ عقد جس کا کوئی جائز کرنے والا ہو، عقد موقوف ہوگا باطل نہیں ہوگا، تبیین الحقائق و بحر الرائق میں ہے: والاصل ان کل عقد صدر من الفضولی ولہ مجیز انعقد موقوفا علی الاجازۃ، در مختار میں ہے: وتوقف عقود کلھا ان لھا مجیز حالۃ العقد والا تبطل، ہدایہ میں ہے: ومن زوج العبد والامۃ بغیر اذن مولاھما موقوف فان اجاز المولی جاز وان ردہ بطل وکذلک لو تزوج رجل امرأۃ بغیر رضاھا او رجلا بغیر رضاہ وھذا عندنا لان کل عقد صدر من الفضولی وله مجیز انعقد موقوفا علی الاجازۃ، اس کا خلاصہ یہ ہے کہ کسی مرد کا نکاح بغیر اس کی رضا کے کیا یا عورت کا نکاح اس کی رضا کے بغیر کر دیا تو اجازت پر موقوف ہوگا کہ فضولی کے ہر عقد کا یہی حکم ہے کہ غیر کی اجازت پر موقوف ہوتا ہے اور ظاہر ہے کہ یہاں ولی جائز کرنے والا ہے، لہٰذا یہ بھی حسب قاعدہ موقوف ہوگا، باطل نہ ہوگا، اور جس طرح بعد انکار خود وہ ولی عقد کر سکتا ہے، اسی طرح عقد فضولی کو جائز بھی کر سکتا ہے کہ اگر ایک وقت

کسی مصلحت یا ضد کی وجہ سے انکار کر دیا تو یہ نہیں ہو سکتا کہ اس کی ولایت بھی سلب ہو جائے یا اس میں نقصان آجائے کہ نکاح کرنے کا اختیار ہی باقی نہ رہے یا اس شخص سے نکاح نہ کر سکے اور جب اس کی ولایت بدستور باقی ہے اور امور ولایت میں سے یہ بھی ہے کہ عقد فضولی کو جائز کر سکتا ہے تو جس طرح خود عقد کر سکتا ہے عقد فضولی کو بھی جائز کر سکتا ہے، نیز عقد فضولی کے انعقاد کی جو وجہ تمام مستند کتابوں میں بیان کی گئی ہے وہ اس صورت میں بھی متحقق ہے، لہذا یہ بھی موقوفاً منعقد ہے۔ ہدایہ و تبیین و بحر الرائق وغیرہا میں یہ لکھتے ہیں: ولنا ان رکن التصرف صدر من اهله مضافا الی محله ولا ضرر فی انعقاده فینعقد موقوفا حتی اذا رأی المصلحة فیه ینفذه۔ یعنی رکن عقد کہ ایجاب و قبول ہے اہل سے محل میں صادر ہوا اور انعقاد میں ضرر نہیں، لہذا عقد موقوف ہوگا کہ اگر عقد کو مصلحت کے موافق پائے نافذ کر دے ورنہ رد کر دے۔ عنایہ میں اہل و محل کو اس طرح بیان کیا ہے: ای الی اهل لانه عاقل بالغ مضافا الی محله وهو الانثی من بنات آدم علیه الصلوة والسلام ولیست من المحرمات۔ اور صورت مسئولہ میں بھی یہ عاقل بالغ کا کلام ہے اور محل میں صادر بھی ہوا لہذا لغو نہیں ہو سکتا، بلکہ نکاح منعقد ہوگا اور باپ کی اجازت پر موقوف رہے گا، اور چونکہ چاند تارا کے باپ نے اس عقد کو رد نہیں کیا ہے، بلکہ برات کو کھانا دے کر لڑکی کو داماد کے ہمراہ جہیز کے ساتھ حسب دستور رخصت کیا ہے، لہذا وہ نکاح کہ موقوف منعقد ہوا تھا عظیم کے ان افعال سے جائز و نافذ ہو گیا کہ نکاح موقوف کی اجازت جس طرح قول سے ہوتی ہے فعل سے بھی ہوتی ہے، مجمع الانہر میں ہے: وعقد تزوج فضولی او فضولیین یتوقف علی الاجازة ای اجازة من له العقد بالقول او بالفعل فان اجاز ینفذ والا لا۔ فتاوی عالمگیری میں ہے: وتثبت الاجازة لنکاح الفضولی بالقول والفعل کذا فی البحر الرائق۔ عظیم کا لڑکی کو جہیز دینا اور رخصت کرنا دلیل رضا ہے، درمختار میں ہے: وقبض المهر ونحوه مما یدل علی الرضا دلالة۔ ردالمحتار میں ہے: ای غیر قبض المهر کقبض النفقة او المخاصمة فی احدهما وان لم یقبض وکذا التجهیز ونحوه۔ بدائع میں ہے: واما بیان ما یکون اجازة فالاجازة قد تثبت بالنص وقد تثبت بالدلالة وقد تثبت بالضرورة اما النص فهو التصریح بالاجازة وما یجری مجراها نحو ان یقول اجزت او رضیت او اذنت ونحو ذلک واما الدلالة فهی قول او فعل یدل علی الاجازة مثل ان یقول المولی اذا اخبر بالنکاح حسن او اصبت او لا بأس به ونحو ذلک او یسوق الی المرأة المهر او شیئا منه فی نکاح العبد ونحو ذلک مما یدل علی الرضا۔ بالجملہ یہ نکاح صحیح درست ہے۔ واللہ تعالی اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم و احکم

مسئلہ: از جامع مسجد رانی کھیت، مرسلہ قاری جلیل الدین احمد صاحب مدرس مدرسہ امجدیہ ۲۲ محرم الحرام ۱۳۵۰ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسائل ذیل میں کہ زید قاضی ہے یعنی نکاح پڑھانا ان کی آبائی وراثت ہے عام لوگ یہ سمجھ کر کہ

زید کا ملک تقدیر ہے، احکام شرعیہ سے کہ اگرچہ واقف ہے امور دینیہ مثلاً نکاح و نماز روزہ وغیرہ کے لئے زید کو بلاتے ہیں اور زید اپنی ضیاء کا طمع میں احکام شرعیہ کا مخالف بیان کرتے ہیں، قرآن عظیم و حدیث کریم کی صریح مخالفت کرتا ہے چنانچہ ماموں کا سوتیلے بیٹے سے نکاح پڑھا دیا جو کہ قرآن پاک ولا تنکحوا ما نکح آباؤکم موجود ہونے کے کر دیا اور بعض کو ایک شخص کے نکاح میں خلاف قرآن عظیم وان تجمعوا بین الاختین جمع کر دیا بغیر طلاق دیئے ہوئے عورت کا نکاح دوسرے شخص سے کر دیا، اور نابالغ لڑکی کے ساتھ عقد درست کر کے عقد کر دیا ان صورتوں مذکورہ میں نکاح ہونے کے نہیں، اور ان لوگوں کو کیا حکم ہے، جو ان میں قاضی اور وکیل و گواہ ہوئے۔

(۲) کیا زید ان افعال کے مرتکب ہونے کے بعد کیا ان شرعی امور کا قاضی ہو سکتا ہے اور جو لوگ زید کی اعانت کرتے رہے اور شرع شریف کی مخالفت کرتے ہیں ان کا بھی کیا حکم ہے، زید ہی کے مثل ہے یا حکم دیگر؟

الجواب (۱) یہ تینوں نکاح نہ جائز ہوئے اور جن لوگوں کو علم تھا کہ یہ نکاح اس صورت کے ہیں، انہیں ان میں شریک ہونا حرام تھا اور اگر باوجود علم شریک ہوئے تو توبہ اور خود ان کو اپنی عورتوں سے تجدید نکاح کرنا چاہئے جب ہی نکاح خواں اور گواہ کا بھی یہی حکم ہے (۲) ایسے شخص سے نکاح نہیں پڑھوانا چاہئے جو حلال و حرام کی تمیز نہیں رکھتا اور جان بوجھ کر ایسا کرتا ہے تو ظالم اور زانی ہے فاسق ہے باوجود اس حالت جاننے کے زید کی اعانت کرنا حرام ہے، قال اللہ تعالیٰ تعاونوا على البر والتقوى ولا تعاونوا على الاثم والعدوان واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ (۱) ہندہ نابالغہ کا اپنے نکاح کے فسخ کا اختیار بوجہ بلوغ کے بعد کتنا ہے اور یہ شرط ہے کہ جس وقت بالغ ہو اسی وقت بمجرد نکاح سے ناراضی و ناپسندیدگی ظاہر کر دے ورنہ آخر مجلس تک یہ اختیار رہتا نہیں ہے تا اگر فضولی نے جو نکاح کیا ہے اس کا بھی یہی شرط ہے کہ جب بالغ ہو فوراً ناراضی ظاہر کر دے یا فضولی کے کئے ہوئے نکاح میں اس وقت تک یہ اختیار باقی رہے گا جب تک کہ صراحۃً یا دلالۃً رضا یا عدم رضا ظاہر کرے؟

الجواب فضولی نے جو عقد نکاح کیا ہے وہ موقوف ہے کہ اگر ولی نے جائز کر دیا جائز ہو گیا اور رد کر دیا باطل ہو گیا، پھر وہ ولی اگر باپ یا دادا ہے تو اب لڑکی کو خیار بلوغ حاصل نہیں اور ان کا غیر ہے تو بعد بلوغ اس کو ہوگا اور وقت بلوغ فوراً ناراضی ظاہر کرے تو فسخ کرا سکتی ہے ورنہ نہیں، اور اگر ولی نے اس نکاح فضولی کو نہ جائز کیا نہ رد کیا ہے یہاں تک کہ لڑکی بالغ ہو گئی تو اب خود اس لڑکی کی اجازت پر موقوف ہو گیا، اور اب یہ اجازت کچھ بلوغ یا مجلس تک مقید نہیں بلکہ جب تک یہ قولاً یا فعلاً رد نہ کرے جائز نہیں کیا ہے رد کر سکتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ : مرسلہ مولوی غلام محی الدین الجیلانی علی گڈھی، مدرس اول مدرسہ جامع مسجد کرنال شریف۔

ایک مسئلہ پیش کرتا ہوں جواب سے سرفراز فرمایا جائے، اگر کوئی غیر مسلم عورت اسلام قبول کرے اور شوہر زندہ ہو تو بغیر اسلام پیش کئے ہوئے شوہر پر اس عورت کا نکاح قبول اسلام کے بعد بھی بدون عدت گذرے کیا جا سکتا ہے یا نہیں، آج کل تو ایسا ہو رہا ہے کہ عورت مسلمان ہوئی تو فوراً کسی مسلمان سے نکاح کر دیا جاتا ہے؟

الجواب : جو عورت یا مرد مشرف باسلام ہو تفریق کے لئے یہ شرط ہے کہ عرض اسلام دوسرے پر کیا جائے وہ انکار کرے تو فرقت ہو جائے گی، اور عرض اسلام قاضی کا کام ہے، یہاں یہ چیز نا ممکن سی ہے، ایسی جگہ کے لئے حکم یہ ہے کہ عورت مشرف باسلام ہو تو جب تک تین حیض نہ گذر لیں، فرقت نہیں ہوگی، تین حیض یا غیر حائض کے لئے تین ماہ گذرنے سے پہلے نکاح کی اجازت نہیں، عالمگیری کا مبحث، وفی اسلم احد الزوجین عرض الاسلام علی الآخر فان اسلم والا فرق بینھما کذا فی الکنز، نیز اسی میں ہے، واذا اسلم احد الزوجین فی دار الحرب ولم یکونا من اھل الکتاب او کانا والمرأۃ ھی التی اسلمت فانہ یتوقف انقطاع النکاح بینھما علی مضی ثلث حیض سواء دخل بھا او لم یدخل بھا کذا فی الکافی، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ : از پیلی بھیت، ۳ جمادی الاولیٰ ۱۳۵۷ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ہندہ کی شادی زید کے ساتھ ہوئی تھی، چھ سات برس کے بعد زید کا انتقال ہو گیا عدت کے بعد اس کا نکاح زید کے چھوٹے بھائی عمرو سے کر دیا گیا، لیکن چار ماہ بعد وہ اپنی والدہ کے گھر چلی گئی، اور جب کبھی عمرو لینے گیا تو اس نے یہ عذر کیا کہ میرا نکاح بلا اذن کر لیا تھا میں رضامند نہ تھی ایک عالم صاحب سے فتویٰ لیا گیا تو انھوں نے حکم دیا کہ نکاح نا جائز ہے، جب کہ عورت ایک مدت تک بھی رضامند نہ ہوئی، اس فتویٰ کے بعد ہندہ نے اپنا نکاح بکر کے ساتھ کر لیا اور پانچ سال اس کے ساتھ رہ کر اور چھ اولاد پیدا ہونے کے بعد بکر کا انتقال ہو گیا، بعد ازاں پانچ سال تک بیوگی میں گذار کر اس نے خالد سے نکاح کر لیا اور اس سے بھی اولاد پیدا ہوئی، لیکن اب پانچ سال کے بعد ہندہ مکر، بیان کرتی ہے کہ یہ محض حیلہ تھا اپنے دوسرے شوہر عمرو کے ساتھ

سے سوال کی اس تقریر سے کہ چار ماہ بعد وہ اپنی ماں کے یہاں گئی ظاہر یہ ہے کہ ہندہ عمرو کے ساتھ نکاح پر راضی تھی اس لئے کہ اگر وہ اس نکاح پر راضی نہ ہوتی تو چار ماہ تک عمرو کے گھر کیوں رہتی لیکن ایک پہلو یہ بھی ہے کہ وہ کسی باعث سے چار ماہ تک عمرو کے گھر رہی ہو نکاح پر راضی نہ رہتے ہوئے بھی عمرو سے اس کے گھر نہ جانے دیتا ہو اور کوئی ایسی شکل رہی ہو کہ ہندہ نکاح پر نہ راضی ہوتے ہوئے بھی عمرو کے گھر رہی ہو، اس لئے یہ ضروری ہے کہ اگر نکاح بلا اذن کیا گیا تھا میں رضامند نہ تھی، تو یہی ایا جائے گا کہ بعد عقد بھی راضی اس نکاح کو قول یا فعل سے نافذ نہیں کیا تھا بلکہ ناراضگی ظاہر کر کے اسے رد کر دیا تھا اسی نے حکم دیا گیا کہ اس کا نکاح درست ہے۔ ظہیر (امجدی)

[illegible] رضامند ہو گئی اس صورت میں خالد کے ساتھ [illegible] نکاح [illegible] ہو جاتا ہے یا حرام [illegible] اور وہ خالد کے پاس [illegible]

[illegible] حالت میں [illegible] ہندہ [illegible]

[illegible] اور [illegible] ہو کر

[illegible] بینوا توجروا۔

الجواب: [illegible] نکاح [illegible]

[illegible] نکاح [illegible] باطل [illegible]

[illegible] نکاح [illegible]

[illegible] نکاح [illegible]

[illegible] قول [illegible]

[illegible] دوسرے شوہر [illegible]

[illegible] نکاح [illegible] رضامند [illegible]

[illegible] نکاح [illegible]

[illegible] نکاح باطل [illegible] واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید [illegible] قریب [illegible]

[illegible] زید [illegible] شادی [illegible] کے

[illegible] اس حالت میں [illegible] بینوا توجروا۔

الجواب: [illegible] نکاح [illegible]

[illegible] نکاح [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

تاخیر کرنے کی جانب نہ ہو کر سمجھا جائے کہ جواب نکاح میں دیر کر رہے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: مرسلہ حبیب اللہ صاحب بریلی، یکم فروری [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید جو عضو مردانہ [illegible] مخنث [illegible] ہے اور [illegible] کے کوئی وجود عضو مردانہ نہیں رکھتا ہے، ایک [illegible] سالہ لڑکی [illegible] سے دھوکے سے عقد کر لیا ہے، [illegible] شوہر حقیقی [illegible] کی طرح زندگی بسر کرے، چونکہ لڑکی [illegible] سے تنگ ہے، [illegible] اور [illegible] کے لئے رضامند ہے، خاندان کی [illegible] کو بہت [illegible] ہے، لہٰذا حکم شرع شریف سے مطلع فرمایا جائے کہ عقد مذکور قرآن و حدیث کی رو سے جائز و درست ہوا یا نہیں، اور عدم [illegible] کے لئے کیا حکم رکھتا ہے؟

الجواب: ایسا شخص جس کا عضو تناسل جڑ سے کٹا ہوا ہے اس کا نکاح اگرچہ ہو گیا [illegible] مگر عورت کو [illegible] اگر اس کا علم نہ ہو تو جب سے معلوم ہو فوراً قاضی کے پاس دعویٰ کر کے تفریق کرا سکتی ہے، بشرطیکہ یہ معلوم ہونے کے بعد عورت نے اس کے نکاح میں رہنے پر رضامندی ظاہر نہ کی ہو۔ درمختار میں ہے [illegible]

[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: مرسلہ عبد الحمید [illegible] ربیع الآخر [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک عورت دوسری جگہ [illegible] اور اس نے [illegible]

نکاح کر لیا [illegible] معلوم ہوا کہ اس کا شوہر زندہ [illegible] حاضرین مجلس [illegible]

[illegible] شریعت کا کیا حکم ہے؟

الجواب: [illegible] تحقیق کر لیتے [illegible] اگر [illegible]

[illegible] عورت نے ان لوگوں کے سامنے [illegible] حاضرین مجلس [illegible]

انھوں نے اس کا نکاح منکوحہ [illegible] کر [illegible] بلکہ [illegible] عورت [illegible]

دوسرے کے پاس سے جدا [illegible] عورت سے [illegible] قطع تعلق [illegible]

مجرم قرار پائے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: مرسلہ [illegible] محلہ [illegible] شہر [illegible] ستمبر [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ میں کہ ایک عورت عائشہ بانو بتاریخ ۲ اپریل ۱۹۳۶ء بیوہ ہو گئی، بعض ناسمجھوں نے اس کا نکاح ایک ہفتہ کے اندر ۵ مئی ۱۹۳۶ء کو دوسری جگہ کر دیا، اب ایسی صورت میں جب کہ ایام عدت پورے نہیں ہوئے تھے شرعاً نکاح جائز ہو سکتا ہے یا نہیں؟ اور وہ لوگ جنہوں نے نکاح کر دیا مجرم ہو سکتے ہیں یا نہیں؟ ایام عدت مندرجہ بالا صورت میں کتنے ہیں؟ بینوا توجروا

الجواب: (۱) بیوہ غیر حاملہ کی عدت چار ماہ دس دن ہے، اندرون عدت نکاح تو نکاح، نکاح کا پیغام بھی دینا حرام ہے جس کے متعلق قرآن مجید کی نص قطعی موجود ہے۔ فتاویٰ عالمگیریہ میں ہے: لا یجوز للرجل ان یتزوج زوجۃ غیرہ وکذا المعتدۃ کذا فی السراج الوہاج، سواء کانت العدۃ عن طلاق او وفاۃ او دخول فی نکاح فاسد او شبہۃ نکاح کذا فی البدائع۔ جن لوگوں کو اس کا معتدہ ہونا معلوم تھا، ان کا نکاح پڑھانا یا گواہ بننا یا اس نکاح میں شرکت کرنا یا اس کی کوشش کرنا سخت جرم ہے کہ بظاہر حرام کو حلال کرنا مفہوم ہوتا ہے، ایسے تمام لوگوں پر توبہ فرض ہے، بلکہ یہ سب لوگ بعد توبہ خود بھی اپنے اپنے نکاحوں کی تجدید کریں، ناکح اور منکوحہ پر فرض ہے کہ فوراً دونوں جدا ہو جائیں اور نکاح کرنا ہی چاہتے ہوں تو بعد انقضاء عدت نکاح کریں، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: مرسلہ محمد سجاد صاحب مکان ۱۴۵ محلہ دھوبیوں، شہر بنارس، یکم شعبان المعظم ۱۳۶۱ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ حاجی موتی کی لڑکی نابالغہ تھی، حافظ حبیب اللہ کے لڑکے کی بارات یہاں آئی اور میاں جی صفی اللہ نے حاجی موتی سے اجازت لے کر نکاح پڑھایا تھا، چند روز کے بعد حاجی موتی نے اپنی لڑکی کو روک لیا اور نکاح کے فسخ کا دعویٰ کیا، حافظ حبیب اللہ نے میاں جی سے کہا کہ آپ نے نکاح پڑھایا ہے، گواہی دیجئے اور حق نکلوایا، حاجی موتی نے میاں جی کو سات روپیہ دے کر بھگا دیا کہ تم گواہی مت دو، گواہی نہ دینے کی وجہ سے حاجی موتی مقدمہ جیت گئے، اب حاجی موتی نے اپنی لڑکی کا نکاح دوسرے لڑکے کے ساتھ کر دیا اور اس سے اولاد بھی پیدا ہوئی، تمام مسلمانان بنارس جانتے ہیں کہ میاں جی صفی اللہ نے حاجی موتی سے اجازت لے کر نکاح پڑھایا تھا، اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ میاں جی صفی اللہ کے بارہ میں شرعاً کیا حکم ہے، جلد از جلد جواب مرحمت فرمایا جائے، خاص کر امور ذیل کے متعلق صاف تصریح کی جائے؟ بینوا توجروا

(۱) اس گروہ کے ساتھ برادرانہ تعلق رکھنا جائز ہے یا نہیں؟ (۲) ایسے آدمی سے نکاح پڑھوانا چاہئے یا نہیں؟ (۳) اس کا یہ کہنا کہ ہم توبہ کر چکے ہیں، مفید ہے یا نہیں؟

الجواب: گواہ کو گواہی چھپانا اور جب معاملہ کا ثبوت اسی کی شہادت پر موقوف ہو تو گواہی نہ دینا حرام ہے، اللہ عزوجل کا ارشاد ہے: ولا تکتموا الشہادۃ ومن یکتمہا فانہ آثم قلبہ۔ ایسے شخص پر توبہ فرض ہے اور اس کو برادری سے علیحدہ کر دیا جائے۔

[illegible]

واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ [illegible]

[illegible]

الجواب [illegible]

[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ المُحَرَّمَاتُ

محرمات کا بیان

مسئلہ [illegible]

[illegible]

الجواب [illegible]

[illegible]

وحرم اصل مزنیته و الممسوسة بشهوة و اصل ماسته و ناظرة الی ذکره و فروعهن مطلقا اھ ملتقطاً۔ بحرالرائق میں ہے: ما یحرم بالنسب و الصهریة یحرم بالرضاع۔ نیز اسی میں ہے: حرم بسبب الرضاع ما حرم بسبب النسب قرابة و صهریة۔ نیز اسی میں تحت قول کنز: والزنا و اللمس والنظر بشهوة یوجب حرمة المصاهرة، فرمایا: و اراد بحرمة المصاهرة المحرمات الاربع حرمة المرأة علی اصول الزانی و فروعه نسبا و رضاعا و حرمة اصولها و فروعها علی الزانی نسبا و رضاعا۔ مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر میں ہے: یحرم فروع المزنیة رضاعا وکذا فی فروع الممسوسة والماسة والمنظور الی فرجها والناظرة الی ذکره بشهوة و اصلهن رضاعا۔ درمختار میں ہے: وحرم اصل ما منه تحریمه نسبا و مصاهرة رضاعا۔ اور یہ حرمت مصاہرت ہے۔ زید اور زینب النساء میں رضاعت کا تعلق نہیں کہ رضاعت کا تعلق وہاں ہوتا ہے کہ عورت کو دودھ اس مرد کا ہو، اور ظاہر ہے کہ صرف لمس سے دودھ نہیں ہوتا، اسی وجہ سے اگر کسی نے اپنی عورت کو طلاق دی اور اس عورت کو دودھ ہے، پھر بعد عدت اس نے دوسرے شخص سے نکاح کیا، پھر کسی بچہ کو دودھ پلایا تو عورت کا پہلا شوہر بچہ کا رضاعی باپ ہوگا نہ کہ دوسرا۔ فتح القدیر و بحرالرائق و درمختار میں ہے: طلق ذات لبن فاعتدت و تزوجت بآخر فحبلت و ارضعت فحکمه من الاول لان مته بیقین فلا یزول بالشک، ویکون من الثانی [illegible]۔ ہاں اگر عورت بزمانۂ حمل میں دودھ پلائے، تو اس میں اختلاف ہے اور صحیح یہ ہے کہ اب بھی پہلے ہی شوہر سے اس بچہ کو رضاعت کا تعلق ہے، نہ دوسرے سے، جیسا کہ درمختار سے ظاہر ہے، نیز فتاویٰ عالمگیری میں ہے: اذا طلق الرجل امرأته ولها لبن منه فاعتدت و تزوجت بزوج آخر [illegible] فهو من الاول [illegible] اذا ولدت من الثانی فاللبن من الثانی وینقطع من الاول [illegible] فهو من الاول [illegible] ابی حنیفة [illegible] الثانی وکمن لم تلد [illegible] قال ابوحنیفة [illegible] کذا فی المحیط۔ تو جب ان میں رضاعت کا تعلق نہ ہوا جس کی وجہ سے وہ مرد اس کا باپ ہو جاتا، تو اب صورت مسئولہ میں زید کے لڑکے پر زینب النساء حرام نہ ہوئی کہ یہ زید کی رضاعی بیٹی نہیں کہ سوال سے یہی ظاہر ہے کہ ہندہ کو جو دودھ اترا ہے زید سے نہیں، بلکہ کسی اور سے ہے، خواہ ہندہ زید کی زوجہ ہو یا اجنبیہ دونوں کا ایک حکم ہے۔ ہدایہ میں ہے: ولبن الفحل یتعلق به التحریم وهو ان ترضع المرأة صبیة فتحرم هذه الصبیة علی زوجها و علی آبائه و ابنائه ویصیر الزوج الذی نزل لها منه اللبن ابا للمرضعة۔ امام ابن ہمام رحمہ اللہ تعالیٰ فتح القدیر میں فرماتے ہیں: یعنی اللبن الذی نزل من المرأة بسبب ولادتها من رجل زوج او سید یتعلق به التحریم [illegible] الرجل [illegible]

۱؎ باب المحرمات ص [illegible] ج ۳، ۲؎ کتاب الرضاع ص [illegible] ج ۳، ۳؎ باب المحرمات ص [illegible] ج ۳، ۴؎ مجمع الانہر ص [illegible] ج ۱، ۵؎ کتاب الرضاع ص [illegible] ج ۲
۶؎ کتاب الرضاع ص [illegible] ج ۳، ۷؎ مجیدی ص [illegible] ج ۱، ۸؎ [illegible] مصری، [illegible] کتاب الرضاع۔

فلا تحل له اذا كانت صبية لانه الوطء ولا يحرم ولا تحرم امها [illegible] لانها بنت [illegible] لانهم احاموا الاب

ولا [illegible] وانما قلنا [illegible] لانهم [illegible] ولا [illegible] الصبية [illegible] انتهى نیز اسی فتح القدیر میں ہے:

فی ولدت من وطء فتزوج امها [illegible] ثم [illegible] بنتها [illegible] صبية [illegible] من وطء [illegible]

الفرع [illegible] الصبية [illegible] الحمل [illegible] من التزوج [illegible] فانه لا يثبت [illegible]

تحريم [illegible] الیہ بسبب الوطء [illegible] فان انتفت انتفت النسبة[1]

کالبنت وغیرہ، تو جس طرح بکر پر رشیدہ زوجۂ [illegible] کی بیٹی نہ ہوگی، اور اس کے بیٹے پر دوسری زوجہ ہے وہ رشیدہ حلال ہے ویسے ہی

یہاں، یہ اسی صورت میں ہے کہ صرف مس بشہوت کیا ہو، اور اگر واقع میں صرف اتنا ہی نہیں بلکہ اسی سے اس عورت کو بچہ پیدا ہوا اور اسی

نے یہ دودھ اس لڑکی زینب النساء کو پلایا ہو، اور جب ہندہ اس کی نہ رہی تو اس امر کی تفصیل کہ بچہ اسی سے ہے اور دودھ اسی کا ہے،

یوں ہوگی کہ وہ کسی کی منکوحہ نہ ہو اور اس کی حفاظت میں ہو، کیونکہ اگر کسی کی منکوحہ ہو تو بچہ شوہر ہی کا قرار پایا جائے گا نہ کہ زانی کا، حدیث میں فرمایا

الولد للفراش وللعاهر الحجر[2]، اور اس کی حفاظت کی شرط اس لئے ہے کہ جب وہ عورت زانیہ ہے تو کیا اطمینان کہ دوسرے سے تعلق نہ ہوگا

فتح القدیر میں ہے: ولو زنى بامرأة فولدت منه بنتا لا يحل له ان يتزوجها [illegible] وحرمت عليه هذه البنت لانها بنته حقيقة

[illegible] وانما [illegible] الله تعالى عليه وسلم الولد للفراش [illegible]

[illegible] حرمت عليكم امهاتكم وبناتكم

والمخلوقة من مائه بنته حقيقة [illegible] الحرمة [illegible]

[illegible] المحرمة [illegible] الاحتياط [illegible] نیز بحر و جوہرہ وغیرہا

کتب فقہ میں یہ مسائل مذکور، بلکہ علامہ شامی رحمہ اللہ تعالیٰ نے منحۃ الخالق ورد المحتار میں اس کے شرط ہونے کا افادہ فرمایا، وهذا نص المقال

[illegible] الخ

[illegible] الاحتمال، اسی کو خلاصہ میں اختیار کیا،

اور اگر صورت واقعہ یہ ہو کہ ہندہ کا دودھ زید سے تھا تو اب یہ رشیدہ زید کے بیٹے پر حرام ہے یا نہیں، اس میں دو روایتیں ہیں،

---

[1] ایضاً ص [illegible]، [2] متفق علیہ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا [illegible]

[illegible] باب المحرمات [illegible]

ایک روایت یہ ہے کہ حرام ہے، محیط و خانیہ و ذخیرہ میں اسی کو اختیار فرمایا، اور معراج الدرایہ سے اسی کا معتمد ہونا ظاہر، فتح القدیر میں ہے: حیث
الزنا كالحلال فاذا ارضعت به بنتا حرمت على الزاني و آبائه و ابنائه و ابنائهم و ان سفلوا۔ فتاوی خانیہ پھر عالمگیری میں
ہے: رجل زنى بامرأة فولدت منه فارضعت بهذا اللبن صبية لا يجوز لهذا الزاني ولا لاحد من آبائه واولاده [illegible]
الصبية [illegible] پھر تجنیس پھر فتح القدیر میں شیخ ابو عبد اللہ جرجانی سے ہے: لا يجوز للزاني ان يتزوج بالصبية المرضعة ولا لابيه
ولا لاحد من اولاده [illegible] حاشیہ شلبیہ میں ہے: ذکر في الكافي [illegible] وتثبت الحرمة من اللبن النازل
من الزنا [illegible] في حق الحل [illegible] حاشیہ شرح وقایہ میں ہے: وليس حل الوطئ في الاحبال شرطا للحرمة حتى لو زنى
بامرأة فولدت منه فارضعت بهذا اللبن صبية [illegible] الحمل لا يحل للزاني هذا ان يتزوج بهذه الصبية ولا لابيه ولا
لابنه ولا لابنائه [illegible] لوجود البعضية [illegible] بلکہ اگر زانی کا دودھ اترے جب بھی رضیعہ زانی پر حرام ہے، فتح القدیر
میں خلاصہ سے ہے: وكذا [illegible] من الزنا [illegible] کا عموم [illegible] روایت
ظاہر سے صورت مسئولہ کا بھی حکم ظاہر کہ مزنیہ اور ممسوسہ دونوں کا ایک حکم ہے۔

دوسری روایت یہ ہے کہ زانی کے اصول و فروع پر یہ رضیعہ حرام نہیں، امام اسبیجابی نے اسے ذکر فرمایا اور جوہرہ و صاحب ینابیع و
بدائع نے اسے اختیار فرمایا، اور امام ابن ہمام نے اسے اوجہ بتایا اور صاحب بحر نے اسے متعدد فی المذہب کیا اور صاحب درمختار نے اسی کو مرجح
رکھا، اور قول اول کو بصیغہ تمریض ذکر کیا، تبیین الحقائق میں ہے: ولو ولدت من الزنا فارضعت به صبيا فهو كالاول حتى تثبت الحرمة
من جانب الرجل حتى لا يجوز للزاني ان يتزوج بهذه الرضيعة ولا لابيه ولا لابنه ولا لابنائه [illegible] لوجود البعضية [illegible] اللهم
[illegible] يتزوج [illegible] المرضعة من الزنا ذكره في المحيط وذكر الاسبيجابي ان الحرمة تثبت من جهة الام خاصة ما لم يثبت النسب
فحينئذ تثبت من جهة الاب ايضا ومثله في الاسبيجابي اھ تبیین میں ہے، اسی و الینابیع و البدائع اھ۔ جوہرہ نیرہ میں ہے: ولو زنى
رجل بامرأة فولدت منه فارضعت صبية جاز [illegible] ان يتزوج هذه الصبية [illegible] وذكر الجندي خلاف هذا
فقال [illegible] من الزنا فنزل لها لبن او نزل لها لبن من غير ولادة فارضعت به صبيا فان الرضاع يكون منها
خاصة [illegible] وكل من لم يثبت منه النسب لا يثبت منه الرضاع [illegible] ارضعت صبيا فهو
ابن [illegible] من الرضاع [illegible] ان عبارات سے

[illegible]
[illegible]

[illegible]

زانی پر حرام ہونے میں اختلاف ہے، اس کا کوئی جزئیہ نہیں ملا۔ هذا ما ظهر لي ... [illegible] اختلفت في اثبات الحرمة على

فروع الزاني واصوله ... [illegible] ... صاحب البحر [illegible] كلام الكمال الاجهية و

[illegible] في هامش نسخة من فتح القدير ... [illegible] ... كلام الكمال ... وكذا قال العلامة صاحب البحر

[illegible] محل الخلاف ... [illegible] ... المرضع

[illegible] ... العلامة الشامي في حاشية ... [illegible] ... دعوى الاتفاق ... القهستاني ان فيه

[illegible] ... القهستاني ... [illegible] ... المرضعة لا يحل له

[illegible] ... القهستاني لا يقبل ... [illegible]

الجوهرة [illegible] ... الحرمة [illegible] المرضعة على الزاني

[illegible] صاحب الجوهرة ... المرضعة تحرم على الزاني واصوله وفروعه ... [illegible] الجندي

[illegible] ... [illegible] ... الرضاع يكون سببا

[illegible] ... يثبت منه النسب لا يثبت منه الرضاع ... [illegible] المرضعة لا تكون [illegible]

[illegible] الرضاع ... لا تحرم على الزاني و ... [illegible]

لبن ... [illegible] ... مطلقا ولا ... [illegible]

فالاكثر يحرم ... الجوهرة ... وقال العلامة الشامي ... [illegible]

[illegible] ... الحرمة لا تتعدى الى زوجها ... [illegible]

[illegible] ... القهستاني ...

اما القهستاني ... [illegible] ... الخانية اهـ

فقول الجندي ... عدم حرمة المرضعة على الزاني ... عدم حرمة المرضعة ... زوجها ... [illegible]

[illegible] ... [illegible]

[illegible] ... المرضعة ... زوجها ... [illegible] ... الاول۔

---

[1] هذا [illegible] ... المرضعة على [illegible] ... كتاب الرضاع [illegible]

[illegible]

مسئلہ [illegible]

[illegible]

الجواب [illegible]

[illegible]

مسئلہ: مرسلہ جناب محمد حسن شاہ از موضع قادر پور، ریاست بہاولپور۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ مسمی امام بخش کا نکاح حالت صغر میں مسماۃ زینب بالغہ کے ساتھ کر دیا گیا اسی حالت میں اللہ بخش نے امام بخش کو دوسرا یا دو مسماۃ جندن کا دے کے راضی کر لیا، اللہ بخش نے اپنا نکاح زینب کے ساتھ کر لیا اگرچہ یہ طلاق و نکاح ناجائز تھا وہی امام بخش اللہ بخش و زینب کو دیکھتا رہا حتی کہ بالغ ہوا، اس لئے کہ سب ایک ہی گھر میں تھے، امام بخش نے بھی بظاہر راضی کر لیا تھا اب بھی راضی ہے، کیا اللہ بخش کا نکاح ہو جاتا ہے یا نہیں؟

الجواب: امام بخش کا نکاح اگر اس کے ولی نے کیا تھا تو جب تک بالغ ہو کر طلاق نہ دے دوسرے شخص کا زینب سے نکاح نہیں ہو سکتا۔ قال اللہ تعالیٰ والمحصنت من النساء اور اللہ بخش کا فرض تھا نکاح نہ کرتا اور عورت کو اپنے پاس نہ رکھتا اور امام بخش کا منع نہ کرنا اس اللہ بخش کے نکاح کو جائز نہ کرے گا فرض ہے کہ اللہ بخش فوراً اس عورت کو علیحدہ کر دے اور امام بخش پر فرض ہے کہ اپنی عورت کو اللہ بخش سے جدا کرنے کی پوری کوشش کرے ورنہ دیوث ہے اور اگر امام بخش عورت کو نہ رکھنا چاہے تو طلاق دے دے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

[illegible]

مسئلہ [illegible]

[illegible]

الجواب [illegible]

[illegible]

مسئلہ (۱) مرسلہ قاضی حبیب علی [illegible] ۹ رجمادی الاولیٰ ۱۳۴۱ھ۔

(۱) کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید نے اپنی عورت کو طلاق نہیں دی اور اس عورت نے عمرو سے بغیر طلاق کے نکاح کیا اور زید نے پانچ چھ سال تک اس عورت کو لانے کا ارادہ نہیں کیا اور نہ طلاق دی اور نہ دعویٰ کیا [illegible] سال کے بعد زید اس عورت کو لانا چاہتا ہے اور عمرو زندہ ہے اور عمرو نے طلاق بھی نہیں دی اور نہ عمرو اس کو [illegible] نان و نفقہ دیتا ہے آیا زید اس کو کس طرح سے واپس لا سکتا ہے یا نہیں۔ (ب) حمل والی عورت سے نکاح جائز ہے یا نہیں۔ حمل زنا سے ہو یا حلال سے۔ (ج) حیض و نفاس میں نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب (۱) اگر واقعی زید نے طلاق نہیں دی تو وہ بدستور زید کی زوجہ ہے اور عمرو سے نکاح ہوا ہی نہیں [illegible] زنائے خالص ہے۔ قال اللہ تعالیٰ والمحصنٰت من النساء۔ زید اس عورت کو اپنے پاس رکھ سکتا ہے اور جب عمرو سے نکاح ہی نہ ہو تو اس کے طلاق دینے کا کیا محل کہ طلاق کی حاجت ہو۔ (ب) جس عورت کو زنا کا حمل ہے اس سے نکاح ہو سکتا ہے پھر اگر وہ حمل اسی ناکح کا ہے تو وطی بھی جائز ورنہ جب تک وضع حمل نہ ہو وطی و دواعی حرام اور اگر حمل زنا کا نہ ہو تو اس سے نکاح نہیں ہو سکتا جب تک بچہ پیدا نہ ہو لے۔ درمختار میں ہے: وصح نکاح حبلیٰ من الزنا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] و یستحق النفقة [illegible] [illegible] اھ مختصراً [illegible] درمختار میں ہے: وصح نکاح حبلیٰ من زنا لا حبلیٰ من غیرہ وان حرم وطؤها ودواعیه حتی تضع [illegible] [illegible] (ج) حیض یا نفاس میں نکاح صحیح ہے مگر جب تک پاک نہ ہو لے جماع حرام۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ (۲) کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسئلہ ذیل میں کہ ایک شخص نے [illegible] نکاح کیا [illegible] اس عورت کا ایک لڑکا پہلے مرد سے ہے اور اب جس مرد سے نکاح کیا اس مرد کی پہلی عورت سے ایک لڑکی ہے اب دونوں لڑکے لڑکی کا باہم نکاح کرنا چاہتے ہیں تو یہ درست ہے یا نہیں؟

الجواب ان دونوں کا باہم نکاح ہو سکتا ہے کہ دونوں کا نہ ایک باپ ہے نہ ایک ماں۔ قال اللہ تعالیٰ واحل لکم ما وراء ذلکم [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مسئلہ۔ مسئولہ [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

الجواب۔ اگر [illegible]

[illegible]

فتاوی عالمگیری [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ۔ مسئولہ [illegible] رجب [illegible]

ایک مسلمان شخص [illegible]

[illegible]

[illegible]

ہوگی یا کیا [illegible]۔ بینوا توجروا۔

الجواب: جب اس عورت سے [illegible] اپنے [illegible] کے ساتھ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] واللہ تعالٰی اعلم۔

مسئلہ: [illegible] [illegible]

(۱) کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ [illegible] عورت سے [illegible] کا عقد [illegible] جائز ہے یا نہیں!

(۲) [illegible] ایک [illegible] کا عقد کیا [illegible] بینوا توجروا۔

الجواب: (۱) [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کا مطالعہ کیا جائے۔

(۲) [illegible] باپ کی شرکت ہے [illegible] [illegible]

مسئلہ: [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible]

کے بعد ہنگل پر دیس سے واپس آیا جب اس کو معلوم ہوا کہ ہماری بیوی کا نکاح دوسری جگہ پر ہو گیا ہے تو اس نے اس کو طلاق دے دی اب اس صورت میں دوسرا نکاح جائز ہوا یا نہیں؟

الجواب: صورت مستفسرہ میں اگر ہندہ کے حالات میں کوئی فسخ نہ ہو جیسا کہ بیان سائل سے یہی معلوم ہوا تو دوسرا نکاح جو اس کو ہے اور اس کا کیا ہوا، شوہر اول سے ہندہ کا رشتہ ہے، خلاف لو یکن مسبوقۃ بالعدۃ الاولیٰ اور اس لڑکی کا دوسرا نکاح باطل محض حرام ہوا، فلا یسقط نکاحہ، والمحصنٰت من النساء، کہ شوہر اول کی منکوحہ اور دوسرا نکاح نہیں ہو سکتا۔ پھر اگر دوسرے شوہر ہنگل نے طلاق دے دی ہے تو اب دوسرا نکاح ہو سکتا ہے اور وہ طلاق نہیں، دیکھے زوجہ ہنگل کی زوجہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: مسئولہ چھوٹے شاہ، محلہ کنگھو بریلی، ۹ شوال ١٣٣٢ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید ایک عورت کو نکاح میں لایا جس کے ہمراہ ایک لڑکی ہے، بعدہ زید کا ایک لڑکا عورت منکوحہ سے پیدا ہوا، زید نے اس لڑکی کا نکاح اپنے نواسے سے جو زید کی بھتیجی کا لڑکا تھا کر دیا۔ اب نواسہ زکر کا والد اس لڑکی سے جو زید کی منکوحہ عورت کے ہمراہ آئی تھی نکاح کرنا چاہتا ہے۔ اب ان کا حال کیا ہے، آیا نکاح جائز ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب: جب کہ وہ حقیقی نواسہ نہیں ہے تو اس کا بھی نکاح جائز ہے اور لڑکے کا جائز ہے اور اس لڑکی کا اس کے لڑکے کے باپ کا نکاح بھی ہو سکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: مسئولہ علی بخش ساکن چاچگانوں ضلع رامپور، ۱۰ شوال ١٣٣٢ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ اگر زید نے ایک عورت کا جو دوسرے کی منکوحہ ہے نکاح کیا اور بعض لوگ اس نکاح میں شریک ہوئے اور بعض لوگ جانتے تھے کہ طلاق و عدت ہو چکی ہے اور نکاح پڑھایا، ایسے لوگ کس وجہ سے جو داخل ہیں، آیا ان کے ساتھ میل جول رکھنا اور ان کے نکاح میں شریک ہونا جائز ہے، جو شخص ایسے لوگوں سے میل جول رکھے وہ گنہگار ہے یا نہیں، اور ایسے لوگوں کا شرعاً کیا حکم ہے۔ بینوا توجروا۔

الجواب: جب عورت کا شوہر زندہ ہے اور طلاق نہیں ہوئی ہے اس کا نکاح نہیں ہو سکتا، قال اللہ تعالیٰ والمحصنٰت من النساء، یہ لوگ سخت مجرم کے مرتکب ہوئے، اور اگر اس حرام کو حلال بنانا چاہا تو کفر ہے، ان لوگوں پر توبہ لازم اور تجدید اسلام و تجدید نکاح کرنا ہوگا، اور ان سے میل جول اور ان کی تقریبوں میں شرکت نہ کی جائے جب تک توبہ نہ کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

ف: ص ١٧، ج ٢، علی بخش شاہ کا مقابلہ، باب الطلاق۔

مسئلہ [illegible]

[illegible]

الجواب [illegible] واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ [illegible]

[illegible]

الجواب [illegible]

مسئلہ [illegible]

الجواب [illegible] واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

الجواب [illegible]

[illegible]

مسئلہ [illegible]

[illegible]

الجواب [illegible]

[illegible]

مسئلہ [illegible]

[illegible]

الجواب [illegible]

[illegible]

[illegible]

عالمگیری [illegible]

مسئلہ: [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص کی [illegible] لڑکی [illegible] سال کی ہوگی، اس لڑکی کے والد نے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] دوسری جگہ لڑکی [illegible]

[illegible] کیا سزا مرتب ہوا چاہئے؟

الجواب: [illegible]

[illegible] واللہ تعالٰی اعلم۔

مسئلہ: [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ [illegible] باپ [illegible]

[illegible] جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: [illegible] دوسری [illegible]

[illegible] واللہ تعالٰی اعلم۔

مسئلہ: [illegible] رجب المرجب [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ [illegible] دوسرے باپ سے

[illegible] باپ [illegible] نکاح

درست ہے یا نہیں؟

[illegible]

الجواب: زوجہ کے انتقال کے بعد اس کی خالہ سے نکاح جائز ہے اگرچہ حقیقی خالہ ہو کہ حرمت اس وقت ہے کہ دونوں کو جمع کیا جائے کہ ایک نکاح یا عدت میں ہے اور دوسرے سے نکاح کر لیا جائے، رد المحتار میں ہے ماتقدم (ای من انہ لا یجوز الجمع بین اختین وکذا بین امرأۃ وعمتہا او خالتہا الخ) فی الاصل۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: مرسلہ رفاقت علی صاحب موضع ... ضلع نینی تال، ۲۴ شعبان ۱۳۳۶ھ۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید کی زوجہ کی خالہ جو ماں سے ایک ہے اور باپ سے دوسرے کی ہے اس کو زید نے تقریباً تین چار سال سے نکاح میں لا کر تصرف میں رکھا، اس پر شرع مانع ہوئی، اس پر زید نے اپنی زوجہ کی خالہ سے جدائی اختیار کی، بعدہٗ زید کی زوجہ کا انتقال ہو گیا، اب زید نے پھر اس کو اپنے قبضہ میں لا کر نکاح کیا ہے، آیا یہ نکاح جائز ہے یا نہیں، اگر جائز ہے تو بہتر ہے، اگر ناجائز ہے تو زید کو کیا کرنا چاہئے؟

الجواب: زید کی موجودگی میں اس کی خالہ سے جو نکاح ہوا تھا وہ ناجائز و باطل محض تھا حدیث میں فرمایا لا یجمع بین المرأۃ وعمتہا ولا بین المرأۃ وخالتہا، اور زوجہ کے مرجانے کے بعد جو اس کی خالہ سے نکاح کیا یہ نکاح صحیح ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: مسئولہ مرزا حبیب اللہ بیگ معرفت منشی غلام نبی صاحب پرانی عدالت، دالمنڈی بنارس شہر، ۲ صفر المظفر ۱۳۴۳ھ۔

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسائل ذیل میں۔

(۱) ایک شخص مسمی رحمت اللہ کا مسماۃ حمیداً سے قریب چار ماہ تک ناجائز تعلق رہا، مسماۃ کے ورثا نے بدیں خیال کہ عورت اس مرد کے ساتھ بدنام ہو گئی ہے اور کسی صورت سے علیحدگی نہیں اختیار کرتی اس کا نکاح کر دیا تو شرعاً یہ نکاح جائز ہے یا نہیں؟

(۲) اس نکاح کے دو ماہ بعد مذکورہ بالا شوہر اور بیوی میں نااتفاقی ہو گئی، مسماۃ لڑ جھگڑ کر اپنے ورثا کے مکان پر چلی گئی، نااتفاقی کے چار ماہ بعد یہی ورثا چند آدمیوں کو ساتھ لے کر رحمت اللہ کے پاس گئے اور کہا کہ اس عورت کو نان و نفقہ دے اگر نہ دیا جا سکے تو طلاق دیدے، مسمی مذکور نے باطمینان سوچ کر طلاق دینے پر رضامندی کا اظہار کیا بشرطیکہ مسماۃ دین مہر معاف کر دے، مسماۃ نے مہر معاف کر دیا اور شوہر نے طلاق شرعی دیدی، لہٰذا جس کا طلاق نامہ اور مہر کی معافی کا کاغذ مکمل کر لیا گیا، سوال یہ ہے کہ یہ طلاق شرعاً جائز ہوئی یا نہیں، اور رحمت اللہ کو اس عورت سے دوبارہ نکاح کرنے کا حق رہا یا نہیں؟

(۳) اب تک مسماۃ مذکورہ نے نکاح ثانی نہیں کیا، طلاق کے دس ماہ بعد رحمت اللہ نے اپنی مطلقہ سے سازباز شروع کیا اور چند آدمیوں کو

---

(۱) رد المحتار، کتاب النکاح، فصل فی المحرمات، ۔۔۔ و حرم الجمع بین المرأتین ایتہما فرضت ذکرا حرمت الاخری ۔۔۔
(۲) مشکوٰۃ، ۔۔۔ ابواب المحرمات، الفصل الاول

اور مسماۃ کے اقربا اور وڈ کی رضامندی سے اس سے دوبارہ نکاح کرلیں، اس بارے میں شرع شریف کا کیا حکم ہے؟ اگر ناجائز ہے تو قاضی اور بیوی اور قاضی و گواہان و حاضرین اور اقربا اور وڈ کے بارے میں شریعت کیا حکم رکھتی ہے؟

الجواب رحمت اللہ کا نکاح عیدن کے ساتھ جائز ہے اگرچہ ناجائز تعلق تھا، اگرچہ معاذ اللہ قبل نکاح زنا واقع ہوا ہو اگر کوئی امر دیگر مانع نہ ہو۔ عالمگیری میں ہے: وفی مجموع النوازل اذا تزوج امرأۃ قد زنی ہو بہا وظہر بہا حبل فالنکاح جائز عند الکل وہ لہ ان یطأہا عند الکل وتستحق النفقۃ عند الکل کذا فی الذخیرۃ۔ طلاق بھی واقع ہو گئی مگر سائل نے یہ نہیں لکھا کہ رحمت اللہ نے کتنی مرتبہ لفظ طلاق کہا، اگر تین طلاقیں دیدی ہیں تو بغیر حلالہ نکاح نہیں ہو سکتا اور اس صورت میں دوبارہ نکاح کے گواہ و نکاح خواں و حاضرین مجلس جن کو معلوم تھا کہ تین طلاقیں دی ہیں اور حلالہ نہیں ہوا سب گنہگار ہیں، سب پر توبہ فرض ہے اور رحمت اللہ پر لازم ہے کہ عیدن کو اپنے پاس سے فوراً جدا کر دے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ از محلہ جوگی پورہ بریلی مسئولہ وزیر ۱۷ ربیع الاول شریف ۱۳۴۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ زید نے اپنی بیوی ہندہ کو بتاریخ ۱۹ جولائی ۱۹۲۳ء طلاق دی، زید کے طلاق دینے کے بعد ہندہ کے مکان میں ایک غیر شخص عمرو کی آمد و رفت شروع ہو گئی اور چار آنے روز عمرو ہندہ کو دینے لگا، اور جب عمرو آتا تھا تو اکثر اوقات عمرو اور ہندہ تخلیہ میں رہتے تھے جس سے صاف گمان ہوتا ہے کہ ہر دو فریق نے فعل حرام سرزد ہوتا تھا، دو ماہ تک یہ کیفیت رہی دو ماہ اور سات یوم کے بعد یعنی بتاریخ یکم اکتوبر ۱۹۲۳ء کو ہندہ کے ساتھ اپنا نکاح کر لیا، جب لوگوں نے یہ کہا کہ عدت پوری نہیں ہوئی، کیونکہ ابھی طلاق کو گذرے ہوئے دو ماہ اور سات یوم ہوئے ہیں تو عمرو نے ایک سوال لکھنؤ، تھانہ وکہہ میں پیش کیا کہ ایک عورت آٹھ ماہ سے اپنے خاوند سے الگ ہے اور ۱۹ جولائی کو اس کا

شوہر ... اب ... علم طلاق ... ایک ... طلاق دینے والے ... طلاق دیتے ہوں گے ... حضرت ... کا حکم ... طلاق دیئے جاتے ... حضرت ... حکم ... نکاح ... نکاح خواں و حاضرین مجلس ... نکاح خواں ... گواہ ... حاضرین کو اس کا علم ... اگرچہ نکاح ... واللہ تعالیٰ اعلم (امجدی)

اس نے آپ طلاق نامہ تحریر ہوا، وہ دوسرا نکاح کرنا چاہتی ہے جس پر علمائے کرام نے فتویٰ دیا کہ اگر ہندہ تین حیض سے فارغ ہو چکی ہے تو نکاح درست ہے، لہٰذا عمرو نے ہندہ کو اگر فوراً سکھا دیا کہ کہدے کہ میں تین حیض سے فارغ ہو چکی ہوں پس ہندہ نے کہہ دیا، حالانکہ یہ قول ہندہ کا قابل اعتبار نہیں ہے، لہٰذا اس صورت میں ہندہ کو تین ماہ دس یوم کی مدت گذرنی تھی یا نہیں، اور یہ نکاح جائز ہوا یا نہیں، اگر ناجائز ہے تو بعد عدت عمرو کے ساتھ اس کا نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں، کیونکہ عمرو وہ شخص ہے جس سے ہندہ کا ناجائز تعلق اس وقت سے چلا ہے جس وقت ہندہ کا نکاح زید کے ساتھ نہیں ہوا تھا، بلکہ عمرو کے نطفہ سے ایک لڑکی پیدا ہو کر مر گئی، اور ہندہ پیشہ ور عورت ہے، اس کی کمائی اس کے بھائی ماں وغیرہ کھاتے ہیں یہ بھی فرمایا جائے کہ عمرو مذکور جو ہندہ کو چار آنے دیا کرتا تھا اس کو ہندہ کی ماں بھائی وغیرہ کھاتے تھے ان کے واسطے کیا حکم ہے تفصیل کے ساتھ جواب مرحمت فرمایا جائے۔ بینوا توجروا۔

الجواب: طلاق کی عدت تین ماہ دس دن نہیں، بلکہ عورت حیض والی نہ ہو تو تین ماہ اور حیض والی ہو تو تین حیض خواہ تین ماہ یا کم میں پوری ہوں یا تین برس میں، قال اللہ تعالیٰ والمطلقت یتربصن بانفسہن ثلثۃ قروء، اور دو ماہ سات یوم بلکہ اس سے کم میں تین حیض پورے ہو سکتے ہیں، اور جب یہ میعاد اس قابل ہے کہ تین حیض اس میں پورے ہو سکتے ہیں اور حیض ایسی چیز ہے جو بجز بیان عورت دوسرے کو کیونکر معلوم ہو ہندہ کا اس کا بیان قابل اعتبار ہے بشرطیکہ اس سے قبل اس کے مناقض کوئی بیان نہ دیا ہو، اور اگر عورت جھوٹ بولے گی تو وبال اس پر، اللہ عزوجل فرماتا ہے، ولا یحل لہن ان یکتمن ما خلق اللہ فی ارحامہن، اگر دونوں میں ناجائز تعلق تھا اس وجہ سے عمرو اسے چار آنے روزانہ دیتا تھا تو یہ لینا دینا دونوں حرام ہے اور عورت کی ماں بھائی یہاں سے جو کھاتے ہیں تو حرام کھانے والے ہیں، بلکہ عمرو کا آنا جانا اگر مشکوک تھا اور عورت کا بھائی منع نہ کرتا تو دیوث ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: از شہر کہنہ بریلی، محلہ کانکر ٹولہ مسئولہ عبد الغنی ۱۰ ربیع الاول ۱۳۴۳ھ۔

[illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین کہ زید نے اپنی لڑکی کی شادی عمرو سے کردی تقریباً چار سال تک عمرو بیوی کے ساتھ رہا بعدہٗ عمرو پردیس چلا گیا کچھ عرصہ تک خط آتا رہا اور خرچ بھی ملتا رہا اب عرصہ پانچ سال کا گزرا نہ تو خط آیا اور نہ خرچ اور یہ بھی معلوم نہیں کہ عمرو کہاں ہے بلکہ عمرو فلاں شہر میں ہے جس کی تلاش میں عمرو کا خسر اس شہر میں بھی گیا وہاں پتہ نہیں چلا عمرو کا خسر مجبور ہو کر چھ ماہ بعد دوسری جگہ شادی کردی نکاح ثانی کے ایک سال بعد عمرو آیا، عمرو کے خسر نے اہل محلہ سے اتفاق کرکے یہ کہا کہ تمہاری بیوی کا انتقال ہوگیا عمرو دو دن رہ کر چلا گیا، بموجب حکم شرع اطہر نکاح ثانی ہوا یا نہیں اور نکاح ثانی میں جو اولاد ہوئی اس کے لئے کیا حکم ہے۔ بینوا توجروا۔

الجواب: یہ دوسرا نکاح کہ اس عورت کا کیا فاسد ہے اور وہ عورت عمرو کی زوجہ ہے۔ فرض ہے کہ عورت اس جدید فرضی شوہر سے علیحدہ ہو جائے اور اس شخص پر بھی لازم ہے کہ عورت کو جدا کردے اور جو اولاد نکاح ثانی سے ہوئی وہ اسی شوہر ثانی کی اولاد قرار پائے گی اگرچہ یہ نکاح صحیح نہیں۔ درمختار میں ہے۔ غاب عن امرأته فتزوجت بآخر وولدت اولادا ثم جاء الزوج الاول فالاولاد للثانی علی المذهب الذی رجع الیه الامام وعلیه الفتوی کذا فی الخانیة والجوهرة والکافی وغیرها۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: از نواب گنج بارہ و برجا ضلع پرتاپ گڑھ ڈاکخانہ پنوارا مرسلہ محمد محبوب صاحب ۲۷ ربیع الاول ۱۳۴۳ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و اہل شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک حافظ نے ایک ایسی عورت سے ایک شخص کے وسیلہ سے اپنا عقد کیا جو حاملہ تھی وہ اس شخص کو اس کی خبر تھی جس کے ذریعہ سے نکاح ہوا اور نہ حافظ کو جب عقد ہوگیا ایک ہفتہ کے بعد معلوم ہوا کہ یہ عورت حاملہ ہے اور اسی ہفتہ کے درمیان دو مرتبہ [illegible] ہمبستری کا بھی اتفاق ہوا لیکن [illegible] ہفتہ بعد معلوم ہوا تو حافظ نے اس کو اپنے مکان سے نکال دیا وہ رہے کھانا پانی دیتے رہے تیسرے ہفتہ میں اس کو اس کے وطن بھیج دیا [illegible] بعد خود واپس آئی لیکن حافظ جی نے اس کو بھگا دیا اس نے بہت شور و غل مچایا کہ مجھے کھانا کپڑا ملنا چاہئے اہل اسلام نے سمجھایا کہ تیرا نکاح جائز نہیں ہے [illegible] کی بھی مستحق نہیں ہے یہ سنکر وہ چلی گئی اب جماعت کے لوگ اعتراض کرتے ہیں یہاں تک کہ حافظ کا حقہ پانی بند کر دیا ہے اور پیچھے نماز پڑھنے میں کراہت کرتے ہیں لہٰذا التماس ہے کہ حضور بروئے کرم اس مسئلہ کی باریکیوں سے مطلع فرمائیں تاکہ حافظ جی اس کی تعمیل کریں۔

الجواب: اگر وہ عورت عدت میں تھی یعنی یہ حمل شوہر کا تھا جس نے اسے طلاق دی یا مرگیا تو نکاح صحیح نہ ہوا اور اگر معاذ اللہ زنا کا حمل تھا تو نکاح ہوگیا مگر جب تک وضع حمل نہ ہو قربت جائز نہیں۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے [illegible] حتی تضع۔ بہر حال جب اس حافظ کو اس کا حاملہ ہونا معلوم نہ تھا تو اس پر کیا الزام کہ اسے امامت سے معزول کیا جائے اور اس کے پیچھے نماز مکروہ

[illegible]

پھر اگر کسی کی دوسری صورت ہے تو اسے اختیار ہے کہ عورت کو رکھے یا طلاق دیدے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ : از بریلی، محلہ باغ احمد علی خاں، مسئولہ حاجی علی حسین صاحب، ۱۰ ربیع الآخر ۱۳۳۳ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ حشمت عبد الرزاق کے مکان میں کرایہ پر رہے، حشمت نے اپنی عورت کو عبد الرزاق کے ساتھ بے طرح دیکھ لیا، حشمت اپنی عورت کو لے کر دوسرے مکان میں چلا گیا، عبد الرزاق وہاں بھی جا پہنچے تو محلہ والوں نے کہا تم یہاں کیوں آتے ہو، اس کے جواب میں کہا کہ ہم کرایہ مکان چاہتے ہیں، جب منع کرنے پر باز نہیں آئے تب محلہ والوں نے لات گھونسہ سے مارپیٹ کیا، بعدہ وہ عورت رات تک چھپی رہی، اس عورت کو عبد الرزاق نے راضی کر لیا، اور خاوند سے زبردستی طلاق لے لی، آٹھ یوم کے بعد اپنا نکاح اسی عورت سے کر لیا، اور یہ بیان کیا کہ مولوی صاحب کے یہاں سے فتویٰ لیا ہے، عبد الرزاق نے حاجی حسین صاحب کو اپنے مکان پر بلایا اور یہ کہا کہ حنفیہ کا نکاح نہیں ہوا ہے، تب میں نے کہا کہ جس صورت کا اظہار ہوا ہے، اس شخص کا نکاح حنفیہ کا ہوا ہے، فتویٰ نہیں آیا ہوگا۔

الجواب : نکاح مذکور کہ بعد عدت ہوا، باطل محض ہے، پھر اگر طلاق کہ وہ زبردستی لے لی گئی اور شوہر یعنی حشمت نے زبان سے طلاق دی صرف لکھ دیا تو طلاق بھی نہ ہوئی۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے: رجل اکرہ بالضرب والحبس علی ان یکتب طلاق امرأتہ فلانۃ بنت فلان بن فلان فکتب امرأتہ فلانۃ بنت فلان بن فلان طالق لا تطلق امرأتہ کذا فی فتاوی قاضی خان۔ اور عبد الرزاق اور تمام وہ لوگ جو اس نکاح میں جان کر شریک ہوئے سب گنہگار و مستحق عذاب نار ہیں، سب پر توبہ فرض ہے، جب تک توبہ نہ کریں ان سب سے میل جول ترک کر دیا جائے، اور یہ جو فتویٰ کا نام لیا یہ بھی محض کذب و افترا ہے، شریعت مطہرہ نے تو اندرون عدت عورت سے نکاح کی بات چیت کرنے کو حرام فرمایا ہے، نہ کہ نکاح کر لینا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ : از کلکتہ، زکریا اسٹریٹ ۲۳، مرسلہ احمد خاں صاحب، یکم جمادی الاولیٰ ۱۳۳۳ھ

اے یعنی اگر حمل زنا کا ہے تو ماننا کہ اختیار ہے چاہے اس عورت کو رکھے یا طلاق دے کر علیحدہ کر دے [illegible]

[illegible]

[illegible] ... باب الطلاق [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید نے ہندہ کے ساتھ اس کے بچپنے میں نکاح کیا جب ہندہ بالغہ ہوئی تو اس کی ماں نے زید سے کہلا بھیجا کہ وہ اپنی بیوی ہندہ کو لے جائے۔ مگر اس نے کچھ پرواہ نہ کی اور باوجود متعدد بار کہلا بھیجنے کے اس کو نہیں لے گیا۔ تو آخر کار ہندہ کو اس کی ماں نے بلا نکاح ایک شخص کے ساتھ دیدیا یعنی اس کو اس پر متصرف کر دیا، بعدہ ان لوگوں کے کہنے سننے سے زید نے طلاق دیدی، عدت کے ایام بھی ہندہ نے غیر مرد کے ساتھ جس کے ساتھ پہلے تھی گذارے، بعد عدت پھر اسی کے ساتھ نکاح کر دیا تو آیا یہ نکاح درست ہے یا نہیں؟ اور اب ہندہ کو کیا کرنا چاہئے۔

الجواب: نکاح مذکور درست ہے، بعدم المانع بلکہ زید و ہندہ میں خلوت بھی نہ ہوئی تو عدت بھی واجب نہ تھی، قال اللہ تعالیٰ یاایہا الذین آمنوا اذا نکحتم المؤمنات ثم طلقتموہن من قبل ان تمسوہن فما لکم علیہن من عدۃ تعتدونہا۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے[۱]: ولا عدۃ علی المطلقۃ قبل الدخول۔ ماں کا غیر شخص کے حوالہ کر دینا اور خود ہندہ اور اس شخص کا ناجائز تعلق کرنا حرام اور سخت حرام تھا، ان سب پر توبہ فرض ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: موضع ... تحصیل بہیڑی، ضلع بریلی، مسئولہ کریم اللہ، ۱۱ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۳ھ

ایک شخص نے بیوہ اور وارثہ حاملہ عورت کے ساتھ شرع کیا اور چھ ماہ کے بعد اس عورت کو ایک لڑکی پیدا ہوئی، اس میں کچھ حرج شرعی ہے؟

الجواب: بیان سائل سے معلوم ہوا کہ عورت بیوہ تھی اور اب اس کے بیوہ ہونے کو دو سال ہوئے۔ لہٰذا ممکن ہے کہ پہلے شوہر سے حاملہ ہو کہ ہمارے نزدیک اکثر مدت حمل دو سال ہے اور اس صورت میں یہ نکاح باطل ہے کہ حاملہ کی عدت وضع حمل ہے، قال اللہ تعالیٰ: واولات الاحمال اجلہن ان یضعن حملہن، اور عدت میں نکاح نہیں ہو سکتا، اور اگر شوہر کی موت کے وقت حمل نہ تھا تو چار ماہ دس دن پر عدت پوری ہو گئی، اور نکاح صحیح ہو گیا، اور بعد نکاح چھ ماہ پر یہ بچہ پیدا ہوا تو یہ بچہ اسی دوسرے شوہر کا قرار پائے گا کہ حمل کی کم مدت چھ ماہ ہے، اس صورت میں کوئی اعتراض نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: از موضع بچوی تحصیل فرید پور، ضلع بریلی، مرسلہ شرافت علی شاہ، ۲۷ ربیع الآخر ۱۳۳۳ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ ہمارے موضع میں ایک قصہ درپیش آیا کہ ایک بیوہ عورت سات یا آٹھ سال کی تھی اور ایک دوسرے آدمی سے لگی تھی کہ حمل ظاہر ہو گیا، پیدائش کے عنقریب اس شخص نے کہا میرا نکاح کر دو، پیش امام نے منع کیا کہ یہ نکاح جائز نہیں، کیونکہ حمل کا ساتواں ماہ ہے۔ نعمت اللہ نے کہا نکاح جائز ہے، میں نکاح کر دوں گا، اور نکاح پڑھا دیا، اور جو حکم شرع شریف ہو اس پر عمل کیا جائے اور میانے

۱؎ ص ۳۴۳ ج ۲، باب العدۃ

کیا مولوی صاحب کے یہاں سے فتویٰ دے آؤں تو جواب دوں گا۔ فقط۔

الجواب: جب کہ حمل زنا کا ہو تو اس حالت میں نکاح جائز ہے اور خود صاحبِ زانی سے نکاح ہوا تو اسی حالت میں صحبت بھی کر سکتا ہے۔ عالمگیری میں ہے، قال ابو حنیفۃ و محمد رحمہما اللہ تعالیٰ یجوز ان یتزوج امرأۃ حاملا من الزنا ولا یطؤہا حتی تضع وفی مجموع النوازل اذا تزوج امرأۃ قد زنی ہو بہا وظہر بہا حبل فالنکاح جائز عند الکل وله ان یطأہا عند الکل۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: از موضع جگجیون پور، ڈاکخانہ فرید پور، ضلع بریلی، مرسلہ عبد الرحمن، ربیع الآخر ۱۳۴۳ھ۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک عورت سے زید ناجائز حمل سے رہ گئی، زید کہتا ہے میرا حمل ہے اور عورت بھی کہتی ہے کہ زید کا حمل ہے، حمد اللہ، سراج الدین، نور محمد وغیرہ جہل حدیث سے اس نکاح کو جائز کر کے پڑھا چکے ہیں، قرآن شریف کا دوسرا پارہ اس نکاح کو ناجائز کر رہا ہے، اب آپ فرمائیے کہ یہ نکاح جائز ہے یا ناجائز، اگر ناجائز ہے تو نکاح کو جائز کر کے پڑھانے والوں کی کیا سزا ہے، ان لوگوں کا نکاح رہا یا جاتا رہا، اور یہ بھی فرمائیے کہ جہل حدیث کیسی کتاب ہے، جس میں مفصل ذیل مسئلے ہیں۔

(۱) حاملہ عورت دوسرے سے نکاح کرے تو صحبت ناجائز اور نکاح جائز۔ (۲) زید رات کو اپنی بیوی کے دھوکہ میں خوشدامن کے پاس چلا گیا تو بیوی حرام ہو گئی۔ (۳) زید رات کو اپنی بیوی کے دھوکہ میں اپنی لڑکی کے پاس چلا گیا تو بیوی حرام ہو گئی۔ (۴) زید نے ایک عورت سے زنا کیا اور اس کو حمل رہ گیا تو نکاح اور صحبت جائز ہے۔

اس قسم کے مسئلے جہل حدیث میں ہیں، یہ کتاب کس کی تحریر ہے اور کیسی ہے؟

الجواب: یہ سوال فقیر کے پاس تیسری مرتبہ آیا، جو جواب لکھا جا چکا ہے وہ دیکھ لے۔ حمل جب زنا کا ہو تو نکاح جائز ہے اور کوئی آیت کسی پارے کی ایسے نکاح کو منع نہیں کرتی، دلیل اور عبارت پہلے فتووں میں لکھ دی گئی ہے، فقیر کو نہیں معلوم کہ رسالہ کس نے جہل حدیث کو چھاپا ہے، لہٰذا اس کا معتبر یا نامعتبر ہونا کس طرح کہا جا سکتا ہے، تین مسئلے پچھلے صحیح ہیں، اور پہلے مسئلہ میں جب حمل زنا کا ہو اور نکاح غیر زانی سے ہو تو صحبت ناجائز اور نکاح جائز۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: از موضع ذخیرہ ڈاکخانہ مانہ، ضلع ڈیرہ غازی خان، ۲۰ جمادی الاولیٰ ۱۳۴۳ھ۔

چہ می فرمایند علمائے دین شرع متین اندریں مسئلہ کہ مسمی زید ولد عمرو زوجہ اللہ کے مسماۃ سبھائی دو دختر مسماۃ جنت و از مسماۃ سبھائی زید را یک پسر است، مسمی میشہ و مسمی جنت قبل از نکاح زید مسمی بیوہ نکاح کردہ بود و از زن اول بطن جنت مسماۃ راستی پیدا شدہ بود و ...

؎ عالمگیری، ص ۲۸۰، باب المحرمات، مجیدی، قسم سادس المحرمات ...

بعد بلوغ دختری احمد نکاح نمود وازوے پسرے متولد شدہ بود دیگر دختر مسماۃ بھرانواں از زید بہ خورد دو شکم او بود بعدہ دراں حالت منکوحۂ زید بہ مسماۃ راستی زنا کرد وقبل از حمل نیز زید و مسماۃ راستی زنا کردہ بودند بعدہ ازوے دختر متولد شد مسماۃ بھرانواں بعدہ ومسماۃ بھرانواں را بہ منکوحۂ پسر زید نکاح کردند بیان فرمایند کہ ایں نکاح شرعاً جائز است یا نہ بینوا توجروا۔

الجواب: چوں زید با بیٹی خود مسماۃ راستی زنا کرد مادر شی یعنی مسماۃ جنت بروے حرام گشت وازنکاح بیروں شد کہ مادر موطوءہ بروطی حرام است، در درمختار[1] است وحرم اصل مزنیتہ۔ مگر دختر راستی مسماۃ بھرانواں بر پسر زید حرام نیست کہ سبب فساد آب موت یافتہ نمی شود، چرا کہ زید با راستی زنا کرد وازیں جہت راستی بر پسر زید حرام خواہد شد نہ کہ دختر شی بھرانواں زیرا کہ دختر مزنیہ پیش از ربیبہ نیست و چوں ربیبۂ پدر بر پسر حرام نیست پس دختر مزنیہ بر پسر زانی چرا حرام خواہد شد۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: مسئولہ مولوی شفاء الرحمن طالب علم مدرسہ اہل سنت بریلی، ١٠ جمادی الاولیٰ ١٣٤٣ھ۔

نصاریٰ یا یہودی اہل کتاب کی لڑکی سے بلا اسلام لائے ہوئے شادی کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: یہود ونصاریٰ اب اس قسم کے نہیں رہے جو زمانہ سابق میں تھے، آج کل تو بالکل دہریہ ونیچریہ ہیں لہٰذا ان کے وہ احکام نہیں جو نصاریٰ کے تھے کہ مسلمان کا نکاح نصرانیہ سے ہو جائے، ان کا ذبیحہ جائز ہو۔ قال اللہ تعالیٰ الیوم احل لکم الطیبٰت وطعام الذین اوتوا الکتٰب حل لکم وطعامکم حل لہم والمحصنٰت من المؤمنٰت والمحصنٰت من الذین اوتوا الکتٰب من قبلکم۔ بلکہ اب تو علماء تصریح فرماتے ہیں [illegible] نکاح کتابیہ حلال ہے [illegible] کتابیہ حربیہ ہو تو مکروہ تحریمی قریب بحرام در مختار میں ہے [illegible]

[illegible]

فتح القدیر میں فرمایا [illegible] پھر فرمایا [illegible]

رد المحتار میں ہے [illegible]

[illegible]

مسئلہ (۱) مسئولہ عبد الرحمن طالب علم مدرسہ اہل سنت، ۲۹ رجمادی الاولی ۱۳۴۳ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین کہ زید نے ایک عورت سے زنا کیا اب زید کا لڑکا بکر اس عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہے جائز ہے یا نہیں؟

الجواب بکر پر وہ عورت حرام ہے اس سے نکاح نہیں کر سکتا، عالمگیری شرح میں ہے: تحرم الموطوءۃ علی آباء الواطی واجدادہ وان علوا وابنائہ وان سفلوا (۱) واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۱) [illegible]

مسئلہ (۲) اگر بکر پسر زید اس عورت سے جس سے اس کے باپ نے زنا کیا ہے اس کی بہن سے نکاح کرنا چاہتا ہے جائز ہے یا نہیں؟

الجواب (۲) اس کی بہن سے نکاح کر سکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ (۳) زید نے اپنی ساس کو شہوت کی نگاہ سے دیکھا یا چھوا ہر دو صورت میں اس کی بیوی اس کے نکاح میں رہی یا نہیں، اگر نکاح میں نہیں رہی تو پھر زید سے نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں؟

[illegible]

الجواب: نظر بشہوت سے حرمت مصاہرت اس وقت ہوتی ہے جب کہ نظر فرج داخل کی طرف ہو، اس کے سر یا کسی اور عضو کی طرف حتی کہ فرج خارج کی طرف بھی نظر سے حرمت نہ ہوگی، یہ درمختار[1] میں ہے۔ (المعتبر النظر الی الفرج الداخل) اگر پہلی قسم کا دیکھنا پایا گیا یا شہوت کے ساتھ چھوا تو صورت مسئولہ میں ہندہ زید پر حرام ہو گئی، اب پھر نکاح بھی نہیں ہو سکتا۔ عالمگیری[2] میں ہے: کما تثبت هذه الحرمة بالوطء تثبت بالمس والتقبيل والنظر الى الفرج بشهوة كذا في الذخيرة سواء كان بنكاح او ملك او فجور عندنا كذا في التتارخانية۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: عمرو نے اپنی سوتیلی ماں ہندہ سے زنا کیا، اب ہندہ عمرو کے باپ پر حرام ہو گئی یا نہیں، دوسرے ہندہ کا نکاح پھر دوبارہ عمرو یا عمرو کے باپ سے ہو سکتا ہے یا نہیں؟ بینوا بالکتاب توجروا یوم الحساب۔

الجواب: ہندہ عمرو کے باپ پر حرام ہو گئی، اس کا نکاح عمرو سے ہو سکتا ہے، نہ عمرو کے باپ سے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: مولوی عبد الحکیم صاحب مدرسہ منظر العلوم محلہ سکندر پور ضلع بلیا، ۳۰ صفر ۱۳۲۵ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و فقہائے عظام اس مسئلہ میں کہ دو حقیقی بہنیں ہیں، ایک سے باپ نے نکاح کیا، دوسری سے بیٹے نے، یہ دونوں نکاح صحیح ہیں یا باطل یا ایک صحیح اور ایک باطل، اگر دونوں یا ان میں سے ایک باطل تو کیا علت۔

(۲) سوتیلی خالہ کا اطلاق صرف ماں کی سوتیلی بہن پر ہے یا سوتیلی ماں کی بہن پر بھی ہو سکتا ہے؟

الجواب: دونوں نکاح صحیح ہیں، ان میں کسی کے باطل ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔ قال اللہ تعالیٰ: واحل لکم ما وراء ذلکم، اور یہ ظاہر ہے کہ دونوں محرمات کی قسم میں داخل نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) خالہ ماں کی بہن کو کہتے ہیں خواہ وہ دونوں نسب میں ایک ماں باپ سے ہوں یا صرف ماں یا صرف باپ میں شرکت ہو۔ تفسیر جلالین[3] میں زیر قول اللہ وخالاتکم ہے: ای اخوات امہاتکم من جہۃ ... فتاویٰ عالمگیری[4] میں ہے: واما الخالات فخالتہ لاب وام وخالتہ لاب وخالتہ لام وخالات آبائہ و امہاتہ۔ سوتیلی خالہ کے معنی یہ ہیں کہ ماں کی سوتیلی بہن، نہ سوتیلی ماں کی بہن۔ سوتیلی ماں، ماں ہے نہ اس کی بہن خالہ۔ قال اللہ تعالیٰ: ان امہاتہم الا الّٰئی ولدنہم۔ ماں ہی وہ ہیں جنہوں نے انہیں جنا۔ سوتیلی ماں جب ماں نہیں تو اس کی بہن خالہ کیونکر ہو سکتی ہے۔ باپ کی منکوحہ ہونے کی وجہ سے ماں کہہ کر پکارتے ہیں اور اس کی بہن کو خالہ، بلکہ اتنی ہی بات پر اکتفا نہیں کرتے، اس کی چچازاد، پھوپھی زاد، خالہ زاد بہنوں کو بھی خالہ کہتے ہیں بلکہ اس محلہ یا بستی میں اس کی ہم عمر تمام عورتوں کو خالہ کہا جاتا ہے۔ یہ اطلاقات عرفی یا اعتباری ہیں، روی کے لئے ہوتے ہیں، ان سے نہ رشتہ ثابت ہو، نہ ان کی بنا پر شرعی احکام جاری ہوں۔ چچا یا پھوپھی یا خالہ کی لڑکیوں کو عام طور پر بہن کہتے ہیں تو کیا انہیں محرم میں داخل کر کے ان سے نکاح حرام کیا جا سکتا ہے، ہرگز نہیں۔

---

[1] ... کتاب النکاح فصل فی المحرمات ... [2] ... باب المحرمات، قسم ثالث ... [3] ... [4] ... قسم اول ... (مجیدی)

اسی طرح سوتیلی ماں کی بہن کو تصور کرنا چاہئے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۔ از پالی مرسلہ عبد الکریم حاجی ہاشم ۲۰ صفر ۱۳۴۵ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ میں کہ کسی شخص نے اپنی ممانی سے نکاح کیا وہ نکاح جائز ہے یا نہیں؟

الجواب ۔ ماموں کے مرنے یا طلاق دینے اور عدت گزر نے کے بعد ممانی سے نکاح جائز ہے کہ یہ محارم کے کسی قسم میں داخل نہیں، قال اللہ تعالیٰ و احل لکم ما وراء ذلکم۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۔ مرسلہ شیخ ولی اللہ صاحب از سکندر پور، ضلع بلیا، ۷ شعبان ۱۳۴۵ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید نے اپنی منکوحہ سے وطی کی اور اس سے دو لڑکے موجود ہیں، ایک چار برس کا اور ایک دو برس کا اس کے بعد زید نے اپنی بیوی کی بالغہ بہن [illegible] کنواری ہے، اس سے کسی طرح مباشرت ہو گئی، اتفاق سے حمل قرار پا گیا، مگر حمل کے آٹھ ماہ گزرنے پر وہ مر گئی، تو کیا زید کی پہلی بیوی کے ساتھ نکاح قائم رہا یا نہیں؟

الجواب ۔ معاذ اللہ یہ فعل بیشک حرام ہے، مگر اس کی وجہ سے نکاح نہیں ٹوٹا، وہ بدستور اس کی زوجہ ہے، زنا سے حرمت چار رشتوں میں ثابت ہوتی ہے مزنیہ زانی کے اصول و فروع پر حرام ہو جاتی ہے اور زانی پر مزنیہ کے اصول و فروع حرام ہیں، اصول میں ہے نہ فروع میں، تو اس کی حرمت کی کوئی وجہ نہیں، بحر الرائق میں ہے [illegible] حرمة المصاهرة [illegible] حرمة [illegible] و حرمة [illegible] علمنا [illegible] و حرمة [illegible] ۔ الخ، در مختار میں خلاصہ سے ہے، وطی اخت امرأته لا تحرم علیه امرأته ۔ البتہ بحکم بخاری شریف میں ہے، قال [illegible] اخت امرأته لم تحرم علیه امرأته [illegible] والی بالشبہ ہو لیکن قریب تک ہو اس کی عدت پوری ہو جائے زوجہ سے وطی جائز نہیں، مگر نکاح میں اب بھی خرابی نہ آئے گی، در مختار میں ہے، قوله [illegible] المصاهرة [illegible] حرمة [illegible] الخ، [illegible] بشبهة قال [illegible] امرأته بشبهة تحرم امرأته ما لم تنقض عدة ذات الشبهة، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۔ از قصبہ سلونبر ریاست اودے پور، میواڑ، مرسلہ ذوالفقار احمد جمیل نوری، ۷ شعبان ۱۳۴۵ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین حسب ذیل مسئلوں میں کہ زید و عمرو دونوں نو مسلم ہیں، جن میں سے زید نے ابتدا ہی سے [illegible] میں پرورش پائی اور عمرو نے قوم بوہرا جن کو فرقہ اسماعیلیہ میں پرورش پائی، دونوں اپنے اپنے مالک کے مذہب پر تھے، اور ان کے عقائد

[illegible]

از روے مذہب جس جس فرقہ میں وہ ہیں، اسی کے موافق ہیں، زید کا لڑکا مذہب اسماعیلیہ بوہرہ اور عمرو کی لڑکی اہل سنت و جماعت ز مسلم کے ساتھ نکاح کا منعقد ہونا جائز ہے یا نہیں، از روے شرع شریف مناکحت درمیان اہل سنت و جماعت و فرقہ شیعہ و اسماعیلیہ و اثنا عشریہ ہو سکتا ہے یا نہیں، مشرح عمومے، تمام فرمائیں کیونکہ بعض علماء نے فرقہ بوہران کا کھانا ناجائز قرار دیا؟

الجواب: روافض زمانہ کو سب شیخین کرنے کی وجہ سے بحکم فقہاے کرام کافر ہیں، درمختار[1] میں ہے، فی البحر عن الجوهرة معزیا للشهید من سب الشیخین او طعن فیهما کفر ولا تقبل توبته وبه اخذ الدبوسی وابو اللیث وهو المختار للفتوی اهـ وجزم به فی الاشباه واقره المصنف، اور اگر قرآن مجید کو ناقص بتائے یا ائمہ کرام کو انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام سے افضل کہے جیسا کہ عموماً اس زمانہ کے روافض میں پایا جاتا ہے یا پارسیوں کو اپنا امام و پیشوا کہے، تو حکم مسلمان ہی جانتے ہوں تو بلا شبہ خارج از ملت و جنہ کافر ہیں، بہر حال سنیہ کا نکاح رافضی سے نہیں ہو سکتا، فرض ہے کہ عورت اس سے فوراً جدا ہو جائے اور جدا کر دی جائے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: از ہوڑہ کلکتہ مرسلہ جان محمد رضوی، ۴ ذیقعدہ ۱۳۴۵ھ

کیا فرماتے ہیں علماے دین اس مسئلہ میں کہ زید نے اپنے برادر حقیقی کے انتقال کے بعد بھاوج سے نکاح کیا، جس کے دو بچے عمرو اور ہندہ تھی، اور لڑکی مذکورہ کی شادی زید نے بکر سے کر دی، کچھ عرصہ گزرنے کے بعد بھاوج کے بطن سے ایک لڑکی سکینہ پیدا ہوئی اور زید کا بھی انتقال ہو گیا، عمرو نے جو سکینہ کا بھائی ہے، اگرچہ زید کے صلب سے نہیں، ہندہ کے شوہر بکر سے سکینہ کا بھی نکاح عقد کر دیا، اس پر برادری والے مانع ہوئے، تب بھی کچھ خیال نہ کیا، اس وجہ سے اس کے یہاں کھانا پینا شادی بیاہ وغیرہ سب ترک کر دیئے، اس بنا پر کہ یہ دونوں بہنیں ہیں، گرچہ باپ دو ہیں لیکن ماں تو ایک ہے، ایسا کہ برادری والوں کا درست ہے یا نہیں، اور عمرو پر شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے، کفارہ وغیرہ لازم ہوگا یا کیا، ان کے علیحدہ ہونے کی کیا صورت ہے، جبکہ مسلمان کہتے پڑتے ہیں کہ یا نہیں، لہذا صورت مسئولہ میں شریعت مطہرہ کا جو حکم ہو تحریر فرمائیں۔

الجواب: جب کہ ہندہ بکر کے نکاح یا عدت میں ہے تو سکینہ کے ساتھ اس کا نکاح نہیں ہو سکتا کہ جمع بین الاختین حرام ہے، قال اللہ تعالیٰ: وان تجمعوا بین الاختین، بکر اور سکینہ پر فرض ہے کہ فوراً ایک دوسرے سے علیحدہ ہو جائیں اور بعد تفریق و عدت کسی اور سے نکاح کرے، فتاویٰ عالمگیری[2] میں ہے: ولو تزوج بامرأتین فی عقدة واحدة ... النکاح الاخیرة فاسد ویجب علیه ان یفارقها ولو علم القاضی بذلک یفرق بینهما، مسلمانوں پر لازم ہے کہ بکر کو سکینہ کے چھوڑنے پر مجبور کریں، اور نہ چھوڑے تو اس کے ساتھ کھانا پینا، اٹھنا بیٹھنا سب چھوڑ دیں، اور نیز عمرو پر بھی لازم ہے کہ ان دونوں کی جدائی میں پوری کوشش کرے اور اپنی حرکت قبیحہ سے صدق دل سے توبہ کرے، اگر عمرو توبہ کرے اور پوری کوشش

[1] ص ۴۹۲، ج ۳، باب المرتد، عثمانیہ۔ [2] ص ۲۷۰، ج ۱، باب المحرمات، قسم ۱، مجیدی۔ (۱۲ مجدی)

جدائی میں کرے اور کامیاب نہ ہو سکے تو معذور کہا جائے اور اسے برادری میں شامل کر لیا جائے اور جب تک یہ دونوں کام نہ کرے اس کو بدستور علٰحدہ رکھیں سلام کلام کھانا پینا سب ترک رکھیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۔ ۱۸ وارد ضلع علی گڑھ مرسلہ مولانا مولوی عمادالدین صاحب۔ یکم محرم الحرام ۱۳۴۶ھ۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص پہلے قادیانی تھا اب قادیانی ہونے سے انکار کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں بہائی ہوں یعنی بہاء اللہ کا معتقد اور اس کے مذہب پر ہوں، بہاء اللہ وہ شخص ہے جس کی نسبت اخبار وغیرہ میں لکھا ہے اور بہت مشہور ہے کہ وہ مدعی نبوت تھا جس کا زمانہ عنقریب گذرا ہے دریافت طلب یہ امر ہے کہ ایک مسلمہ سنیہ حنفیہ سیدانی لڑکی کا نکاح شخص مذکور سے شرعاً جائز ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب ۔ حضور اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ عزوجل نے خاتم النبیین بنا کر مبعوث فرمایا، حضور کے بعد کوئی دوسرا نبی نہیں ہو سکتا، بکثرت احادیث صحیحہ اس پر ناطق اور خود قرآن حکیم کی نص قطعی، ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین، اس امر پر شاہد جو شخص حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی جدید کے آنے کا قائل ہو یا اسے جائز مانے، نعتقاً یقیناً کافر و مرتد ہے۔ اگر وہ شخص قادیانی تھا تو کافر تھا اور اب بہائی ہے اور بہاء اللہ کو نبی مانا جب بھی کافر ہے، امام قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ شفا شریف میں فرماتے ہیں، وکذلک من ادعی نبوۃ احد مع نبینا صلی اللہ علیہ وسلم او بعدہ او من ادعی النبوۃ لنفسہ الی ان قال فھؤلاء کلھم کفار مکذبون للنبی صلی اللہ علیہ وسلم لانہ اخبر انہ خاتم النبیین لا نبی بعدہ واخبر عن اللہ تعالیٰ انہ خاتم النبیین وانہ ارسل کافۃ للناس واجمعت الامۃ علی حمل ھذا الکلام علی ظاھرہ وان مفھومہ المراد بہ دون تاویل ولا تخصیص فلا شک فی کفر ھؤلاء الطوائف کلھا قطعاً اجماعاً وسمعاً۔

نیز ایسے شخص کا نکاح کسی مسلمہ سے نہیں ہو سکتا، حضور فتاویٰ میں جو شخص نکاح کرائے گا سخت کبیرہ شدیدہ کا مرتکب اور زنا کا دلال ہوگا۔ فتاویٰ عالمگیری احکام المرتدین میں ہے، منہا انہ یبطل بالارتداد نحو النکاح فلا یجوز لہ ان یتزوج امرأۃ مسلمۃ ولا مرتدۃ ولا ذمیۃ ولا حرۃ ولا مملوکۃ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۔ مرسلہ شیخ محمد شفیع صاحب منصرم محکمہ مال ریاست اودے پور میواڑ، اندرون محل بیارا صاحب بہادر۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس میں کہ زید نے مسماۃ صالحہ سے نکاح کیا اور اس کے بطن سے ایک لڑکا مسمی عمرو پیدا ہوا جب یہ لڑکا چھ سال کا ہوا تب مسماۃ صالحہ بقضائے الٰہی انتقال کر گئی، قریب ایک سال کے بعد زید نے مسماۃ معینہ سے نکاح ثانی

له شفا شریف ص ۲۷۰ ۔ ۲۷۱ ۔ ج ۲ شرح ملا علی قاری باب ثالث فصل حرمت اقوال کفر۔

[illegible]

الجواب — [illegible] واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ — [illegible]

الجواب — [illegible] واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ — [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

الجواب [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مسئلہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

الجواب: بکر کے لڑکے کا زید کی بہن کی لڑکی سے اور بکر کی لڑکی کا زید کے بیٹے کے ساتھ نکاح ہو سکتا ہے کوئی وجہ ممانعت نہیں، بلکہ اگر زید کے حقیقی نواسی نواسے ہوتے جب بھی بکر کے لڑکے لڑکیوں سے نکاح ہو سکتا تھا، اور یہاں تو ان میں کوئی رشتہ ہی نہیں۔ قال اللہ تعالیٰ: واحل لکم ما وراء ذلکم۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: از قصبہ وڈاکھا گوپی گنج ضلع مرزاپور، مرسلہ جناب مولوی منظور حسین رضوی امجدی مدرس مدرسہ اسلامیہ رضویہ۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید کا باپ بکر نے زید کی عورت سے زنا کیا، یعنی زید نے خود ایک چارپائی پر زنا کرتے ہوئے پکڑ کر باہر آیا اور شور کیا، جس کو عبد الحمید وغیرہ نے سنا، وجہ زید سے دریافت کیا، اس نے اقرار زنا کیا، لیکن بکر نے انکار کیا، برادری والوں نے دریافت معاملہ کیا تو زوجہ زید نے کہا میرا پستان پکڑا تھا، بکر سے دریافت کیا تو اس نے بھی اقرار کیا تو اس صورت میں زوجہ زید، زید کے لئے حرام ہوئی یا نہیں؟

(۲) اس فعل بد کے معلوم ہوتے ہوئے جو شخص زید و بکر کے ساتھ کھاتے اور پیتے ہوں، ان کا کیا حکم ہے؟ بحوالہ کتب معتبرہ جواب عطا فرما کر ممنون بے حد فرمائیں۔

الجواب: صورت مستفسرہ میں زوجہ زید، زید پر حرام ہو گئی کہ اول تو خود زید اپنے باپ کے زنا کا اقرار کرتا ہے، عالمگیری میں ہے[1]: ولو [illegible] نیز اسی میں ہے: [illegible] دوسرے خود عورت و بکر دونوں پستان پکڑنے کے معترف ہیں اور مس بشہوت سے حرمت مصاہرت ثابت ہوتی ہے، اگرچہ بکر شہوت سے انکار کرے جب بھی حرمت ہوگی، اور اس انکار میں اس کی تصدیق نہیں کی جائے گی، عالمگیری میں ہے: ولو مس ثم قال لم اشته صدق الا اذا کان المس [illegible] خلافه۔ بہر حال زید اس عورت کو چھوڑ دے۔

(۲) زید کے ساتھ مخالطت کی کوئی وجہ نہیں، البتہ بکر نے یہ خبیث حرکت کی اس پر توبہ لازم ہے، توبہ نہ کرے تو اس سے میل جول ترک کر دیا جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: از دوراساوڈا کاٹھیاواڑ، مرسلہ نور محمد حاجی عبد اللہ میاں پیش امام ۱۰ ذی الحجہ ۱۳۴۷ھ۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک مسلمان کی لڑکی جس کی عمر بیس برس ہے اور اس کی شادی نہیں ہوئی ایک ہندو نے اس لڑکی سے جبراً زنا کیا اور حمل رہ گیا، تین ماہ کا حمل تھا کہ ایک مسلمان کے ساتھ اس لڑکی کا نکاح ہوا، اور چھ ماہ بعد بچہ پیدا ہوا، اس کے

۱؎ [illegible] باب المحرمات، قسم ثانی [illegible] ایضاً [illegible]

خاوند کو معلوم نہ ہوا، اس وقت یہ بچہ یا کر کل گر گیا، مگر نکاح کے تین چار ماہ بعد معلوم ہوا عورت سے پوچھا گیا تو کہا کہ مجھ سے فلاں ہندو نے جبراً زنا کیا اور حمل رہنے کے بعد میرے ماں باپ نے مجھ سے کہا اس بات کو چھپانا ورنہ ہماری عزت جائے گی۔ تو اب یہ نکاح ہوا یا نہیں، جو حکم شریعت کا ہو تحریر کیا جائے۔

الجواب: اولاً تو یہ ثابت کرنا کہ وقت نکاح حمل موجود تھا، دشوار ہے کیونکہ نکاح سے چھ ماہ بعد بچہ پیدا ہوا ہے اور اقل مدت حمل چھ ماہ ہے، ہو سکتا ہے کہ اسی شوہر کا بچہ ہو، ثانیاً فرض بھی کیا جائے کہ وقت نکاح عورت زنا سے حاملہ تھی جب بھی نکاح درست ہے، البتہ اس صورت میں اگر شوہر کو یہ معلوم ہو کہ حاملہ ہے تو جب تک بچہ پیدا نہ ہو جائے، تو اس سے جماع جائز نہیں۔ درمختار میں ہے: صح نکاح حبلی من زنا لا حبلی من غیرہ ای الزنا لثبوت نسب حملها ... وان حرم وطؤها ودواعیه حتی تضع۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: از سندھ ڈاکخانہ رانی پور، شہر درازہ شریف درگاہ کلی، مدرسہ عربیہ مرسلہ جناب مولوی قمر الدین صاحب مدرس۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و شرع متین اس مسئلہ میں کہ مسماۃ نصیحان کا عقد نکاح اول گوہر سے تھا جس سے نصیحان مذکورہ کو ایک بیٹی مسماۃ بانی پیدا ہوئی، بعد میں نصیحان زوجہ گوہر کا عقد نکاح گوہر کے مر جانے کے بعد فیروز سے کیا، اس مسماۃ فیروز سے ایک بیٹی پیدا ہوئی جو کہ مسماۃ سیبانی زوجہ مسمی بڈھ کی ہے، اب یہی شخص مسمی بڈھ نے دوسری عورت مسمی سلیمان بنت بانی سے نکاح کیا ہے، اب اس صورت میں شریعت کیا حکم فرماتی ہے، بدلائل خدمت توجہ واضح فرمائیں۔



الجواب: سیبانی اور بانی دونوں نصیحان کی بیٹیاں ہیں، دونوں آپس میں بہنیں ہیں، دونوں کے باپ اگرچہ دو ہیں، مگر ماں دونوں کی ایک ہے، اس رشتہ سے سیبانی سلیمان کی خالہ ہوئی، اگر سیبانی زندہ ہے اور بڈھ کی زوجیت میں ہے تو بڈھ کا نکاح سلیمان سے نہیں ہو سکتا، حدیث میں ہے: لا یجمع بین المرأة وعمتها ولا بین المرأة وخالتها، عورت اور اس کی پھوپھی کو جمع نہ کیا جائے اور نہ عورت اور اس کی خالہ کو جمع کیا جائے، اس حدیث کو بخاری و مسلم نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا، دوسری حدیث میں ہے: لا تنکح المرأة علی عمتها ولا علی خالتها، جس عورت کی پھوپھی یا خالہ نکاح میں ہے اس سے نکاح نہیں کر سکتا، اور نہ عورت اس کو نہیں کہتے کہ اس کی ماں ... دونوں ایک باپ

۱؎ درمختار ص ... ردالمحتار ص ... ۲؎ مشکوٰۃ ص ... عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ۳؎ سنن النسائی ص ... باب الجمع بین المرأة وعمتها، وتحریم الجمع بین المرأة وخالتها عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ۔

ہوں۔ بلکہ اس کی تین صورتیں ہیں۔ وہ دونوں ایک ماں باپ سے ہوں یا صرف باپ ایک ہو، مائیں دو، یا ماں ایک ہو باپ دو۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے: واما الخالات فخالتہ لاب وام وخالتہ لاب وخالتہ لام۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۹: مسئولہ مولوی [illegible] صاحب ناگپوری ۲۰ شعبان ۱۳۴۶ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص کی ایک بیوی کو ایک لڑکی تھی، اس لڑکی کی نواسی جو کہ موجود ہے اس کا نام ہندہ ہے اور شخص مذکور کی دوسری بیوی کا ایک لڑکا ہے جس کا نام محمد عمر ہے اور ہندہ کا باپ اپنی لڑکی کو محمد عمر سے منسوب کرنا چاہتا ہے آیا یہ رشتہ ہو سکتا ہے یا نہ جائز ہوگا۔

الجواب: بیان سائل سے معلوم ہوا کہ وہ لڑکا اسی شخص مذکور کا ہے اس صورت میں ہندہ کی نانی اس لڑکے کی سوتیلی بہن ہوئی لہٰذا باہم نکاح حرام ہے۔ قال اللہ تعالیٰ: وبنات الاخت۔ تنویر الابصار میں ہے: حرم اصلہ وفرعہ وبنت اخیہ واختہ وبنتہا۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے: وکذا بنات الاخ والاخت وان سفلن۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۰: از چوبیس پرگنہ ڈاکخانہ [illegible] مقام [illegible] جامع مسجد مرسلہ جناب شاہ محمد [illegible] امام ۱۳ صفر المظفر ۱۳۴۸ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ مسمی زید کا بوقت عقد بحالت ہوش و حواس درست تھا۔ زمانہ دو برس لگ بھگ اب تک چار برس کا ہوتا ہے کہ دماغ خراب ہو چکا، علاج وغیرہ سب کچھ ہوا لیکن اس کے اچھے ہونے کی صورت دکھلائی نہیں دیتی ہے۔ اب اس کی بیوی بہت انتظار کر چکی ہے اس کا خیال بدلا ہوا ہے، زنا کا خوف ہے آیا وہ کیا کرے، دوسرا عقد کرے یا یوں ہی بیٹھی رہے، حالانکہ مسماۃ مذکورہ کے خسر و خوشدامن کہتے ہیں کہ جو جی چاہے کر سکتی ہو کہاں تک انتظار کرو گی۔ اب شرع شریف سے کیا حکم ہوتا ہے؟

الجواب: ہمارے مذہب میں جنون کی وجہ سے نکاح فسخ نہیں کیا جا سکتا، عورت صبر کرے ہاں قاضی غیر حنفی جس کا مذہب یہ ہو کہ ایسی صورت میں نکاح فسخ ہو سکتا ہے وہ اگر نکاح فسخ کر دے تو فسخ ہو جائے گا مگر ہندوستان میں قاضی ہی نہیں لہٰذا یہاں اس کا امکان نہیں۔ درمختار میں ہے: ولا یتخیر احد الزوجین بعیب الآخر ولو فاحشا کجنون وجذام وبرص ورتق وقرن وخالف الائمۃ الثلاثۃ فی الخمسۃ لو بالزوج ولو قضی بالرد صح۔ رد المحتار میں ہے: ای لیس لواحد من الزوجین خیار فسخ النکاح بعیب فی الآخر عند ابی حنیفۃ وابی یوسف وھو قول عطاء والنخعی وعمر بن عبد العزیز وابی الزناد وابی قلابۃ وابن ابی لیلی والاوزاعی والثوری والخطابی وداؤد الظاھری واتباعہ وفی البحر انہ مذھب ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ البتہ اگر شوہر ہوش میں آنے کے بعد طلاق دے دے تو طلاق ہو سکتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

---

۱ [illegible] باب المحرمات قسم اول [illegible] ۲ [illegible] حاشیہ [illegible]
[illegible]

[illegible]

(بقیہ ص [illegible] پر)

مسئلہ :- از قصبہ میرپور علاقہ [illegible] مرسلہ جناب حسین بخش صاحب۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک منکوحہ عورت کا نکاح شوہر سے طلاق دلائے بغیر اس کے باپ نے دوسرے شخص سے پڑھوا دیا حالانکہ شوہر نے نہ طلاق دی اور نہ کوئی اس کا گواہ، وہ [illegible] آیا ایسا نکاح شریعت اسلامی میں جائز ہو سکتا ہے، بینوا توجروا۔

الجواب :- شوہر والی عورت سے نکاح نہیں ہو سکتا، اس سے نکاح حرام قطعی ہے، قال اللہ تعالیٰ والمحصنٰت من النساء۔ یہ مسئلہ ایسا نہیں جسے علماء سے پوچھنے کی ضرورت ہو، مسلمان کا بچہ بچہ جانتا ہے کہ نکاح نہیں ہو سکتا، دوسرے کے پاس جب تک رہے گی زنا خالص ہوگا، اس عورت کا باپ اور نکاح کے وکیل و گواہ اور جتنے مجلس نکاح میں شریک ہوئے ان میں سے جسے معلوم تھا کہ وہ شوہر والی عورت ہے ان سب کو تجدید اسلام چاہئے اور تجدید نکاح لازم یعنی یہ سب لوگ خود اپنی اپنی عورتوں سے توبہ و تجدید اسلام کے بعد پھر نکاح پڑھوائیں اور جب تک توبہ نہ کریں مسلمان ان سے میل جول سلام کلام سب ترک کر دیں، قال اللہ تعالیٰ واما ینسینک الشیطٰن فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظٰلمین۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

[illegible]

... زیادہ علم والا ہو، اور اگر سب برابر ہوں تو قرعہ اندازی سے فیصلہ کیا جائے ... [illegible]

... [illegible]

(حاشیہ [illegible])

مسئلہ (۱) بہار شریعت میں یہ مسئلہ دیکھا گیا کہ اگر شب کو عورت اور لڑکی ایک جگہ سو رہے ہوں اور خاوند بقصد صحبت عورت کے پاس جا کر سہواً لڑکی کو چھو دے تو عورت نکاح سے باہر ہو جائے، یہ مسئلہ کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ سہواً لڑکی کو عورت سمجھ کر چھو دینے میں وہ عورت کو کھو بیٹھا، آخر غلطی انسان کا شیوہ ہے نیز کسی قسم کا فعل اس سے سرزد نہ ہوا، اور عورت حرام ہو گئی، بینوا توجروا۔

الجواب (۱) حرمت مصاہرت وطی و دواعی وطی دونوں سے ثابت ہو جاتی ہے مثلاً جس عورت سے جماع کیا یا اسے شہوت کے ساتھ چھوا اس کی ماں حرام ہے اور یہ بھی کتب فقہ میں مصرح ہے کہ یہ افعال اگر غلطی سے ہوں جب بھی حرمت ہو جائے گی مثلاً فرض کیجئے کہ کسی عورت کو اپنی عورت سمجھا اور اس سے جماع کیا، عورت کی ماں حرام ہو گئی اگرچہ اس سمجھنے میں اس سے غلطی ہوئی لہذا اب اپنی مشتہاۃ لڑکی کو شہوت کے ساتھ چھوا ہے اور یہ چھونا دواعی وطی میں سے ہے لہذا موجب حرمت مصاہرت ہے، اب رہا آپ کا یہ کہنا کہ انسان سے غلطی ہوتی ہے یہ درست ہے اور اس کا اثر یہ ہے کہ قصداً نہیں ہے تو گنہگار نہ ہوگا، مگر اس فعل کا جو اثر ہے یعنی حرمت وہ تو ثابت ہی ہوگی، مثلاً شیشہ پر اگر غلطی سے بھی پتھر مارے گا جب بھی ٹوٹ جائے گا، آگ میں غلطی سے گرے گا جب بھی جلے گا، مگر غلطی کا یہ نتیجہ ہوگا کہ مواخذۂ اخروی نہ ہوگا، حدیث میں ہے ثلث جدهن جد وهزلهن جد النكاح والطلاق والعتاق، اور حرمت مصاہرت بھی نکاح کے متعلقات سے ہے، لہذا اس میں قصد کا اعتبار نہیں، بہار شریعت میں یہ مسئلہ اس طرح نہیں ہے جو سوال میں درج ہے، بلکہ چند قیود کے ساتھ مقید ہے، ایک یہ کہ لڑکی مشتہاۃ ہو، دوم یہ کہ شہوت کے ساتھ اسے چھوا ہو، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ (۲) از کاسر گنج ضلع [illegible] مرسلہ عبدالمجید، ۱۵ جمادی الاخریٰ ۱۳۳۶ھ۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید کی زوجہ مسماۃ زینب ہے، بسبب امور خانگی میاں بیوی کے درمیان ان بن ہو گئی جس سبب سے زینب اپنے پدر کے گھر گئی، اور زینب کے پدر نے زید کے ساتھ صلح کاری کی تجویز کی لیکن کچھ کارگر نہ ہوا، اس معاملہ میں تخمیناً سات سال گزر گئے، زید بیوی زینب کو آباد کرتے ہیں نہ طلاق دیتے ہیں، بیوی مذکورہ اپنے ایام زندگی بڑی تکلیف کے ساتھ گزارتی ہے، اس لئے علمائے کرام کی خدمت میں عرض پرداز ہے کہ اس عورت کے واسطے شرع محمدی کیا حکم دیتی ہے جس سے وہ اپنے ایام تکلیف کو راحت میں بدلے، اس لئے مہربانی فرما کر جواب کتاب کے مطابق

بقیہ حاشیہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

الجواب [illegible]

[illegible]

مسئلہ [illegible]

[illegible]

الجواب [illegible]

[illegible]

مرتد ہے، اس کے کفر میں ہرگز شک و شبہ کی گنجائش نہیں، قرآن مجید نے ثابت کر دیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں، حدیث میں موجود ہے، لا نبی بعدی یعنی میرے بعد کوئی نبی نہیں، اور فرمایا لو کان بعدی نبی لکان عمر بن الخطاب، جب صحابہ میں کوئی نبی نہ ہوا، خلفائے راشدین تک کسی کو نبوت نہ ملی تو اب کون نبی ہو سکتا ہے، فتاویٰ عالمگیری میں ہے، ومن قال انا رسول الله او قال بالفارسیة من پیغمبرم یرید به من پیغام می برم یکفر ولو انه حین قال هذه المقالة طلب غیره منه المعجزة قیل یکفر الطالب، دوم زید چونکہ مرتد ہو گیا لہٰذا اس کا نکاح باطل ہو گیا، ہندہ پر اب اس کا کوئی حق نہیں، در مختار میں ہے، ویبطل منه النکاح، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۔ از مقام بستی ضلع چتوڑ گڑھ مرسلہ خدا بخش صاحب ۲۱ محرم الحرام ۱۳۵۱ھ۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ہندہ کی شادی زید سے منگنی کرنے کے بعد معلوم ہوا کہ زید غیر مقلد ہے، اب اس کے ساتھ ہندہ کا نکاح کرنا درست ہے یا نہیں، اور اس سے منگنی توڑ دی جائے یا نہیں، بینوا توجروا۔

الجواب ۔ جب کہ زید غیر مقلد ہے تو ہندہ کا اس سے نکاح کرنا ہرگز درست نہیں کیونکہ غیر مقلدین پر بوجوہ کثیرہ کفر لازم ہے، اگر منگنی کر دی ہے تو بھی اس کو توڑ دینا ضروری ہے، ورنہ سخت گناہ کا مرتکب ہوگا، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۔ از موضع بنیاپارہ مرسلہ جناب حکیم ابو محمد عبد الرزاق صاحب ۱۸ جمادی الاخرہ ۱۳۵۱ھ۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زینب و کلثوم دونوں حقیقی بہن ہیں، زینب کی شادی زید سے ہوئی اور کلثوم کی شادی عمرو سے، کسی وجہ سے عمرو نے کلثوم کو تین طلاق دے دیا، اس کے بعد زینب کے شوہر نے کلثوم سے نکاح کرنا چاہا لیکن زینب اس کے خلاف رہی، اب زید نے غصہ میں آکر زینب کو تین طلاق دیدیا، مگر زینب اس طلاق پر راضی نہ ہو کر گھر ہی میں رہی، آخر دونوں بہنوں کی عدت گذر گئی تب زید نے کلثوم سے شادی کر لیا اور زینب نے اپنی بہن سے صلح کر لی اور رہنے لگی، جس کا آٹھ دس یا بیس سال ہوتا ہے، ان واقعات کے بعد کلثوم سے ایک لڑکی زیدہ پیدا ہوئی جس کی عمر سترہ برس کی ہے، چونکہ ان واقعات کو محلہ والے جانتے ہیں اس لئے زبیدہ سے کوئی شادی کرنے پر راضی نہیں، زینب کی طلاق کا

۱۔ مشکوٰۃ [illegible]، ۲۔ مشکوٰۃ شریف [illegible]، ۳۔ [illegible]، ۴۔ [illegible]

۵۔ لو کان فرق الطالب [illegible] وان اسا به اکمل [illegible] اگر کسی نے کہا کہ میں پیغمبر ہوں اور پیغمبر سے [illegible] کہ پیغام لے جانے والا ہوں تو کافر ہے اور اس نے جب یہ بات کہی تو کسی نے اس سے معجزہ طلب کیا تو کہا گیا کہ کافر ہے، اور مشائخ متاخرین نے فرمایا اگر معجزہ طلب کرنے والے کی نیت اس کا عاجز اور رسوا کرنا ہو تو کافر نہیں اس عبارت کا مفہوم یہ نکلا کہ اگر معجزہ طلب کرنے والے کی نیت اسے عاجز کرنا یا رسوا کرنا ہو تو معجزہ طلب کرنے والا کافر نہیں، واللہ تعالیٰ اعلم، ۱۲ مجیدی

۶۔ [illegible] باب المرتد [illegible]

حالی سو اور تین آدمیوں کے کوئی نہیں جانتا، ازروئے شرع بتایا جائے کہ زید سے عقد جائز ہے یا ناجائز؟

الجواب زید نے جب کہ زینب کو طلاق دے دی تھی اور اس کی عدت گزر گئی، اس کے بعد کلثوم سے نکاح کیا تو یہ نکاح صحیح ہے اور زبیدہ کلثوم کی جائز اولاد ہے، اس کو حرامی نہیں کہا جا سکتا اور اس زبیدہ سے نکاح جائز و درست ہے، اگر ناجائز اولاد ہوتی جب بھی نکاح درست ہوتا اور یہ تو جائز اولاد ہے۔ زینب کو جب کہ طلاق دے چکا ہے تو اسے ہرگز اپنے پاس نہیں رکھ سکتا یہ بالکل حرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ از شہر پیلی بھیت، محلہ چوک بازار، مرسلہ محمد عزیز میاں، ۲۱ ربیع الآخر، یوم بدھ ۱۳۵۴ھ۔

(۱) کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید نے اپنی بیوی کو طلاق نہیں دیا ہے اور بکر نے زید کی بیوی سے نکاح کر لیا ہے اور اس نکاح میں چند آدمی اور بھی شریک تھے، ان لوگوں کو یہ بات معلوم تھی کہ زید نے اپنی بیوی کو طلاق نہیں دیا ہے، اب عمرو کہتا ہے کہ ایسے نکاح کی مجلس میں جتنے لوگ شریک تھے سب کی عورتیں مطلقہ ہو گئیں۔

(۲) زید نے اپنی بیوی کو تین برس تک اس کے میکے میں چھوڑ دیا ہے اور خرچ وغیرہ بھی نہیں دیتا ہے اور نہ وہاں جاتا ہے، بکر کہتا ہے کہ ایسی عورت تین برس کے بعد دوسرا نکاح کر سکتی ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب (۱) جب تک شوہر طلاق نہ دے اس کا نکاح دوسرے سے ہو سکتا ہی نہیں۔ قال اللہ تعالیٰ والمحصنٰت من النساء۔ اس کا نکاح حرام قطعی ہے، جو اس کو جائز کہے کافر ہے، کہ حرام قطعی کو حلال بتانا کفر ہے، نکاح کو شریعت نے حل بضعہ کے لئے وضع کیا ہے، یہ عقد کرنا یا اس کا شاہد بننا یا اس میں شرکت کرنا بظاہر اس کو حلال جاننے کی دلیل ہے، جب اتنے لوگوں کو معلوم تھا کہ یہ عورت منکوحہ ہے اور اس میں شریک ہوئے سب لوگوں پر توبہ لازم اور وہ اپنی عورتوں سے تجدید نکاح بھی کریں۔

(۲) زید پر نفقہ واجب ہے، نہیں دیتا ہے گنہگار ہے، حق اللہ اور حق العبد میں گرفتار ہے، مگر اس کی وجہ سے عورت اس کے نکاح سے خارج نہیں ہوئی، بکر غلط کہتا ہے کہ دوسرا نکاح وہ عورت کر سکتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ مرسلہ حشمت اللہ، قصبہ مئو، محلہ گھاسی پورہ، ضلع اعظم گڑھ، ۱۰ ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ خالدہ بنت محمد ایوب کہ جس کا نکاح ہو چکا ہے، کچھ عورتیں اس کو کسی حیلہ سے بلا کر لائیں اور اس کا نکاح قصداً جبراً دوسرے سے پڑھا دیا، نکاح پڑھانے والا دو گواہ اور وہ عورتیں اور خود جبراً شوہر بننے والا ان سب کو اس بات کا اچھی طرح یقین تھا اور جانتے تھے کہ اس کا نکاح ہو چکا ہے، اب دریافت طلب یہ امر ہے کہ ازروئے شرع شریف اس کے نکاح والی

۱؎ اس مسئلہ کی تفصیل ماقبل میں گزر چکی ہے اسے ضرور دیکھ لیا جائے

کوئی خرابی ہوئی یا نہیں، اور نکاح ثانی میں شرکت کرنے والوں پر شرع کیا حکم دیتی ہے۔ بینوا توجروا۔

الجواب: جب اس عورت کا نکاح ہو چکا ہے تو دوسرے سے اس کا نکاح نہیں ہو سکتا۔ قال اللہ تعالیٰ: والمحصنٰت من النساء۔ وہ بدستور پہلے شوہر کی منکوحہ ہے، اس پہلے نکاح میں کوئی خرابی نہیں آئی۔ جن لوگوں کو معلوم تھا کہ یہ عورت منکوحہ ہے اور باوجود علم اس جدید نکاح کے گواہ بنے یا نکاح پڑھایا ان سب پر توبہ لازم ہے، اور بعد توبہ یہ لوگ اپنے اپنے نکاحوں کی تجدید کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: مرسلہ محمد منصور خاں ساکن بانسہ ضلع علی گڑھ، ۱۳ جمادی الاولیٰ ۱۳۵۶ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید نے کسی عورت سے نکاح کیا اور اس کو اپنے گھر رکھا، اولاد بھی ہوئی، پھر زید کا انتقال ہو گیا، عورت دو سال تک شوہر کے مکان پر اور کبھی اپنے باپ کے مکان پر رہی یہ زمانہ تقریباً دو سال کا ہوا پھر کسی دوسرے شخص نے اس سے نکاح کر لیا بعد کو اس کے زوج کو معلوم ہوا کہ یہ عورت منکوحہ چار ماہ کی حاملہ ہے، اس لئے اس نے اس عورت کو اپنے گھر سے نکال دیا جب اس عورت کو بچہ پیدا ہو گیا تو اس نے اس عورت کو طلاق دے دی۔ دریافت طلب یہ امر ہے کہ حمل کی صورت میں اس شخص کا نکاح اس عورت کے ساتھ صحیح ہے یا نہیں، اور بصورت صحت نکاح اس عورت کو بعد وضع حمل طلاق دینے کے بعد دوسری جگہ نکاح کر لینے کا حق حاصل ہے یا نہیں جب کہ اس شوہر نے اس عورت کو طلاق دی اور اس کی طلاق کو گیارہ ماہ گزر چکے۔ بینوا توجروا۔

الجواب: اگر زید کے مرنے سے دو سال کے اندر بچہ پیدا ہوا ہے تو یہ حمل زید کا قرار پائے گا اور زمانہ حمل میں نکاح صحیح نہ ہوگا کہ اس صورت میں اس کی عدت وضع حمل ہے، اور معتدہ سے نکاح صحیح نہیں، اور اگر دو سال کے بعد بچہ پیدا ہوا تو معلوم ہوا کہ بوقت موت شوہر حاملہ نہ تھی اور اس صورت میں عدت چار ماہ دس دن ہے اور یہ حمل زنا کا ہے اور جس عورت کو زنا سے حمل ہو اس سے نکاح صحیح ہے اگرچہ غیر زانی سے نکاح کیا جائے، کما فی الدر المختار وغیرہ۔ اور اس صورت میں جب کہ اس شوہر نے طلاق دے دی اور اس کی عدت بھی پوری ہو گئی یعنی تین حیض آ کر ختم ہو گئے اب اس کا دوسرے سے نکاح ہو سکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: مرسلہ غلام محی الدین صاحب امیر شریعت محلہ لاکھی کوٹھری، ۳ جمادی الآخرہ ۱۳۶۰ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ یہاں ایسا اتفاق ہو گیا ہے کہ ایک شخص نے ایک ایسی عورت سے نکاح کر لیا جس کی ماں سے یہ شخص ہونے کی حالت میں ناجائز طور پر بوس و کنار کر چکا تھا۔ اب دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس شخص کو اپنی منکوحہ کو چھوڑنا پڑے گا یا نہیں، اس مسئلہ میں یہ بھی دریافت کرنا ہے کہ صاحبین رحمۃ اللہ علیہما اس مسئلہ میں امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے اختلاف فرماتے ہیں یا اتفاق۔ گزارش ہے کہ شخص مذکور نے اپنی گذشتہ حرکت ناجائز سے توبہ کر لی اور بہت شرمندہ ہے۔ فقہ کی کتاب جوہرہ نیرہ جلد دوم ص ۵۹ کی عبارت

وہ مسئلہ ذیل ہے جو مجھے ایک صاحب نے بتائی ہے، ان کا یہ فرمانا ہے کہ حضرت مولوی صاحب کو یہ عبارت مژدہ تحریر کر دیتا۔ ثم اذا [illegible] حل له تزوج البنت في [illegible] والموت [illegible] الحكم لا يجب [illegible]۔

اب جیسا جناب کا ارشاد ہوگا شخص مذکور کو اس پر عمل کرایا جائے گا؟

الجواب: جب یہ شخص اس عورت کی ماں کو شہوت سے چھو چکا ہے اور اس کا بوسہ لے چکا ہے تو یہ عورت اس پر ہمیشہ کے لئے حرام ہوگئی، یہ اس کی محرمات میں ہوگئی اور اس سے نکاح درست نہ ہوا کہ حرمت مصاہرت جس طرح نکاح سے ہوتی ہے اور وطی سے ہوتی ہے شہوت کے ساتھ مس کرنے اور بوسہ لینے سے بھی ہوتی ہے۔ اگرچہ یہ کام ناجائز طور پر ہوں، تو یہ کرنے سے وہ گنہگار ہوا مگر اس کے ذریعہ حرمت جو ثابت ہو چکی ہے اس کا ازالہ نہیں ہوگا۔ اس صورت مذکورہ میں صاحبین کا خلاف نہیں ہے، وہ بھی حرمت مصاہرت کے قائل ہیں۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے، وكما تثبت هذه الحرمة بالوطي تثبت بالمس والتقبيل والنظر الى الفرج بشهوة كذا في الذخيرة سواء كان بنكاح او ملك او فجور عندنا كذا في الملتقط۔ جوہرہ نیرہ کی جو عبارت استفتا میں منقول ہے اس کو اس صورت مذکورہ سے تعلق نہیں، اس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ منکوحہ سے اگر محض خلوت ہی ہوئی تو اس عورت کی لڑکی حرام نہیں ہوگی کہ محض خلوت حرمت کے لئے ناکافی ہے کہ اس مسئلہ میں خلوت قائم مقام وطی نہیں، چنانچہ عالمگیری میں اس صورت کو اس طرح بیان کیا، والخلوة بالمنكوحة لا تقوم مقام الوطي في حرمة البنات۔ درمختار میں ہے، والخلوة لا تقوم مقام الوطي في حرمة البنات۔ رد المحتار میں ہے، قوله في حرمة البنات لانهم جعلوا الخلوة مقام الوطي [illegible] اس عبارت سے واضح ہے کہ اگر مس بشہوت ہو تو قائم مقام وطی ہے اور حرمت ثابت ہو جائے گی، بلکہ خود جوہرہ نیرہ میں اس عبارت منقولہ کے ایک سطر بعد یہ مذکور ہے، [illegible] حرمت عليه امها وبنتها [illegible]۔ ان تصریحات سے ثابت ہے کہ صورت مذکورہ میں وہ عورت اس شخص پر حرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

[illegible]

مسئلہ: مسئولہ ایس ایس حنفی، اجمیر شریف، ۱۰ ذی الحجہ ۱۳۴۶ھ۔

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ اگر زید کسی اجنبیہ کا اس اجنبیہ کے سونے کی حالت میں بوسہ لے مگر زید کو بوسہ لیتے وقت شہوت کا یقین نہیں، یقین اس لئے نہیں کہ تقبیل سے قبل آلۂ تناسل میں استادگی تھی اور زیادتی جنبش آلۂ تناسل کی جس سے شہوت کا حال معلوم ہو وہ زید کو بالکل یاد نہیں، تو اس صورت میں حرمت مصاہرت ثابت ہوگی یا نہیں۔ فقط۔ زید نے صرف ایک مرتبہ بوسہ لیا، اس میں زیادہ وقت بھی نہیں لگا ہے۔

الجواب: بوسہ لینے کی صورت میں اگر معلوم ہے کہ شہوت نہیں ہوئی جب تو حرمت مصاہرت ثابت نہیں ورنہ حرمت ثابت ہو جائے گی اور چونکہ سوال میں جو صورت مذکور ہوئی وہ یہ ہے کہ شہوت کا یقین نہیں اور شہوت ہونا یاد نہیں، یہ نہیں ہے کہ شہوت کا نہ ہونا یاد ہے، لہٰذا حرمت کا حکم ہوگا۔ فتاویٰ امام قاضی خاں[1] میں ہے: ولو قبل الرجل ام امرأته ثبتت الحرمة ما لم يظهر انه قبلها بغير شهوة وفي المس ما لم يعلم انه كان عن الشهوة لا تثبت الحرمة لان التقبيل لا يكون الا عن شهوة۔ فتاویٰ عالمگیری[2] میں ہے: واذا قبلها ثم قال لم يكن عن شهوة او لمسها او نظر الى فرجها ثم قال لم يكن عن شهوة فقد ذكر الصدر الشهيد رحمة الله عليه في التقبيل يفتى بثبوت الحرمة ما لم يتبين انه قبل بغير شهوة وفي المس والنظر الى الفرج لا يفتى بالحرمة الا اذا تبين انه فعل بشهوة لان الاصل في التقبيل الشهوة بخلاف المس والنظر كذا في المحيط۔ والله تعالى اعلم۔

مسئلہ: مرسلہ شیخ رشید احمد ساکن موضع سنجر پور، ضلع اعظم گڑھ، ۱۰ رجب المرجب ۱۳۴۶ھ۔

جناب حضرت سلطان العلماء قطب عصر مولانا المفتی صاحب دام ظلکم بعد تحفۂ آداب و تسلیمات معروض ایں کہ ایک شخص نے کسی عورت باکرہ سے نکاح کیا، تقریباً پندرہ سولہ برس تک اپنے یہاں رکھا جس سے دو بچے بھی متولد ہوئے، بعد مدت مابین طرفین کسی وجہ سے تنازع واقع ہوگیا، شوہر نے اپنی عورت منکوحہ سے دست برداری حاصل کرنے کے لئے یہ ترکیب کی کہ ایک غیر شخص کے ساتھ اپنی عورت کو زنا کا الزام وارد کیا اور اپنے گھر سے نکال دیا، اب وہ عورت اپنی خالہ کے پاس چلی گئی، بعد ازاں اس کے شوہر نے عدالت میں یہ مقدمہ پیش کیا کہ فلاں شخص ملزم کے ساتھ میری عورت مبلغ سو روپیہ نقد اور بارہ عدد زیورات لے کر بھاگ گئی۔ غرض کہ مقدمہ جاری ہوا اور دونوں میاں بیوی طلب کئے گئے، اول سے پوچھا گیا، تم کس کی عورت ہو، عورت نے اسی شوہر حقیقی کو اپنا شوہر تسلیم کیا اور مرد نے عورت کو اپنی بیوی تسلیم کرتے ہوئے کہا کہ اگر اس میں شبہ ہو تو قاضی نکاح سے دریافت کر لیا جائے، قاضی سے جب پوچھا گیا کہ تم نے صیغۂ عقد جاری کیا، کہا ہاں، مگر جب عورت مرد منکوحین کا نام پوچھا گیا، تو جواب دیا کہ میں نام

---

[1] خانیہ، ج ۱، فصل فی المحرمات۔ [2] عالمگیری، ج ۱، باب المحرمات، قسم ثانی۔

[illegible]

الجواب [illegible]

[illegible]

مسئلہ کیا زید کی لڑکی [illegible] نکاح ہو سکتا ہے

[illegible] شوہر کے نکاح میں جا سکتی ہے

الجواب [illegible]

[illegible]

مسئلہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام [illegible]

[illegible]

الجواب انبیاء علیہم السلام کے نکاح [illegible]

[illegible]

مسئلہ [illegible]

کیا فرماتے ہیں [illegible]

دوسرے یہ کہ [illegible] کی شادی [illegible]

[illegible]

الجواب: رشیدہ بیوی سلطان [illegible] کی بہن کی پوتی ہے اور بہن کی پوتی سے نکاح حرام، قال اللہ تعالیٰ حرمت علیکم [illegible] وبنات الاخت

بنات الاخت میں بہن کی پوتیاں بھی داخل ہیں واللہ تعالیٰ اعلم۔

فصل فی مفقود الخبر

مفقود الخبر کا بیان

مسئلہ: مرسلہ سید ایوب علی صاحب بریلی محلہ کسگران

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید کا لڑکا اپنے مکان سے بوجہ شرمندگی [illegible] زید اور اپنی منکوحہ کو [illegible] بغیر [illegible] سفر کر کے چلا گیا، عرصہ سولہ سال تک مفقود الخبر رہا جب زید کو اپنے فرزند کے فوت ہو جانے کی خبر [illegible] معلوم ہوئی زید وہاں پہونچا اور لوگوں سے جا بجا اپنا قصہ [illegible] اتفاقات ایک شخص [illegible] اس کا حلیہ قد و قامت جسم وغیرہ اور جملہ باتیں تصدیق ہو گئیں، زید نے بریلی آکر جملہ احوال [illegible] اپنے برادران سے ظاہر کیا [illegible] عرصہ آٹھ سال کے بعد اپنے فرزند کے فوت ہونے کے [illegible] نکاح [illegible] اور اپنی [illegible] خواہ [illegible] چودھری وغیرہ برادری کے لوگوں سے تصدیق کر کے نکاح پڑھا دیا، شرعاً یہ جائز ہوا یا ناجائز؟ بینوا توجروا۔

الجواب: اگر ثقہ نے خبر دی اور عورت کو اس کے خبر دینے کے بعد غالب گمان یہ ہوا کہ خبر سچی ہے تو عدت گزرنے کے بعد نکاح کرنا جائز ہے، در مختار میں ہے [illegible]

[illegible] (ترجمہ) جب کہ خبر دینے والے نے یہ خبر دی کہ اس شخص کو مرتے ہوئے [illegible] کی عدت وفات پوری ہو چکی تو اب خبر ملنے کے بعد [illegible] غالب ہو جاتا ہو تو نکاح کر لینا جائز ہے [illegible]

خبر پانے کے بعد عدت گزارنے کی ضرورت نہیں ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: از [illegible] مرسلہ جناب مولوی محمد عبد العزیز صاحب، [illegible] محرم الحرام [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص مسمی مقبول احمد [illegible] سال سے مفقود الخبر

له [illegible]

اس ان کی بیوی موجود ہے اور اس مفقود الخبر کا وارث اس کی بیوی کو نان و نفقہ دیتا ہے باوجود اس کے اس کی بیوی نکاح کو فسخ کر کے دوسری شادی کی خواہش مند ہے اگر دوسری شادی نہ ہو تو زنا کا اندیشہ احتمال ہے، اس صورت میں شرع شریف کا کیا حکم ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب: جب تک مفقود الخبر کی عمر ستر سال نہ گزر لے اس وقت تک حکم دیا جاتا ہے اور اس کی عورت نکاح نہیں کر سکتی ہے۔ اس عورت کو حکم ہے کہ صبر کرے۔ درمختار میں ہے [illegible]

واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: مسئولہ خلیل احمد [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین کہ زید کا نکاح ہندہ سے ہوا تھا بعدہ زید کچھ ایسا غائب ہوا کہ کچھ خبر نہیں، نہیں کہہ سکتا کہ وہ زندہ ہے یا مرگیا۔ اس کو مفقود ہوئے تقریباً پانچ سال سے زائد ہوتے ہیں ابتداءً ایک سال کے بعد ایک جوڑا یا خط اور پانچ روپیہ آیا تھا بعدہ ان چار برس سے زیادہ ہو گئے کہ بالکل کچھ خبر نہیں، ایسی حالت میں اسماۃ ہندہ کا عقد کیا جا سکتا ہے یا نہیں؟ بحوالہ کتب معتبرہ جواب شافی لکھا جائے۔ بینوا توجروا۔

الجواب: زوج مفقود کے بارے میں امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مذہب یہ ہے کہ جب تک شوہر کی عمر ستر برس کی نہ ہو اس وقت تک موت کا حکم نہ دیں گے نہ اس کی عورت کو نکاح کرنا جائز۔ درمختار میں ہے [illegible]

[illegible] کتاب المفقود [illegible] لیکن اگر شوہر کے مفقود الخبر ہونے کی وجہ سے عورت دوسری شادی [illegible]

[illegible]

ولہ بعض مشائخ [illegible]، اور بہت ائمۂ کرام و صحابۂ عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا یہی مذہب ہے، لہٰذا حنفی کو اپنے مذہب سے خروج کی اجازت نہیں، واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ الرَّضَاعَةِ

رضاعت کا بیان

مسئلہ: مسئولہ مولوی احسان علی طالب علم مدرسہ منظر اسلام بریلی، ۲۱ ربیع الاول شریف بروز شنبہ ۱۳۴۰ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید کے یہاں ایک لڑکا پیدا ہوا اس بچے کو ایک غیر عورت نے دودھ پلایا، تین سال کے بعد بکر کے یہاں جو کہ زید کا قریبی رشتہ دار ہے لڑکی پیدا ہوئی زید کی یہ رائے ہوئی کہ اس لڑکی کی شادی میں اپنے لڑکے کے ساتھ کر دوں گا، لڑکی کے والدین بھی رضامند تھے، اتفاقاً وہی عورت جس نے تین سال پیشتر زید کے لڑکے کو دودھ پلایا تھا، اپنے مکان سے آگئی اور بہ غیبت لڑکی کے والدین اور زید کے اور بغیر اپنے شوہر کی اجازت کے لڑکی کو دودھ پلا دیا، اس عورت کو یہ علم نہیں تھا کہ ان لوگوں کا آپس میں کیا مشورہ ہو گیا ہے، جس وقت اس نے لڑکی کو دودھ پلایا تھا اس کا وہ دودھ نہیں تھا، جو زید کے لڑکے کو پلا چکی ہے بلکہ دوسرے بچہ کا دودھ تھا، زید عالمان دین متین سے دریافت کرنا چاہتا ہے، کہ اب اس لڑکی کی شادی زید کے لڑکے کے ساتھ ہو سکتی ہے یا نہیں؟

الجواب: وہ لڑکا اور لڑکی آپس میں رضاعی بھائی بہن ہو گئے اور باہم نکاح حرام، رضاعت میں یہ شرط نہیں کہ ایک ساتھ ایک زمانہ میں دونوں دودھ پئیں اور زمانہ کا فاصلہ نہ ہو نہ حرمت ثابت ہونے کے لئے یہ شرط ہے کہ مرضعہ اپنے شوہر یا بچہ کے والدین سے اجازت حاصل کرے، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب۔ جو عورتیں نسب سے حرام ہیں وہ رضاعت سے بھی حرام، درمختار میں ہے، لا حل بین رضیعی امرأۃ لکونہما اخوین وان اختلف الزمن والاب، ردالمحتار میں ہے، کان ارضعت الولد الثانی بعد الاول بعشرین سنۃ مثلاً وکذا کل منہما فی مدۃ الرضاع۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بقیہ حاشیہ ص [illegible] الفقہاء [illegible] کتاب المفقود [illegible] اس زمانے میں جب کہ یہاں حاکم اسلام نہیں [illegible] علامہ [illegible] واللہ تعالیٰ اعلم۔ [illegible] بخاری جلد ثانی، ص [illegible]، کتاب النکاح، مسلم باب الرضاع، ابوداؤد، ابن ماجہ، دارمی، کتاب النکاح، موطا، باب الرضاع، [illegible] باب الرضاع [illegible] ایضاً

مسئلہ: مسئولہ امیر اللہ محلہ قتل بند ... شہر بریلی، ۱۶ ذی الحجہ ۱۳۳۳ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید کی ایک لڑکی گیارہ سال کی ہے زید کی ہمشیرہ کا لڑکا سولہ سال کا ہے زید اور زید کی ہمشیرہ ان دونوں کا آپس میں نکاح کرنا چاہتے ہیں مگر زید کی ہمشیرہ کے اس لڑکے کے بعد دو لڑکی اور پیدا ہوئی جبکہ لڑکے کی عمر چار سال کی تھی زید کی لڑکی کو زید کی ہمشیرہ نے پانچ منٹ دودھ پلایا تو اب زید کی لڑکی اور زید کی ہمشیرہ کا لڑکا ان دونوں میں نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب: بیان سائل سے معلوم ہوا کہ جس وقت لڑکی کو دودھ پلایا تھا اس وقت اس کی عمر چھ ماہ کی تھی لہذا یہ دونوں آپس میں رضاعی بھائی بہن ہوئے حدیث شریف میں ہے، یحرم من الرضاعۃ ما یحرم من النسب، ان دونوں کا باہم نکاح نہیں ہو سکتا، پانچ منٹ تو بہت ہوئے صرف ایک مرتبہ چوسنے سے رضاعت ثابت ہو جاتی ہے ... [illegible] ... اور یہ بھی ضروری نہیں کہ جس بچے کے پیدا ہونے کے بعد دودھ پلایا صرف اسی کا بھائی بہن ہو بلکہ زید کی بہن کی تمام لڑکی لڑکے اولاد یہ سب اس لڑکی کے بھائی بہن ہیں درمختار میں ہے، [illegible] ... ردالمحتار میں ہے [illegible] ... واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: مرسلہ محمد الیاس ... ضلع گیا، ۲۶ ربیع الآخر ۱۳۳۴ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ رابعہ ہندہ کی حقیقی بہن ہے رابعہ نے عرصہ کا ہندہ کا ... مرتبہ دودھ پیا ہے رابعہ کی ماں ایک روایت بیان کرتی ہے رابعہ کی یہ کہ ... اپنی ماں ... رضاعت کا حال سنا ہے خود نہیں دیکھا ہے ہندہ کے مرنے کے بعد اس کے باپ نے رابعہ کی ماں اور ... رضاعت کا حال سنا خود ... نہ سنا یاد نہیں لیکن ... سب کے کہنے پر ... کر لیا ہو کہ اب ہندہ کے شوہر سے رابعہ کا عقد جائز ہو سکتا ہے یا نہیں اور ایسی صورت میں احتیاط واجب ہے یا اولیٰ ہے بینوا توجروا۔

الجواب: سائل نے یہ نہیں لکھا کہ شوہر ہندہ نے رضاعت کا اقرار کیا ہے یا نہیں اور اقرار کیا ہے تو اس پر ثابت رہا یا نہیں اگر اقرار کیا اور ثابت رہا یعنی شلاً یہ کہا کہ ... جب کہ رابعہ نے میری ہندہ کا دودھ پیا ہے یہ کہا کہ یہ بات سچ ہے اور حق ہے یا سچ ہے یا اسی قسم کے کچھ اور لفظ کہے ہوں تو اب اس اقرار سے پھر نہیں سکتا اور نکاح ناجائز ہوگا اور اگر اقرار نہ کیا ہو

[illegible]

میں ہے کہ قبل نکاح اگر ایک ثقہ عادل نے رضاعت کی خبر دی تو نکاح نا جائز ہے۔ مگر تنبیہ [illegible]

[illegible] الدر المختار [illegible]

[illegible] عالمگیری [illegible]

[illegible]

واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: مسئولہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید کی حقیقی بہن ہے اس زید کی بہن نے اپنے حقیقی بھائی زید کی سب سے بڑی لڑکی کو بہ نیت [illegible] لڑکے کا دودھ بعد ختم ایام رضاعت پلایا، اب زید کی بہن اپنے سب سے بڑے لڑکے کی شادی زید کی اس لڑکی کے ساتھ کرنا چاہتی ہے جس کو اس نے دودھ پلایا تھا۔

الجواب: بیان سائل سے معلوم ہوا کہ اس عورت نے جب زید کی لڑکی کو دودھ پلایا اس وقت لڑکی [illegible] تھی اور سوال میں مذکور ہے کہ بعد ختم ایام رضاعت، مراد اس کے لڑکے کی رضاعت ختم ہو چکی ہو تو بنا بر آں لڑکی دودھ پینے کی مدت میں ہوئی اور اس کے سب لڑکوں کی بہن اس عورت کے کسی لڑکے کا نکاح اس لڑکی سے نہیں ہو سکتا کہ رضاعی بہن ہونے کے لئے یہ شرط نہیں کہ اس کے ساتھ دودھ پیا ہو بلکہ مختلف زمانے میں ہو جب بھی رضاعت کا حکم ہے۔ درمختار میں ہے۔

[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: مرسلہ [illegible] صاحب [illegible] محلہ [illegible] بازار [illegible] مولوی شرف الدین صاحب وکیل۔
یکم ذی الحجہ [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ شوہر کو بغیر کسی علت کے اپنی بیوی کا دودھ پینا جائز ہے یا نا جائز، جواب اس کا صراحت کے ساتھ تحریر فرمائیں اور جو علما اس کا جواز [illegible] ہیں ان کی [illegible] کر دیں گے نہایت ممنون و مشکور ہوں گا، جواب سے جلد سرفراز فرمائیں [illegible] ہے والسلام۔

[illegible]

[illegible]

الجواب: عورت کا دودھ پینے کے لئے مدت زمانہ شیر خواری ہے، اس زمانہ کے بعد ناجائز و حرام ہے، اگرچہ ماں اپنے بچے کو دودھ پلائے لہٰذا اپنی عورت کا دودھ پینا بھی ناجائز ہے۔ اگرچہ جب شوہر کی عمر ڈھائی برس سے زیادہ کی ہو تو اس دودھ پینے سے حرمت رضاعت ثابت نہ ہوگی، مگر گناہ و ناجائز ہوگا، در مختار میں ہے[1] ولم يبح الارضاع بعد مدته لانه جزء آدمي والانتفاع به بغير ضرورة حرام على الصحيح شرح الوهبانية. واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: زید اور ہندہ دونوں دودھ کے شریک بھائی بہن ہیں، اب زید کا بھائی عمرو جو زید سے چھوٹا ہے وہ ہندہ سے نکاح کرنا چاہتا ہے، آیا جائز ہے یا نہیں، یا زید کا بڑا بھائی بکر کی شادی ہندہ سے ہو سکتی ہے یا نہیں؟

الجواب: اگر ہندہ نے زید کی ماں کا دودھ پیا ہے تو اس کی ماں کی تمام اولادیں زید سے چھوٹی ہوں یا بڑی سب ہندہ کے بھائی بہن ہیں، جس طرح زید پر حرام ہے اس کے چھوٹے اور بڑے بھائی پر بھی حرام اور اگر زید نے ہندہ کی ماں کا یا دونوں نے کسی تیسری عورت کا دودھ پیا ہے تو زید پر حرام ہے، اس کے بھائیوں سے نکاح ہو سکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ دو بہنیں ایک کا لڑکا اور ایک کی لڑکی تھی وہ دونوں بہنیں برابر سوتی تھیں اتفاق سے لڑکا لڑکی کی ماں کے پاس اور لڑکی لڑکے کی ماں کے پاس سو گئی، اس نے اپنا لڑکا سمجھ کر منھ میں دودھ دے دیا، اب نہ معلوم اس نے پیا یا نہیں یہ معاملہ کوئی دس منٹ رہا ہوگا، اس وقت لڑکی کی عمر دو سال اور لڑکے کی ایک سال تھی، مگر لڑکی کا دودھ اس معاملہ سے چار ماہ پیشتر چھوڑا دیا تھا اور اس لڑکے نے اپنی والدہ کی بیماری کے سبب لڑکی کی والدہ کا دودھ پیا تھا، اس میں کوئی شک نہیں، اب اس لڑکے کے بڑے بھائی کے ہمراہ نکاح جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: یہ معاملہ حلت و حرمت کا ہے اگر واقعہ کے خلاف ظاہر کیا جائے تو زندگی بھر حرام میں مبتلا ہوگا، اور اس کا وبال شدید ہے، مفتی کا کام صورت مستفسرہ کا جواب دینا ہے اگر سوال میں غلطی ہو تو مفتی کے حلال کہہ دینے سے حلال نہ ہوگا، اللہ عزوجل ظاہر و باطن سب کو جانتا ہے کوئی شے اس سے مخفی نہیں، صورت غلط بنا کر فتویٰ حاصل کرنے سے مواخذہ اخروی سے نجات نہیں مل سکتی، اگر یہ علم لڑکے کی ماں کو ہوا کہ لڑکی نے دودھ پی لیا تو یہ لڑکی اس عورت کے تمام لڑکوں پر حرام ہوگئی کہ یہ ان سب کی رضاعی بہن ہوگئی اگرچہ لڑکی کو اس سے قبل دودھ چھڑا دیا گیا ہو بشرطیکہ اس کی عمر اس وقت ڈھائی سال کے اندر اندر ہو، درمختار میں ہے[2] في الجوهرة انه في الحولين والنصف ولو بعد الفطام محرم وعليه الفتوى، اور اگر پستان اس کے منھ میں

---

[1] ص ۴۱۳، ج ۲، باب الرضاع الهندية۔ [2] ص ۴۰۳، ج ۲، باب الرضاع، هندیه۔

جائے گی یہ علم نہ ہو کہ پایا یا نہیں تو اس صورت میں رضاعت ثابت نہ ہوگی کہ رضاعت کے لئے صرف پستان منہ میں لینا کافی نہیں، بلکہ دودھ پینا ضروری ہے اور یہاں دودھ پینے میں شک ہے اور شک سے حرمت ثابت نہیں ہوتی، درمختار میں ہے: [illegible] ہاں اس صورت میں اگر کوئی حدیث کے طور پر رشتہ سے اجتناب کرے تو بہتر ہے اور احتیاط پر عمل نہ کیا اور نکاح کر لیا تو نکاح کو ناجائز نہیں کہا جا سکتا۔

فتاویٰ عالمگیری میں ہے: [illegible] یعنی اگر لڑکے نے لڑکی کی ماں کا دودھ پیا ہے اس سے یہ دونوں بھائی بہن ہو گئے اور ان میں نکاح حرام مگر لڑکے کے بھائی پر لڑکی حرام نہ ہوگی، عالمگیری میں ہے: [illegible] واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: بچہ کسی عورت کا دودھ پی لیتا ہے تو اس عورت کی کسی اولاد سے اس بچہ کا عقد نہیں ہو سکتا، معلوم کرنے سے نتیجہ ہوا کہ خون کا اثر ہوتا ہے، دوسرے معترض خیال کرتا ہے کہ خون اس میں بھی ہے کہ بہن کی ایک لڑکی اور بھائی کے ایک لڑکے کا عقد ہو جاتا ہے؟

الجواب: دودھ خون سے بنتا ہے لہٰذا دونوں میں شرکت ہو گئی اور بھائی کے بیٹے بہن کی بیٹی یا اس کے عکس میں خود ان دو لڑکے لڑکی میں خون کی شرکت نہیں بلکہ ان کے والد و والدہ میں ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: از مرزا پور، ... رجب المرجب [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک بچہ کو ایام شیر خوارگی میں دوا میں اس کی ممانی کا دودھ ملا کر پلایا تو ممانی کی لڑکی سے اس لڑکے کا نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب: دوا میں عورت کا دودھ ملا کر بچہ کو پلایا اس کی تین صورتیں ہیں: اگر دودھ غالب ہے تو حرمت رضاعت ثابت ہے اور دوا غالب ہے تو رضاعت نہیں، اور دونوں برابر ہیں جب بھی رضاعت ثابت ہے اور غلبہ کی شناخت یہ ہے کہ رنگ یا مزہ یا بو دودھ کا ہے تو دودھ کا غلبہ ہے اور رضاعت ثابت ہے، فتاویٰ عالمگیری میں ہے: [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وهو تعالیٰ اعلم ۔

مسئلہ : [illegible]

کیا [illegible]

[illegible] یا کچھ کفارہ دینا ہوگا ۔

الجواب : [illegible]

[illegible]

[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ : [illegible]

[illegible]

[illegible]

الجواب : [illegible]

[illegible]

[illegible]

مسئلہ : [illegible]

[illegible]

[illegible]

آرہی ہے اس کی عورت بھی قریب قریب اپنے خاوند کے خیالات کی پابند ہے لہٰذا وہ دودھ نہیں کرتی اس نے ایک مسکین بچہ اللہ کے واسطے عورت کے بچے کو دودھ پلایا کیا اس عورت کو بچہ کے دودھ پلانے کا احسان ماننا چاہئے، شرع شریعت کا کیا حکم ہے۔ بینوا توجروا۔

الجواب: دودھ پلانے کا احسان ماننے کا حکم شرع مطہر میں اگرچہ صاف طور پر نہیں مگر دوسرے کے ساتھ احسان کرنے کا حکم ہے یہ بھی ایک طرح کا احسان ہے اس کے ساتھ احسان کرنا چاہئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ [illegible] از موضع [illegible] ڈاکخانہ [illegible] ضلع [illegible] مرسلہ جناب اختر حسین صاحب [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک لڑکی تقدیرن نے مسماۃ بگیرن کا دودھ پیا اب لوگ تقدیرن کا نکاح بگیرن کے دوسرے لڑکے سے کرنا چاہتے ہیں یہ نکاح درست ہے یا نہیں اور یہ غور کرتے ہیں کہ یہ لڑکا بگیرن کا دودھ پینے سے پہلے پیدا ہوا تھا۔

الجواب: تقدیرن اس لڑکے کی رضاعی بہن ہے اور رضاعی بہن سے نکاح حرام۔ قال اللہ تعالیٰ واخواتکم من الرضاعة۔ یعنی رضاعی بہنوں سے نکاح حرام ہے اور حدیث میں ہے یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب۔ رضاعی بھائی بہن وہی نہیں جس کے ساتھ دودھ پیا، بلکہ مرضعہ کی تمام اولاد اس کے بھائی بہن ہیں، بلکہ مرضعہ کے شوہر جس کا یہ دودھ ہے اس کی تمام اولاد اگرچہ دوسری عورت سے ہوں وہ بھی اس کے بھائی بہن ہیں۔ تنویر الابصار میں ہے [illegible] [illegible] درمختار میں ہے [illegible] واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ از موضع [illegible] ڈاکخانہ [illegible] ضلع [illegible] مرسلہ جناب شیخ اختر حسین صاحب

[illegible] احسان [illegible] حضرت [illegible] صدیق اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی افضل [illegible] واللہ تعالیٰ اعلم۔ [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید اور ہندہ کے مابین رضاعت ثابت ہو گئی تھی تاہم جاہلوں نے زور دیا کہ ایسا نکاح کیسے ہو جاتا ہے بلکہ درست ہے تو مولانا [illegible] احمد صاحب [illegible] سکندرپوری دام ظلہ نے فتویٰ دیا کہ نکاح بالکل ناجائز و حرام ہے لیکن [illegible] کے والدین نے انکار کیا اور سرکشی کی بلکہ [illegible] فتویٰ میں نہیں [illegible] بعدہ پھر علمائے دین سے [illegible] گذشتہ سال استفتاء کیا گیا تو چاروں جگہوں سے نکاح کے حرام ہونے کا فتویٰ آیا اب زید کی والدہ ہندہ کو دودھ پلانے کی قسم کھاتی ہے کہ میں نے ہرگز ہندہ کو دودھ نہیں پلایا ہے [illegible] کہتے ہیں کہ ایسا نکاح توڑ دیتے ہیں اسے بھی رضاعت ثابت ہو جاتی ہے اور قسم کا کیا اعتبار ہے استفتاء لکھنے تک بھی دونوں کے والدین نے دودھ پلانے کی قسم نہ کھائی بلکہ ذکر تک نہ کیا اب خدا و رسول کے ساتھ فریب کر کے قسم کھاتی ہے اور [illegible] ہو کر زید کو ہندہ کے ساتھ نکاح کر دیا تو اس قسم کو نکاح درست و جائز ہوگا یا نہیں اس [illegible] برادری سے برخواست کر دیا گیا ہے وکیل نامہ کی ساخت سے واقعہ بتا کر ان سے نکاح جائز ہونے سے پرہیز کیا؟ مفصل تحریر کریں؟

الجواب (۱) اگر گواہوں سے رضاعت ثابت ہے تو والدہ زید کا انکار کرنا یا قسم کھانا کوئی چیز نہیں ہے نکاح ناجائز و حرام ہے ان کو برادری سے علحدہ کر دیا بہت اچھا کیا اور جب تک زید و ہندہ میں جدائی نہ ہو جائے اور یہ سب لوگ توبہ نہ کریں ان کو برادری میں شامل نہ کیا جائے، وکیل جب کہ واقف تھا تو اسے بھی علحدہ کیا جائے اور جب تک توبہ نہ کریں اس کا بھی یہی حکم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ زید چھ ماہ کا تھا کہ اس کی والدہ فوت ہو گئیں اس کے بعد دوسری ایک [illegible] کے دودھ سے پرورش پانے لگا لیکن چونکہ چھوٹے بچوں کا سنبھالنا دشوار تھا مجبوراً زید کی دادی زید کو اپنے پاس [illegible] تسلی کرنے [illegible] کے [illegible] دیا کرتی زید کی دادی کی عمر اس وقت تقریباً [illegible] سال کی تھی اگرچہ اس کا خاوند زندہ تھا لیکن اس کو دودھ بالکل نہیں آتا تھا [illegible] اب زید کی عمر [illegible] سال کی ہو گئی [illegible] کر اس کی شادی اس کی دوسری پھوپھی کی لڑکی سے کر دی جائے جس کو رضاعت سے کوئی تعلق نہیں اس صورت پر شبہ [illegible] کہیں ایسا

[illegible] زید کی [illegible] دوسری [illegible] کہ زید [illegible] دوسری [illegible]
[illegible] نکاح ناجائز ہے [illegible] رضاعت ثابت [illegible]
[illegible] رضاعت ثابت [illegible]

[illegible]

جلد ارسال کر [illegible]۔

الجواب: [illegible]

مسئلہ: [illegible]

الجواب: شوہر سے اجازت لے کر جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: [illegible]

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ [illegible]

الجواب: [illegible] واللہ تعالیٰ اعلم۔

[illegible]

باب الولی

ولی کا بیان

مسئلہ ۱: از شہر کہنہ ۲۹ ربیع الاول ۱۳۱۲ھ

اس مسئلہ میں علمائے دین کیا فرماتے ہیں کہ ایک عورت جو نابالغہ ہے اور اس کا نکاح صرف ماں اپنی خوشی سے کر دے اور وہ عورت اب بالغ ہوگئی ہے اور وہ اس نکاح کو منظور نہیں کرتی ہے اب وہ عورت نکاح ثانی کر سکتی ہے یا نہیں اور عورت کا شوہر ایک سال یا ڈیڑھ سال سے باہر ہے نہ خرچ دیتا ہے نہ خبر لیتا ہے۔

الجواب: بیان سائل سے معلوم ہوا کہ عورت مذکورہ کے دو بھائی حقیقی بھی تھے مگر وہ دونوں بوقت نکاح یہاں موجود نہ تھے ایک مراد آباد میں تھا ... [illegible] ... اجازت ... [illegible] ... بھائی کی اجازت پر موقوف تھا اگر بھائی ... جائز ہوگیا ... [illegible] ... لڑکی جوان ہوگئی تو اب اس لڑکی کی اجازت پر موقوف ہے ... [illegible] ...

[illegible]

نہ بلوغ اس کی نسبت سائل کو معلوم ہو کہ لڑکی کو بالغ ہونے پر بار بار ... اور نابالغی ... کرتی ہے ... اختیار بلوغ حاصل ہو گیا ... [illegible]

... [illegible]

مسئلہ: مسئولہ ... صاحب ... حقب گڑ ... [illegible]

ایک لڑکی کی عمر نو سال ہے، اس کی والدہ کا انتقال ہو گیا ہے، اس کی ایک نانی ہے اور ایک باپ ہے دونوں میں سے کون ولی ہو سکتا ہے؟

الجواب: لڑکی کی پرورش کا حق اب باپ کو ہے تا وقتیکہ ... [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

... نانا کو لڑکی کا حق پرورش اس وقت تک حاصل ہے کہ جب تک مشتہاۃ نہ ہو اور جب مشتہاۃ ہو گئی تو حق پرورش جاتا رہا جس کی مقدار نو سال کی ... [illegible]

[illegible] ... لڑکی ... کو پہنچ جائے تو باپ کو دے دیا جائے کہ اب اس کی حفاظت

کی حاجت ہے ... [illegible]

[illegible] ... باپ کے ... ہونے والا لڑکی ...

... [illegible]

مسئلہ: مسئولہ ... صاحب ... حقب گڑ ... [illegible]

نابالغہ کے مال کا ولی کون ہو سکتا ہے۔

الجواب: نابالغہ کے مال کا ولی بھی باپ ہی ہے ... [illegible]

... [illegible] ... نابالغ کے مال کا ولی باپ ہے ... اور اگر اس کا ... وہ بھی نہ ہو تو دادا ... [illegible]

[illegible]

بعد قاضی اور اس کا نائب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: مرسلہ نور محمد و عبد الرحمٰن صاحبان، از جبل پور محلہ ... ربیع الآخر ۱۳۳۳ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص مسمّی جانخاں اولاد نہ ہونے سے ایک لڑکے الٰہی بخش کو متبنّیٰ رکھا، جب الٰہی بخش جوان ہوا تو جانخاں سے علیحدہ ہو کر .... دوسرے قصبہ میں جاکر آباد ہوا اور وہاں شادی کر لی۔ اس الٰہی بخش کی اولاد ہوئی لیکن مرنے لگی، یعنی یکے بعد دیگرے ایک لڑکے کو جس کا نام رحیم بخش ہے متبنّیٰ رکھ لیا، جو عمر کے بعد صاحب اولاد ہوگیا۔ دو نور محمد و عبد الرحمٰن اور دو الٰہی بخش سے پیدا ہوئے اور ... الٰہی بخش فوت ہوگیا، اس کی بیوی نے دوسرے گاؤں جاکر نکاح ثانی کر لیا، یہ خبر سنتے ہی نور محمد و عبد الرحمٰن باپ کے متبنّیٰ الٰہی بخش کے پانچ اولاد کو اپنا بھتیجا سمجھ کر اور رحیم بخش نے ان کو اپنا بھائی سمجھ کر اس عورت کے پاس جاکر ان لڑکوں اور لڑکیوں کو طلب کیا۔ عورت نے ان کو سپرد کرنے سے انکار کیا تب انھوں نے کچہری میں دعویٰ کیا کہ وارث ہم ہیں پرورش کا حق ہم کو ہے۔ حاکم نے ان نابالغوں کو زیر حوالات کیا۔ اس عورت نے ایک دوسری عورت سے کہ جس کے پاس اسی عمر کا ایک لڑکا تھا، اس نابالغ لڑکی کی خاطر سے نکاح پڑھا دینے کی رغبت دلا کر اس کا فرزند کر کے کچھ روپیہ رشوت دلا کر یہ حق بھی دلا رکھا کہ اس لڑکی کی منگنی میرے لڑکے سے ہو رہی ہے، لہٰذا لڑکی مجھے سپرد کی جائے۔ حاکم نے لڑکی کو تو منگنی والی عورت کے سپرد کیا اور لڑکوں کو ان کی ماں کے سپرد کیا۔ اس عورت نے کسی جاہل فقیر بے دین کو جو کہ قیمہ تک نہیں جانتا تھا، نابالغین کا نکاح پڑھانا کہا گیا، اپنے لڑکے نابالغ کے ساتھ نکاح پڑھوا لینا ظاہر کردیا۔ نور محمد و عبد الرحمٰن و رحیم بخش کی بھتیجی لڑکی آٹھ سال اس کے یہاں رہی۔ اب جب سمجھنے لگی اور قریب بلوغ ہوئی ساس کی تکلیفوں سے پریشان ہو کر اپنے حقیقی بھائی رحیم بخش کے یہاں چلی آئی، شوہر کے یہاں جانے اور نکاح نابستہ سمجھنے سے انکار ہے۔ اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ یہ نکاح جو کہ ماں نے پڑھائی اور بلا اجازت حقیقی چچا اور بھائی کی اجازت سے ہوا اور دونوں حقیقی بھائی اور لڑکی کہ ناخوش ہے بالغ یا قریب البلوغ ہیں، آیا یہ نکاح جائز سمجھا جائے یا لڑکی کی مرضی کے ساتھ دوسرا آدمی سے نکاح پڑھا دیا جائے اور نکاح سابق کو فسخ سمجھا جائے۔ شرع شریف کا جو حکم ہو بحوالہ کتب تحریر فرمائیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب: سائل نے یہ نہیں بیان کیا کہ الٰہی بخش کے باپ دادا پر دادا کی اولاد میں کوئی مرد ہے یا نہیں، اگر ہو تو وہ لڑکی کا ولی ہوگا اور ماں کو نکاح کر دینے کا حق نہ ہوگا اور اس صورت میں یہ نکاح فضولی ہوگا کہ اس کی اجازت پر موقوف ہوگا۔ اور اگر اس کے خاندان میں کوئی مرد نہ ہو تو ماں کو ولایت نکاح حاصل ہے۔ اگر ماں کی اجازت سے نکاح ہوا یا بعد نکاح اس نے

[illegible]

[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ [illegible]

[illegible]

الجواب: اگر [illegible]

[illegible]

میں نکاح اس لڑکی سے پڑھایا ہے پس شوہر کا قول [illegible] کہ نکاح ہو رہا ہے [illegible]
[illegible] ولایت [illegible] متفرق ہیں مگر [illegible] بے کہ اب نکاح
کر سکتے ہیں کوئی مانع شرعی نہیں فقط واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ: [illegible]

کیا فرماتے ہیں علماء دین [illegible] اس مسئلہ میں کہ ایک عاقلہ بالغہ لڑکی بلا اختیار خود [illegible]
[illegible] نکاح جائز ہوا یا نہ اگر [illegible] کے ایک حکم ہے [illegible]
[illegible] قوم [illegible] نکاح [illegible]
[illegible] بینوا توجروا

الجواب: [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] فقط واللہ اعلم

مسئلہ: [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ [illegible]
[illegible]

[illegible]

خفیا کے ساتھ کر یا ماں اور بھائی کی عدالت کو خبر جبر کر دیا یا نکاح کا تو شرعاً ان پر [illegible] ہو جائیں گے۔

الجواب ۔ یہ بیان سائل سے معلوم ہوا کہ ہندہ کا ایک [illegible] بھائی [illegible] موقع پر [illegible] جب [illegible] نکاح کی خبر ہوئی تو [illegible] ظاہر کر دیا [illegible] ہو گیا کہ نکاح فضولی [illegible] ہے اب [illegible] بھائی کو دوسری جگہ نکاح کر دینے کا اختیار ہے یا ہندہ بالغ ہو کر اپنے کفو میں نکاح کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۔ مسئولہ [illegible] صاحب [illegible] [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ مسمی [illegible] خاں نے انتقال کیا اور دو لڑکے ایک زوجہ اور دو لڑکے اور ایک لڑکی دوسری [illegible] اور ایک [illegible] بھائی [illegible] ایک [illegible] بھائی کے انتقال کر گئے [illegible] ایک لڑکی [illegible] دوسری [illegible] خاں مرحوم کی [illegible] اور [illegible] بالغ [illegible] [illegible] کی گھر سے نکال دیا اور [illegible] کرنے کی کوشش کی [illegible] اور [illegible] آمدنی [illegible] دو [illegible] بار کر دیا [illegible] کر کے [illegible] دس [illegible] کر [illegible] خاں [illegible] کر لیا اور خود اپنے تمام [illegible] مرحوم [illegible] [illegible] بعد کر دیا [illegible] ایک [illegible] کر دیا [illegible] کیا اس [illegible] کیا [illegible] یا [illegible] کی ولایت کے قابل ہے یا اس کی ولایت جاتی رہی ہے۔ بینوا توجروا۔

الجواب ۔ [illegible] کی ولایت [illegible] یا [illegible] [illegible] [illegible] ولی ہے [illegible] کر [illegible] [illegible] کے [illegible] کو ولی ہرگز [illegible] [illegible]

[illegible] باب الولی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: مسئولہ محمد کرامت اللہ صاحب، محلہ شاہ آباد بریلی، ۳ جمادی [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید نے انتقال کیا اور تین نابالغ لڑکے اور ایک بالغ لڑکی اور چند بھائی چھوڑے، اس صورت میں نابالغ بچوں کا ولی [illegible] ولایت [illegible]

الجواب: ولایت نکاح [illegible] باپ [illegible] اس وقت تک کہ سب بالغ نہ ہوں [illegible] نابالغ بچے [illegible] اپنا باپ [illegible] تنویر الابصار میں ہے [illegible]

[illegible] اور مال کی ولایت اس صورت میں ماں کو نہ ہے [illegible] باپ کے بعد اس کے وصی کو [illegible]

[illegible] تنویر الابصار [illegible] واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: مسئولہ [illegible] صاحب [illegible] بریلی [illegible]

شرع شریف کا اس مسئلہ میں کیا حکم ہے کہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] وکیل مقدمہ کے ساتھ حاضر ہو کر [illegible] لڑکی کے [illegible] باپ [illegible]
[illegible] کر کے [illegible] بلایا اور کہا کہ [illegible] انکار کیا
[illegible]
[illegible] نکاح ہو گیا [illegible]
[illegible]
[illegible] نکاح [illegible]
[illegible] لڑکی نے [illegible] مقدمہ [illegible] اس کا بھائی اس لڑکی کے [illegible]
[illegible] مکان پر [illegible]
[illegible] نکاح [illegible] دریافت طلب امر یہ ہے کہ
وہ نکاح جائز ہوا یا ناجائز، اور اگر جائز ہے تو ان کے ساتھ [illegible] لڑکی کے [illegible]
ہوئی اس نکاح کی وجہ سے اپنی محلہ اور برادری کے لئے تمام لوگ [illegible] شریک [illegible] جب [illegible]
درست ہے کس طرح اور اگر ناجائز ہے [illegible]
بیان فرماتے ہیں۔

الجواب: بیان سائل سے معلوم ہوا کہ لڑکی وقت نکاح بالغ تھی اور [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]

کہ اس کو باپ کے مشورہ کے بغیر [illegible] باپ اور خود لڑکا اپنے [illegible] کے لئے [illegible]
[illegible] لڑکی [illegible]
جب کہ [illegible] باپ اور بھائی پر لازم ہے کہ اپنی لڑکی یا بہن کو [illegible] کے لئے [illegible] اگر
[illegible] کریں۔

مسئلہ مسئولہ شیخ امانت اللہ ساکن [illegible] بروز [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک لڑکی کا نکاح [illegible] سال کی [illegible]
[illegible] یا طلاق [illegible]

الجواب [illegible]
[illegible]
[illegible] -

[illegible]

مسئلہ: مرسلہ عبدالعزیز ... اول ... ضلع فیض آباد ...

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ہندہ چھ ماہ کی تھی کہ اس کا باپ مر گیا جب تین سال کی ہوئی تو زید نے ہندہ کا چچا ولی ہو کر بیٹے بکر کے ساتھ عقد کر دیا اور بکر کے والدین زندہ تھے اس وجہ سے بکر کا ولی بھائی زید تھا اور بوقت عقد بکر کی عمر چار برس کی تھی اب نو سال ہندہ کا بلوغ ہے اگر نکاح مذکور کو منظور نہیں کرتی اور بکر کے ساتھ جانے سے انکار کرتی ہے تو آیا ہندہ اپنا دوسرا عقد کر سکتی ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب: چچا کا نکاح کیا ہوا ہے تو ہندہ کو خیار بلوغ حاصل ہے، بالغ ہوتے ہی فوراً اگر وہ فسخ کو اختیار کرے اور اس نکاح کو نامنظور کرے تو قاضی کے یہاں نکاح فسخ کرا سکتی ہے اور اگر تھوڑی توقف کیا تو خیار جاتا رہے گا ...

[illegible]

[illegible]

[illegible]

چونکہ یہاں قاضی موجود نہیں ہے لہٰذا ایسے حالات میں وہاں سب سے بڑا ذی علم ... کی طرف رجوع کیا جائے کہ وہ بمنزلہ قاضی ہے اور بکر کا کوئی بھائی یا چچا یا پردادا وغیرہ کی اولاد میں کوئی مرد ہو تو وہ بکر کا ولی ہوگا نہ کہ زید ... [illegible]

... بعد ... کی ... پھر ... کر زید کا ... ہے اس وقت ولی ہو سکتا ہے جب اس سے مقدم کوئی ولایت نہ ہو اور اگر کوئی ایسا موجود تھا جو زید پر ولایت میں مقدم تھا اور زید نے نکاح کر دیا تو یہ نکاح ولی کی اجازت پر موقوف تھا اگر ولی نے جائز کر دیا جائز ہو جائے گا رد کر دیا باطل ہو گیا۔ درمختار میں ہے ...

[illegible]

... اور اگر ولی نے نہ جائز کیا نہ رد کیا یہاں تک کہ بکر بالغ ہو گیا تو اب خود اس بکر کی اجازت سے نکاح کا نفاذ ہوگا ... اس صورت میں ... نکاح خواں نے جو لڑکی کی جانب سے وکیل تھا ایجاب کیا اور زید نے بکر کی طرف سے قبول کیا اور اگر صرف زید ہی نے ایجاب و قبول کیا تو ... ایک شخص دونوں طرف سے نکاح کا متولی اس وقت ہو سکتا ہے جب کہ ...

فضولی نہ ہوا اور جب بکر کو کوئی منصب [illegible] زید جو مقدم [illegible] ولی موجود ہے تو یہ فضولی ہوگا [illegible] کا متولی نہ ہوگا ہدایہ [illegible]
[illegible] ردالمحتار میں ہے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] پس اگر واقعہ یہ ہے تو نسخ کی حاجت ہی نہیں کہ نکاح منعقد ہی نہیں ہوا۔ اگر ولی کی اجازت پر موقوف تھا اور ولی نے جائز کر دیا ہو تو نسخ ہو سکتا ہے مگر اسی صورت سے جو اوپر مذکور ہوئی۔

مسئلہ مسئولہ [illegible] از محلہ قانون گویاں، دہلی [illegible] ۱۳۴۳ھ

علمائے دین اس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں، جب کہ لڑکا نابالغ ہے یعنی پندرہ یا سولہ سال کا ہے اور لڑکی نابالغہ ہے، یہ نکاح ہو رہا ہے جائز ہے یا ناجائز؟ اور لڑکا صاحب جائداد ہے لیکن اس کی طرف سے ولی ایک [illegible] ہے جو رشتہ میں دادا ہوتا ہے، لڑکے کا باپ بھی باحیات ہے اور جائداد لڑکے کا دادا تحریر کر گیا ہے اور لڑکے کے ولی سے دین مہر میں کچھ جائداد لکھوائی جائے تو وہ جائز ہوگی یا نہیں؟

الجواب نکاح ہونے کے لئے بالغ ہونے کی شرط نہیں، نابالغ کا نکاح بھی ولی کر سکتا ہے اور ولی دادا [illegible] بھی رشتہ کی [illegible] ہو سکتی جب کہ باپ موجود ہے۔ اگر لڑکا نابالغ ہے تو ولایت نکاح اس صورت میں صرف باپ کو ہے، اور جب کہ لڑکے کی عمر پندرہ سولہ سال کی ہے تو بالغ ہے، اس کے نکاح کے لئے ولی کی بھی حاجت نہیں۔ اور دین مہر میں جائداد بھی لکھ سکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ از مرسلہ محمد لطیف الرحمن مدرسہ جامع العلوم [illegible] ضلع مظفرپور، ۷ محرم الحرام ۱۳۴۳ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید کی شادی بلا رضامندی والدین زید کی والدہ کے ماموں نے اپنے گھر بٹھا کر اور زید کے ماموں کو زید کی طرف سے ولی بنا کر کر دی، جب اس کو معلوم ہوا تو زید کے والد کہتے [illegible] اور جب یہ معلوم ہوا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کہ زید کی والدہ کو خفیہ ترکیبیں تھیں، اس پر سخت غصہ ہوئے یہاں تک کہ گھر سے نکال دیا، اور جب زید کپڑا پہن کر سسرال سے آیا تو کپڑا اتروا کر جلانا چاہا لیکن لوگوں نے شادی کے کپڑے لے کر سسرال بھجوا دیا، اسی طرح تین چار سال تک رنج رہا لیکن لوگ ان کو سمجھاتے رہے۔ یہ سمجھا کہ جب عقد ہوجائے گا تو رنج بھی رفتہ رفتہ ٹوٹ نہیں سکتا، آخر رقعت کیا فائدہ زید کے والد کو سمجھا کر راضی کر لیا، دو تین سال بعد رخصتی بھی ہوگئی، اب اس صورت میں کہ زید نابالغ تھا اس طرح عقد کر دینا جائز ہوگا یا نہیں، اور زید نے نابالغیت کی حالت میں اقرار ایجاب کیا تھا یعنی اس کو لوگوں نے سمجھایا کہ اگر قبول نہ کرو گے تو عقد نہ والد کو بتلا دیں گے۔ ایسا کر کے لڑکی کے ولی نے کیا طریقہ ہے، التماس صورت کو خیال کر کے جس نے فرمائیں کہ زید کا عقد جائز ہوا یا نہیں، اگر جائز ہوا تو کس طرح اور نہیں تو کیسا ہوا ہوگا۔ بینوا توجروا۔

الجواب: صورت مستفسرہ میں زید کا ولی اس کا والد ہے، در مختار میں ہے الولی فی النکاح العصبة بنفسه [illegible] یہ نکاح کہ زید کے ماموں نے زید کا کیا اس کے والد کی اجازت پر موقوف تھا، اگر والد نے اس نکاح کو رد کر دیا تو رد ہو گیا اور لازم ہے کہ زید فوراً اس عورت کو علیحدہ کر دے، [illegible] لہ الصحاب [illegible] اور خود زید کا ایجاب قبول کرنا عقد نکاح کو لازم نہ کرے گا بلکہ اس صورت میں بھی باپ کی اجازت پر موقوف رہے گا، در مختار میں ہے [illegible] صح نکاح صبی [illegible] در المختار میں ہے [illegible] اور اس وقت جب کہ اس نکاح کی خبر پہنچی والد زید نے انکار کر دیا ہو تو اب بعد میں اگرچہ راضی ہو جاوے اگرچہ اجازت دے کچھ نہیں ہو سکتا کہ وہ نکاح رد کرنے سے جاتا رہا، البتہ اگر اجازت سے ٹھیک ہو جاوے، بلکہ اب نکاح جدید کی حاجت ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: از مستورات [illegible] ۸/ محرم الحرام [illegible]

علمائے دین اس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں حضرت شریعت کیا فرماتے ہیں کہ ایک لڑکی جس کی عمر بوقت نکاح آٹھ سال تھی اور اس کا باپ زندہ تھا، ابھی نکاح سے پہلے فوت ہو گیا تھا، اب اس کی حقیقی والدہ اور دوسرا باپ موجود ہے، اس لڑکی کا نکاح ایک ایسے شخص سے ہوا جو لڑکی کو لے گیا اور [illegible] اس لڑکی کا نکاح نہیں ہوا [illegible] اور اس لڑکے کی عمر بیس سال کی ہے اور لڑکی کی عمر اس وقت تیرہ سال کی ہے، کیا اب اس کو اختیار [illegible] ہے، لڑکی کے جانے کی

اور نکاح ادھر کیا تھا اب وہ مر گیا اب تقریباً ایک سال کا ہوا چند اشخاص نے اس لڑکی کو ورغلا کر بھگا کر لے گئے لڑکی کے ہمراہ بھیجا تھا تقریباً ایک ہفتہ تک وہاں رہی بعد ازاں اس کو مار کر نکال دیا وہ نکلی بہت سے یا دو چار دن تک بری حالت نہایت پریشان حال جس کو تمام لوگوں نے دیکھا تھا اور دو کپڑے پھٹے ہوئے تھے اور اس کے پاس کوئی پیسہ ادھ پیسہ کا نہ تھا ۔

الجواب ۔ تیرہ سال کی عمر میں بلوغ و عدم بلوغ دونوں امر کا احتمال ہے اگر لڑکی اب تک بالغہ نہیں ہے تو جس وقت بالغہ ہو اسی وقت فوراً بلا توقف گواہ کے سامنے اس نکاح کو جو اس کے چچا نے کیا ہے نامنظور کرے اور اپنے نفس کو اختیار کرے تو قاضی کے یہاں دعویٰ کرکے نکاح فسخ کرا سکتی ہے اور اگر کچھ دیر کرے گی تو فسخ کرنے کا اختیار نہ رہے گا ۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے فان زوجهما غير الاب والجد فلكل واحد منهما الخيار اذا بلغ ان شاء اقام على النكاح وان شاء فسخ وهذا عند ابي حنيفة ومحمد رحمهما الله تعالى [illegible] ويشترط فيه القضاء [illegible] در مختار میں ہے [illegible] وبطل خيار البكر بالسكوت [illegible] ولا يمتد الى آخر المجلس [illegible] لہٰذا اس شرعی حیثیت سے [illegible] اس کے ناراضی ظاہر کرے اور شرعی گواہ پیش کرے کہ بالغ ہوتے ہی فوراً میں نے اپنے نفس کو اختیار کیا تو حاکم فسخ کر دے گا ۔ اور اگر لڑکی بالغ ہونے کے بعد شوہر کے یہاں گئی ہے اب بالغ ہو گئی اور وقت بلوغ نکاح کو رد کیا ہوتا تو اب کچھ نہیں کر سکتی ۔ ہاں اگر جس وقت شوہر کے یہاں گئی تھی نابالغ تھی اور اسی حالت میں شوہر نے وطی کی ہو [illegible] بالغ ہونے کے بعد جب تک اس کے قول یا فعل سے اس نکاح پر راضی ہونا نہ پایا جائے نکاح فسخ کر سکتی ہے اور اس صورت میں یہ شرط نہیں کہ اسی وقت فوراً ہی اپنی ناخوشی ظاہر کرے ۔ در مختار میں ہے [illegible] الثيب [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم ۔

مسئلہ: [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید سفر کو گیا [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

الجواب: اگر زید [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] -

مسئلہ [illegible] مرسلہ [illegible] ربیع الاول [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک [illegible] لڑکی کا نکاح [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] جائز ہوا یا نہیں؟

الجواب: [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مسئلہ [illegible] مرسلہ [illegible] ربیع الاول [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین [illegible]

[illegible]

[illegible]

بالغہ ہوئی اور سوال ہوا کہ جدید نوشہ ... اپنے شوہر کو نہ ... کر ... نکاح فسخ کیا جا سکتا ہے
اور اس لڑکی کا اب دوسرا نکاح کیا جا سکتا ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب: اگر لڑکی نے بالغ ہوتے ہی فوراً بلا توقف اپنے نفس کو اختیار کیا تو حاکم کے نکاح فسخ کر سکتا ہے
اگر کچھ بھی توقف کیا تو خیار بلوغ جاتا رہا اور فسخ نکاح وہ خود نہیں کر سکتی بلکہ فسخ کرنا قاضی کا کام ہے، در مختار میں ہے
[illegible] الفسخ [illegible] النکاح [illegible] ردالمحتار میں ہے،
[illegible] الفسخ [illegible]
[illegible] نیز در مختار میں ہے [illegible] النکاح [illegible]
ہاں اگر لڑکی قبل بلوغ ثیبہ تھی، اور چونکہ اس کی رخصت ہو چکی تھی لہٰذا ثیبہ ہونے کا بھی احتمال ہے تو اب اس کا خیار
سکوت اور توقف سے باطل نہ ہوگا جب تک صراحتاً یا دلالۃً رضامندی نکاح کا اظہار نہ کرے گی خیار حاصل رہے گا در مختار
میں ہے [illegible]
[illegible] ردالمحتار میں ہے [illegible]
[illegible] بالجملہ اگر صورت مذکورہ کے مطابق فسخ کیا گیا ہے تو دوسری
جگہ نکاح کر سکتی ہے ورنہ نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: مسئولہ [illegible] ۲۲ [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک لڑکی جس کی عمر تقریباً آٹھ سال کی تھی اس کے
والدین نے اس کا عقد ایک شخص کے ساتھ کر دیا اس بات کو اطمینان دلانے اور ... پر کہ اس کے پاس کوئی دوسرا
نہیں ہے حسب دستور رخصتی وغیرہ کی رسم ہو گئی مگر جب وہ لڑکی اپنے خاوند کے مکان پر پہنچی تو معلوم ہوا کہ اس
کے پاس ایک اور عورت ہے لڑکی چونکہ نابالغ تھی اس وجہ سے تخلیہ کی نوبت نہیں آئی اس لڑکی کے والدین فوراً اس کو اپنے
یہاں لے آئے اور اس کے خاوند اور والدین کے باہم مصالحت کی باتیں شروع ہو گئیں مگر اس کا کوئی نتیجہ نہیں نکلا اب وہ
لڑکی تقریباً سترہ سال کی ہو گئی ہے اس کے والدین اگرچہ مصالحت کی باتیں کرتے تھے مگر لڑکی نے بالغ ہوتے ہی شوہر کے
ہمراہ جانے پر ... ہوئی اور تقریباً پانچ سال سے اس کے شوہر نے خاموشی اختیار کر لی قبل بلوغ ... اس کے والدین

[illegible]

الجواب [illegible]

مسئلہ [illegible]

[illegible]

الجواب [illegible]

مسئلہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

کر دیا [illegible] [illegible] ہے۔

الجواب [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ [illegible] [illegible] [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین [illegible]

(۱) [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

(۲) [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

(۳) [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

(۴) [illegible] [illegible] یا نہیں؟

(۵) [illegible] [illegible] کر دیا۔

الجواب [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

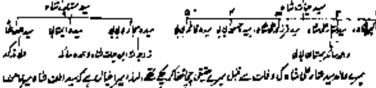
اب تک انھوں نے کچھ کیا ہو تو اب لڑکی کے بالغ ہونے پر خود اس کی اجازت پر موقوف ہے رد یا کرنے جائز نہ کھے، واللہ

تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: از آگرہ چھاؤنی مرسلہ سید گلاب شاہ صاحب ۱۹ محرم الحرام سنہ ۱۳۴۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و حامیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ مسماۃ بنت النساء بیوی بنت سید شیخ علی شاہ مرحوم کا عقد مسمی سید مختار شاہ ولد سید علی شاہ کے ساتھ جو احمد شاہ ولد سید مستان شاہ نے بحیثیت ولی کیا تھا اب وہ جوان ہو کر کہتی ہیں نابالغہ تھی کر دیا تھا اب میرے سن بلوغت کو پہنچ کر نافذ رہ سکتا ہے، در انحالیکہ عرصہ سے سید مختار جو ایک لاکھ سے کم کا ہے کے علاوہ اپنے معاش کا کوئی جائز اور مستقل وسیلہ بھی نہیں رکھتا اور اس کے ساتھ کسی وقت خلوت صحیحہ بھی نہیں ہوئی ہو) کر جائز ہو اور پسند نہیں کرتی ہوں اگر بوقت عقد شرعی ہم بالغہ ہوتی تو اس کو اپنا شوہر بنانا ہرگز ہرگز منظور نہ کرتی۔ مجھ کو حقیقت کی عمر اس وقت تقریباً ۲۰ سال ہے، جب میرے ولی نے میرا عقد سنہ ۱۹۱۹ء میں کیا تو تقریباً دس سال کی نابالغہ تھی، اس اثناء میں بالغ ہوئی ہوں، فوراً ہی فسخ عقد کا خیال جو اس سے قبل بھی دل میں تھا اظہار کر کے ملتمس ہوں کہ براہ کرم مجھ کو فتویٰ سے آگاہ فرمائیں تاکہ ہمارے سر سے یہ معاملہ ہٹ جائے اور وہ شخص بھی

شجرۂ دولی سائلہ۔



میرے والد سید مختار علی شاہ کی وفات سے قبل میرے حقیقی چچا انتقال کر چکے تھے، لہٰذا میرا خیال ہے کہ سید احمد شاہ میرا حق ولیہ ہے اور یہ واقعہ تھا۔

الجواب: جو نکاح باپ اور دادا کے سوا کسی دوسرے ولی نے کیا ہو اس میں عورت کو خیار بلوغ حاصل ہے کہ بالغ ہونے کے ساتھ فوراً بلا تاخیر اپنے نفس کو اختیار کرے پھر اس نکاح کو فسخ کرائے، مگر فسخ نکاح کے لئے قضائے قاضی شرط ہے، صورت مسئولہ میں جب بنت النساء بیوی نے بالغ ہونے ہی فوراً اپنے نفس کو اختیار کیا اور نکاح سے ناراضی ظاہر کی تو اب دعویٰ کر کے

فسخ کرا سکتی ہے اور خیار بلوغ کے لئے خلوت صحیحہ تو کیا وطی بھی مانع نہیں اور یہاں تو خلوت صحیحہ بھی نہیں ہوئی، در مختار میں ہے:
وله خيار الفسخ ولو بعد الدخول بالبلوغ ... بشرط القضاء للفسخ، فقط والله تعالى اعلم۔

سوال (۹۱) مرسلہ سید محمد علی صاحب سوار رسالہ ریاست ٹونک راجپوتانہ۔
کیا فرماتے ہیں علمائے دین و شرع متین حسب ذیل مقدمہ کے فیصلہ میں، زید کی دختر کہ جس کی عمر دس سال کی تھی بحالت نابالغی زید کے سالے کی اجازت سے بکر کے ساتھ عقد ہوا اور بکر کا اقرار تھا کہ مجھ کو عنین نہیں ہے، دوسری صورت ہے اور اگر ایسا ہو تو نکاح ساقط، بعد میں معلوم ہوا کہ عورت بہ غرض نکاح اور ایک بچہ حرام کا اس کا موجود ہے اور اس کا اقرار ہے اور دو مہینہ پانچ ماہ کا حمل تھا جس کو عرصہ قریب ۴ سال کے ہوا، زید کی دختر جب سن بلوغ کو پہنچی اور حالات مندرجہ اس کو معلوم ہوئے وہ لڑکی اور بکر کے بیان جاننے سے نکاح سے انکار کرتی ہے، کیا ایسی صورت میں اس کا انکار مانا جاوے اور نکاح فسخ ہو یا نہ، جواب باحوالہ کتب شرعی حکم سے آگاہی بخشی جاوے۔

الجواب: سوال سے یہ نہیں ظاہر ہوتا کہ لڑکی کا باپ زندہ تھا یا نہ تھا، اگر نہ تھا تو اس لڑکی کا بھائی یا چچا یا دادا یا پردادا اور ان کی اولاد میں کوئی مرد تھا یا نہ تھا، یہ بھی نہ تھے تو ماں نانی دادی حقیقی یا ... عصبہ وغیرہ کا الفرض نہ ہو، اس وقت ولایت نکاح ذوی الارحام کے لئے ہوتی ہے اور ان میں بھی ماموں کا مرتبہ بہت بعد ہے، در مختار میں ہے:
فان لم يكن عصبة فالولاية للام ثم ... لذوي الارحام ... الاخوات ... ثم الاخوال ... پس ماموں سے مقدم اگر کوئی ولی تھا اور نکاح کی اجازت اس سے نہ لی گئی تو اس کی اجازت پر موقوف تھا، جائز کر دیا تو جائز ہو گیا، رد کر دیا تو باطل ہو گیا، اور اگر اس نے کچھ ذکر نہ کیا یہاں تک کہ لڑکی بالغ ہو گئی تو اب خود اس لڑکی کی اجازت پر موقوف ہے، تو لا محالہ جس طرح جائز کرے گی جائز ہو جائے گا، رد کرے گی باطل ہو گا۔ در مختار میں ہے:
ولو زوج الابعد حال قيام الاقرب توقف على اجازته ... ولو تحولت الولاية اليه لم يجز الا باجازته بعده، فقط۔ خلاصہ یہ ہے کہ اگر نکاح نافذ ہو چکا تھا تو لڑکی کو صرف خیار بلوغ حاصل تھا جب کہ غیر اب و جد نے جائز کیا ہو اور یہ بالغ ہوتے ہی بلا توقف اپنے نفس کو اختیار کرے، پھر قاضی کی طرف رجوع کر کے فسخ کرا سکتی ہے، اور کچھ بھی توقف کرے گی یہ خیار جاتا رہے گا، در مختار میں ہے:
وبطل خيار البكر بالسكوت ... الخ ... النكاح ... اور اگر لڑکی نے بلوغ کے بعد خود اس نکاح کو جائز کیا تھا تو اب کچھ نہیں کر سکتی، رہا امر کا اقرار کہ مجھ کو عنین نہیں ہے، دوسری صورت ہے ایسا ہو تو نکاح ساقط، ظاہر یہ ہے کہ قبل نکاح اس کا

(قرار دیا) ہوگا، ایسا ہے تو اس قول کا کچھ اعتبار نہیں کیونکہ تعلیق ہے اور تعلیق کے لئے ملک یا اضافت الی الملک ضروری ہے، کما ہو مصرح فی عامۃ الکتب۔ اور اگر وقت عقد یہ اقرار تھا یعنی ایجاب و قبول میں یہ قول داخل تھا جب بھی مجرد اس قول سے طلاق ثابت نہیں ہو سکتی کہ نکاح سابق ہونا اضافت سے خالی ہے۔ معلوم نہیں کہ اس عورت کا نکاح سابق کر دیا گیا یا دوسری کا۔ سوال بہت مجمل ہے، ہر صورت میں متعدد و متفرق ہیں اور سب کے حکم جداگانہ ہیں چند شقیں لکھ دی گئی ہیں واقعہ کے مطابق جو صورت ہو اس پر عمل کیا جاوے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: مرسلہ محمد علی صاحب مدرس مدرسہ حفظیہ ناندیڑ از کرہ دگاؤں پورہ، تعلقہ قندھار شریف، ضلع ناندیڑ ریاست نظام حیدرآباد دکن۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و شرع متین اس مسئلہ میں کہ حمیدہ نابالغہ کے والدین انتقال کر گئے اور وہ اپنے حقیقی چچا عمرو کے زیر پرورش رہی، اس کے حقیقی چچا عمرو نے نابالغہ حمیدہ کا عقد اپنے قرابت دار حبیب یا بکر سے کر دیا۔ نابالغہ حمیدہ اپنے شوہر کی شکایت و عدم نباہ سے ناراض تھی چنانچہ نابالغہ حمیدہ بالغ ہونے کے ساتھ ہی نکاح کا مرتبہ ہے حیض کے ختم کو دیکھ کر چند لوگوں کے روبرو بحضور مجلس کہ وہ کہ میں نے اپنے اس عقد و شوہر سے ناراض ہوں مگر جو اس دیہہ کا حقیقی چچا عمرو نے عقد کر دیا ہے کا کسی قسم کا حق ادا نہیں میرا حصہ نہ ہوگا میرا شوہر مجھ پر حرام ہے، ایسی صورت میں حمیدہ مذکورہ کا عقد بکر سے کیا فسخ ہو جائے گا کیا اس کو بغیر اس کے شوہر کے طلاق کے نکاح ثانی کر لینا جائز ہے۔

واضح ہو کہ مبادا کہ جو نکاح حمیدہ کا بزمانہ نابالغی اس کے چچا عمرو نے بکر سے کر دیا وہ نابالغہ کے غیر کفو میں ہے۔ یعنی حمیدہ والا اس کے شوہر بکر میں پیشہ کسی قسم کی بھی قرابت داری نہیں ہے اور نہ دونوں کا کفو مساوی ہوا اور ایک جواب احکام جواب باصواب معہ حوالہ کتب و اقوال حنفیہ سے جلد تر ارقام ہو۔ بینوا توجروا۔

الجواب: سوال بہت مجمل ہے، یہ نہیں لکھا کہ حمیدہ کا کوئی ولی شرعی وقت نکاح تھا یا نہیں، اگر اس کے دادا پر دادا کی اولاد میں کوئی تھا تو اس کی موجودگی میں نکاح ہوا تھا یا نہیں، اگر بغیر اجازت نکاح ہوا تو نکاح کی خبر پا کر اس نے سکوت کیا یا انکار کیا؛ غرض اس میں صور متعددہ ہیں اور احکام میں بھی اختلاف۔ اگر حمیدہ کا کوئی ولی تھا اور قبل عقد یا بعد عقد اس نے اجازت دی یا حمیدہ کا چچا ہی اس کا ولی ہے تو نکاح نافذ ہو گیا، صرف حمیدہ کو خیار بلوغ حاصل ہو گا یا فسخ ہو تو فوراً اس نکاح سے ناراضگی ظاہر کرے اور قاضی کے یہاں مرافعہ کر کے نکاح فسخ کرا سکتی ہے، شوہر کے طلاق دینے کی کچھ

ضرورت نہ ہوگی۔ تنویر الابصار میں ہے [illegible] خیار الفسخ بالبلوغ فی غیر الاب والجد [illegible] اور اگر حمیدہ و کیلئے کوئی
ولی شرعی ہو مگر اس نے عقد کو رد کر دیا تو باطل ہوگیا کہ یہ عقد فضولی تھا اور اس کا یہ حکم ہے کہ اجازت پر موقوف ہوتا ہے،
جائز کر دینے سے جائز ہوتا ہے اور رد کرنے سے باطل، اور اگر ولی نہ ہو یا ہے۔ مگر اس نے اب تک نہ جائز کیا نہ رد، تو حمیدہ
کو بالغ ہونے کے بعد خود اختیار ہے کہ چاہے رد کر کے باطل کر دے یا اجازت دے کر نافذ کر دے اور اگر اس صورت میں
رد کرے گی تو انکار کرتے ہی عقد باطل ہو جائے گا، قاضی کے پاس دعوی کرنے یا فسخ کرانے کی کوئی حاجت نہیں۔ در مختار
میں ہے [illegible] قال المجنونة او الصغیرة [illegible]
[illegible]
اور بر تقدیر رد کرنے کے حمیدہ سے چاہے دوبارہ نکاح کر سکتی ہے کہ پہلا نکاح اب باقی نہ رہا، مگر بکر حمیدہ کا کفو نہ ہو یعنی
مذہب و نسب و پیشہ اور چال چلن میں اتنا کم ہے کہ اس سے نکاح اولیاء حمیدہ کے لئے باعث ننگ و عار ہو تو مذہب
مختار میں یہ نکاح بالکل نہ ہوگا، نہ یہاں کہ ایسا نکاح تو باپ دادا کے سوا اگر کوئی ولی بھی کرتا تو نہ ہوتا کہ فضولی در مختار میں ہے
[illegible] ویفتی فی غیر الکفو بعدم جوازہ اصلا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: از [illegible] مرسلہ حکیم محمد [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ مسماۃ ہندہ باوجود بالغہ ہونے کے اس کی ماں نے بغیر دریافت و رضامندی
ہندہ کے زید سے اس کا نکاح کرا دیا۔ زید فاسق و فاجر ہے [illegible] وہ ہندہ کا مانع رہتا ہے۔ اب
لڑکی اس کے مکان سے چلی آتی ہے، دوسری بات ہندہ کا باپ بھی تھا، اس کی بغیر رضامندی کے یہ نکاح ہوا۔ قاضی شہر جائز
و ناجائز کا خیال نہ کر کے نکاح پڑھا دیا ہے۔ اب کیا صورت ہے نکاح صحیح ہوا یا نہیں، کیونکہ بالغہ ہندہ انکار کرتی ہے
اور کہتی ہے کہ میری ماں کو ان لوگوں نے یہ کام بہکا و بھڑکا کے کرا دیا، میں نے تو اب تک اقرار نہیں کیا۔ بینوا توجروا۔

الجواب: ہندہ بالغہ ہے، تو اس پر ولایت جبار کسی کو نہیں، ماں نے بغیر اس کی اجازت کے اگر نکاح کر دیا تو یہ
نکاح فضولی ہوا جو ہندہ کی اجازت پر موقوف تھا، اور جب ہندہ کو اس کی خبر ہوئی اور اس نے انکار نہ کیا بلکہ اس کے مکان
پر چلی گئی اور رہی بھی اور غالبا خلوت بھی ہوئی ہوگی تو یہ سب امور دلیل اجازت ہیں، اگرچہ ہندہ نے قول سے اجازت
نہ دی مگر اپنے فعل سے اس نکاح کو جائز کر دیا۔ اب اس کو انکار کرنے کا کوئی حق باقی نہ رہا۔ یہ اس صورت میں ہے کہ زید

... ہو اور مذہب، نسب، چال چلن، پیشہ وغیرہ میں اتنا کم نہ ہو کہ اس سے نکاح ولی کے لئے باعثِ ننگ و عار ہو، اور اگر کفو نہ ہو تو بغیر ولی کی اجازت کے نکاح نہیں ہو سکتا اگرچہ خود ہندہ عاقلہ [illegible]

[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: از [illegible] مرسلہ [illegible]

عقد ہو جانے کے بعد بغیر اجازت شوہر والدین لڑکی کو لے جا سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب: اگر لڑکی [illegible] والدین [illegible] واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: از [illegible] مرسلہ جناب [illegible] ربیع الاول شریف [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ [illegible]

[illegible]

[illegible] بینوا توجروا۔

الجواب: [illegible] ولی کی اجازت سے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: ۱۹ دسمبر ۱۹۲۹ء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید کی لڑکی ہندہ کا نکاح [illegible]

[illegible] ہندہ کے والد [illegible]

اس کے علی الرغم کہہ کر ابھی میری لڑکی نابالغ ہے، اس کا نکاح کہیں بھی مجھے منظور نہیں لڑکے کے تایازاد چچا نے اس فسخ عقد کو تسلیم نہ کرتے ہوئے ہندہ کو جبراً عورت کے گھر لے جانا چاہا، ہندہ کی والدہ اور بھائی وغیرہ نے اسے نہ جانے دیا، اور لڑکی نے بھی جانے سے انکار کر دیا، آخر تنگ آکر فریق ثانی نے دعویٰ کر دیا، مقدمہ میں لڑکی بالغ ہو گئی وقت بلوغ چند گواہوں کے سامنے اپنے تایازاد چچا کا کیا ہوا عقد فسخ کر دیا، اور نکاح کے وقت سے لڑکی اب تک اپنے والدین کے گھر ہے، جس سے بالفرض نکاح کیا تھا، اس کے گھر کی صورت بھی نہیں دیکھی ہے، اب سوالات طلب مندرجہ ذیل امور ہیں؟

(۱) ولی اقرب یعنی والدین کے ہوتے ہوئے تایازاد چچا لڑکی کا عقد بلا اجازت والدین کر سکتا ہے یا نہیں،

(۲) اگر ولی بعید مثلاً تایا یا تایازاد چچا کسی نابالغہ لڑکی کا کوئی عقد کر دے جس میں والدین کی رضامندی نہ ہو تو ولی کو اختیار الفسخ خیر ہوگا تو اس عقد کے فسخ کرنے کا والدین کو بھی حق حاصل ہے یا نہیں،

(۳) اگر والدین کو اس نکاح کے فسخ کا مجاز نہ ہو تو وقت بلوغ لڑکی اس نکاح کے فسخ کی مجاز ہے یا نہیں؟

(۴) والدین کے ہوتے ہوئے بلا اجازت والدین نابالغہ لڑکی کے نکاح کا کس کو مجاز ہے براہ کرم ہر سوال کا جواب مفصل مدلل عنایت ہو۔

(۵) اگر لڑکی کی والدہ و بھائی بلا علم اور بلا اطلاع ولی نکاح دیدے تو کیا یہ نکاح قابل فسخ نہ ہے گا،

بینوا توجروا۔

الجواب: یہ مسئلہ بہت واضح ہے چنداں تفصیل کی حاجت نہیں، اگر یہ چچا نکاح جو دادا کرے تو جس کا جی چاہے جس کی لڑکی سے نکاح کر دیا کرے اسے کوئی اختیار نہیں ہے، یہ نکاح کا سبب کرے زبردستی کسی کی لڑکی اٹھا لے جائے نابالغہ کے نکاح کے لئے ولی شرط ہے، در مختار میں ہے: وھو ای الولی شرط صحة نکاح صغیر و مجنون والد کے ہوتے ہوئے تایازاد چچا کو نکاح کرنے کا حق نہیں، اس کا مرتبہ تو باپ سے کئی درجہ بعد کو ہے کیونکہ باپ نہ ہو تو ولایت دادا کو ملتی ہے، وہ بھی نہ ہو تو بھائی کو ہے، بھائی نہ ہو تو بھائی کی اولاد ذکور کو ہے، یہ بھی نہ ہو تو چچا کو، یہ بھی نہ ہو تو اس کی اولاد ذکور کو، یہ بھی نہ ہو تو باپ کے چچا کو، یہ بھی نہ ہو تو ان کے لڑکوں کو، لہذا اس کا مرتبہ باپ سے اتنے درجے کے بعد ہوا، کب باپ کی موجودگی میں نکاح کر سکتا ہے، باپ کے ہوتے ہوئے تو دادا اور بھائی بھی نکاح نہیں کر سکتے نہ کہ باپ کے چچا کا لڑکا، در مختار دیکھو اور کتب فقہ میں ہے: الولی فی النکاح العصبة بنفسه علی ترتیب الارث والحجب

بالجملہ یہ نکاح جو باپ کے چچازاد بھائی نے کر دیا ہے چونکہ باپ زید کی اجازت پر موقوف تھا اگر جائز کر دیتے تو جائز ہو جاتا رد کر دیتے تو باطل، پس جب کہ زید نے نکاح نامنظور کر دیا تو یہ نکاح باطل ہو گیا اب زید یا خود ہندہ بعد بلوغ جائز کر دینا چاہے تو نہیں کر سکتے کہ اب باطل ہو چکا، صورت مسئولہ کے جواب کے لئے اتنا کافی ہے مگر سائل نے چار جزو جدا جدا لکھا ہر جزو کا جواب علیحدہ علیحدہ ذکر کیا جاتا ہے۔

(۱) ولی اقرب یعنی باپ کے ہوتے ہوئے ولی ابعد یعنی باپ کے چچا یا اس کے لڑکے کو ولایت نہیں ہے مگر ہاں وہ فضولی ہے کر دیا تو باپ کی اجازت پر موقوف تھا اور اس کے رد کر دینے سے باطل ہو گیا در مختار میں ہے: فلو زوج الابعد حال قیام الاقرب توقف علی اجازته۔

(۲) عقد فسخ کرنا اس وقت ہوتا ہے جب کہ وہ تمام ہو جائے اور جو عقد موقوف ہو کہ بلا اجازت ولی اقرب تمام نہیں ہوا اور جب باپ نے رد کر دیا وہ عقد موقوف تھا نہ کہ فسخ کی ضرورت ہی نہیں کہ نامنظور کرنے سے باطل ہو گیا۔

(۳) ہم نے پہلے بیان کر دیا کہ نابالغ کا نکاح صحیح ہونے کے لئے ولی شرط ہے اور جب باپ موجود ہے تو وہی ولی ہے، اس لئے جب نامنظور کر دیا تو باطل ہو گیا اب وہ موقوف نکاح ہی باقی نہیں رہا لڑکی بالغ ہو کر نہ باپ کی [illegible] اب تو کچھ ہو ہی نہیں سکتا، پھر فسخ کس چیز کو کرے گی، ہاں اگر باپ نے اپنے قول و فعل سے رد کیا ہوتا یا لڑکی ہوتی یہاں تک کہ لڑکی بالغ ہو جاتی تو اب خود اس لڑکی کی اجازت پر موقوف ہوتا اور رد کر لینے سے باطل ہوتا اور یہاں تو پہلے ہی سے عدم ہو چکا۔

(۴) باپ کے ہوتے ہوئے کسی کو اختیار نہیں۔

(۵) یہ نکاح بھی والد کی اجازت پر موقوف ہوگا اور اس کے نامنظور کر لینے کے بعد باطل ہے کیونکہ بھائی کا ک... باپ اور دادا کے بعد ہے اور ماں کا رتبہ تو تمام عصبات کے بعد ہے، تنویر الابصار میں ہے: [illegible] الام۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اگر لڑکی کی رضامندی نہ ہو اور لڑکی بالغ ہو تو باپ کو کیا شرعی طور پر اختیار حاصل ہے کہ بلا رضامندی لڑکی کا نکاح کر دے؟

الجواب: ولایت اجبار کہ وہ چاہے یا نہ چاہے نکاح صحیح نافذ ہو جائے یہ صرف نابالغ پر ہے بالغ و بالغہ پر ولایت اجبار نہیں بلکہ ان سے اجازت لینی ہوگی اجازت دیں تو نکاح کر سکتا ہے ورنہ نہیں اور بغیر اجازت نکاح کر دیا تو اجازت [illegible]

پر موقوف ہوگا جائز کرے تو جائز ہے رد کردے تو باطل۔ البتہ کنواری کا سکوت بھی اذن سمجھا جائیگا، بخاری و مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ حضور نے فرمایا لا تنکح الایم حتی تستامر ولا تنکح البکر حتی تستاذن قالوا یا رسول اللہ وکیف اذنھا قال ان تسکت۔ اور اسی مضمون کی بکثرت احادیث صحاح ستہ میں مذکور ہیں ابوداؤد نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ان جاریۃ بکرا اتت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت ان اباھا زوجھا وھی کارھۃ فخیرھا النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ ایک کنواری لڑکی حاضر خدمت اقدس ہوئی اور عرض کیا کہ اس کے باپ نے اس کا نکاح کردیا ہے اور اسے ناپسند ہے۔ حضور نے اسے اختیار دیا یعنی تو چاہے تو نکاح کو جائز کردے اور چاہے تو رد کردے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۰ از کمیلا خوردہ بستی باغ کے رودہ مرسلہ غلام حسین کی چال اسلام منزل، مرسلہ قاضی زوجہ ولی محمد صاحب ۱۳ رمضان المبارک ۱۳۳۹ھ۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ہندہ کا نکاح اس کی نابالغی میں اس کی والدہ نے کردیا، ہندہ جب بالغہ ہوئی اور خون دیکھا اسی وقت ہندہ نے اس نکاح کو فسخ کیا، ہندہ کے گواہ بھی اس بات کی تائید کرتے ہیں، ہندہ بعد بلوغ اپنا نکاح فسخ کرسکتی ہے یا نہیں، اگر فسخ کی تو عدت واجب ہے یا نہیں؟

الجواب ۱۔ نابالغہ کا ولی عصبہ ہوتا ہے وہ نہ ہو تو ماں ولی ہوتی ہے، لہٰذا ہندہ کا نکاح جو اس کی ماں نے کیا اگر عصبہ کی موجودگی میں تھا تو عصبہ کی اجازت پر موقوف تھا کہ یہ نکاح فضولی ہوا، اگر ولی نے جائز کردیا ہو تو جائز ہوگا اور رد کردیا ہو تو باطل ہوگیا اور اب تک ولی نے جائز نہ کیا تو خود ہندہ کے رد کرنے سے باطل ہوگیا، اور اگر عصبہ کا جائز کیا ہوا ہو یا ماں خود ولی ہو اور عصبہ باپ دادا کا غیر ہو تو اسی نکاح میں خیار بلوغ حاصل ہوگا بالغ ہوتے ہی جب کہ نکاح کو ناپسند کیا تو دعویٰ کرکے فسخ کراسکتی ہے، اور اگر خلوت نہیں ہوئی ہے تو عدت بھی نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۱ از کراچی، مرسلہ مولوی ظہور الحسن مدرس مدرسہ کراچی، ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۳۹ھ۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین کہ خالد نے اپنی لڑکی ہندہ نابالغہ کی منگنی زید سے کی ہندہ کو اس منگنی کا ابھی طرح علم تھا، خالد اور بکر کے درمیان ناچاقی ہوئی اور بکر کا رکن آدمیوں نے خالد کے طرفداروں کو گرفتار کرنا شروع کیا، خالد نے اس آفت سے مشکل کو رفع کرنے کی لالچ میں ہندہ کا نکاح بکر سے کیا، ہندہ کو اس کا مطلق علم نہیں، ہندہ سوتی ہوئی تھی

[illegible]

الجواب [illegible]

[illegible]

مسئلہ [illegible]

[illegible]

فرمایا جاوے۔

(۲) اگر عورت بہ شرط شریعت قاضی کی گرہ بات وہ محض فلاں شخص کے نکاح باطل ہونے کا حکم کی صورت ہو کہ وہ لڑکی کی بیویاں ان پر حلال ہو سکیں۔

الجواب :- (۱) - (۲) جب وہ نکاح جائز یا نافذ ہو جب کہ بالغ ہو گیا تو اس بنا پر بوقت بلوغ [illegible] ہونے کے بعد وہ [illegible] وقت اپنے نفس کو اختیار کر کے نکاح فسخ کر سکتی تھی مگر خود عورت ہی فسخ کرے یہ نہیں ہو سکتا بلکہ اس کے لئے قضاء قاضی شرط ہے جب تک قاضی فسخ نہ کرے نکاح باقی رہتا ہے اور اس کے احکام جاری رہتے ہیں جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کذا فی المحیط۔

اس عبارت مذکورہ سے معلوم ہوا کہ جب تک قاضی تفریق نہ کرے وہ دونوں زوجین ہی ہیں لہٰذا بغیر تفریق ہندہ کسی دوسرے سے اپنا نکاح نہیں کر سکتی ہے اگر نکاح کر دیا ہے تو یہ نکاح ناجائز ہے کہ منکوحہ غیر سے نکاح نہیں ہو سکتا۔ جو لوگ اس سے واقف تھے اور اس نکاح میں شریک ہوئے سخت گنہگار ہوئے ان پر توبہ لازم ہے اور اپنی عورتوں سے تجدید نکاح کریں۔ بطلان نکاح اور تجدید کا حکم نہیں دیا جا سکتا کیونکہ وہ وہاں ہے جہاں کفر قطعی و یقینی ہو یہاں تجدید کا حکم ہے اگر یہ لوگ تائب ہو کر تجدید نکاح کر لیں تو بہتر ورنہ ان سے میل جول ترک کیا جائے اور ان کو امام نہ بنایا جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ :- مرسلہ حاجی بیات گل خان صاحب [illegible] ۱۹ جمادی الآخر [illegible]

زید کا نکاح بکر کی لڑکی کے ساتھ جب کہ لڑکی کی عمر بارہ یا تیرہ سال کی تھی بموجودگی [illegible] بکر ہوا نکاح کو چند سال سے زیادہ ہو گئے ہیں رخصتی کی رسم ابھی باقی ہے بیز کہ عرصہ تک اس درمیان میں [illegible] کی جانب سے اچھا برتاؤ نہ ہوا اب رخصتی کے بغیر چار سال سے زیادہ اس حالت میں گذر جانے کے بعد لڑکی نے بموجب قانون جدید انفساخ نکاح ۱۹۳۹ء میں گذشتہ سے پاس ہوا ہے ایک درخواست [illegible] شوہر کو دیکر بموجب قانون جدید انفساخ کرالی ہے اور اس لئے کہ اب بروقت نکاح نابالغہ تھی بیرے کسی جائز ولی نے نکاح نہیں کر دیا اور اب میرا اختیار ہے

نئے ادبی قانون جدید کے مطابق [illegible] سال کی نابالغہ ہوں اور فسخ نکاح کر سکتی ہوں، لہٰذا [illegible] ہے
[illegible] جو [illegible] رجسٹری کرا دو [illegible] دست بردار [illegible] جو [illegible]
گذر [illegible] میعاد [illegible] عدالت [illegible] با اختیار کر دوں گی، اور بموجب قانون جدید انفساخ نکاح کرا لوں گی اور [illegible]
ہر جا و طرح کے ہو گئے، زید کی طرف [illegible] دینے پر رضامند نہیں ہے، لہٰذا صورت مسئولہ میں شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے،
بیان فرمائیں۔

الجواب: جبکہ یہ نکاح لڑکی کے باپ نے کیا ہے تو وہ لازم ہو گیا اور اس نکاح کو فسخ نہیں کیا جا سکتا [illegible] کو نکاح یا نابالغ اور جو باپ اپنی ولایت سے کر سکتا ہے۔ تنویر الابصار متن در مختار [illegible] حاصل [illegible] جب بیان صورت کر دیا جو [illegible] حاصل ہی نہیں ہے جس کی وجہ سے نکاح فسخ کیا جاتا کسی حاکم کو اس نکاح کے فسخ کرنے کا حق ہی نہیں ہے، اور اگر جدید قانون کسی نے فسخ کر دیا تو نکاح بدستور باقی رہے گا، فسخ نہیں ہو گا، اس فسخ سے عورت کو یہ جائز نہیں کہ وہ دوسرے سے نکاح کر سکے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب الکفو
کفو کا بیان

مسئلہ: [illegible] حافظ [illegible] صاحب [illegible] ضلع [illegible] آباد، ۱۰ ربیع الاول شریف [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید نے اپنی نابالغہ لڑکی کا نکاح عمرو کے نابالغ لڑکے کے ساتھ کر دیا، اب [illegible] اور لڑکی دونوں بالغ ہو گئے اور لڑکا بیکار [illegible] لڑکی کہتی ہے میں عمرو کے گھر نہیں جاؤں گی اور نکاح فسخ کرا لوں گی، تو اس صورت میں ازروئے شرع شریف لڑکی کو فسخ نکاح کا اختیار ہے یا نہیں اور [illegible] نکاح کے [illegible] باپ رخصت نہ کریں تو وہ عند اللہ ماخوذ ہوں گے یا نہیں، مع عبارت کتب فقہ تحریر فرمائیں گے۔

الجواب: یہ کوئی ایسا امر نہیں کہ اس سے معلوم ہو کہ کفاءت میں شرعا جو امور معتبر ہیں ان کا ہونا سبب فسخ نکاح ہوا۔ در مختار [illegible] درالمختار [illegible] [illegible] [illegible]

سے بیع فسخ ہو کر نہ رہے جیسے یہ تمام اور جنون ہو بعد کو دور ہوگیا الامام محمد ... ان کے نزدیک جذام و جنون و برص سے سالم ہونا کفاءت میں شرط ہے جبکہ یہ اس مقدار پر ہوں کہ عورت کو اس مرد کے ساتھ رہنے کی طاقت نہ ہو۔ امام ابن ہمام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فتح القدیر میں فرماتے ہیں: [illegible]

[illegible]

... مگر یہ قاعدہ کلیہ بلا ضرورت قول امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عدول نہ کیا جائے گا اور یہ امر کہ کیا ضرورت ہے کہاں نہیں، یہ علمائے ماہرین طے کر چکے ہیں جیسا جناب اصحاب فتویٰ قول صاحبین پر فتویٰ دیں گے وہاں قول صاحبین پر عمل ہوگا ورنہ قول امام ہی پر عمل ہوگا۔ نیز سوال سے یہ ظاہر ہے کہ وقت عقد یہ مرض نہ تھا بعد میں لاحق ہوا اگر اس کا اعتبار کیا جائے تو یہ اس کفاءت کے منافی ہے جب بھی بعد عقد نکاح ایسا جنال ہو لے سے حق فسخ حاصل نہ ہوگا کفو وہی ہیں: مورکا اعتبار ہے، اس کے یہ معنی ہیں کہ وقت عقد ان میں سے کوئی مفقود نہ ہو اور بعد میں اگر اس کا زوال ہو تو اس کی وجہ سے فسخ عقد کا حق حاصل نہ ہوگا، در مختار میں ہے: [illegible] روالمحتار میں فرمایا: قولہ [illegible] لہٰذا لڑکی کے والدین کو محض اس وجہ سے روکنے کا حق حاصل نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: مسئولہ مولوی احسان علی طالب علم مدرسہ اہل سنت، ۱۳ ربیع الاول ۱۳۳۲ھ

کفو کے لئے کیا شرط ہے؟

الجواب: کفاءت بحیثیت میں صرف زوج کی جانب معتبر ہے عورت کی جانب سے نہیں یعنی اگر عورت ایسی کسی امر کہ کم ہے تو اس کی وجہ سے فسخ وغیرہ کا خیار نہ ہوگا، اور کفاءت میں ان امور کا لحاظ ہے: نسب، حرفت، اسلام، ایسا جو شخص خود مسلمان ہو اور اس عورت کا کفو نہیں جس کا باپ بھی مسلمان ہو، دیانت، مال، تقویٰ... اور ان امور کو ایک شخص کا ...

[illegible] لڑکے کا نکاح باپ دادا کے علاوہ کوئی ولی ... ولایت سے کسی کا لڑکی سے کیا ہو، اس لڑکے کا کفو نہ ہو، اس کا حکم ... [illegible]

[illegible]

فرمایا ہے

[illegible]

مسئلہ: [illegible] جمادی [illegible]

غیر کفو میں [illegible] عورت [illegible]

[illegible] قوم [illegible]

[illegible]

الجواب: [illegible] قریش [illegible]

کے کفو [illegible] قریش کے کفو نہیں

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] غیر کفو [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مسئلہ [illegible]

[illegible] نکاح

[illegible]

الجواب [illegible]

[illegible]

مسئلہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

الجواب [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مسئلہ [illegible]

[illegible]

[illegible] جو عیوب کہ مذکورہ [illegible] مرض میں مبتلا تھا اور [illegible] اس امر کو [illegible] کہ وہ کہ [illegible]
ہندہ کا اس کے ولی نے [illegible] ہندہ کے ولی کو فریب دے [illegible] بجائے ہندہ کے [illegible]
اور [illegible] ہندہ کے ولی [illegible] اور یہ سبب [illegible] کو ہر طرح پاک [illegible]
[illegible] کہ ہندہ کے ولی نے ہندہ کا نکاح [illegible] کر دیا۔ مگر [illegible]
[illegible] زید کا [illegible] فریب کھل گیا۔ اس سبب سے ہندہ اور اس کے ولی نے [illegible] فسخ نکاح کر دیا [illegible]
[illegible] ہندہ [illegible] ایسی حالت میں [illegible]
کسی دوسرے سے عقد نکاح کرنے کا حق [illegible] بینوا توجروا۔

الجواب — امراض مذکورہ [illegible] نہیں [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] امراض مذکورہ میں مبتلا ہونا [illegible] سوال سے ظاہر کہ زید نے
[illegible] ہندہ کے ولی [illegible] ظاہر کی ہو تو اگر [illegible] سالم ہونا شرط
[illegible] ہونا تو جب [illegible] حق فسخ حاصل نہ تھا [illegible]
[illegible]
[illegible] صورت مسئولہ میں نہ ہندہ اپنا نکاح فسخ کر سکتی ہے نہ دوسری جگہ بغیر طلاق یا موت [illegible] نکاح کر سکتی ہے۔

واللّٰہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ [illegible] مولوی محمد عنایت اللّٰہ صاحب [illegible] مدرسہ [illegible] فرنگی محل لکھنؤ [illegible]
(۱) [illegible] شرح [illegible] نسب [illegible]
(۲) ایک شخص [illegible] ایک عورت [illegible] سے جس کا باپ [illegible] نکاح کیا اس کی اولاد ہوئے [illegible] اور
ایک شخص [illegible] کی جانب سے صدیقی ہے [illegible] نسب [illegible] اگر ایک شخص سید [illegible]
[illegible] قریشی [illegible] کفو ہے یا نہیں؟

(۲) جس جگہ [illegible] مسلمان ہو گا اور

[illegible] یا نہیں؟

(۳) ایک شخص [illegible] ایک شخص کا باپ سید ہے [illegible] کفو ہو سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب [illegible]

[illegible]

(۳) [illegible]

[illegible]

حق ذریۃ الحسن والحسین [illegible] النسب مخصوص بالآباء، اور سید کی ماں اگرچہ دوسری قوم ہے غیر قرشی اس کا کفو نہیں، صرف قرشی ہی اس کا کفو ہے کما مر۔

(۳) غیر قرشی کو قرشی غیر ہاشمی پر بھی بنا فضیلت نہیں اگرچہ غیر قرشی عالم یا افضل ہو، اور اگر یہ قرشی کی ماں اسلامیہ ہو کہ اولاد رسول سے نسب میں بڑھ جائے کہ یہ نسبت جزئیت غیر کو کب مل سکتی ہے، اگرچہ علم وغیرہ دیگر فضائل میں دوسرا بڑھ جائے یا مال وغیرہ کسی وجہ سے عزت مانا جائے، مگر اس سے نسب بدل نہیں سکتا اس شخص کا نسب سید ہے جن سے نسب کا اعتبار ہے جن کی ماں سیدہ ہو اور باپ سید نہ ہو، اس کو بھی اپنی ماں کی نسبت حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف جہت سے شرافت حاصل ہو جاتی ہے، تاتارخانیہ وغیرہ میں ہے [illegible]

[illegible]

(۴) کفو ہے کہ دونوں قرشی بلکہ ہاشمی بلکہ سید ہیں کہ جب باپ سید ہے تو بیٹا بھی سید ہی ہے، اگرچہ ماں غیر قوم کی ہو، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: از مرسلہ مولوی عبد الحمید امام مسجد [illegible] ضلع [illegible] ۱۳۴۸ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک مرد جاہل اور بے دین فاسق کے ساتھ نیک صالحہ تقویٰ دار عورت کا عقد ہو سکتا ہے یا نہ، اگر لاعلمی سے ہو جائے تو [illegible] ہے یا نہ، اگر فسخ کا [illegible] ہے تو وہ بلا طلاق دوسری جگہ نکاح کر لینے کی مستحق ہے یا نہ؟

الجواب: بے دین اگر مرتد ہے مسلمان عورت کا نکاح ہی نہیں ہو سکتا کہ مسلمان عورت کے نکاح کے لئے مرد مسلمان ہو ضروری ہے اور مرد فاسق صالحہ کا کفو نہیں، کہ عورت اگر بطور خود بغیر اجازت ولی اس سے نکاح کرے گی تو مذہب مفتیٰ بہ پر نکاح ہوگا ہی نہیں، اور اگر ولی کی اجازت سے ہوا تو ہو جائے گا مگر اس کا حق [illegible] در مختار میں ہے [illegible]

[illegible] اگر پہلے اس کا فاسق ہونا معلوم ہو تو
اب معلوم ہوا یا پہلے فاسق نہ تھا اب فاسق ہو گیا تو نکاح فسخ نہیں کیا جا سکتا ہاں اگر غیر فاسق ہونا شرط [illegible] ہو
کفو ہونا ظاہر کیا تھا اور اب معلوم ہوا کہ وقت عقد فاسق تھا تو ولی کو اختیار ہے [illegible]
[illegible]
[illegible] ردالمحتار میں [illegible]
[illegible]
[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و شرع متین اس مسئلہ میں کہ ماں نے اپنی لڑکی کا نکاح غیر کفو میں کر دیا اور چچا زاد بھائی [illegible] انکار کرتا تھا اس صورت میں نکاح جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: جب چچا زاد بھائی موجود ہے تو یہی ولی ہے پھر اس کی اجازت کے بغیر غیر کفو سے نکاح نہیں ہو سکتا [illegible] بلکہ کفو میں بھی اس کی اجازت پر موقوف ہوتا ہے [illegible] نکاح فضولی اجازت ولی پر موقوف رہتا ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: از [illegible] ریاست [illegible] مرسلہ مولوی غلام جیلانی [illegible] صفر المظفر [illegible]۔
عورت کو لڑکے لڑکی کا نکاح کر دینا جائز ہے یا نہیں، وہ وارث ہو سکتی ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب: [illegible] نہیں اگر کوئی [illegible] اپنی لڑکی کا [illegible] دے تو نکاح ہو سکتا ہے [illegible] ماں کا [illegible]
باپ تو اس کو [illegible] نہیں [illegible] حدیث میں [illegible] واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: از [illegible] مرسلہ حکیم ابو محمد عبد الرزاق [illegible] امام مسجد [illegible] صفر المظفر [illegible]
چند ماہ ہوئے بروقت نکاح خود زید سے یہ شرط کیا کہ اگر تم ہماری برادری کے [illegible] قوم [illegible] ہو تو نکاح [illegible]
ورنہ نہیں بعد نکاح دو تین سال کے زید اس کی برادری کا نہیں نکلا اب [illegible]
تو اس شرط پر بغیر طلاق نکاح فسخ ہو گیا یا طلاق کی ضرورت ہے اگر فسخ ہو گیا تو عدت بھی ہو گی یا نہیں اور طلاق
دینے کی صورت میں عدت ہو گی یا نہیں کیونکہ نکاح معلق بشرط تھا۔

الجواب: سائل نے یہ نہیں ظاہر کیا کہ زید ہندہ کا کفو بھی ہے یا نہیں، اگر کفو ہے یعنی مذہب و نسب و پیشہ اور چال چلن میں ایسا کم نہیں کہ اس سے نکاح ہندہ یا اولیائے ہندہ کے لئے باعث ننگ و عار ہو اگرچہ اس کی برادری کا نہ ہو مثلاً شیخ [illegible] ہے اور وہ صدیقی جب تو نکاح صحیح و تام ہوگیا، ہندہ یا اولیائے ہندہ کو ہرگز حق فسخ نہیں، اور اگر کفو نہ ہو اور بروقت نکاح کفو ہونا بیان کیا اور اسی شرط پر نکاح ہوا تو حق فسخ حاصل ہے، درمختار میں ہے [illegible] یہ حکم بربنائے قول متقدمین ہے اور مختار متاخرین یہ ہے کہ غیر کفو سے نکاح صحیح ہی نہیں ہوتا، درمختار میں ہے: [illegible] لفساد الزمان۔ لہٰذا اس صورت میں فسخ وغیرہ کی کچھ حاجت نہیں، اگر [illegible] کا حکم نکاح جائز کے لئے ہے اور یہ ناجائز ہے اور خلوت ہوچکی ہو تو بعد عدت [illegible] واجب ہوگی کہ نکاح فاسد میں بھی عدت کا وجوب ہے کما فی کتب الفقہ، واللہ تعالٰی اعلم۔

مسئلہ: از [illegible] مرسلہ مولانا مولوی [illegible] صاحب [illegible] ربیع الاول [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ مسمی اللہ بخش نے مسماۃ عزیزن کو بہکا کر بغیر رضامندی والد لڑکی بالغہ مذکورہ کے اپنا نکاح پڑھا لیا، اب والد مذکورہ دعوٰی تنسیخ نکاح بدیں وجہ دائر کیا ہے کہ میں [illegible] زمیندار ہوں اور اللہ بخش [illegible] ہے اس لئے [illegible] غیر کفو [illegible] یہ نکاح باطل ہے، کیا شرعاً یہ نکاح باطل ہے اور [illegible] بیّنوا توجروا۔

الجواب: کلام کا مدار اس پر ہے کہ اگر ناکح میں اتنی کمی ہو کہ اولیائے زن کے لئے باعث ننگ و عار ہو تو کفو نہیں، ردالمحتار میں ہے [illegible] اور مذکورہ کا باپ زمیندار [illegible] کہ عرفاً عار ہو، ردالمحتار میں ہے [illegible] اور [illegible] فاسق ہے اور [illegible]

کفو نہیں، در مختار میں ہے ولیس فاسق کفوا لصالحۃ او فاسقۃ بنت صالح معلنا کان او لا ... اور جب کہ
محبت کے بغیر کفو سے نکاح کیا تو صحیح یہ ہے کہ یہ نکاح ناجائز ہے، در مختار میں ہے ویفتی فی غیر الکفو بعدم جوازہ اصلا
وھو المختار للفتوی لفساد الزمان واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ از ... مرسلہ محمد ... صاحب۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید کی لڑکی سے بکر کے لڑکے کی نسبت ہوئی نکاح کا دن مقرر ہو ہوکر تاریخ مقررہ پر بعد نکاح لڑکی کے باپ زید کو یہ خبر معلوم ہوئی کہ بکر کا لڑکا جس سے زید کی لڑکی سے نسبت ہوئی ہے حرامی ہے مگر جو شخص نسبت لگانے میں درمیانی تھا زید کو اطمینان دلایا کہ یہ بات بالکل غلط ہے لڑکا حرامی نہیں ہے لہٰذا زید کے گھر بارات آئی اور لڑکی کا نکاح ہو گیا۔ مگر زید نے چونکہ نکاح ہونے سے پہلے لڑکے کا حرامی ہونا سنا تھا لڑکی کو رخصت نہیں کیا اب لڑکی کے باپ کو پانچ سات روز کے بعد تحقیق ہوا کہ واقعی لڑکا حرامی ہے۔ اس جھگڑے کے سبب لڑکی اب تک اپنے میکہ میں ہے مگر اب لڑکی بالغ ہے۔ اور وہ بھی کہتی ہے کہ میں حرامی کے ساتھ نہیں رہوں گی اور نہ اس کے یہاں جا سکتی ہوں۔ اور اگر لڑکی کا نکاح کے وقت نابالغہ ہونا ہو تو کیا حکم ہے۔

(۲) حرامی لڑکے کا نکاح حلالی لڑکی سے جائز ہے یا نہیں؟

(۳) حرامی لڑکے کا نکاح حرامی سے جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: (۱) سوال میں دو متناقض باتیں ذکر کی ہیں۔ اس کو بکر کا لڑکا بھی بتایا اور حرامی بھی کہا۔ اگر وہ حرامی بمعنی ولد الزنا ہے تو ثابت النسب نہیں مگر ولد الزنا کا نسب ثابت نہیں، حدیث میں فرمایا الولد للفراش وللعاھر الحجر بہرحال جس سے نکاح ہوا اگر وہ ولد الزنا ہو تو وہ لڑکی کا کفو نہیں جو ثابت النسب ہے اور جبکہ بوقت نکاح اس کو صحیح النسب ظاہر کر کے ہوئے نکاح ہوا تو لڑکی اور اس کے اولیا کو نکاح فسخ کرنے کا شرعاً حق حاصل ہے۔ در مختار میں ہو

[illegible]

ـــــــــــــــــــــــــــ

عہ ... اگر
تو ... کو
... ابتداء
... واللہ تعالیٰ اعلم

[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) نکاح جائز ہو سکتا ہے اور جبکہ لڑکی کے اولیاء نے جان بوجھ کر [illegible] کو اختیار نہیں ہے [illegible] فسخ کر سکتا ہے واللہ تعالیٰ اعلم

یہ اس وقت ہے جبکہ باپ یا دادا نے نکاح کیا ہو جن کا سوء اختیار معلوم نہ ہو اور اگر ان کا سوء اختیار ظاہر ہو چکا ہو یا باپ دادا کے سوا دوسرے ولی نے نکاح کیا ہو تو یہ نکاح ہی نہیں، درمختار میں ہے [illegible]

[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) جائز ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب المهر

مہر کا بیان

مسئلہ: مسئولہ [illegible] مدرسہ منظر اسلام بریلی [illegible] ربیع الاول شریف [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید نے عمرو کی لڑکی کو نکاح کر کے [illegible]

[illegible] بینوا توجروا۔

الجواب: [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اور یہ جو ان کے اپنے لئے نہیں بلکہ کر دے گا کہ لڑکی کو دیں گے، زیور کا تو دیں گے تو رشوت نہیں، لہذا اپنے دیئے ہوئے [illegible]

کو جائز، اور صورت مسئولہ میں تو لڑکی کے باپ نے اسکا بھی کہا نہیں، بلکہ زید نے خود [illegible] کے کہنے کے لئے دیا ہے

اسے رشوت سے کچھ علاقہ نہیں، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: مسئولہ شیخ [illegible] صاحب [illegible] بریلی ۱۳ ربیع الآخر [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید کا نکاح ہندہ دختر عمرو سے ہوا اور مہر [illegible] روپیہ قرار پایا تھا [illegible] کچھ زیورات بوقت نکاح دیئے گئے جو تعداد مہر سے کم تھے اور یہ کہا گیا کہ [illegible] شوہر کے ذمہ ہے ہندہ [illegible] گھر ایک برس [illegible] نہیں ہوا اور ہندہ کا انتقال ہو گیا [illegible] تقسیم ہو گا زیور کی بابت [illegible] یا نہیں ہو گا [illegible] لیا جائے گا یا؟

الجواب: شوہر پر پورا مہر واجب الادا ہو گیا اگرچہ خلوت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] مہر [illegible] خلاف [illegible]

ثابت کریں [illegible] شوہر [illegible] قول معتبر ہے، در مختار میں ہے:

[illegible]

[illegible] فتاوی عالمگیری میں ہے [illegible]

[illegible] اب لڑکی [illegible] جو کچھ زیور [illegible] مہر اور ترکہ

[illegible] فقط واللہ اعلم

مسئلہ: [illegible]

[illegible]

الجواب: اگر [illegible]

[illegible]

فقط واللہ اعلم

مسئلہ: [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے اپنی لڑکی کا نکاح [illegible]

[illegible]

الجواب: [illegible]

[illegible]

مسئلہ: [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین [illegible]

[illegible]

[illegible] ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب: [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اور اگر [illegible]

(۲) [illegible]

مسئلہ: [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین [illegible]

[illegible]

(۱) [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

سال ہوا۔ بینوا توجروا۔

الجواب: [illegible] مہر [illegible] کے لئے [illegible] مال [illegible]
[illegible] کی جاسکتی ہے [illegible] واللہ تعالیٰ اعلم۔

[illegible] شوہر [illegible] عورت [illegible] اگر [illegible]
[illegible] نہیں کر سکتی [illegible] عورت [illegible]
[illegible] شوہر [illegible] نہیں کر سکتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: [illegible] صاحب [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ شرعاً [illegible] مہر [illegible] کتنا مہر

بینوا توجروا

الجواب: [illegible] مہر [illegible] شرعی [illegible] کے لئے شریعت نے کوئی
[illegible] مقرر نہیں [illegible] شوہر [illegible]
[illegible]
[illegible] مہر [illegible] ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

مسئلہ: مسئولہ [illegible] بریلی [illegible] ذیقعدہ [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک عورت کی شادی ہوئی [illegible] سال سے اپنے مکان پر بیٹھی ہے اور [illegible] شوہر کے مکان [illegible] پانچ سو روپیہ [illegible] [illegible] لہٰذا [illegible] سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب: [illegible] اگر عورت اپنا [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: مسئولہ [illegible] بریلی [illegible] ربیع [illegible]

[illegible] یا نہیں؟

الجواب: [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کہ اب معجل ہوگیا اور معجل ہونے کے بعد عورت نے تسلیم نفس نہیں کی تسلیم نفس تو پہلے کر چکی تھی جب کہ مؤجل تھا اب کہ معجل نہ تھا تو تسلیم نفس حق مطالبہ کو کیوں ساقط کرے گی پھر یہ کہنا کہ اس کو اب مطالبہ کا حق نہیں رہا۔ باطل باطل ہے۔ فتوی مذکور کا ابتدائی دو بام تر اخیر و بے معنی ہے، حنفیہ کے خلاف۔ اور طرہ یہ کہ آخر میں لکھ دیا کہ کتب فقہ حنفیہ و مذہب و فتاوی کا حکم وہ ہے جو پیشتر مذکور ہوا کہ مہر معجل کے مطالبہ کا ہر وقت عورت کو اختیار ہے، بلکہ یہ فتوی بالکل غلط ہے اس پر عمل نہ کیا جائے اور جس نے اس فتوی کو مانا اس نے بیجا کیا اور اہل برادری کا ایسے شخص کو جس نے غلط مسئلہ کر دیا ... توبہ لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم ۔

مسئلہ از مسئول حافظ علی احمد خان صاحب محلہ جسولی بریلی ۷ ربیع الآخر ۱۳۳۷ھ۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ مہر معجل و مؤجل کیا ہے اور انکا کیا حکم ہے، اور مہر درجہ اول کی تعداد کتنی ہونا چاہئے اسی طرح درجہ دوم اور درجہ سوم کی، بینوا توجروا۔

الجواب: مہر معجل کا مطالبہ عورت ہر وقت کر سکتی ہے رخصت سے پہلے بھی اور بعد میں بھی جب تک پورا وصول نہ کرلے اپنے کو شوہر کے یہاں جانے سے یا شوہر کو وطی و دواعی سے روک سکتی ہے اور مہر مؤجل وہ ہے کہ ادا کے لئے کوئی وقت مقرر ہے مثلاً چھ ماہ یا سال بھر کی میعاد ہو۔ مگر عرف میں مہر مؤجل سے مراد مہر لا الی اجل ہے جس کا مطالبہ بعد موت یا طلاق ہو، مہر کی کم سے کم مقدار دس درم ہے کہ اس سے کم نہیں ہو سکتا اور زیادہ کے لئے کوئی حد معین نہیں۔ اور شریعت میں درجہ اول و دوم و سوم وغیرہ درجات پر مہر کی تقسیم نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ از مسئولہ مرزا احمد اسمٰعیل بیگ ... ۱۳۳۷ھ۔

زید نے اپنے دو بیٹوں بکر و عمرو کی شادی کر دی بعد انتقال زید بکر و عمرو متصرف رہے اور زید کے سرمایہ میں سے جائداد پیدا کی اور اپنی بیبیوں کو زیور بنا کر دیا عمرو کا انتقال ہوگیا اور اس کی بیوی نے عقد ثانی کرلیا عمرو کے انتقال کے وقت اس کی بیوہ نے ... مہر معاف کر دیا اب بکر بیوہ عمرو سے وہ زیور واپس مانگتا ہے، آیا یہ درست ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب: زوجہ عمرو نے جب مہر معاف کر دیا تو معاف ہوگیا اس کا مطالبہ نہیں کر سکتی البتہ اپنا حصہ ترکہ لے سکتی ہے ... کہ اس کی مقدار ہے مگر عمرو کا کوئی اور ... بعد تقسیم ترکہ میں ... واللہ تعالیٰ اعلم۔

ہے اور اولاد جو فوت ہوگئی اس کا ترکہ ہے زیور اگر عمرو نے مرا شے عورت کو زیور کا مالک کر دیا اور یا اس کو عوض ادا کیا ہو تو کل عورت
کو بطور جہیز دے کر دیتے مالک بنا کرتے ہیں تو عورت کی ملک ہے کیونکہ واپس نہیں لے سکتا اور صرف پہننے کے لئے دیا اور
مالک نہ کیا تو عمرو کی ملک تھا بعد انتقال ترکہ میں شمار ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ از مرسلہ مولوی نجیب الرحمٰن صاحب ساکن موضع بجار گھاٹ ضلع پٹنہ، بہار، ۲۴ ربیع الآخر ۱۳۴۳ھ
زید نے ہندہ سے یہ کہہ کر نکاح کیا کہ اس کا شوہر مر چکا ہے کچھ زمانہ کے بعد ہندہ کا پہلا شوہر آگیا ہندہ زید پر مہر کا
دعویٰ رکھتی ہے شرعاً زید پر مہر واجب ہے یا نہیں ایک شخص کہتا ہے کہ نکاح صحیح نہیں ہوا مہر کیسا واجب ہوگا مگر ہندہ اور
زید کو کس طرح معلوم ہو گیا تھا کہ ہندہ کا شوہر مر گیا تھا حالانکہ وہ زندہ ہے؟

الجواب یہ نکاح فاسد ہوا جبکہ یہ جان کر نکاح کیا ہو کہ یہ شوہر والی ہے۔ درمختار میں فاسد نکاحوں کی
صورتوں میں ایک صورت یہ بھی مذکور ہے وہ نکاح الغیر [illegible] اور نکاح فاسد میں اگر
شوہر نے جماع کر لیا ہے تو مہر مثل و مہر مسمیٰ میں جو کم ہو وہ اس کی مستحق ہے یعنی بوقت نکاح جو مہر مقرر ہوا اگر وہ مہر مثل سے
کم یا برابر ہے جب تو وہی لازم ہے ورنہ مہر مثل۔ درمختار میں ہے ویجب مہر المثل فی نکاح فاسد بالوطء [illegible]
[illegible]
[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ از مرسلہ عبدالرزاق خان صاحب [illegible] ۲ ذی الحجہ
کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ [illegible] زید نے اپنی لڑکی کا کسی نیک بیوی سے کیا اور شادی کے چار ماہ
بعد بیوی کا انتقال ہو گیا اور زید یا اس کا باپ اس بیوی کے [illegible] اس کا مہر معاف ہو جو عورت کا
ماں اور بھائی زندہ ہے کیا مہر [illegible] معاف کر لیا جائے اور [illegible] کتنی بند معاف یا [illegible]
اور زیادہ [illegible] اگر لڑکے کی [illegible] ایک ہزار باندھے [illegible]
نہیں ہے تو کیا حکم ہے اور کس شخص کا جو ایک ہزار مہر باندھا ہے؟

الجواب [illegible] مہر معاف نہیں کیا تو اب یہ عورت کا ترکہ ہے اور [illegible] باپ [illegible]
ماں اور بھائی ہیں تو [illegible] ایک بھائی [illegible] حق شوہر [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مسئلہ: مسئولہ مولوی ... صاحب ... [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بھائیوں کو حصہ دلوا لیا، اس کے بعد ہندہ نے اس جائداد کی اپنی چار لڑکیوں کو ہبہ کر دیا، لیکن یہ ہبہ کی وجہ سے شرعاً ناجائز قرار پایا، لہٰذا دریافت طلب یہ ہے کہ کوئی شخص ہندہ کو پچیس ہزار کی جائداد کا دین مہر کیا جانا فرضی تصور دے، حالانکہ اس کے پاس اس کا کچھ ثبوت نہ ہو، اس شخص کا یہ قول معتبر ہوگا اور کیا کسی مہر کو جو اس کا مہر دے دیا گیا فرضی ہو سکتا ہے اگر ہو سکتا ہے تو شرعاً اس کی کیا صورت ہوگی۔

الجواب: ہندہ کا مہر جب زید کے ذمہ واجب الادا تھا اور ہندہ نے زید سے مطالبہ کیا اور دونوں نے پنچایت میں فیصلہ کرانا چاہا، پنچوں نے بعوض پچیس ہزار مہر معجلہ زید کی جائداد کو دلوا دی تو اب ہندہ ہی اس جائداد کی مالک ہو گئی، زید کو اس جائداد سے کچھ تعلق نہ رہا، زید کا کسی بیان میں اسے فرضی کہنا ہندہ کے لئے اصلاً مضر نہیں، اگرچہ فرضی کے جو معنی اس نے بیان کئے کہ بھی بیان کر رہا مہر واجب الادا کے بدلے کچھ جائداد کو دینا ہرگز فرضی نہیں ہو سکتا۔ اولاً تو خود زید نے بطور خود دیا نہیں کہ فرضی کا احتمال ہو سکے بلکہ یہ پنچائتی فیصلہ ہے جس سے زید و ہندہ دونوں نے تسلیم کیا، فیصلہ کا فرضی ہونا عجیب بات ہے۔ ثانیاً زید نے خود دیا ہوتا اور فرضی کہا کہ بہ کر دیا جب بھی فرضی نہ ہوتا کہ جو شئی مطالبہ واجبہ کے بدلے دی جائے وہ فرضی نہیں ہو سکتی ورنہ قرض خواہوں کو قرضے وصول کرنا محال ہو جائے۔ ثالثاً زید خود کہتا ہے کہ فرضی بمعنی فرض ہے تو اس کے کلام کو دوسرے معنی پر محمول کرنا خلاف انصاف ہے۔ رابعاً دینے کے بعد بلکہ مرتے دم دے فرضی قرار دے، فرضی نہیں ہو سکتا اگرچہ دیتے وقت فرضی کی نیت بھی ہو کہ عقود میں الفاظ کا اعتبار ہے نیت کا نہیں۔ اس جائداد میں زید کے چھوٹے بھائیوں کا استحقاق نہیں، یہ فیصلہ باطل محض و صریح ظلم ہے، اور اگر فرضی بھی کر لیا جائے کہ یہ کاغذ والا فرضی ہو گیا تو یہ قابل اعتبار بھی ہے، جب بھی ان کو ترکہ نہیں پہونچ سکتا کہ دین مہر بطور دین واجب ہے، اور دین میراث پر مقدم ہے۔ ہندہ اپنا کل مہر وصول کرے گی، پھر جو بچے اس میں میراث جاری ہوگی، اور پچیس ہزار کی کل جائداد کی اب تو ذرہ خسہ ہو کر رہ گئی، دریں صورت ہندہ کے مہر کی بھی کچھ نہ بچے گی تو ساری جائداد مہر کل ہندہ کے مطالبہ کے لئے کافی نہیں، پھر اگر کچھ غیر کل ہے تو یہ دین ہی باقی رہا، الغرض یہ فیصلہ بہر وجوہ باطل محض ہے، زید کے چچازاد بھائیوں کو اس جائداد سے کچھ نہیں پہونچ سکتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: مسئولہ منشی ولی اللہ، محلہ بہادری پورہ، بریلی، ۹ ذیقعدہ سنہ ۱۳۴۳ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک لڑکی کی شادی ہوئی جس کو عرصہ تین سال ہوا، ایک سال آنے

جانے میں معلوم ہوا اور اس تحقیق سے [illegible] کی اس لڑکی کا نکاح [illegible]
ہو گیا اور بعد [illegible] لڑکی کے [illegible] ایک [illegible] اگر [illegible]
ملیں گی [illegible] تب اہل محلہ کے ساتھ لڑکی کو [illegible]
کو [illegible] جب ماں نے لڑکی کو دیکھا تب [illegible] اور لڑکی [illegible]
چلی [illegible] اگر [illegible] شوہر کرتا رہا [illegible] ؟ جب لڑکی کو مکان
پر [illegible] لڑکی کی [illegible] لڑکی [illegible] اور جب شوہر [illegible]
[illegible] معلوم [illegible] باپ [illegible] لڑکی [illegible]
[illegible] لڑکی [illegible]
بیان [illegible] لڑکی [illegible] ماں باپ [illegible] لڑکی کے ماں باپ لڑکی کا
جہیز اور مہر لینا چاہتے ہیں۔

الجواب [illegible]
[illegible] لڑکی [illegible]
[illegible] مہر [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ [illegible] ۲۲ محرم الحرام [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین [illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

جو حکم ہو فرمایا جائے؟

الجواب: [illegible]

[illegible]

مسئلہ: [illegible]

(۱) اگر بیوی نے شوہر [illegible] مہر معاف [illegible]

(۲) اگر بیوی نے [illegible] معاف [illegible]

الجواب: (۱) جب عورت نے مہر معاف کر دیا [illegible]

(۲) [illegible]

صورت میں معاہد موجود نہیں، در المختار میں ہے [illegible]

[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ از مدرسہ [illegible] اسلام [illegible] مسئولہ [illegible] قادری رضوی،
۱۳ ذیقعدہ [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ کابین کسے کہتے ہیں اور لڑکی کی شادی کے وقت جو دولھن کے ولیاں باپ کابین لے لیتے ہیں اس کابین میں شرط کیسی ہونی چاہئے اور اس میں جو شرائط لکھے جاتے ہیں کہ ان شرائط کو نکاح کے بعد نافذ کرنا اقرار کرنا چاہئے یا نہیں، اگر شرائط طلاق لکھا ہیں تو وہ شرائط پائے جانے سے طلاق واقع ہو جائے گی یا نہیں، اگر واقع ہوگی تو وہ شرط بعد ایجاب و قبول کے وقت مذکور ہونا چاہئے یا نہیں اور اگر بغیر اقرار کرائے اور مذکور کئے متعلق نکاح پڑھا دیں اور نکاح ہو جانے کے بعد دولھا کو سنا یا جائے اور دستخط لی جائے تو اس صورت میں کوئی شرط پائی جاتی ہے اس صورت پر طلاق واقع ہو جائے گی یا نہیں اور اس حالت کو کسی دوسرے کے ساتھ نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا [illegible]۔

الجواب کابین مہر کو کہتے ہیں، مہر جو کچھ مقرر ہوا اگر کل یا بعض اس میں کا معجل ہے یا کسی مقدار خاص کا قبل رخصت لینا دلہن کا عرف ہو تو عورت یا اس کے اولیاء معجل یا اس مقدار معروف کو قبل رخصت وصول کر سکتے ہیں۔ تنویر الابصار [illegible]

[illegible] کابین نامہ میں جو شرائط لکھے ہوں وہ یا تو شوہر نے لکھ دئے ہوں یا اس نے لکھے گئے اس کی تصدیق کی یا اقرار کیا ہو ورنہ شوہر پر اس کا کچھ اثر نہ ہوگا، اگر کسی شرط کے پائے جانے پر طلاق واقع ہو جو نامہ قلم ہے اور قبل نکاح اس کو شوہر نے لکھ دیا تو طلاق واقع نہ ہوگی کہ اس صورت میں نکاح کا نہ کرے کو طلاق کے لئے شرط کیا ہو اس لئے کہ تعلیق کے لئے ملک یا اضافت الی الملک ضروری ہے، تنویر میں ہے: شرطه الملك او الاضافة اليه۔ اور اگر عقد یعنی ایجاب و قبول میں وہ شرط داخل کی یا بعد عقد شوہر نے وہ لکھی یا اس کا اقرار کیا تو شرط کے پائے جانے پر طلاق واقع ہوگی، جس صورت میں طلاق ہوگی اگر وطی یا خلوت ہو چکی ہے تو عدت گزر لے پر دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: مرسلہ [illegible] صاحب حنفی رضوی [illegible] بریلی [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین [illegible]

[illegible] ایک مکان لڑکی کے نام لکھایا جاتا [illegible]

[illegible]

[illegible] حکم شریعت کیا ہے

(۲) نکاح میں مہر کی بابت [illegible]

[illegible] نکاح نہیں [illegible]

[illegible] چاہئے یا نہیں؟

(۳) [illegible]

[illegible]

(۴) چونکہ بعض وقت مہر کی ضرورت پڑتی ہے [illegible] طلب کر سکتی ہے؟

(۵) [illegible]

[illegible]

بینوا توجروا۔

الجواب: [illegible]

[illegible]

(۲) [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

(۳) [illegible] جیسا کہ اوپر مذکور ہوا۔

(۳) بعد طلاق [illegible] مہر کل جب عورت طلب کرے [illegible] ادا [illegible] ۔

(۴) لڑکی کا [illegible] باپ [illegible] بعد [illegible] دوسرے [illegible]

کر سکتے ہیں اور اگر [illegible] ظاہر کر سکیں [illegible]

[illegible] ۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک [illegible]

[illegible] سال کی تھی، اس وقت [illegible] لڑکی کے باپ اور بھائی [illegible]

[illegible] مہر کو قبول کی تھی [illegible] نکاح [illegible]

[illegible] بینوا بالکتاب توجروا یوم الحساب۔

الجواب: [illegible]

[illegible] شوہر [illegible] نکاح [illegible]

[illegible]

[illegible] ۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: ایک [illegible] سولہ سال [illegible]

باپ اور بھائی [illegible] نکاح منعقد ہوا [illegible]

صورت میں [illegible] شوہر [illegible] بینوا بالکتاب

وتوجروا یوم الحساب۔

الجواب: [illegible] لڑکی کے باپ اور بھائی [illegible]

[illegible] باپ [illegible] نکاح [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: از اجمیر شریف ۱۰ رذی الحجہ [illegible]

لڑکی کے والد جس نے عقد کے قبل اپنے داماد سے [illegible] کہ لڑکی کے [illegible] سو روپیہ [illegible] لڑکی کے والد [illegible] یہ فرماتے ہیں کہ [illegible] اور کپڑا [illegible] شادی کے [illegible] ذکر [illegible]۔ [illegible] قرض [illegible] کر دیا، لہذا [illegible] واجب ہو یا نہیں؟

الجواب: جو روپیہ قرضا یا [illegible] واجب الادا ہے [illegible] قرض [illegible] لازم [illegible] ادا کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین [illegible] اس مسئلہ میں کہ زید نے ہندہ کو [illegible] اپنے [illegible] مہر کے [illegible] شوہر [illegible] اور [illegible] زید اور ہندہ [illegible] ہندہ نے اپنے [illegible] کے مکان [illegible] زید کو [illegible] ہندہ کو [illegible] ہندہ [illegible] کو [illegible] صاحب [illegible] ہندہ کو رخصت کرا لایا ہے اور اپنے گھر لے آیا ہے [illegible] شوہر کے تعلق [illegible] [illegible] زید [illegible]؟

الجواب: صورت مسئولہ میں [illegible] مہر کے [illegible] شوہر [illegible] نکاح [illegible] زید [illegible] نکاح [illegible] زید [illegible] نہیں [illegible] کر سکتا [illegible] اس وجہ سے [illegible] شوہر [illegible] قرض [illegible] زید سے مطالبہ [illegible]

اور [illegible] وفات کے بعد [illegible] ایک صورت میں [illegible]

کیونکہ جب اور دوسری صورت میں تو کچھ نہیں ہے اگر دو وجہ جوش ہزار طلاق پر دلالت کرے قرضے سے ساقط ہو چکا ہے یہ کیا صاحب
جس کا انتقال ہو نہ ہو دینے کے لئے اگر کوئی شکر ادا ... قلیل ... بھی بچہ ... کو زندگی ...
کی سی لے کر امت کی ... کر دیجئے ... کی ... زید کی کفالت بھی ... اس سے ... نہ
جس کیا ہے سکتا اور اگر شوہر طلاق دے ... یا ... زید کی کفالت بھی لازم ہے ... کی قسم ادا کر لا
پڑے گی ... [illegible]
[illegible]
گا الملام ... تعالیٰ ... باب ... کیا ... واللہ اعلم۔

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علمائے دین ... شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک صاحب اولاد اپنی حیات
میں چند عزیز مردوں اور عورتوں کے سامنے وصیت ... اپنے برادر ... نسبت ... ہے اور پھر ... کر ...
جس سے ... ماحد ... ہے ... سے ... کی شرعی ... کچھ ... ضعفی ...
... بہ ... ہے کہ ... جو ... دینی و دنیوی معاملات
پر ہماری ... والسلام۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم (۱) بعد سلام کے سب سے پہلے اپنے بزرگوں کی خدمت ... عرض ہے کہ ... اللہ
کے واسطے معاف کیا ... زیادہ ... معاف کرے ... گا ... ۔

(۲) ... بھائی صاحب پر ... حق ... ہیں ... سب معاف ... کے واسطے ... بھائی صاحب ... حق ...
... کی ... باقی ... سب معاف۔

(۳) ... شوہر ... طلاق ... ہیں ... کی ...
... سامان ... کو ... کی ... ہیں ... جو ...
اس لئے عزیز ... کا ... ہیں ... کا کپڑا ... سب ... ہیں ...
... اللہ کے واسطے ... سب ... معاف کر دیں ... السلام
... ہم ... کہ آپ ... کی ... بالکل ... معاف

کرلی ہے تو یہ حقیقت ہوئی یا ہبہ اور اس میں رُوئے شرع شریف کس پر اور کیا حکم ہونا چاہئے؟

الجواب: عورت نے چونکہ مرض الموت میں مہر معاف کیا ہے جیسا کہ سوال سے ظاہر ہے لہٰذا مہر معاف نہیں ہوا کہ اس کے لئے مرض الموت نہ ہونا شرط ہے۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے: [illegible] ... [illegible]

[illegible] ... اور مسماۃ نے اپنے بھائی کو جو حقوق معاف کئے ہیں اس میں یہ تفصیل ہے کہ جتنے حقوق غیر مالیہ ہیں وہ سب معاف ہو گئے اور حقوق مالیہ ہیں وہ معاف نہیں ہیں اگر وہ حقوق مالیہ عورت کے حصہ کا ذکر ہے جس کو وہ عورت حقدار تھی اور بھائی نے اب تک نہیں دیا ہے اس کو معاف کرتی ہے تو معاف نہ ہوا عورت کے ورثہ شوہر و اولاد اس کے بھائی سے وصول کر سکتے ہیں۔ فتاویٰ خیریہ میں ہے: [illegible] ... اور اگر حقوق مالیہ اس قسم کے نہ ہوں تو اگر یہ محض مال مسماۃ کے ترکہ کا ثلث یا ثلث سے کم ہے تو معاف ہو گیا، اور اگر اس کے متروکہ کے ثلث سے زائد ہے تو بقدر ثلث معاف اور باقی حق ورثہ ہے جو اس کے ذمہ واجب الادا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: مسئولہ [illegible] ... [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل سوال میں کہ ہمارے علاقوں میں یہ بات رائج ہے رسم چلی آتی ہے کہ لڑکی کا والد خود لڑکے کے باپ سے مہر کے پیسے لے کر لڑکی کو زیور وغیرہ بنا کر دیتے ہیں اور اس میں مہر کے جتنے پیسے ہوتے ہیں اس میں بھی کم و بیش لگاتے ہیں یہ کسی کو معلوم نہیں کیونکہ ہماری طرف معلوم نہیں کہ مہر جدا اکٹھا لیتا ہے اور مہر کیا ہے اور لڑکی کا والد اپنا نام [illegible] کرنے کے لئے یہ زیور بنوا کر سب لوگوں کے سامنے دیتے ہیں اور لوگوں کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ باپ نے یہ زیور دیا ہے، ایسا کرنا جائز ہے یا نہیں اس طرح کے مسائل اپنی عقل سے نکال کر لوگوں کو بتانے والے شخص پر کیا حکم ہے؟

الجواب: لڑکی کا والد اس کے مہر کا روپیہ لے کر اگر اس کے زیور بنوا کر لڑکی کو دیدے تو [illegible] مہر کی مالک لڑکی ہوتی ہے اور اس کو حق ہے اور اس میں سے کچھ دینا اور کچھ رکھ لینا ناجائز ہے۔ بلا علم مسائل بتانا ناجائز ہے حدیث میں فرمایا: [illegible] ... واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: از مسعود جناب غلام نبی صاحب، اشرفی منبہ مبارک پور، اعظم گڑھ، ۵ محرم الحرام ۱۳۸۸ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید کی بیوی خالدہ رخصت ہو کر زید کے گھر آئی رات میں زید اپنی بیوی کے پاس گیا جہاں خالدہ تنہا تھی مگر جب زید نے دیکھا تو معلوم ہوا کہ بیوی اس لائق نہیں ہے کہ اس کے ساتھ زن و شوہر کے تعلقات رکھے جائیں، چنانچہ وہ سو گیا صبح کو اس کمرہ سے نکلا پھر چند ماہ کے بعد زید نے طلاق دے دی اور اس کو نصف مہر بھی بھیج دیا، مگر چند ماہ کے بعد سے سسرال والے مدعی ہیں کہ خلوت صحیحہ ہوئی اور پورا مہر ملنا چاہئے اور زید کو اس سے انکار ہے، ان جھگڑوں کو حل کرنے کے لئے زید نے اپنی طرف سے چند عورتوں کو خالدہ کے پاس بھیجا کہ معلوم ہو سکے کہ وہ لڑکی اب رخصتی کے پندرہ ماہ بعد بھی بالغ ہوئی یا نہیں تو عورتوں نے آکر بتایا کہ کم و بیش دو سال میں ابھی جا کر بالغ ہوگی تو صورت مسئولہ میں دریافت ہے کہ زید پورا مہر ادا کرے یا نصف، واضح رہے کہ یہ رخصتی مخصوص طور پر ہوئی تھی رخصتی سے پہلے خالدہ کے والدین رخصتی کرنے پر راضی نہ تھے مگر جب یہ کہا گیا کہ زید کے والد دوسری شادی کرنے جا رہے ہیں، تو مجبور ہو کر رخصت کر دیا تو اس صورت میں کیا حکم ہے، بینوا توجروا۔

الجواب: سوال کی عبارت سے یہ مفہوم ہوتا ہے کہ سائل نے خلوت صحیحہ سے جماع اور وطی مراد لیا ہے، حالانکہ ایسا نہیں بلکہ خلوت صحیحہ کا مطلب یہ ہے کہ زوجین و زن و شوہر دونوں کا اجتماع ہوا اس طرح پر کہ وطی سے شرعاً یا طبعاً یا حساً کوئی مانع نہ پایا جاتا ہو، یہ خلوت وطی کے حکم میں ہے، یعنی جس طرح وطی کرنے کے بعد طلاق دینے میں پورا مہر واجب ہوتا ہے اسی طرح اس خلوت کے بعد بھی پورا مہر واجب ہوگا، اگرچہ وطی نہ ہوئی ہو، وقایۃ الروایۃ میں ہے "والخلوۃ بلا مانع وطی [illegible]" عالمگیری میں ہے "الخلوۃ الصحیحۃ [illegible]" فتاویٰ قاضی خاں [illegible] عالمگیری [illegible] الخلوۃ الصحیحۃ [illegible] صاحب الصحاح [illegible]۔

پس صورت مسئولہ میں اگر وہ لڑکی اتنی چھوٹی تھی جس سے جماع نہیں کیا جا سکتا ہے تو خلوت صحیحہ نہیں ہوئی کہ صغر بھی مانع خلوت صحیحہ ہے اور اگر جماع کے قابل تھی تو اگرچہ نابالغہ تھی خلوت صحیحہ ہو جائے گی، عالمگیری

[illegible]

مگر بچے کی ... سے عورت کے حقوق ... [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

حقوق الزوجین

شوہر و عورت کے حقوق

مسئلہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

الجواب ... ایک دوسرے کے حقوق رکھے ہیں ہر ایک پر لازم ہے کہ دوسرے کے حقوق کی پابندی کرے ... [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وتکسوھا اذا اکتسیت ولا تضرب الوجہ ولا تقبح ولا تہجر الا فی البیت۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ عورت کے شوہر پر کیا حق ہے فرمایا کہ تو کھائے تو اسے بھی کھلائے اور تو پہنے تو اسے بھی پہنائے اور چہرہ پر نہ مارے رواہ احمد و ابوداؤد و ابن ماجہ حاصل یہ کہ ایسی احادیث بکثرت ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ مردوں کو عورتوں کی رعایت ضروری ہے اور خوش خلقی سے پیش آنا [illegible] صورت مذکورہ میں عورت کیا کرے [illegible] یہی حکم ہے کہ اطاعت کرے [illegible] لے کر پیچھا چھڑائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ [illegible] مرسلہ جناب اختر صاحب ۔ [illegible] شعبان [illegible]ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید اپنی زوجہ صالحہ کو بیجا تشدد اور بہت زدوکوب کرتا ہے جس کی وجہ سے صالحہ کو زندگی خطرہ میں معلوم ہوتی ہے صالحہ کو زید سے اپنی والدہ کے مکان پر چلی گئی ہے اور چاہتی ہے کہ اب شوہر کے پاس واپس نہ جائے کیا ایسی صورت میں صالحہ کو از روئے شریعت حق حاصل ہے کہ اب وہ شوہر کے مکان پر نہ جائے اور اپنی والدہ کے پاس رہے اور کیا شوہر کو حق حاصل ہے کہ وہ صالحہ کو جبراً اپنے گھر واپس لے جائے

الجواب ہاں اگر واقعی زید اپنی زوجہ صالحہ پر بیجا تشدد کرتا ہے اور اس قدر زدوکوب کرتا ہے جس کی شرع نے اجازت نہیں دی ہے اور شوہر کا مکان اتنے فاصلہ پر ہے کہ صالحہ کے گھر والے اس کی اعانت نہیں کر سکتے تو اس صورت میں زید جبراً صالحہ کو اپنے گھر نہیں لے جا سکتا اور جیسا کہ سوال میں مذکور ہے کہ صالحہ کو زندگی خطرہ میں نظر آتی ہے اگر یہ واقعہ ہے تو زید کے گھر اسے نہیں بھیجنا چاہئے کیونکہ زندگی خطرہ میں نہیں ڈالی جا سکتی ہے قرآن میں جیسا کہ بیان ہے کہ شوہر ان کو اپنے گھروں میں رکھیں [illegible] مرد عورت کو ایذا دینا [illegible] اپنے گھر میں لے جا کر ایذا [illegible] درمختار میں ہے [illegible]

[illegible]

واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب الجہاز

جہیز کا بیان

مسئلہ [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس صورت میں کہ [illegible] سامان جہیز [illegible]

اس کا ایک [illegible] کیا تھا اس میں [illegible] کل سامان [illegible] اب

بیوی کا انتقال ہو گیا، سامان جہیز شوہر [illegible]

واپس لے سکتا ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتاب الطلاق

طلاق کا بیان

مسئلہ ۱: مرسلہ محمد یار صاحب چشتی از خیر وضلع ڈیرہ غازی خان، ڈاکخانہ وہمانی، ۲۰ ربیع الآخر ۱۳۴۰ھ

چہ می فرمایند علمائے دین متین در صورت ناکح نابالغ ومنکوحہ بالغہ بالغ شوہر نابالغ را در ما کہ نافرمان و فرار وغیرہ از در

اگر منصوب بشرط بطور پابند موجب وبال والدین و شرمساری می شود دریں صورت مذکورہ طلاق صغیر جائز است یا

بمرتبہ طلاق مراہق جائز است یا نہ بینوا توجروا۔

الجواب: طلاق صغیر صحیح نیست اگرچہ مراہق باشد، در تنویر الابصار وغیرہ عامہ متون مذکور است،

لا یقع طلاق الصبی، در درمختار فرمود، ولو مراہقا او اجازہ بعد البلوغ، زنا را بر قوع طلاق صغیر اعدام و ترک صحیح متعلق

نیست واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲: مرسلہ غلام قاسم پیالہ چشتی بیان رسول پور والا از معصاری کاٹھیاواڑ گوندل کرٹہ، ۲ رجب ۱۳۴۱ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید نے بکر کے بھیجے ہوئے خطوط اور جو مشمولہ خط اپنے خط اور زبانی

مانا کہ وقت سے جماعت میں پیش کرکے اپنی لڑکی ہندہ کو طلاق دلا لی اب جو اس کے شوہر کے طلاق نہ دینا اور خط

اور مشمولہ گواہان جماعت میں جعلی ثابت ہونے کے اس کو انفصال کورٹ سے مقدمہ چلا کر جھوٹے گواہ وغیرہ پیش کرکے طلاق

ثابت کرالی کورٹ نے حقی اور سچی گواہی کی ضرورت نہیں کرکے طلاق ثابت کرلی یہ طلاق حسب الشرع جائز

ہے یا ناجائز؟ بینوا توجروا۔

الجواب: جب شوہر خط اور مشمولہ گواہان سے انکار کرتا ہے تو اب جب تک گواہان عادل سے یہ ثابت نہ

ہو کہ یہ خط اسی شوہر نے لکھا ہے یا مشمولہ گواہان اسی نے دیئے ہیں یا کسی کو اس کا وکیل کیا ہے کہ میری طرف سے اپنی فلاں عورت

کو طلاق دے دی ہو یا گواہان سے اس نے اقرار کر دیا ہو غرض جب تک گواہان عادل سے ثابت نہ ہو طلاق کا حکم نہیں

[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ [illegible] طلاق [illegible] بینوا توجروا۔

الجواب [illegible]

[illegible]

مرد اور اس کی عورتوں میں جدائی ڈالنے پر حدیث شریف میں ارشاد ہوا لیس منا من خبب امرأة على زوجها
یعنی جو شخص کسی مرد سے اس کی عورت کو برگشتہ کر دے وہ ہمارے گروہ سے نہیں۔ رواہ ابو داود والحاکم عن ابی
ہریرة والطبرانی فی الصغیر والاوسط [illegible] والطبرانی فی الاوسط [illegible]
ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: مسئولہ مولوی اکبر علی طالب علم مدرسہ اہل سنت ۱۹ ذیقعدہ ۱۳۳۸ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص کی بیوی چپ کر بھاگ گئی تھی اور تین دن تک گم رہی پھر لوگ جمع ہوگئے اور اس کو شوہر کے گھر پہونچایا۔ اس کا شوہر پردیس میں تھا جب آیا اور اس واقعہ کو سنا تو کہا کہ میری بیوی نکاح سے باہر ہوگئی دوبارہ نکاح ہونا چاہئے تو اب شرعاً کیا حکم ہے۔ بینوا توجروا۔

الجواب: عوام کا یہ خیال غلط ہے کہ عورت بے اجازت شوہر کے گھر سے چلی جائے تو نکاح سے نکل جاتی ہے لہٰذا شوہر کا یہ کہنا کہ میری بیوی نکاح سے باہر ہوگئی اگر اسی خیال غلط کی بنا پر ہے تو کچھ نہیں ورنہ یہ لفظ خود طلاق ہے جب باہر نہ ہوئی تھی تو اب اس کہنے سے باہر ہوگئی اگر طلاق کی نیت سے کہا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: مرسلہ حضرت رحیم صاحب از بریلی [illegible] ۱۴ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۱ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ طلاق دیتے وقت عورت کا موجود ہونا ضروری ہے یا نہیں۔ اگر غیبت میں طلاق دی تو طلاق ہوئی یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب: طلاق میں عورت کا روبرو ہونا کچھ ضرور نہیں البتہ یہ ضرور ہے کہ طلاق کی نسبت عورت کی طرف اضافت کرے مثلاً یوں کہے کہ میں نے اپنی زوجہ مسماۃ فلاں بنت فلاں کو طلاق دی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: ایک مسلمان مرد کی عورت جو آوارہ پھرتی ہے اور اپنے شوہر کا کہنا نہیں مانتی بلکہ دوسرے مرد سے یارانہ کر لیا ہے تو اب مرد اس عورت کو طلاق دے کر مہر ادا کرے یا نہیں کیا حکم ہے؟

الجواب: ایسی عورت کو بالاتفاق طلاق دینا جائز ہے بلکہ ایسی عورت کو طلاق دینا ہی بہتر ہے۔ درمختار میں ہے بل یستحب لو مؤذیة [illegible] ردالمحتار میں ہے اطلقه فشمل المؤذية له او لغيره [illegible] اور جب طلاق دی تو مہر ادا کرنا لازم ہوگا اگر مدخولہ ہے تو کل مہر اور غیر مدخولہ ہے اور خلوت صحیحہ بھی نہیں ہوئی ہو تو نصف مہر اور عورت [illegible]

کل یا جز، تو استبراء ساقط ہو جائے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: مسئولہ حبیب اللہ ساکن نواز دیشکات شہر کہنہ بریلی، ۲ شعبان المعظم ۱۳۳۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ہندہ اپنے شوہر کے یہاں سے بلا اجازت غیر جگہ چلی گئی اور ایک رات رہی اس کے بعد ہندہ کے رشتہ داروں نے ہندہ کو اپنے یہاں بلا لیا، اس پر اہل محلہ شوہر کو برادری سے خارج کرتے ہیں اور حقہ پانی بند کرتے ہیں، تو اس صورت میں برادری سے خارج کرنا اور حقہ پانی کا بند کرنا جائز ہے یا نہیں اور اس عورت کو رکھنا جائز ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب: عوام میں جو یہ مشہور ہے کہ عورت اگر بلا اجازت شوہر کہیں چلی جائے تو طلاق ہو جاتی ہے، یہ غلط ہے، اور فی بیدہ اہل برادری کا شوہر کو بند کرنا اسی بنا پر ہو۔ صورت مسئولہ میں شوہر کا کوئی ایسا قصور ثابت نہیں ہوتا جس سے اس کو برادری سے خارج کیا جائے، اور اس عورت کو طلاق دینا ضروری نہیں، شوہر اس کو رکھ سکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: مسئولہ حبیب الرحیم ساکن دیل بیعت محلہ فیل خانہ، ۲۰ شوال ۱۳۳۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے دوسرے کی عورت کو اپنی نفسانی غرض کی وجہ روپوش کر دیا اور کسی طرح ظاہر نہیں کرتا ہے، جب اس سے کہا گیا کہ ہم شوہر سے طلاق دلوا دیتے ہیں تو اس سے نکاح کر لینا تو اس نے ظاہر کر دی اور عورت کو حاضر لانے کا اقرار کیا، اور شوہر سے طلاق نامہ لکھوایا گیا جو درج ذیل ہے، مگر اس طلاق نامہ سے اصل مقصود یہ تھا کہ کسی طرح وہ شخص اس عورت کو حاضر لائے اور طلاق نامہ پر شوہر کا نشان انگوٹھا لے لیا گیا، شوہر نے طلاق وغیرہ کے الفاظ نہیں کہے، اب سوال یہ ہے کہ طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟

نقل طلاق نامہ:

میں کہ غلام حسین ولد محمود ساکن موضع ... کا ہوں جو کہ میرا نکاح مسماۃ ... بنت حبیب ساکن موضع ... کے ساتھ ہوا تھا، اب باہم میرے اور مسماۃ مذکورہ کے نا اتفاقی رہتی ہے، اس وجہ سے میں اس کو اپنی زوجیت میں رکھنا پسند نہیں کرتا ہوں، اور بوجہ نا اتفاقی آج کی تاریخ سے رفع نزاع باہمی کے مسماۃ مذکورہ کو طلاق دے کر اقرار کرتا ہوں کہ ... مسماۃ مذکورہ سے کسی وقت کچھ سروکار نہ ہوگا، مسماۃ مذکورہ کو اختیار ہے کہ جس جگہ چاہے اپنا نکاح کر لیوے اور مسماۃ مذکورہ نے مجھ سے اپنا دین مہر بذریعہ رسید کے کل تاریخ امروز میں وصول پایا، لہٰذا یہ طلاق نامہ لکھ دیا تاکہ سند ہو۔

الجواب: بیان سائل سے معلوم ہوا کہ کاتب طلاق نامہ نے لکھنے کے بعد پڑھ کر شوہر کو سنایا اور شوہر نے سن کر انگوٹھا لگایا لہٰذا صورت مسئولہ میں طلاق واقع ہوگئی۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے: رجل استکتب من رجل آخر الی امرأتہ کتابا بطلاقہا وقرأہ علی الزوج فاخذہ وطواہ وختم وکتب فی عنوانہ وبعث بہ الی امرأتہ فاتاہا الکتاب واقر الزوج انہ کتابہ فان الطلاق یقع علیہا۔ مگر اس طلاق نامہ سے دو ہی طلاقیں واقع ہوں گی کیونکہ [illegible] مرکب ہے اور دوسرا کنایہ یعنی یہ لفظ کہ مسماۃ مذکورہ کو اختیار ہے جس جگہ چاہے اپنا نکاح کر لے اور یہ لفظ کہ [illegible] مذکورہ سے کسی وقت کچھ سروکار نہ ہوگا [illegible] فتاویٰ عالمگیری میں ہے [illegible] لہٰذا شوہر بغیر حلالہ اس سے نکاح کر کے اپنی زوجیت میں رکھ سکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: مسئولہ مبارک حسین [illegible] مراد آباد، محلہ [illegible] ۱۰ شوال ۱۳۸۳ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ مسمی [illegible] کا نکاح [illegible] بشیرہ خورشیدی کے ساتھ ہوا تھا تقریباً تین سال تک [illegible] کو نہیں [illegible] تمام [illegible] کا پتہ [illegible] اپنے قوم کا [illegible] حسب ذیل الفاظ آیا جس کے تمام [illegible]:

"بعد سلام [illegible] واضح ہو کہ ہم خیریت سے ہیں اور خیر و عافیت آپ کی چاہتے ہیں۔ دیگر احوال یہ ہے کہ ہم نے بہت سی باتیں آپ لوگوں کی اس قسم کی دیکھی کہ جس سے [illegible] نکاح ہمیں [illegible] رخصت کر لائے لیکن آپ نے رخصت نہ کیا اور نکاح کو تقریباً چار سال ہوئے اور بہت سی باتیں ایسی ہیں کہ ہم تحریر نہیں کر سکتے ہیں۔ لہٰذا میری [illegible] طلاق دے [illegible] شادی کر [illegible] جا رہا ہوں۔ اب آپ اپنی [illegible] اور [illegible] خدا کو حاضر و ناظر کر کے یہ صاف اور ٹھیک تحریر کرتا ہوں۔ آپ کو اس پر یقین ہو جانا چاہیے۔ دیگر اب اس کے جواب کی ضرورت نہیں اور میں نے سوچ سمجھ کر کہا ہے اب مجھے شادی کرنے کی ضرورت [illegible] اپنا حق ادا کر چکا ہے۔ اب آپ کو اختیار ہے [illegible] ایک دوسرا پرچہ [illegible] خط کے ساتھ ہے [illegible] حسب ذیل ہے۔ دیگر اس بات کی خبر میری والدہ کو ہو [illegible] بچوں کو دعا [illegible] سلام [illegible] اور آپ کی [illegible] نہیں [illegible] مگر [illegible] رشتہ کو میں [illegible] نہیں کرنا چاہتا [illegible] زیادہ تحریر کرنا فضول ہے۔

خط کے موصول ہونے کے بعد یعنی میں دو آدمیوں کے دریافت کرنے پر کہ کیا خط میرا لکھا ہے اور میں نے طلاق دی ہے سامنے دو شخصوں نے ایک تیسرے آدمی سے اس کی تصدیق کی جو تیسرے شخص نے مرا دکیا یا اگر مجھ سے کہا دیتے ہیں خود اگر اس خط کے لکھنے اور بھیجنے سے انکار کرتا ہے مگر خط لانے کے لئے اپنی تحریر دیتا ہے کہ اگر وہ خط اور سود لیتا ہے وقسم کھاتا ہے ایسی حالت میں نکاح جائز ہے یا ناجائز اور شرعاً طلاق جائز ہے یا نہیں، خداے تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے، بینوا توجروا۔

الجواب: جو خط کہ حسین نے لکھا اس میں کوئی لفظ ایسا نہیں جس پر طلاق کا حکم دیا جائے ایک جگہ یہ ہے کہ تحریر میری قانونی اس تحریر کو طلاق کی بنیاد ہے اور تحریر طلاق نہیں ہو سکتی نہ یہ کہ عورت کی طرف اضافت طلاق نہیں اور بغیر اضافت حکم نہیں دیا جا سکتا جب تک وہ یہ نہ کہے کہ میری مراد اپنی زوجہ کو طلاق دینا ہے۔ فتاویٰ خانیہ میں ہے کہ تطلق لان ما اضاف الطلاق الیہا، بحر الرائق میں ہے، لا بد فی وقوعہ الاضافۃ الیہا۔ ہاں اگر لوگوں نے جب اس سے دریافت کیا کہ تو نے اپنی بیوی کو طلاق دی ہے، اس نے کہا میں نے طلاق دی ہے تو اس سے طلاق واقع ہوگئی اگر گواہوں سے ثابت ہو جائے تو طلاق کا حکم دیا جائے گا، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: مسئولہ نجیب قمر گنج بریلی محلہ کٹرہ ... ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید کی عورت مسماۃ ہندہ کو اہل محلہ نے چند مرتبہ بتلایا کہ یہ بدچلنی کرتی ہے حالانکہ کسی نے بچشم خود اس کو زنا یا حرام کرتے کرتے نہیں دیکھا اس پر اس کے شوہر زید نے سلامتی کو سخت سست برا بھلا کہا اور تنبیہ و تادیب کی پھر دو مرتبہ پھر مسماۃ ہندہ کو اہل محلہ نے ایک شخص کے یہاں رات کو جاتے ہوئے پکڑا اور کہا کہ یہ بدفعلی کے لئے گئی تھی اور جایا کرتی ہے، اس پر اس کے شوہر زید نے بہت برا بھلا کہا اور گالی گلوج کیا اور کہا کہ تجھے کام نہیں ہے، اس پر عورت کہتی ہے کہ میں نے کوئی بدچلنی نہیں کی اور اگر کوئی قصور مجھ سے ہوگیا ہے تو اس سے توبہ اور عہد کرتی ہوں۔ چونکہ کسی آدمی نے زید کے سامنے عورت کی بدچلنی اور حرام کاری کا بچشم دید ثبوت نہیں دیا ایسی صورت میں کیا زید پر فرض یا واجب ہے کہ عورت کو طلاق دے دے یا عورت مذکور کو بدستور اپنی زوجیت میں رکھے اور کیا کہتے ہیں طلاق

[illegible]

[illegible]

میں مختار ہو سکتا ہے یا عورت کو طلاق نہ دینے پر زید کو کافر یا اسلام سے خارج ہو سکتا ہے یا مثل عورت کی بدچلنی ہے جس کا کوئی چشم دید ثبوت نہ ہو بلکہ برادری کے خوف سے عورت تیسرا و رشیدہ کچھ کر چکی ہو اس کا خاوند زید باوجودیکہ تنبیہ اور سختی کرتا ہو جس سے ظاہر ہو رہا ہو کہ اب ہے اور اس قابل ہے کہ دور ساری برادری سے علیحدہ کر دیا جائے، بینوا توجروا۔

الجواب: بے وجہ کسی پر ایک بات رکھ کر لوگوں کو بدگمانی کا موقع دینا جائز نہیں، حدیث میں ہے اتقوا مواضع التہم، اور لوگوں کو خواہ مخواہ بدگمانی بھی حرام ہے، قال اللہ تعالیٰ: یٰایہا الذین اٰمنوا اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم، حدیث میں فرمایا: ایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث، مگر وہ قصہ ہے کہ زید نے خفا ہی اتنا کہہ دیا کہ قریب ہے کہ اس کی تنبیہ ہے تو اس الفاظ سے طلاق واقع نہ ہوئی، فتاوی عالمگیری میں ہے [illegible] اگر عورت میں بدچلنی کے آثار پائے تو طلاق دے دینا بہتر ہے، پھر بھی اگر نہ دے تو گناہ نہیں جب کہ شوہر ایسے افعال سے منع کرتا اور بقدر وسعت تنبیہ کرتا ہے۔ درمختار میں ہے [illegible]

اور شوہر کو جب یہ حالت ہے کہ عورت کے حرکات پر راضی نہیں اور اسے روکتا ہے اور بقدر وسعت اس کا انتظام بھی رکھتا ہے تو اسے برادری سے خارج کرنے کی کوئی وجہ نہیں، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۵: مرسلہ شیخ محمد یعقوب علی [illegible] ۱۳۳۱ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید نے اپنی بیوی کو بحالت غصہ یہ الفاظ طلاق دیا کہ [illegible] کہ طلاق یا طلاق، طلاق، طلاق دے چکی یا پڑی اور اگر طلاق پڑی تو کے طلاق اس [illegible] کو دو سال ہوئے [illegible] اگر طلاق پڑی تو رجعت کی کیا صورت ہے؟

الجواب: وہ طلاق دیتے وقت جتنے الفاظ زبان سے نکلے تھے بغیر رد وبدل کے لکھ کر پھر جو حکم شرعی ہوگا اطلاع دی جائے گی، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۶: مسئولہ محمد بخش محلہ بانس منڈی بریلی ۵ رمضان المبارک ۱۳۳۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ ایک لڑکی جس کو عرصہ تین برس ہوا اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر مکان چھوڑ آئی ہے،

۱؎ درمختار [illegible] مطبع مجتبائی دہلی [illegible]

اب اس کا شاوند اس کو بلانے آتا ہے وہ لڑکی جانے پر آمادہ ہے، بلکہ شوہر کہتا ہے کہ جب وہ میری بلا اجازت کے بغیر چلی گئی تو اب مجھ کو بلانے کا حق نہیں ہے کیونکہ وہ لڑکی میرے نکاح سے باہر ہے، جہاں لڑکی کا جی چاہے نکاح کر لے تو کیا واقعۃً لڑکی نکاح سے باہر ہے اگر لڑکی نکاح سے باہر ہے تو اس کا نکاح کہیں اور کر دیا جائے کیونکہ لڑکی بہت جوان ہے۔

الجواب: عوام میں جو یہ مشہور ہے کہ بغیر اجازت شوہر اگر عورت چلی جائے تو نکاح سے باہر ہو جاتی ہے یہ بالکل غلط ہے، شوہر نے جو یہ کہا کہ وہ لڑکی میرے نکاح سے باہر ہے، جہاں لڑکی کا جی چاہے نکاح کر لے، یہ دونوں الفاظ کنایہ ہیں، اگر شوہر کی نیت ان الفاظ سے طلاق دینے کی ہے تو نکاح سے باہر ہو گئی بعد عدت نکاح کر سکتی ہے اور اگر [illegible] واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: [illegible] ۱۹ صفر المظفر سنہ [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید اپنی منکوحہ کو [illegible] دیگروں کے ساتھ زنا کرنے پر مجبور کر کے یہ فعل قبیح کرا دیتا ہے اور اس کے معاوضہ میں نقدی یا کوئی شے لے کر خود فائدہ اٹھاتا ہے اور زوجہ کی انکار کرتا ہے اس وقت منکوحہ ایک سال سے فرار ہو کر دوسری جگہ مقیم ہے تاکہ اس فعل بد سے بچی رہے [illegible] شخص سے نکاح کر لیوے زید کسی قیمت سے طلاق نہیں دیتا ہے عورت کے پاس [illegible] اور ایک شخص [illegible] ہے اکثر زنا کر چکا ہے اور اب [illegible] کہتا ہے کوئی دوسرا [illegible] شہادت نہیں دیتا [illegible] اس کے [illegible] شوہر زید کے ساتھ [illegible] اور کیا بغیر طلاق کے [illegible] کسی ایک کے ساتھ عورت نکاح کر سکتی ہے، جو پہلے اس کے ساتھ زید کی ترغیب سے زنا کر چکا ہے یا بخوف حرام تعلق رکھتا ہے؟

بینوا توجروا۔

الجواب: اس فعل شنیع و امر قبیح کے کرنے یا کرانے سے وہ عورت نکاح سے باہر نہ ہوئی البتہ عورت پر لازم ہے کہ جس طرح ممکن ہو اپنے کو حرام سے بچائے اور زید اگر باز نہ آئے تو طلاق حاصل کرے، بغیر طلاق لئے دوسرے سے نکاح نہیں کر سکتی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: مرسلہ [illegible] خان صاحب ساکن بریلی [illegible] ربیع الآخر [illegible]

میرا ایک عزیز مسمی عبدالستار اپنی اہلیہ کو لینے کی غرض سے سسرال گیا لڑکی کی نانی نے عذرات پیش کئے مگر عبدالستار نے اصرار کیا اور بعد بحث ومباحثہ کے لڑکی کا ہاتھ پکڑ کر لے چلا مگر لڑکی کی نانی اس وقت بھی مانع ہوئی نتیجہ یہ نکلا کہ عبدالستار ناراض ہو کر چلا گیا اور باہر آکر ایک نابالغ لڑکے سے جو لڑکی کا ماموں ہوتا ہے کہا کہ اگر اس وقت دیا تو میں طلاق دے دوں گا ایسی صورت میں احکام شریعت کیا ہیں آیا طلاق ہو گئی یا نہیں؟

الجواب: اگر واقعی یہی لفظ کہے تھے کہ طلاق دے دوں گا تو طلاق نہیں ہوئی کیونکہ طلاق دینا نہیں ہے بلکہ آئندہ طلاق دینے کا اظہار ہے اور کسی امر کا ارادہ [illegible] طلاق نہیں ہوتی [illegible]

[illegible]

مسئلہ: مرسلہ جناب [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید کو عرصہ پانچ برس کا ہوا کہ والدین کی خلاف مرضی کسی غیر جگہ گیا اور وہاں زید نے کسی عورت سے نکاح کیا جس سے [illegible] اور اس جگہ زید مقروض بھی ہوگیا اور زید اپنے مکان یعنی ماں باپ کے پاس عورت مذکورہ کو [illegible] لے جانا چاہتا ہے کہ عورت کی عمر زید کی عمر سے دو گنی ہے زید چاہتا ہے کہ اس عورت کو طلاق دے دے بشرطیکہ خدا و رسول کے حکم کے خلاف نہ ہو [illegible] عورت مذکورہ اکثر شوہر کی نافرمانی بھی کرتی ہے جو شرعاً خلاف ہے ہر صورت اطاعت والدین فرض ہے ایسی حالت میں زید کو کیا کرنا چاہئے؟

الجواب: جب اس نے نکاح کر لیا ہے تو اسے گھر کو لے جا سکتا ہے اور یہ کہ اس کی عمر زیادہ ہے یہ گھر لے جانے سے مانع نہیں ہے پھر اگر واقعی عورت بڑی ہے اس سے اولاد کی امید نہیں ہے تو طلاق دے سکتا ہے نیز اگر شوہر کی نافرمانی کرتی ہے تو شوہر کو اختیار ہے [illegible]

[illegible]

مسئلہ: مرسلہ [illegible] صاحب [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص مسمی زید [illegible] سال کا ہوگا ایک عورت مسماۃ [illegible] سے نکاح

کیا اس صورت میں اس نے زید ہندہ کو کیا یا کیا نان ونفقہ کا بھی کفیل ہوا ہندہ کے والد نے نان ونفقہ کے وصول کے لئے دعویٰ کیا، مسمیٰ زید نے اس کو عدالت میں تسلیم کر لیا اور آئندہ کے لئے اقرار نامہ لکھ دیا مگر پھر وہی کیفیت رہی اب ہندہ کے والد نے چند احباب کے ذریعہ اسکو سمجھانا چاہا، مسمیٰ زید کو شہر میں کسب معاش کیا کرتا تھا [illegible] کے اصرار پر تمام رو در خلوت میں ہندہ کو طلاق کہہ دی۔ ہندہ کے والد نے عدالت میں مہر کا دعویٰ دائر کر دیا، دعویٰ دائر کرنے سے پہلے ایک دو بار [illegible] ہو گئی ہیں کہ زید نے وصول کیا دعویٰ کرنے پر وہ طلاق والا خط پیش کیا گیا [illegible] نے زید کو بلا کر بذریعہ سمن اشتہار طلب کیا، مگر وہ روپوش ہو گیا طویل انتظار کے بعد عدالت میں ایک طرفہ فیصلہ کرتے ہوئے طلاق تسلیم کی اور مہر کی ڈگری ہندہ کو دے دی، اب مسمیٰ زید طلاق دینے کے خط سے انکار کرتا ہے کہ میرے نہیں اور نہ میں تمام عمر آباد کروں گا اور نہ طلاق دوں گا [illegible] طلاق ہے یا نہیں اور عدالت کے فیصلہ پر ہندہ دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے یا نہیں، بینوا توجروا۔

الجواب :۔ تحریر سے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے جبکہ مرقوم ہو یا ثابت طلاق ہو کر [illegible] اگر جب شوہر اس تحریر سے منکر ہے تو حکم طلاق کے لئے ثبوت شرعی درکار ہے اور محض اس کا ساختہ ہونا کام نہ دے گا [illegible] اگر گواہوں سے ثابت ہو کہ یہ خط اسی نے لکھا ہے تو طلاق مانی جائے گی اور کچہری کا محض یک طرفہ ڈگری دینا یا طلاق مان لینا شرعاً طلاق قابل اعتبار نہیں، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ :۔ [illegible] صاحب مبارک پور ضلع اعظم گڑھ ۱۹ شعبان [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے اپنی عورت کو بذریعہ ڈاک طلاق لکھ کر بھیج دیا ہے اور جس نے طلاق دیا ہے اس کی عمر [illegible] برس کی ہے اور اس کی عورت ایک روز اس کے مکان پر گئی تھی جب سے نکاح ہوا اس شخص نے ہندہ کو اپنے پاس [illegible] اور پھر شوہر کے ہاں [illegible] لڑکی کی پھر دوبارہ نہیں گئی اور اس لڑکی کا مہر کیا ہوتا ہے اور کس کو ملتا ہے اس بارے میں کیا حکم ہے [illegible]۔

[illegible] علامہ [illegible] طلاق [illegible]

الجواب اگر روپیہ یا تیتیہ ہے تو طلاق واقع ہو گئی اور بائنہ ہے اور اس کے طلاق دینے کی گواہی ہو تو طلاق ہو گئی مگر جب کہ شوہر انکار کرے اور گواہ سے ثابت نہ ہو کہ یا اس کا خط ہے تو حکم طلاق نہیں دیا جا سکتا اگر طلاق واقع ہو گئی اور خلوت صحیحہ ہو چکی ہو تو پورا مہر واجب اور خلوت صحیحہ نہ ہوئی ہو تو نصف مہر اور جہیز وغیرہ عورت کو در زمانی میں ملا اس کا مالک وہی عورت ہے مگر جب کہ دیتے وقت تصریح کر دی ہو یا باپ کا ... کے واسطے دیئے ہیں اور عورت کو مالک نہیں کرتے تو شوہر واپس لے سکتا ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ مرسلہ ... ضلع ... شوال المکرم [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید نے بحالت بیماری حضر ہو کر ... بیٹے عمرو سے کہا کہ تم اپنی بیوی ہندہ کو طلاق دے دو، اس پر عمرو نے اپنی بیوی ہندہ کو طلاق دے دیا۔ بعدہ زید نے اپنے بھائی بکر ... بیان کیا کہ ... بیٹے عمرو نے اپنی بیوی ہندہ کو تین طلاق دے دیا۔ بعدہ چند روز میں زید انتقال کر گیا۔ اس کے بعد بکر نے اپنے بھتیجے عمرو سے کہا کہ تم اپنی بیوی کو بغیر حلالہ نہیں رکھ سکتے، اس پر عمرو نے جواب دیا ہم نے تو اپنی بیوی کو دو طلاق دیا ہے ... کوئی ضرورت نہیں ہے، اس پر بکر نے کہا تو جھوٹا ہے، تیرا باپ ... کہہ گیا ہے کہ ... بیٹے عمرو نے اپنی بیوی کو تین طلاق دے دیا ہے، عمرو نے کہا ہمارے باپ نے غلط بیان کیا ہے، ہم نے قسم ... دو طلاق دیا ہے۔ طلاق کے وقت ... عورت ... کے بیان سے بھی معلوم ہوا کہ دو طلاق دیا ہے اور ... ہوا ... یہ

[illegible]

[illegible] ۔

الجواب [illegible] تین طلاق [illegible]

[illegible]

[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم ۔

مسئلہ [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

الجواب [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم ۔

مسئلہ [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] آپس میں ایک [illegible]

[illegible] کیا حکم ہے ۔ بینوا توجروا ۔

الجواب [illegible]

[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ [illegible]

[illegible]

الجواب [illegible]

[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ [illegible]

[illegible] جواب سے مسرور فرمایا جاوے۔

الجواب صورت مسئولہ میں تحریر سے بظاہر جو معلوم ہوتا ہے وہ [illegible] اگر [illegible] سے [illegible] کیا گیا تھا یا
[illegible] کہ [illegible] سے ہی [illegible] تھا اور [illegible] کا [illegible]
[illegible] اور اگر [illegible] سے [illegible] کا [illegible] یہ نہ [illegible]
[illegible] کی [illegible] کے بعد [illegible] سوال کا جواب دیا جائے گا۔

مسئلہ [illegible] ۲۲ [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید نے [illegible] کو تین طلاق [illegible]
[illegible] اور کہا کہ [illegible] جواب میں کہا کہ کہاں جاؤں؟
[illegible] کی طرف سے کہیں جا [illegible] باپ کے گھر [illegible] جب [illegible] نے
کہا کہ [illegible] کو طلاق [illegible] نے کہا [illegible] دیا۔
[illegible] کہا [illegible] کو [illegible] طلاق [illegible]
[illegible] باپ [illegible] کی تحریر [illegible] میں [illegible] کی
[illegible] نقل تحریر طلاق نامہ یہ ہے

میری [illegible] طلاق [illegible] کر کے [illegible] اور کر دی تو
[illegible] اپنے باپ کے یہاں [illegible] طلاق [illegible] طلاق
[illegible] کہ [illegible] طلاق [illegible] ایک طلاق [illegible]
[illegible] تین طلاق [illegible] باپ [illegible] تین طلاق
[illegible] تین طلاق [illegible] ایک طلاق [illegible]
[illegible] طلاق کا [illegible] دوسرا طلاق [illegible]
[illegible] طلاق، طلاق، طلاق ہے [illegible]
[illegible]
لکھوا [illegible] تحریر [illegible] طلاق [illegible] کی طرف سے کوئی

گواہ نہیں ہے، مگر زید تحریر طلاق نامہ کا اقراری ہے، اس صورت بالا مذکورہ میں کیا حکم ہے،

صورت دوم یہ ہے کہ زید کا چچا زید کو لے کر ایک دیگر قصبہ جہاں ایک مولوی صاحب رہتے تھے گیا اور ان مولوی صاحب سے کہا کہ احمد زید نے اپنی بیوی کو ایک طلاق دی ہے، زید سے مولانا نے دریافت کیا تو کہا ایک طلاق دی ہے، زید نے کہا ہاں، پھر مولانا نے فرمایا کتنا عرصہ ہوا تو زید نے کہا چھ ماہ، مولانا نے فرمایا اس کی صحت گزر گئی [illegible] اس طلاق کی خبر زید کے خسر کو ہوئی، زید کا خسر مولانا کے پاس پہنچا اور عرض کیا کہ زید ایک طلاق کو غلط کہتا ہے ایک طلاق نامہ تحریری لکھی ہے اور ایک دوسرا تحریر کر دیا ہے، اس میں تین طلاق لکھی ہے، اور اول سے آخر تک بہر حال گذرا اتفاق وہ سب من و عن مولانا کے سامنے بیان کیا، جب دوسری مرتبہ زید اور احمد کا چچا مولانا کے پاس گئے تو مولانا نے زید سے (زید) کو کہا تم نے کہا تھا میرے سامنے میری بیوی کو ایک طلاق دی ہے، اور تیرا خسر کہتا ہے کہ تین طلاق دی ہے اور تین طلاق کی تحریر بھی لکھ دی ہے، سچ کہو تم نے تیری بیوی کو کتنی طلاق دی ہیں، زید نے کہا مولانا صاحب سچ تو یہ ہے کہ میں نے میری عورت کو تین طلاقیں دی ہیں، اس کی اطلاع ایک اور شخص کو زید کے باپ پہنچا کر [illegible] جا کر کہا اور زید سے کہا کہ اس کے ساتھ کیا ہوا کہتے ہیں زید سے اس شخص نے دریافت کیا کہ تحریر طلاق نامہ میں تین طلاق کی اور ایک طلاق کی تم نے تیری عورت کو دیا ہے یہ بھی پوچھا ہے، کہا ہاں سچ ہے، اس گفتگو کو زید کے باپ نے سن کر [illegible] کہا مجھے نہیں معلوم کہ اس نے ایسا ظاہر کیا، بلاوجہ اس باپ کے یہاں آنے جانے پر زید کے بعد [illegible] اس قسم کے اور بھی گواہ ہیں اس صورت دوم میں زید سے دریافت کرنے پر زید کا تین طلاق کا اقرار کرنا اور دریافت پر [illegible] طلاق ہوئی یا نہیں اور زید بیگم [illegible] بلا حلالہ [illegible] جواب قرآن و حدیث اور کتب فقہ [illegible] کا ترجمہ اردو میں مفصل جواب عطا ہو، بینوا توجروا۔

الجواب — جب اپنی عورت کو تین طلاقیں دے دیں تو تینوں واقع ہو گئیں، خواہ [illegible] تین طلاقیں دے دیا ایک ایک طلاق کو تین مرتبہ ذکر کیا، جیسا فتاویٰ عالمگیری باب طلاق [illegible] مذکور ہے، [illegible]

[illegible]

واضح ہو کہ طلاق کے لئے گواہ ہونا کچھ ضروری نہیں، اگر گواہ نہ بھی ہوں جب بھی طلاق پڑ جاوے گی، اور تین طلاقیں دی ہیں تو عورت حرام ہو جاوے گی، اور جب کہ زبان سے تین طلاقیں دے چکا ہے تو تحریر میں ایک لکھے یا تین لکھے [illegible] وغیرہ

[illegible]

[illegible]

ماکرے یا نہ کر سکے تو میری پابند نہ رہے گی، میری جانب سے اس تحریر کے ذریعہ سے اس کو طلاق سمجھی جاوے گی اور دوسری بات
شرط دوسری یہ کہ اگر ... کر سکے گا میرا کوئی دعویٰ کیا جاتا شرعی نہ ہوگا، اس وجہ لہٰذا یہ اقرار نامہ بدرستی ہوش و حواس اپنے کے
لکھ دیا ہے کہ سند رہے اور وقت ضرورت کام آئے۔ تحریر بتاریخ ... ۱۹۴۲ء بگواہی غلام صابر ولد [illegible]
... کے تحریر کر دیا حرف بحرف پڑھ کر سنا دیا۔

الجواب: بیان سائل سے معلوم ہوا کہ شوہر نے شرائط مندرجہ کے خلاف کیا، تحریر لکھنے کے بعد نہ
اس نے نفقہ دیا، وہ اس کے مکان پر رہا بلکہ اس کے مکان پر رہی ... لہٰذا اس صورت میں کہ جب تحریر بہ اجہت کہ
... وجہ سے وصول کرنے کا احتیاج تھا مگر ... دونوں شرطیں متحقق
ہوگئیں تو ... ترتب چاہئے مگر شوہر کے یہ الفاظ کہ میری جانب سے اس تحریر کے ذریعہ سے طلاق سمجھی جاوے گی
الفاظ طلاق سے نہیں ... بیکار ہے ... شامی ... عالمگیری میں ہے ... [illegible]
[illegible]
... شوہر کا یہ لفظ کہ وہ اپنا شرط دوسری جگہ کر سکے گی ... [illegible]
عالمگیری میں ہے ... [illegible] لہٰذا شوہر کی
نیت معلوم ہوتی ہے طلاق یا عدم طلاق کا حکم ہو سکتا ہے، اگر وہ حلف سے بیان کرے کہ ان الفاظ سے میری نیت طلاق کی
نہ تھی تو طلاق کا حکم نہیں دیا جا سکتا اور اگر بہ نیت طلاق یہ لفظ لکھے گئے یا ... اس کے ذہن میں یہ خیال تھا کہ
اس سے طلاق ہو جاوے گی تو طلاق واقع ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زبردستی سے طلاق واقع ہو جاتی ہے
یا نہیں، اگر واقع ہو جاتی ہے تو کس مذہب میں، حنفیہ میں یا شافعیہ میں۔ بینوا توجروا ... کتب معتبرہ۔

الجواب: حنفیہ کے نزدیک ... اکراہ یعنی زبردستی میں بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے، حدیث میں ارشاد فرمایا،
[illegible] ... النکاح والطلاق ... طلاق کل ... عاقل
... واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: از جناب عبد الجلیل صاحب از سکندر پور ضلع بلیا، ۲۰ ربیع الآخر [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ نابالغ اپنی بیوی کو طلاق دے سکتا ہے یا نہیں اس کی طلاق نافذ ہوگی یا نہیں اگر نہیں تو کیا اس کا باپ یا ولی اس کی جانب سے طلاق دینے میں مختار ہے یا نہیں خواہ لڑکے کی رضا سے یا بغیر رضا خصوصاً ایسی صورت میں جب کہ اس نکاح کے باقی رکھنے میں خوف مضرت ہو مثلاً لڑکی بالغ ہوگئی اور لڑکے کے بلوغ میں چار یا پانچ سال کی دیر ہے اور خوف ہے کہ شاید لڑکی اپنے نفس پر صبر نہ کر سکے اور اسے لغزش ہو جائے۔ اس صورت میں جب کہ لڑکا اور اس کے ولی علاوہ کوئی شخص طلاق دینے کا مجاز نہیں تو اس کی طلاق نافذ ہو سکتی ہے اور لڑکی کی جانب سے بھی احتمال لغزش ہو کوئی صورت نکاح کے فسخ کی ہو سکتی ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب: نہ تو نابالغ خود طلاق دے سکتا ہے نہ اس کا ولی باپ وغیرہ اس کی رضامندی سے نہ بغیر رضامندی کے کہ یہ اس کو ضرر پہنچانا ہے اور اس کا کسی کو حق نہیں درمختار میں ہے لا یقع طلاق الصبی ولو مراہقا او اجازہ بعد البلوغ ... حدیث ... الطلاق لمن اخذ بالساق۔ اگر دونوں میں اس قدر تفاوت تھا تو پہلے سے نکاح ہی کیوں کیا تھا جواب دہ نہ سوچا کہ لڑکی صبر کرے یا نہ کرے کوئی نا مناسب بات پیش آئے۔ اکثر لوگ بچپن کی شادی کا شوق رکھتے ہیں اس کا نتیجہ ایسا ہی ہوتا ہے اگر باپ دادا کے سوا کسی اور نے نکاح کیا ہو تو خیار بلوغ حاصل ہوتا مگر بظاہر سوال سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ باپ ہی نے نکاح کیا ہے۔ لڑکی جب کہ بالغ ہو چکی ہے اور اب تک اپنے نفس کو اختیار نہ کیا تو اب خیار بلوغ کی بھی صورت باقی نہ رہی کوئی صورت نکاح فسخ ہونے کی نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: ... کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید اپنی سسرال گیا اور اپنے خسر سے اپنی بیوی کی رخصتی چاہی انہوں نے کہا کہ زید ... رخصت کر دوں گا مگر زید نے کہا ابھی رخصت کر دو خسر نے کہا بات زیادہ ہو گئی ہے ابھی رخصت نہیں کروں گا تو زید نے غصہ میں آکر کہا کہ لڑکی کو طلاق ہے۔ اتنے میں زید کی بیوی سامنے آگئی اس وقت زید اس کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا تم کو طلاق ہے۔ طلاق ہے۔ حتیٰ کہ اس لفظ کو تقریباً دس مرتبہ تک کہا بعد ازاں پنچایت ہوئی۔ اس میں اس نے قول کا اقرار کیا کیا اس کی بیوی نکاح سے نکل گئی اور اس پر طلاق ہوئی تو کون سی طلاق۔ بینوا توجروا۔

الجواب: اگر عورت غیر مدخولہ ہے تو ایک طلاق بائن واقع ہوئی اور مدخولہ ہے تو تین طلاقیں ہوئیں اور

تیسرا طلاق مغلظہ ہوگی اور اسکی تائید کہ ایک مجلس میں تین طلاق دینا گناہ ہے مگر پھر واقع ہو جاتی ہیں، حدیث میں ہے اخبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن رجل طلق امرأتہ ثلاث تطلیقات جمیعا فقام غضبانا ثم قال ایلعب بکتاب اللہ عز وجل وانا بین اظہرکم الحدیث (ترجمہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر دی گئی کہ ایک شخص نے اپنی عورت کو تین طلاقیں ایک ساتھ دے دیں، پس حضور غصہ میں کھڑے ہو گئے اور فرمایا کیا میری موجودگی میں کتاب اللہ کے ساتھ کھیل کیا جاتا ہے [illegible] فان طلقہا فلا تحل لہ [illegible] ایک شخص نے ابن عباس سے کہا کہ میں نے اپنی عورت کو سو طلاق دی ہیں، آپ نے فرمایا کہ تین تو تجھ پر پڑ گئیں [illegible] اور ستانوے سے تو نے کتاب اللہ کے ساتھ استہزا کیا [illegible] بغیر حلالہ اس شخص کی وہ عورت اس پر حلال نہیں ہو سکتی، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ (۳۰۰) کوئی شخص غصہ کی حالت میں طلاق دے تو وہ طلاق واقع ہوگی یا نہیں، بینوا توجروا۔

الجواب غصہ کی حالت میں بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے [illegible] بلکہ طلاق اکثر غصہ ہی میں دی جاتی ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ (۳۰۱) [illegible] مرسلہ جناب [illegible] صاحب [illegible]۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے اپنی منکوحہ لڑکی کو [illegible] اور [illegible] ابھی رخصت نہیں ہوئی تھی [illegible] طلاق دی [illegible] اب اس لڑکی کے والدین کہتے ہیں کہ طلاق ہو گئی ہے پھر کر رجوع کرنے لگا اور [illegible] کہ میں نے طلاق نہیں دی اور [illegible] [illegible] انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ [illegible] تو ایک [illegible] اپنی لڑکی [illegible] [illegible] شرعاً اس کا کیا حکم ہے۔

الجواب [illegible] طلاق [illegible] ہے اور عورت میں فرق کرنے کے لئے [illegible] اور [illegible] نیت [illegible] سے طلاق ہوتی ہے پھر اگر عورت غیر مدخولہ ہے تو ایک طلاق واقع ہوگی اور ایک ہی [illegible] ہو جائے گی اور [illegible] [illegible] نکاح کر سکتا ہے اور اگر [illegible] [illegible] تو [illegible] ہو جائے گا اور [illegible]

تو تین ہو گئیں اور اگر [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم ۔

مسئلہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] بینوا توجروا ۔

الجواب [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

قال اللہ تعالیٰ یا ایہا الذین آمنوا قوا انفسکم واھلیکم نارا [illegible] اس صورت میں اس کے [illegible] کا حکم ہے

[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ : کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید نے عمرو کو زہر دے کر [illegible] کہا کہ میں نے اپنی بیوی کو طلاق دی [illegible] حالت میں طلاق ہوئی یا نہیں؟

الجواب : بصورت مسئولہ میں طلاق واقع ہوگئی، [illegible] طلاق [illegible]

[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ : مسئولہ حافظ عبدالعزیز صاحب [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم، نحمدہ ونصلی علیٰ حبیبہ الکریم، کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید کی بیوی ہندہ زید کی بلا اجازت اپنی بہن کے ہمراہ اپنے والد کے مکان کو چلی گئی تھی جس سے زید بہت ناخوش ہوا اور غصہ میں یہ کہا کہ میں نہیں رکھوں گا اور اسی ناخوشی میں کئی مہینہ تک [illegible] وہ خود اس خوف سے نہ آئی کہ شاید مجھے زید سے [illegible] لوگوں نے بہت سمجھایا کہ اپنی بیوی کی خطا معاف کر دو اور اس کو بلا لو مگر زید نے نہ مانا اور یہ کہا کہ میں نہیں لاؤں گا اور نہیں رکھوں گا اور یہ بھی کہا کہ تم اس سے بہر صورت کہ دو میں طلاق دے دوں گا، بلکہ دو شخصوں نے ہندہ کے پاس جاکر اس سے کہا کہ تم بہر صورت کہہ دو کہ وہ تجھے طلاق دے رہے ہیں، ہندہ اس بات پر راضی نہ ہوئی اور انکار کر دیا اس دوران میں ہندہ اپنے باپ ہی کے مکان پر رہی، کچھ دنوں کے بعد لوگوں نے زید کو پھر سمجھایا کہ خطا معاف کر دو خدا کی خوشنودی کا باعث ہے، تب زید نے ہندہ کو لانے کا اقرار کیا اور بلا لیے چنانچہ اس وقت ہندہ زید ہی کے مکان پر ہے، کیا زید کے اس قول سے کہ نہیں رکھوں گا طلاق دے دوں گا ہندہ پر زید کی طلاق واقع ہوگئی، زید ایک مسجد کا پیش امام بھی ہے، بعض لوگ کہتے ہیں کہ زید کے ان الفاظ سے طلاق واقع ہوگئی اور پھر اس کو رکھ لیا، لہٰذا زید لائق امامت نہ رہا، اس کو امامت سے معزول کر دیا جائے اس کی امامت جائز نہیں اور یہ بھی کہتے ہیں کہ زید کے والد اور بھائی کی امامت بھی جائز نہیں کیونکہ وہ ایک چولھے کا پکا کھانا کھاتے ہیں، لہٰذا دریافت طلب یہ امر ہے کہ زید باوجود اپنے اس قول وفعل کے قابل امامت رہا یا نہیں اور ہندہ زید کے نکاح سے خارج ہوگئی یا نہیں اور بالفرض اگر زید قابل امامت نہ رہا تو زید کے والد اور بھائی بھی قابل امامت

نہیں یا نہیں، بیوی کی امامت شرعاً جائز ہے یا نہیں، بحوالہ کتب معتبرہ بیان فرمائیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب: صورت مستفسرہ میں ہندہ زید کے مذکورہ جملہ سے ان الفاظ سے جو زید نے کہے طلاق واقع نہیں ہوئی، زید نے دو لفظ استعمال کئے ہیں ایک میں پہلا لفظ نہیں کرتا ہے طلاق کا تو کوئی نہیں اور دوسرا لفظ جو کہ صیغہ مستقبل ہے اس سے بھی طلاق نہیں ہوئی مستقبل تو محض ارادہ پر دلالت کرتا ہے کہ آئندہ میں ایسا کروں گا وہ تحقیق پر دلالت نہیں کرتا ہے طلاق کیونکر واقع ہو سکتی ہے اس لفظ کا مطلب یہ ہے کہ زید آئندہ میں طلاق دوں گا اور جب آئندہ زمانے طلاق ہی دی تو طلاق نہ ہوئی، مستقبل تو مستقبل ہے نیز مضارع کہ حال اور استقبال دونوں کے لئے ہوتا ہے اس سے بھی طلاق نہیں ہوتی جب تک کہ حال میں غالب نہ ہو جائے، فتاویٰ خیریہ میں ہے صیغۃ المضارع لا یقع بہا الطلاق الا اذا غلب فی الحال کما صرح الکمال بن الہمام الاذا تعارف فی الحال اور در مختار کی عبارت بھی اسی مضمون پر دلالت کرتی ہے اور وہ یہ ہے ولکن لا المضارع اذا غلب فی الحال مثل الخ اسی وجہ سے کتب میں جتنے الفاظ طلاق ذکر کئے گئے ان میں کوئی بھی مستقبل کا صیغہ نہیں ہے۔ اور زید کے کلام میں بھی مستقبل ہی کہ جب مہر معاف کر دے گی تو میں طلاق دے دوں گا مگر ہندہ نے مہر معاف کیا اور زید نے طلاق دی پھر طلاق کیونکر ہو سکتی ہے کیونکہ یہاں تو شرط ہی پائی نہیں گئی بلکہ اگر وہ مہر معاف کرتی جب بھی طلاق دینے سے طلاق پڑتی اس کلام سے طلاق نہیں پڑتی اور اس سے کہا جاتا کہ تو نے مشروط وعدہ کیا تھا اور شرط پائی گئی لہٰذا وعدہ پورا کر لیں طلاق دے دے، اور یہاں شرط پائی نہیں گئی لہٰذا اس سے طلاق دینے کو کہا بھی نہیں جا سکتا، جو شخص یہ کہتا ہے کہ طلاق ہو گئی وہ غلط کہتا ہے اور مسئلہ سے ناواقف ہے اور بار بار حضرات کے مسئلہ بیان کرتا ہے یا اس کی [illegible] جس سے بچنا ضروری ہے اور جب طلاق ہی واقع نہ ہوئی تو اس پر یہ تفریع کرنا کہ زید کی امامت درست نہیں بھی غلط ہے کہ اولاً طلاق دی ہی نہیں ہوئی تو زید کو ہندہ کا رکھنا کون سا جرم ہے کہ زید کی امامت ناجائز ہے، ثانیاً طلاق ہوئی بھی ہو تو [illegible] اس کی تفسیر میں اس کے دیکھنا چاہئے کہ بیان کیا ہی طلاق ہے اور عورت کو رکھ لینا کہاں جرم ہے اور کہاں نہیں ان امور سے ناواقف ہوتے ہوئے بعض لوگوں کا حکم دینا سخت غلطی ہے، پھر یہ کہنا کہ زید کے بھائی اور باپ بھی لائق امامت نہیں کیونکہ جرم کا بچاؤ کرتے ہیں یہ بہتان [illegible] ہے اور بلا وجہ قطع رحم کا حکم دینا ہے بالکل اس وجہ سے زید کی امامت میں کوئی نقصان نہیں پھر اس کے باپ بھائی کی امامت میں کیونکر اس وجہ سے نقصان آسکے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ [illegible] مرسلہ [illegible] صاحب ۲۹ ربیع الاول [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] یا نہیں۔

الجواب [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بینوا توجروا۔

الجواب [illegible]

[illegible]

حالت حیض میں دیکھا جائے اگر طلاق دے دے تو واقع ہو جائے گی واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید نے اپنی ہمشیرہ کا نکاح بکر کا [illegible]

[illegible]

[illegible]

جس بیوی نے اپنا مطالبہ بتایا اور دیا اور جس بیوی نے کچھ نہیں مانگا کوئی مطالبہ نہیں ہے کیا حکم ہے اور زید کی نیت طلاق کی نہیں محض تہدید کے طور پر تھا نیز بیوی کے علاوہ دو اور لوگ بھی شاہد ہیں گواہ ہیں۔ بینوا توجروا

الجواب صورت مذکورہ میں طلاق واقع نہیں ہوئی کیونکہ اولاً اس کو خود شک ہے کہ کیا الفاظ بولے تھے، اور گواہوں سے بھی ایسے الفاظ کا ثبوت نہیں جن سے طلاق واقع ہو [illegible] [illegible] کی [illegible] اس نے استعمال کیا [illegible] الفاظ [illegible] اگر یہ الفاظ دے دیں گے [illegible] دو بیوی اور دوسری عورتیں بیان کرتی ہیں تو یہ ایک وعید ہے، اس کا مطلب صرف اتنا ہے کہ آئندہ طلاق دے دوں گا [illegible] کوئی کامل طلاق دے دیا اور اس سے طلاق نہیں ہوئی۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے [illegible] [illegible] [illegible] اور اگر دو دے دیا ہے دیکھنا ہے اگر [illegible] کے بالکل [illegible] کہ ایسی جگہ یہ لفظ بولا جائے جب بھی طلاق نہ ہوگی کہ اس کے معنی ہیں کہ طلاق نہیں دی [illegible] یہ لفظ تخویف کے لئے بولا جاتا ہے بہرحال دونوں عورتوں میں سے کسی کو طلاق نہ ہوئی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ [illegible] [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ زید نے اپنی زوجہ ہندہ کے نام [illegible] کے بارہ میں [illegible] جو [illegible] ہے اس کے بعد زید بمبئی چلا گیا زید نے اپنی زوجہ ہندہ کو شروع شروع میں پانچ پانچ روپیہ تین مرتبہ اور [illegible] روپیہ ایک مرتبہ سات ماہ کے اندر بمبئی سے روانہ کیا اور اب چھ ماہ سے زید نے ہندہ کے لئے [illegible] کے واسطے خرچ نہیں بھیجا اور نہ خود بمبئی سے آیا اور نہ ایسی [illegible] کی [illegible] ہندہ کا [illegible] زید کو بمبئی گئے ہوئے تقریباً تیرہ ماہ ہونے [illegible] [illegible] صرف ایک سال [illegible] [illegible] اور [illegible] دیکھو [illegible] کا اقرار کیا تھا زید اپنے اقرار کے مطابق تو سال کے اندر آیا اور نہ چھ ماہ میں خرچ روانہ کیا تو ایسی صورت میں ہندہ اس کے نکاح میں باقی رہی یا نہیں؟ بینوا توجروا

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] واللہ تعالیٰ اعلم۔

اقرار نامہ۔ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

الجواب [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مسئلہ مرسلہ [illegible] منشی [illegible] بریلی سوداگراں محمد اسحاق صاحب۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید کچھ عرصہ سے رقت و ضعف باہ و مرض [illegible] میں مبتلا ہے، علاج کرا رہا ہے [illegible] اطبا کی [illegible] کہ صحت [illegible] اس صورت میں ہندہ زوجہ زید اور اس کے اقربا یہ چاہتے ہیں کہ زید اپنی زوجہ کو طلاق دے دے [illegible] زید [illegible] باوجود اس کے زوجہ کے والدین اپنی لڑکی اپنے گھر بٹھلا رکھا ہے اور طلاق [illegible] ایسی حالت میں زید کو کیا صورت اختیار کرنی چاہئے، اگر طلاق دی جائے تو زید پر کوئی الزام شرعی تو نہیں، نیز اس کے والدین سامان جہیز اور مہر لینا چاہتے ہیں اس کے متعلق کیا حکم ہے، زید کی والدہ نے کچھ زیور اپنا بہو کو بطور استعمال دیا تھا وہ اب واپس لینا چاہتی ہے اگر وہ مہر میں [illegible] کرنا چاہتے ہیں اس کے متعلق کیا حکم ہے۔

الجواب جبکہ شخص مذکور [illegible] کی بیماری ہے اور مباشرت پر قدرت رکھتا ہے تو ایسی صورت میں طلاق دینا [illegible] اور [illegible] کہ عورت کے حقوق [illegible] تو زید پر طلاق دینا واجب [illegible] [illegible] اگر عورت کے حقوق ادا نہ کر سکے [illegible] لہٰذا زید کو خود اس کا خیال کرنا چاہئے کہ اگر عورت کے حقوق ادا نہ کر سکے تو [illegible] اس میں [illegible] کام [illegible] عورت کی ملک ہے، شوہر اس کے روکنے کا حق نہیں رکھتا [illegible] جو سامان [illegible] عورت کی ملک نہیں کیا ہو [illegible] واپس لیا جا سکتا ہے [illegible] عورت کا حق ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

[illegible]

مسئلہ [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین [illegible]

[illegible]

الجواب: [illegible]

[illegible]

تین شخص وہ ہیں جن کی نماز قبول ہونے کو ذرا بھی سر سے اونچی نہیں اٹھتی ان میں ایک وہ عورت ہے جس کا شوہر اس سے ناراض ہو۔ شوہر کو عورت مذکورہ کے متعلق سب ایسی خبریں پہونچ چکی ہیں جن کی بنا پر کافی طور پر شبہ ہو جاتا ہے۔ اور پانچ سال سے تعلقات بھی منقطع ہو چکے ہیں تو ایسی حالت میں اسے طلاق دینا جائز بلکہ مستحب ہے جو علماء و فقہاء طلاق میں حظر کا حکم کہتے ہیں وہ بھی ایسی حالت میں طلاق دینے کو جائز کہتے ہیں درمختار میں ہے وایقاعہ مباح وقیل قائلہ حظر الا لحاجۃ کریبۃ۔ ردالمحتار میں ہے فالحاصل ان الاصل فیہ الحظر ... درمختار میں ہے بل یستحب لو مؤذیۃ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ مرسلہ سید اشفاق صاحب، مورخہ ۲۰ ماہ اگست ۱۹۳۶ء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ سائل کی شادی مسماۃ ہندہ کے ساتھ ۱۹۳۲ء میں ہوئی۔ سائل نے بسلسلۂ معاش پردیس میں شادی کے قبل سے رہا کرتا ہے۔ بعد شادی کے سائل نے اپنی زوجہ مسماۃ ہندہ کو اپنے ساتھ مقام پردیس لے جانا چاہا مگر زن مذکورہ اپنے والدین کے اغوا سے نہیں گئی۔ سائل ہر دفعہ برابر ہمراہ لے جانے کی کوشش کرتا رہا یہاں تک کہ ۱۹۳۳ء میں بہت زیادہ کوشش اپنے ہمراہ لے جانے کے لئے کی۔ مگر زن مذکورہ برابر حکم عدولی اور نافرمانی کرکے جانے کی بابت دفع الوقتی کرتی رہی۔ سائل نے جب وقت لے جانے کی کوشش کی تو زن مذکورہ نے حیلہ حوالہ کرتے وقت گزاری کی اور مجھ کو تنہا پردیس جانا پڑا۔ ۱۹۳۳ء میں بذریعہ اور ۱۹۳۴ء میں بذریعہ چٹھی یہی بات طے ہوئی کہ زن مذکورہ اپنے شوہر کے ساتھ پردیس جاوے اور رہنا چاہئے مگر وہ پردیس جانے پر رضامند نہ ہوئی۔ اس پر سائل نے چند معزز لوگوں کو شریک کیا اور ان کے سامنے اس امر کو پیش کیا چنانچہ سب لوگوں نے اس کو سمجھایا اور کہا کہ بروئے قضیہ اور حدیث تم کو اپنے شوہر کے ساتھ پردیس جانا چاہئے تمہارا یہاں رہنا خلاف اور قاعدہ میں ہوتا ہے۔ اس سمجھانے کا بھی مسماۃ پر کچھ اثر نہ ہوا یہ بات میری سمجھ میں کچھ آئی زن مذکورہ کو بریلی سے اس اور جو کسی سے محبت ہے جس کی وجہ سے میرے ساتھ جانے سے انکار کر دیا۔ جب سائل نے مکرر سہ کرر ساتھ لے جانے کے واسطے اصرار کیا اور کوشش کی تو زن مذکورہ نے یہ الفاظ ادا کئے کہ اگر سائل زن مذکورہ کو پردیس لے جاوے تو وہ اپنا کل زر مہر معاف کرکے دست بردار ہوتی ہے۔ اس پر اشخاص لوگوں نے زن مذکورہ کو پھر مکرر سمجھایا اور دریافت کیا تو اس نے صاف الفاظ میں یہی ظاہر کیا اور کہا کہ اگر سائل زن مذکورہ کو

پردیس نہ لے جائے تو دین مہر معاف کر کے دست بردار ہوتی ہے، چنانچہ سب کے سامنے مسماۃ ہندہ نے بہ الفاظ اپنی زبان سے تین مرتبہ یہ ادا کی کہ اگر میرا شوہر مجھ کو اپنے ہمراہ پردیس کو نہ لے جاوے تو میں اپنا کل دین مہر بخوشی خاطر معاف کر کے دست بردار ہوتی ہوں، اس معافی اور دست برداری کا آپ صاحبان کے سامنے اعلان کرتی ہوں، آپ لوگ اس کے شاہد رہیں، اس پر سائل راضی ہو گیا، اور تنہا مسماۃ مذکورہ کو پردیس چلا گیا، مجھ کو یہ نہیں معلوم تھا کہ زن مذکورہ کا چال چلن ایک عرصے سے خراب تھا اور تاحال خراب ہے، جس کا علم زن مذکورہ کے والدین کو بھی بخوبی ہے، لیکن انھوں نے اس کا تدارک اس وقت تک نہیں کیا، اور مجھ کو اب مزید تحقیقات سے ظاہر ہوا اور میں نے بچشم خود دیکھا کہ زن مذکورہ ایک غیر شخص سے ناجائز تعلق رکھتی ہے جس کا حال وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتا رہتا ہے، چنانچہ ایسی حالت میں سائل کی بے عزتی ہونے کے علاوہ خطرۂ جان بھی ہے، جس نے سائل کو ذہنی صدمہ میں مبتلا کر کے سائل کی زندگی کو تلخ اور برباد کر دیا، اب دریافت طلب یہ امور ہیں،

(۱) زن مذکورہ اور اس کے والدین کی وجہ سے مجھ کو جو کچھ روحانی صدمات اور میری بے عزتی اور بدنامی ہوئی ہے، اس کے ذمہ دار زن مذکورہ یا اس کے والدین ہیں یا نہیں، اور شرعاً ان پر کیا الزام وارد ہوتا ہے؟

(۲) مہر کی معافی شرعاً ہوئی یا نہیں؟

(۳) زن مذکورہ اپنی بدچلنی کے باعث شرعاً اپنے حقوق سے محروم ہو گئی یا نہیں، سائل کے جو اسباب و زیورات و جائداد سائل زن مذکورہ کے پاس ہے یا زن مذکورہ سے سائل واپس لینے کا مستحق ہے یا نہیں؟

(۴) عرصہ چار پانچ سال سے زن مذکورہ قطعاً حقوق زوجیت سے اور سائل سے بالکل علاحدہ ہو کر آزادانہ اور بدچلنی و کشش علانیہ اختیار کئے ہوئی ہے، پس ایسی حالت میں شرعاً زن مذکورہ کے بارے میں کیا حکم ہے، بینوا توجروا۔

الجواب: اگر عورت کے والدین نے اسے اس کے شوہر سے جدا رکھا ہو تو وہ گنہگار ہیں، حدیث میں ارشاد ہے: لیس منا من خبب امرأة علی زوجها او عبدا علی سیده، عورت کی بدچلنی معلوم ہوتے ہوئے اگر اس کے والدین باوجود قدرت اس کا انسداد نہ کرتے ہیں تو یہ ان کا دوسرا جرم ہے، جو نہایت درجہ قبیح ہے، عورت اور اس کے والدین پر صورت مذکورہ میں ان مذکورہ امور سے باز آنا اور توبہ کرنا لازم ہے۔

(۲) صورت مذکورہ میں عورت نے مہر کی معافی کو شرط پر معلق کیا ہے اور یہ شرط مجھ کو متعارف نہیں، لہٰذا یہ معافی

نکاح نہیں۔ درمختار میں ہے: ما یبطل بالشرط الفاسد ولا یصح تعلیقہ بہ البیع الی قولہ والنکاح والرجعۃ والصلح عن دم العمد

تعلیقہ من وجہ الا انہ اذا کان الشرط متعارفا لا یبطل بالشرط۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۳) اگر شوہر عورت کو رکھنا چاہے تو دونوں پر حقوق زوجیت لازم ہیں اور وہ انکار کردے تو طلاق کے احکام ثابت ہوں گے جو اسباب و زیور شوہر کے ملک ہیں، وہ شوہر جب چاہے واپس لے سکتا ہے عورت کو انکار کا حق نہیں۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۴) جس عورت کی بدچلنی ہے اس عورت کا گناہ ہے اور ایسی حالت میں شوہر عورت کو طلاق دے سکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: از بھرت پور، محلہ بازار راتیں، ایم عبدالقیوم گھڑی ساز، ۲۲ رجب ۱۳۶۹ھ۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ طلاق کے جائز و ناجائز ہونے کی نسبت زید و بکر کے درمیان جو گفتگو ہوئی تھی زید کہتا ہے کہ اس کی نسبت علمائے اہل علم سے بعد تحقیقات شرعی فیصلہ کرا لیا جائے جو کچھ بھی وہ حکم دیں ناطق ہوگا، مگر بکر اس کو نہیں مانتا اور کہتا ہے کہ میرا دل اس طلاق کو جائز تسلیم کر چکا ہے، اب اس کے خلاف کسی بھی عالم کا کوئی فیصلہ ماننے کو تیار نہیں ہوں کیونکہ وہ بحیثیت جج ہو سکتے ہیں، نہ ان کا فیصلہ میرے لئے ناطق ہے، اپنی ذاتی رائے کے مقابلہ میں جملہ علمائے کرام اور احکام شرعی کے لئے ایسی نامعقول باتیں کہتا ہے اور شوہر اپنی ضد پر قائم ہے، لہذا ایسی صورت میں اس ضدی بکر کے لئے شرع شریف کا کیا حکم ہے۔

الجواب: طلاق وغیرہ کے الفاظ کے متعلق بہت سی صورتیں ایسی واقع ہیں کہ بظاہر لوگ سمجھتے ہیں کہ طلاق ہوگئی حالانکہ نہیں ہوتی، یونہی اس کا عکس عوام کو۔ اپنے علم و فہم پر اتنا بھروسہ کر لینا ہرگز روا نہیں، حکم شرعی قول فقہا و کتب دینیہ سے حاصل کیا جاتا ہے، نہ کہ اپنے ذہن سے تراشا جائے، بکر اس قول میں سخت خطا کار ہے اس کو اپنی ضد سے باز آنا چاہئے اور اپنے قول سے توبہ کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: مرسلہ عبدالقیوم گھڑی ساز از مقام بھرت پور۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید کی بیوی ہندہ بوجہ برتاؤ کسی ناراضگی کے ناراض ہو کر زید کی مرضی کے خلاف پوشیدہ طور پر بوقت شب مکان مسکونہ سے نکل کر چلی جاتی ہے جب تلاش کیا جاتا ہے تو دوسرے محلہ اور بازار کی جانب سے واپس لائی جاتی ہے، لہذا اس صورت میں اس ساماۃ کے لئے شرع شریف کا کیا حکم ہے، یہ بھی

ارشاد فرمایا جائے کہ آیا زید کے نکاح میں رہی یا نہیں، بینوا توجروا۔

الجواب: بلا اجازت شوہر عورت کو اس طرح گھر سے نکل جانا ناجائز، عورت گنہگار اور حق شوہر میں گرفتار ہے عورت اس حرکت سے توبہ کرے اور اپنے خاوند کی اطاعت کرے، گھر سے نکل جانے پر عوام میں مشہور ہے کہ نکاح سے باہر ہو جاتی ہے، یہ غلط ہے اس فعل سے خارج از نکاح نہیں ہوتی، عورت کو گھر دینے کے لئے کس نے یہ بات مشہور کر رکھی ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: مرسلہ عبدالقیوم گھر کی مسماة از بھرت پور۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ تحریر مندرجہ ذیل مضمون کے جس میں اوپر تین مرتبہ لفظ طلاق بشکل خطاب و بلا کسی مزید عبارت کے درج ہے، بحالت انکار زوج یا حلف و عدم کتابت از قلم خود با وجود ہونے خواندہ ونہ ہونے کے کوئی نیت یا ارادہ طلاق صرف مغالطہ کی بنا پر کرا لینے دستخط ودستخط مسماة کا تحریر پر کیا شرعاً یہ طلاق نافذ جائز عورت پر ہو جائے گی، عبارت تحریر کے ہر پہلو کو بغور ملاحظہ فرما کر جواب مفصل مع حوالہ کتب معتبرہ جلد مرحمت فرمایا جائے۔ نقل تحریر: میں عبدالقیوم ولد سراج الدین بتاریخ ۲ ربیع الثانی ۱۳۶۲ھ اپنی بیوی کو مار پیٹ کیا اور اس کی غصہ کی حالت میں یہ کہہ دیا کہ طلاق طلاق طلاق مگر یہ میرا کہنا شرعاً طلاق ہو گیا تو اپنی بیوی سے میں دست بردار ہو جاؤں گا ورنہ واپس لا کر اپنے گھر رکھوں گا اس وقت عنایت رضا میرے خسر و محمد بیدار عرف ملا میری بیوی کو لے جاتے ہیں اور میرا کوئی مال زیور اس وقت بیوی کے پاس نہیں ہے مگر یہ کہ وقت مگر محمد اسحاق نے یہ کہا تھا کہ مار پیٹ ٹھیک نہیں ہے یا تو اپنی کو اس کے گھر بھیج دو ورنہ طلاق دے دو اس پر میں نے تین مرتبہ طلاق کا لفظ محمد اسحاق کی طرف مخاطب ہو کر کہا تھا۔

الجواب: سوال کی عبارت بہت پیچیدہ ہے، پہلے تو تحریر کرتا ہے کہ بحالت انکار زوج یا حلف کہ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس تحریر سے منکر ہے نہ اس نے وہ تحریر خود لکھی نہ کسی سے لکھوائی نہ اس پر دستخط کئے پھر کہتا ہے کہ صرف مغالطہ کی بنا پر کرا لینے دستخط ودستخط مسماة کا تحریر پر اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ تحریر پر سائل کے دستخط ہیں اور وہ اس سے منکر نہیں ہے، صرف مغالطہ کا عذر کرتا ہے مگر یہ نہیں بیان کرتا کہ کیا مغالطہ دیا گیا جب وہ دینے کو خواندہ ہے تو بظاہر مغالطہ نہیں ہو سکتا کہ تحریر کا مضمون کچھ اور بتایا گیا ہو اور دھوکہ دے کر دستخط کرا لئے

دستخط کرا لئے گئے۔ بہر حال شوہر اگر تحریر سے بالکل منکر ہے کہ یہ تحریر اس نے لکھی یا لکھوائی نہ بلا اکراہ شرعی اس پر دستخط کئے تو اس صورت کے ثابت کرنے کے لئے کہ اس نے لکھی یا لکھوائی ہے گواہوں کی ضرورت ہوگی۔ اور اگر دستخط کا اقرار کرتا ہے مگر یہ کہتا ہے کہ بلا شرعی مجبوری کے دستخط کئے یا تو وہ کہے گا کہ وہ پیش کر دیتے ہوں گے۔ اسی طرح اگر شوہر کردہ خود خواندہ ہے اور یہ تحریر اس کے بالکل خلاف ہے اس صورت سے وہ تحریر باطل ہوگی کہ بیشتر خواندہ اس قسم کی تحریریں دوسروں سے لکھوا لاتے ہیں اور اس پر دستخط کر دیتے ہیں اور وہ تحریریں انہیں کو پڑھ کر سنائی گئی ہوں دستخط سے انکار کریں ہاں اگر شوہر نے اس تحریر پر دستخط اکراہ شرعی کی وجہ سے کئے یا اکراہ شرعی کے ساتھ اس نے تحریر لکھی اور زبان سے کچھ نہ کہا تو طلاق واقع نہ ہوگی اور تحریر بیکار ہوگی۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے رجل اکرہ بالضرب والحبس على ان يكتب طلاق امرأته فلانة بنت فلان بن فلان فكتب امرأته فلانة بنت فلان بن فلان طالق لا تطلق امرأته كذا في فتاوى قاضي خان۔ یہ تمام صورتیں اس وقت ہیں کہ شوہر نے زبان سے عورت کو طلاق نہ دی ہو اور اگر شوہر نے زبان سے طلاق دی اور کسی نے وہ الفاظ تحریر کئے پھر شوہر سے اس پر دستخط لے لیا گیا خواہ اکراہ سے یا بالکل دستخط کر دئے بہر صورت طلاق واقع ہوگی شوہر کو اس تحریر سے انکار ہو یا اقرار مغالطہ سے دستخط کرائے گئے یا بلا مغالطہ کے کیونکہ وقوع طلاق تحریر سے نہیں ہے بلکہ زبان سے جو الفاظ کہے ان سے ہے ہاں اگر شوہر جس طرح تحریر سے منکر ہے الفاظ طلاق بولنے سے بھی منکر ہے تو جب تک گواہان شرعی سے طلاق دینا ثابت نہ کیا جائے محض وہ تحریر جس کا شوہر کی تحریر بتایا اس پر شوہر کے دستخط ہونا ثابت نہ ہو کوئی چیز نہیں۔ سائل نے چونکہ انکار کیا ہے کہ وہ تحریر اس کی ہے مگر اپنے دستخط سے منکر نہیں ہے اگرچہ دستخط کرنے میں مغالطہ کا عذر کرتا ہے جس کی کوئی تفصیل درج سوال نہیں کہ مغالطہ کیا تھا یوں ہی سائل نے اس مضمون سے انکار نہیں کیا جو اس تحریر میں مندرج ہے لہٰذا صورت مستفسرہ میں حکم کا دارو مدار اس مضمون پر ہے جو تحریر میں درج ہے اگر ان الفاظ سے منکر ہے جب تو ظاہر کردہ بیان طلاق کو گواہ پیش کرنا ہوگا بغیر ثبوت طلاق کا حکم نہیں دیا جا سکتا اور اگر ان الفاظ سے منکر نہیں بلکہ مقر ہے یا بصورت انکار گواہوں سے ثابت ہو گئے یہ امر زیر غور ہوگا کہ یا ان الفاظ سے طلاق واقع ہوگی یا نہیں۔ غصہ میں وہ الفاظ کہے اس کا حکم یہ ہے کہ کوئی طلاق غصہ ہی میں ہوا کرتی ہے۔ رضا مندی کی حالت میں نہیں ہوتی ہاں اگر غصہ ایسا ہو کہ آسمان و زمین میں امتیاز باقی نہ رہے عقل زائل ہو جائے تو وہ شخص بحکم مجنون ہے

اس کی طلاق واقع ہو گئی یہاں بطور الزام ہے دعویٰ کہ شوہر کے الفاظ سے [illegible] نہیں ہے اور وقوع طلاق کے
لئے اضافت کی ضرورت ہے [illegible] وغیرہ، رد المحتار میں ہے [illegible]
[illegible] اگر تحریر طلاق [illegible]
کہ اس سوال کے جواب میں شوہر نے لکھا [illegible] طلاق [illegible] ہے . جو تحریر [illegible] کی گئی اس میں اپنے کو
[illegible] کا لفظ ہے یہاں محمد اسحاق [illegible]
طلاق ہو گئی اگر محمد اسحاق نے اس قسم کے الفاظ کہے اور اس کے جواب میں [illegible] نے لفظ طلاق [illegible] تو طلاق
واقع ہو گئی اور شوہر کا [illegible]
[illegible]
محمد اسحاق کے الفاظ کے جواب میں [illegible]
[illegible] عالمگیری میں [illegible]
[illegible]
[illegible]
کہ باپ کے [illegible] طلاق [illegible]
طلاق [illegible] عالمگیری [illegible] طلاق [illegible]
[illegible] طلاق [illegible]
[illegible]
[illegible]
میرے ہاتھ میں طلاق [illegible]
جب تک طلاق [illegible] شوہر [illegible]
[illegible] طلاق واقع ہے [illegible] واللہ تعالیٰ اعلم۔
مسئلہ [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص اپنے مکان سے [illegible] کام پر گیا تھا [illegible]
[illegible] پر [illegible] بیوی سے اور شخص مذکور کی ماں سے کچھ جھگڑا ہوا جس پر اس شخص کو طلب کر کے تمام واقعہ
بیان کیا گیا جس کی وجہ سے غصہ میں آکر اس نے اپنی بیوی کو زد و کوب کیا اور دو تین مرتبہ کہا کہ میں نے تجھے طلاق دی
یا دو تین لفظ طلاق کہا اور ایک دو مرتبہ یوں کہا کہ تو مثل میری ماں یا بہن کے ہے اور غصہ فرو ہونے کے بعد اس نے
اپنے رشتہ داروں سے کہا کہ میں نے کیا کہا ہے مجھے کچھ خبر نہیں ہے ایسی حالت میں عورت کو [illegible] کہنے سے بیوی پر [illegible]
واقع ہوئی یا نہیں؟

الجواب: طلاق اکثر غصہ ہی میں ہوتی ہے [illegible] غصہ میں جو طلاق دی جاتی ہے وہ واقع ہوتی ہے، اگر چہ غصہ
اس حد کا ہو کہ عقل [illegible] ہو جائے کہ غصہ کی شدت میں مجنون پاگل کی طرح ہو جائے کہ اسے کچھ پتہ ہی نہ
بالکل نہ رہے جو کچھ کہہ رہا ہے اس کا علم نہ رہے کیا کہتا ہے تو اس صورت میں طلاق واقع نہ ہوگی مگر یہ یاد رکھنا چاہئے کہ
اگر واقع میں اس حد کا غصہ نہ ہو اور لوگوں پر ظاہر کرے کہ مجھے بالکل خبر نہیں کہ کیا بات کہی تھی [illegible]
[illegible] اور [illegible] طلاق [illegible]
[illegible] واقع ہیں [illegible]
[illegible] طلاق [illegible]
[illegible]

[illegible]

اور اس کا حکم یہ ہوگا کہ جب تک کفارۂ ظہار ادا نہ کرے عورت سے جماع نہیں کر سکتا اور اگر کفارہ ادا کرنے سے پہلے رجعت نہ کرے گا یہاں تک کہ عدت گذر جائے تو ذکر بائن ہو جائے گی اگر صورت یہ ہوا اور ماتن ہو کر قبل کفارہ ادا کرنے کے عدت گذر جائے گی تو زبانی رجعت کرے تاکہ طلاق بائن نہ ہونے پائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: مرسلہ مولوی مسعود الرحمٰن صاحب گنج ۵ ربیع الاول [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک مرد مسلمان نے بحالت خفقان بخار میں طلاق دے دی اور اسی حالت میں ایک اور شخص کے سامنے کہا کہ میں تجھ کو طلاق دیتا ہوں، اس آدمی نے جس کے سامنے کہا اس شخص کی دشمنی تھی، اس نے اس کی منکوحہ کو خود ایسا کر اس کی والدہ کے یہاں بھجوا دیا، جس وقت ہوش میں آیا اپنی بیوی کو تلاش کیا، معلوم ہوا کہ تم نے طلاق دے دی اور وہ اپنے میکے چلی گئی۔ اس شخص نے ہر چند یہ کہا کہ میں نے طلاق نہیں دی، اس شخص کو ہمیشہ دوسرے تیسرے سال ماہ فراشتی کا موسم گرما میں دورہ ہو جاتا ہے، جس وقت طلاق دی دورہ کی شروع حالت تھی؟

الجواب: اگر واقعی خفقان کی حالت تھی تو طلاق واقع نہیں ہوئی، درمختار میں ہے: ولا یقع طلاق

[illegible]

[illegible] درمختار میں ہے [illegible]

[illegible]

[illegible] اور جب کہ یہ بات معلوم ہے کہ اس شخص کی گواہی کی بنا عداوت پر ہو تو

جب کہ اس کو زنا سبب مستقل کہا جا سکتا ہے تو اس کی شہادت نہیں لی جائے گی اور حکم طلاق نہیں دیا جائے گا۔ درمختار میں ہے

[illegible] خصوصاً ایسی صورت میں کہ ایک ہی شخص اس کی

شہادت دیتا ہے اور وہ بھی ایسا شخص ہے جس سے دشمنی ہے لہٰذا اس کی گواہی نامقبول ہے۔ حدیث میں ہے [illegible]

[illegible] علیٰ اخیہ [illegible] واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ : مرسلہ عبد الرحیم طالب علم از مقام [illegible] ضلع [illegible] ۲۶ [illegible]۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس صورت میں کہ ایک شخص منکوحہ کو چھوڑ کر کہیں چلا گیا ہے، دو تین برس تک تو اس کے خطوط ایک شہر سے آتے رہے پھر چند دنوں سے اس نے اپنی منکوحہ کو طلاق دے کر لکھ بھیجا ہے اب وہاں سے مفقود الخبر ہو گیا ہے جس کو عرصہ ایک سال گزر چکا ہے۔ [illegible] اس نے اپنے خسر کو خط لکھا ہے کہ میں نے تمہاری لڑکی کا ساتھ فلاں کو طلاق دے دیا ہے۔ اب دریافت طلب یہ ہے کہ طلاق واقع ہو گئی یا نہیں اگر واقع ہو گئی تو وہ دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔ اگر نہیں واقع ہوئی تو مفقود الخبر ہونے کی وجہ سے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے قول پر فتویٰ دیا جا سکتا ہے یا کس طرح خط کی شناخت اس کے احباب وغیرہ کر سکتے ہیں کیا یہ اسی کے قلم سے ہے۔ [illegible] مع حوالہ کتب روانہ فرما دیں۔

الجواب : جب کہ اس کا غالب گمان یہ ہو کہ خط اسی کا ہے تو بعد عدت عورت کو دوسرے سے نکاح کرنا جائز ہے۔

درمختار میں ہے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ : مرسلہ محمد حمید الدین [illegible] دفتر جمعیۃ العلماء ہند گلی قاسم جان دہلی۔

ماہرین علوم اسلامیہ و مفتیان شرع متین سے حسب ذیل سوالات کا مدلل جواب کتاب و سنت اور فقہ کی روشنی میں

جلد مطلوب ہے:

(۱) اگر کوئی غیر مسلم حاکم یا غیر مسلم ثالث و پنچ مسلمان مرد و عورت کے نکاح کو اسلامی احکام کے مطابق فسخ کر دے یا غیر مسلم حاکم یا غیر مسلم ثالث و پنچ عورت پر مرد کا ظلم ثابت ہو جانے کی صورت میں مرد کی طرف سے عورت کو طلاق دے دے جیسا کہ بعض صورتوں میں مسلمان قاضی کو یہ حق حاصل ہے تو کیا نکاح فسخ ہو جائے گا؟ اور عورت پر طلاق واقع ہو جائے گی، اور عورت کو شرعاً یہ حق حاصل ہو جائے گا کہ وہ غیر مسلم کے فسخ کردہ نکاح اور ایقاع طلاق کو شرعاً درست سمجھ کر بعد عدت یا ایسی صورت ہو دوسرے مسلمان مرد سے نکاح کر سکتی ہے؟

(۲) اگر سوال مذکورۃ الصدر کا جواب نفی میں ہو یعنی شرعاً غیر مسلم کے حکم فسخ نکاح اور ایقاع طلاق کا کوئی اعتبار نہیں ہے اور غیر مسلم کے حکم فسخ نکاح یا ایقاع طلاق کے بعد بھی وہ عورت شوہر اول کی زوجیت میں باقی رہتی ہے تو اس صورت میں جو عورت دوسرے مرد سے نکاح کر لے گی اور اس دوسرے مرد کو یہ علم بھی ہو کہ اس عورت نے غیر مسلم حاکم یا غیر مسلم ثالث و پنچ کے ذریعے طلاق حاصل کی ہے تو وہ نکاح باطل و فاسد ہوگا یا نہیں؟ اور دوسرے مرد سے نکاح کے باوجود اس عورت کو زن و شو کا تعلق رکھنا حرام ہوگا یا نہیں؟ اور دونوں شرعاً زنا کے مرتکب سمجھے جائیں گے یا نہیں؟

(۳) اور دوسرے مرد سے نکاح باطل ہونے کی صورت میں جب اس دوسرے مرد سے کوئی اولاد ہوگی تو وہ ولد الحرام ہوگی یا نہیں؟ اور یہ اولاد اس دوسرے مرد کے ترکہ سے محروم ہوگی یا نہیں؟

الجواب: نکاح، طلاق، خلع، فسخ، تفریق، یہ اسی طرح کی شرعی چیزیں ہیں ان کا وجود و ثبوت اسی مخصوص طریقے سے ثابت ہوگا جس کو شرع مطہر نے مقرر فرمایا ہے، اگر شریعت کے مقررہ اصول کے ماتحت یہ چیزیں عمل میں لائی جائیں تو ثابت ہو جائیں گی ورنہ کالعدم بلکہ معدوم بھی مانی جائیں گی، جس طرح نکاح میں وہ تمام باتیں ملحوظ ہوتی ہیں جو شریعت نے بیان کی ہیں، وہ نہ ہوں تو نکاح نہیں ہے، اسی طرح فسخ و تفریق میں بھی ان تمام قیود کا اعتبار ہوگا جو شرع میں مذکور ہیں۔ نکاح کی گرہ شوہر کے ہاتھ میں، قرآن مجید میں فرمایا گیا: بیدہ عقدۃ النکاح، شوہر کو اختیار دیا گیا کہ اس گرہ کو برقرار رکھے یا کھول ڈالے، دوسرے سے اس کو تعلق نہیں، مگر بعض مخصوص صورتوں میں جہاں اس نکاح کے ازالہ کی صورت

[illegible]

پہنچ آئے۔ اور شوہر کی جانب سے جو اذن ہو تو یہ چیز شریعت نے اس کے ہاتھ میں دے رکھی ہے جس کو زوجہ اور زوج
پر ولایت شرعیہ حاصل ہے کہ وہ اگر چاہے تو اصول مقررہ کے ماتحت فسخ یا تفریق کر دے۔ اور اس کو مسلم ہونا ضروری
ہے۔ غیر مسلم کو مسلم پر ولایت شرعیہ حاصل نہیں، قرآن مجید میں ارشاد ہوا ولن یجعل اللہ للکافرین علی المؤمنین سبیلا
یہ فسخ یا تفریق یا تو قاضی کرے گا یا نائب قاضی کرے گا یا حکم قاضی ہوتا ہے یا حکم اور پنچ بہرحال ان میں سے کوئی بھی کرے
اس کا مسلم ہونا ضروری ہے تو صحت قضا اسلام کی شرط ایسی واضح اور بدیہی چیز ہے جس کا بیان ہر کتاب میں ہے بعض کتابوں
کی عبارت پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ ہدایہ میں ہے ولا تصح ولایة القاضی حتی یجتمع فی المولی شرائط الشہادة [illegible] لان حکم القضاء
یستقی من حکم الشہادة لان کل واحد منہما من باب الولایة فکل من کان اہلا للشہادة یکون اہلا للقضاء
وما یشترط لاہلیة الشہادة یشترط لاہلیة القضاء [illegible] واہلہ اہل الشہادة وشرط
اہلیتہا شرط اہلیتہا [illegible] باب الولایة والشہادة [illegible] القاضی والقضاء ملزم
[illegible] فمن حکمہ القضاء یستقی من حکم الشہادة [illegible] روایتوں سے معلوم ہوا کہ قاضی میں وہ تمام
شرائط ضروری ہیں جو شہادت کے لئے ضروری ہیں، اور چونکہ شہادت علی المسلم میں شاہد کا مسلم ہونا ضروری ہے لہذا قاضی
کا مسلم ہونا بھی ضروری، قرآن مجید میں ارشاد ہے واستشہدوا شہیدین من رجالکم فان لم یکونا رجلین فرجل
وامرأتان ممن ترضون من الشہداء (۱) اور یہ رجالکم کی اضافت سے ہی معلوم ہوا کہ شاہد کی تخصیص ہے مسلمان
[illegible] مسلم ہونا ضروری ہے غیر مسلم [illegible] داخل ہو سکتے ہیں [illegible]
[illegible] غیر مسلم کو [illegible] عدالت کی بھی شرط اسلام ہے [illegible] حکم [illegible] معلوم ہو گیا کہ قاضی کو
ولایت شرعیہ حاصل ہے صرف مسلم ہی ہو سکتا ہے غیر مسلم قاضی نہیں ہو سکتا، فتاویٰ عالمگیری میں صاف طور پر بیان
کر دیا کہ اس کو مسلم ہونا ضروری ہے، عبارت یہ ہے، ولا تصح ولایة القاضی حتی یجتمع فی المولی شرائط الشہادة کذا
فی الہدایة من الاسلام والتکلیف والحریة [illegible] اور قاضی خان میں ہے [illegible] اہلا للشہادة
[illegible] اہلا للشہادة [illegible] والصبی والاعمی [illegible] لا یکون [illegible]
[illegible] وشرط اہلیتہا ای القضاء شرط اہلیتہا ای الشہادة من العقل والبلوغ والاسلام
شرائط شہادت کے بیان میں عالمگیری میں ہے [illegible] الاسلام [illegible] علیہ مسلما [illegible]

الاسلام فاذا اسلم الذمی علیہ مسلما، در مختار میں ہے، لان الکافر لا یلی علی مسلم، جس طرح قاضی کا مسلم ہونا ضروری ہے، پنچ کا مسلم ہونا بھی ضروری ہے، بلکہ یہاں اس سے بھی بڑھکر وہ یہ کہ کافر کو حکم بنا دیا اگر وہ مسلمان ہو جانے کے بعد فیصلہ کرے یہ فیصلہ بھی نافذ نہ ہوگا، در مختار میں ہے، وشرط اھلیۃ جھۃ الحکم بالفتح صلاحیتہ للقضاء ویشترط الاھلیۃ للحکم وقت التحکیم ووقت الحکم جمیعا فلو حکم ذمیا فاسلم ثم حکم لا ینفذ حکمہ، ہدایہ میں ہے، ولا ینفذ حکمہ علیھا وھذا اذا کان الحکم بصفۃ الحاکم لانہ بمنزلۃ القاضی فیما بینھما فیشترط اھلیۃ القضاء ولا یجوز تحکیم الکافر والعبد والذمی الخ، تبیین الحقائق میں ہے، وشرط ان یکون صالحا للقضاء لانہ بمنزلۃ القاضی فیما بینھما فیشترط فیہ ما یشترط فی القاضی حتی لو حکما کافرا او عبدا او محجورا او محدودا فی قذف او صبیا لا یجوز لانہ لا اھلیۃ قاضیا لا شئ ام اھلیۃ الشہادۃ، پس ان تصریحات سے ثابت ہوا کہ غیر مسلم اس معاملہ میں نہ قاضی کی حیثیت رکھتا ہے اور نہ ثالث یا حکم اور پنچ کی اس کا جو کچھ بھی حکم ہو کالعدم اور بے سود ہے، نہ اس کے فسخ کرنے سے نکاح فسخ ہوگا، اور نہ طلاق دینے سے طلاق پڑے گی، نہ عورت کے لئے کوئی عدت ہوگی، اس حاکم غیر مسلم کا فسخ یا طلاق دینا ویسا ہی ہے، جیسا کہ کوئی عامی شخص کسی کا نکاح فسخ کردے، یا کسی کی عورت کو طلاق دے دے، جس طرح اس صورت میں فسخ وطلاق کے احکام مترتب نہیں ہوں گے، اس حاکم کے فسخ وطلاق دینے کی صورت میں بھی احکام کا ترتب نہیں ہوگا، اور اس عورت کو جس طرح پہلے دوسرے سے نکاح کرنا حرام وباطل تھا، اب بھی حرام وباطل ہے، کیونکہ وہ بدستور سابق اسی پہلے شوہر کی زوجہ ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، والمحصنت من النساء، حرام ہے تم پر شوہر والی عورتیں (وتخفیہ)

(۳) یہ دوسرا نکاح باطل ہے، جب کہ شوہر دوم کو اس کا علم ہے، تعلقات زوجیت حرام اور دونوں مرتکب زنا سمجھے جائیں گے، اور اگر مرد کو اطلاع نہ تھی، جب بھی عورت گنہگار اور مرتکب حرام ہے، واللہ تعالیٰ اعلم

لہ حاکم اسلام کو بھی خصوص صورتوں میں صرف فسخ نکاح یا تفریق کا اختیار ہے، طلاق دینے کا حق مسلمان حاکم شرعی قاضی کو بھی نہیں، جیسا کہ گذر چکا کہ قرآن مجید میں فرمایا گیا، بیدہ عقدۃ النکاح، اور حدیث میں فرمایا، انما الطلاق لمن اخذ بالساق، اس لئے اگر کوئی حاکم مسلمان یا قاضی جو سلطان اسلام کی طرف سے مقرر ہو وہ کسی کی عورت کو طلاق دیدے تو طلاق واقع نہ ہوگی۔ ع اگر مرد کو اس کی خبر نہ تھی کہ یہ دوسرے کی بیوی ہے، تو یہ نکاح فاسد ہوگا، مرد پر کوئی گناہ نہ ہوگا، اولاد ثابت النسب ہوگی، علم میں آنے کے بعد شوہر پر فرض ہے کہ اس عورت سے علٰحدہ ہو جائے، اور اگر شوہر کو یہ معلوم ہو کہ اس کا نکاح فلاں شخص سے ہوا تھا، اور غیر مسلم حاکم یا غیر مسلم پنچ نے نکاح فسخ کر دیا ہے یا طلاق (بقیہ ص ۲۰۳ پر)

(۳) ایسے نکاح سے جو اولاد ہوگی وہ ولدالحرام ہوگی، اور وہ اس دوسرے مرد کے ترکہ سے محروم ہوگی، کہ شرعاً اس کی جائز اولاد ہی نہیں، درمختار میں ہے، وعصبة ولد الزنا وولد الملاعنة مولى الام لانه لا اب لهما، عالمگیری میں ہے، ولد الزنا وولد الملاعنة يرث من امه لانه لا اب له فترثه قرابة امه ويرثهم، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین صورت مسئولہ میں کہ زید نے اپنی زوجہ ہندہ کو تقریباً دو ماہ ہوئے کہ طلاق دے چکا تھا، لیکن کوئی شہادت نہ تھی اتفاق سے ۱۹ رجب المرجب ۱۳۶۷ھ مطابق ۲۹ مئی ۱۹۴۸ء کو چند اشخاص کے سامنے مندرجہ بالا واقعہ کا تذکرہ آیا تو زید نے اعتراف کیا کہ ہاں میں نے قریب دو ڈھائی ماہ ہوئے کہ طلاق دیا تھا، مگر ہم دونوں میاں بیوی کے سوا کوئی تیسرا شخص نہ تھا ایسی صورت میں طلاق ہوگئی یا نہیں، اگر طلاق ہوگئی تو ہندہ اپنے شوہر یا اس کے عزیز سے اپنا مہر اور عدت کا نان و نفقہ اور جہیز جو والدین کے یہاں سے پائی تھی لے سکتی ہے یا نہیں؟ جواب مع حوالہ کتب تحریر فرمائیں، مکرر یہ کہ گواہوں کے سامنے زید نے لفظ طلاق مکرر سہ کرر کہا ہے؟

الجواب: طلاق واقع ہونے کے لئے گواہ ضروری نہیں، اگر بالکل تنہائی میں طلاق دے جب بھی طلاق واقع ہوجائے گی، البتہ اگر شوہر طلاق دینے سے انکار کرتا ہو تو جب تک گواہ نہ ہوں طلاق ثابت نہیں ہوسکتی، صورت مذکورہ میں جب کہ خود زید نے چند اشخاص کے سامنے طلاق دینے کا اقرار کیا تو اب طلاق کا ثبوت بھی ہوگیا اب اگر زید انکار کرے تو ان گواہوں کے ہوتے ہوئے اس کا انکار نامسموع ہوگا، پھر اگر اس نے ایک طلاق دی ہے تو ایک واقع ہوگی دو دی ہے تو دو واقع ہوگی، تین دی ہے تو تین واقع ہوگی، زید نے اگر گواہوں کے سامنے بار بار اقرار کیا ہو تو چند بار اقرار کرنے سے متعدد طلاقیں نہ ہوں گی جب کہ طلاق دیتے وقت اس نے ایک طلاق دی ہو اور ایک ہی طلاق کا اقرار کیا ہو، اور اگر متعدد طلاقیں دینے کا اس نے اقرار کیا تو متعدد طلاقیں ہوں گی، اگرچہ ایک مرتبہ اقرار کیا ہو، صورت مذکورہ میں اگر طلاق بائن یا مغلظہ ہو تو ہندہ اپنا مہر اور نفقہ عدت اور جہیز کا کل سامان شوہر سے وصول کرسکتی ہے اور اگر رجعی طلاق تھی اور اندرون عدت شوہر نے رجعت کرلی ہو تو وہ بدستور اس کی زوجیت میں رہے گی واللہ تعالیٰ اعلم۔

(بقیہ ص ۲۰۲) دیدی ہے، پھر نکاح کیا تو اب بھی نکاح باطل ہوگا، جتنی قربت ہوگی زنا، اور اولاد اولاد زنا، اور مرد بھی زنا کا مرتکب، یہ شرط ہے کہ یہ لوگ عادل ہوں اور ثقہ، شاہد ہوں یعنی کم از کم ان میں دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں عادل ثقہ متدین قابل قبول شہادت ہوں، اور یہ لوگ گواہی بھی دیتے ہوں کہ شوہر نے ہمارے سامنے طلاق دینے کا اقرار کیا، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: از آمد ریاست بیکانیر مرسلہ مولوی یوسف شاہ صاحب۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک پیر کے [illegible] مرید [illegible] دونوں شخص ہم بستر ہو سکتے ہیں یا نہیں کیونکہ [illegible] ایک پیر کے مرید ہونے سے [illegible] رشتہ ہو گیا ہے۔

الجواب: ایسا ان دونوں کا ایک پیر سے مرید ہو [illegible] کسی قسم کا رشتہ نہیں ہوگا جو شخص [illegible] احکام شرع سے بالکل جاہل ہے [illegible] حضور اکرم [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] مسلمان [illegible] بھائی بہن [illegible] نکاح [illegible] مسلمان [illegible] بھائی ہیں [illegible] اسی طرح ایک شیخ کے مرید ہونے [illegible] نہیں اور یہ [illegible] واللہ اعلم۔

مسئلہ: مسئولہ مولوی [illegible] صاحب [illegible]

[illegible] ایک شخص [illegible] طلاق [illegible] مسلمان [illegible] کی شہادت طلاق کے معاملہ میں تسلیم کی جا سکتی ہے یا نہیں [illegible] شہادت مسلمان کے برابر طلاق واقع ہونے کے لئے کافی ہے یا نہیں؟

الجواب: طلاق واقع ہونے کے لئے [illegible] شہادت [illegible] اور شہادت [illegible] شہادت شرع کے خلاف [illegible] اس صورت میں اگر وہ شخص طلاق [illegible] کافر کی شہادت [illegible]

اگرچہ اس کے ساتھ ایک مسلم [illegible] طلاق کا حکم [illegible] واللہ اعلم۔

مسئلہ: مسئولہ [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ زید نے اپنی بیوی ہندہ کو طلاق بائن دی لیکن طلاق بائن اس صورت سے دی کہ زید ہندہ کو خرچ وغیرہ نہیں دیتا تھا ہندہ بہت پریشان تھی کیونکہ زید گھر پر برابر رہتا بھی نہیں تھا۔ اور زید کا پیشہ چوری کرنے کا تھا جس سے زیادہ تر جیل ہی میں رہنا پڑتا تھا اسی لئے زید کے گاؤں والوں نے ہندہ کے کہنے سے زید سے اس کی پریشانی اور خرچ وغیرہ کے لئے کہا تو زید نے ایک کاغذ پر ان لفظوں میں اقرار نامہ لکھ کر دیا کہ میں ۱۰؍ اگست ۱۹۴۶ء کو مبلغ [illegible] روپیہ ہندہ کو خرچ نہ دوں تو طلاق بائن تصور فرمایا جائے اور میری جائداد سے عدت کا نان نفقہ دے۔ زید نے تاریخ مقررہ پر روپیہ نہیں دیا جس کو عرصہ پانچ ماہ ہوا اور ابھی تک زید نے ہندہ کی کوئی خبر نہیں لی اور لوگوں کی زبانی ہندہ کو معلوم ہوا ہے کہ زید جیل میں ہے۔ دریافت طلب یہ امر ہے کہ اب ہندہ دوسرے کے ساتھ نکاح کرنا چاہتی ہے، بعض لوگ منع کرتے ہیں کہ دوسرے کے ساتھ نکاح نہیں ہو سکتا ہے، جب تک زید طلاق منظور نہ کرے، بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہندہ کو زید رکھنے سے انکار کرے تب دوسرے کے ساتھ جائز ہے اور ہندہ اب زید کے ساتھ نکاح کرنے پر راضی نہیں ہے؟

الجواب: شوہر کا یہ لفظ کہ طلاق بائن تصور فرمایا جائے اس سے طلاق واقع نہیں ہوئی کہ طلاق کا تصور طلاق نہیں مگر یہ لفظ جو لکھا کہ اگر ۱۰؍ اگست کو مبلغ روپیہ ہندہ کو خرچ نہ دوں تو اسے طلاق بائن ہے تو بلاشبہ ایک طلاق بائن واقع ہو جائے گی اور ہندہ کو عدت کے بعد دوسرے سے نکاح کر لینا جائز ہو جائے گا۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے

[illegible]

ہر ایک قسم کی طلاق خواہ بائن ہو یا رجعی ایک ہو یا دو ہوں یا تین جب اس کی عدت پوری ہو جائے یعنی وقوع طلاق کے بعد تین حیض شروع ہو کر ختم ہو جائے اور آئسہ یا صغیرہ ہو تو تین مہینے گزر جائیں اور حمل والی ہو تو وضع حمل ہو جائے بالجملہ عدت پوری ہونے کے بعد اس عورت کو دوسرے سے نکاح کرنا درست ہے۔ جو لوگ منظوری کی شرط لگاتے ہیں یا شوہر کا رکھنے سے انکار کرنے کو شرط ٹھہراتے ہیں ان کا قول غلط ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

صریح کا بیان

مسئلہ: مرسلہ جناب میاں محمد صاحب رضوی کلاز جونڈہ [illegible] محرم الحرام ۱۳۶۶ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید کا والد بیمار تھا کسی شخص سے زید و زید کے متعلق کچھ تکرار کی بیوی طلاق کے قابل ہے۔ باپ کے کہنے پر زید کو غصہ ہوا اور کہا میں نے اس کو طلاق [illegible] دیا لیکن اس وقت بیوی موجود نہ تھی بجز دو شخص کے کچھ دیر بعد اس واقعہ پر بیوی کو اطلاع ہوئی۔ اس صورت میں طلاق ہوئی یا نہیں۔ اگر ہوئی تو زید کے لئے وہ بیوی کس طرح حلال ہو سکتی ہے۔ بینوا توجروا۔

الجواب: اگر یہ لفظ تین بار کہے تو تین طلاقیں ہو گئیں بغیر حلالہ اس کے نکاح میں وہ عورت نہیں آسکتی اور اگر ایک یا دو بار کہے تو حلالہ کی حاجت نہیں۔ اس سے دوبارہ نکاح کر لے عدت کے اندر یا بعد۔ نکاح کے بعد دفعۃً حلال ہو جائے گی بشرطیکہ پیشتر طلاق نہ دی ہو کہ دو اور یہ مل کر تین ہو جائیں گی۔ درمختار میں ہے [illegible] [illegible] [illegible] نیز اسی میں ہے [illegible]

واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: مسئولہ نذیر حسین بریلی محلہ بازار صندل خان ۲۰ شعبان ۱۳۴۳ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید کی بیوی اور زید کے کسی وجہ سے کچھ جھگڑا ہوا زید کے برادر نے زید کی بیوی کی حمایت اور جانب داری کی زید کی مرضی کے خلاف اس پر زید نے ہاتھ اٹھا کر اگر تم اس کی حمایت کرتے ہو تو تم ہی لے لو اس کو طلاق دی اور زید نے صرف ایک مرتبہ یہ الفاظ زبان سے طلاق کہا اس کے

[illegible]

جب زید کا باپ زید کی بیوی کو سواری میں سوار کرکے اپنی لڑکی کے یہاں لے گیا، سوال یہ ہے کہ صورت بالا میں طلاق ہوگئی یا نہیں؟

الجواب: صورت مستفسرہ میں اگر صرف ایک ہی بار یہ لفظ کہے تو ایک طلاق رجعی ہوئی، شوہر اگر چاہے عدت کے اندر رجوع کرے، شوہر کو فقط یہ کہنا کافی ہے کہ میں نے رجوع کرلیا یا وطی وغیرہ کرنے سے بھی رجعت ہوجائیگی مگر اب دو مرتبہ دو طلاق کا مالک رہا، آئندہ اگر کبھی دو طلاق دیدے گا تو مغلظہ ہو جائے گی، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: مسئولہ محمد بخش، پیلی بھیت، محلہ کھیریا، [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید نے اقرار کیا کہ میں نے غصہ کی حالت میں اپنی بیوی کو اس طرح کہا ہوں کہ میں نے تجھ کو طلاق دی، نکل جا، میں نے تجھ کو طلاق دی، نکل جا، ان الفاظ کے کہنے سے شریعت مطہرہ کا جو حکم ہو، بیان فرمائیے؟

الجواب: فقیر کے پاس اس واقعہ کے متعلق پیشتر استفتاء آیا، سوال میں تھا کہ دو مرتبہ طلاق دی، سائل سے دریافت کیا کہ شوہر نے کیا کہا تھا اس نے بیان کیا کہ یہ کہا میں نے تجھ کو طلاق دی، کہا، اس پر دو طلاق رجعی کا حکم دیا، اب پھر اسی واقعہ کے متعلق دوبارہ بایں الفاظ سوال کیا اور اس کے ساتھ ایک فتویٰ بھی ہے، مفتی کا کام صورت مستفسرہ کا جواب دینا ہے، واقعہ کی کیا خبر کہ شوہر نے کیا الفاظ کہے تھے، اور معاملہ طلاق میں الفاظ کے تغیر سے اکثر حکم بدل جاتا ہے، اب جو لوگ سوال لے کر آئے ان سے جتنی بار پوچھا گیا ہر بار بیان بدلتا گیا، کبھی کہا کہ یہ لفظ تھے میں نے طلاق دی، نکل جا، اور کبھی یہ کہا کہ طلاق دی، نکل جا، اور کبھی یہ کہ نکل جا، میں نے طلاق دی جا، اور کبھی یہ کہ شوہر کو یاد نہیں کہ اس نے کیا الفاظ کہے تھے، اور اہل فہم پر روشن کہ ان تغیرات سے احکام میں کس قدر اختلاف ہوگا، اب ایک صورت وہ ہے جو پیشتر بیان کی گئی اس کا حکم وہی ہے جو لکھ دیا گیا، اور اگر الفاظ کچھ اور ہیں تو حکم دوسرا ہوگا، جن الفاظ سے نکلے، مگر استفسار میں اب جو الفاظ ظاہر کئے گئے، ان کے متعلق حکم شرعی یہ کیا جاتا ہے اور غالباً طلاق دینے والے کے یہی الفاظ ہوں گے کہ سائل سے معلوم ہوا کہ شوہر نے یہی الفاظ دیان

حاشیہ [illegible] سے مراد اس کی بیوی کو [illegible] اور الجواب کا حاصل یہ ہے کہ اگر کوئی بیوی کا نام لے [illegible] لفظ سے ذکر کرکے طلاق دے کر [illegible] تو اس کو [illegible] پر طلاق پڑ جائے گی، واللہ تعالیٰ اعلم۔

ایک عالم کے سامنے بیان کئے اور عالم نے خود سوال مرتب کیا اور جواب لکھا،

فقیر کے پاس یہ سوال وجواب تصحیح کے لئے پیش کیا، مگر بعض امور تصحیح سے مانع ہوئے اور مستقل جواب کو مناسب جانا، اثنا جواب میں ان امور کی طرف بھی ضمناً اشعار ہوگا، فاقول وباللہ التوفیق، شوہر نے جو الفاظ کہے ان میں دو لفظ صریح ہیں، ان سے بہر حال دو طلاقیں واقع ہوئیں، خواہ اس نے طلاق دینے کی نیت سے کہے یا نہیں، تنویر الابصار میں ہے، صریحہ مالم یستعمل الا فیہ کطلقتک وانت طالق ومطلقۃ ویقع بہا واحدۃ رجعیۃ وان نوی خلافہا او لم ینو شیئا، اور دوبارہ یہ لفظ کہے کہ نکل جا، یہ الفاظ کنایہ سے ہے، اور محتمل رد ہے اور اس میں بہر حال نیت کی ضرورت ہے، اگر شوہر نے اس لفظ نکل جا سے طلاق کی نیت کی تو اس سے بھی طلاق ہو گی، اور اب تین طلاقیں ہو گئیں اور عورت نکاح سے نکل گئی اور بغیر حلالہ نکاح میں نہیں آسکتی، اور لفظ نکل جا سے اگر طلاق کی نیت نہ ہو تو صرف دو رجعی طلاقیں ہوئیں، زمانہ عدت میں رجعت کر سکتا ہے اور بعد عدت نکاح جدید اور حلالہ کی اس صورت میں ضرورت نہیں، اگر شوہر بقسم بیان کرے کہ میں نے لفظ نکل جا سے نیت طلاق نہ کی تو اس کا قول مان لیا جائے گا، غضب کی

نہ الموفق للصواب الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین اما بعد، حسب تحریر بالا صورت میں زید کے اس کہنے پر تین طلاقیں پڑ گئیں اور یہ طلاق مغلظ ہو گئی جس کے بعد بغیر حلالہ ان میاں بیوی میں نکاح نہیں ہو سکتا ہے اس لئے کہ زید نے چار لفظ طلاق کے بولے، دو لفظ صریح یعنی میں نے تجھ کو طلاق دی، دو مرتبہ ان سے طلاقیں رجعی ہو گئیں، اگر یہی تنہا ہوتیں، لفظ طلقتک، کو طلاق رجعی فرمایا ہے، خواہ طلاق تین طلاق کی نیت کرے خواہ ابانت کی یا نیت نہ ہو طلقتک ویقع واحدۃ رجعیۃ وان نوی الاکثر او الابانۃ او لم ینو شیئا، عالمگیری صاحب ہدایہ فرماتے ہیں، لفظ اخرجی اور اذہبی سے اگر نیت طلاق ہے یا دو کی نیت تو ایک طلاق بائن اور تین کی نیت کی تو تین طلاق بائن پڑیں گی، مگر مذاکرہ طلاق کا ہو تو بغیر اظہار نیت طلاق قضاءً طلاق ہو جائے گی، بدلیۃ الکنایات اذا نوی بہا الطلاق کانت واحدۃ بائنۃ وان نوی ثلثا کان ثلثا وان نوی ثنتین کانت واحدۃ بائنۃ اخرجی اذہبی وقومی تقنعی ...الخ لا یکون فی حالۃ الغضب الا بالنیۃ ... یقع بہا الطلاق فی القضاء اور مذاکرہ طلاق ثابت اور غضب بھی موجود، پھر طلاق صریح کا صریح اور بائن سے لحوق شرعاً شریعت میں معتبر اگرچہ زمانہ عدت شرط وہ بھی موجود اور لحوق بائن صریح کے ساتھ بھی موجود، الصریح یلحق الصریح والبائن بشرط العدۃ والبائن یلحق الصریح، درمختار ان تمام عبارات کتب فقہیہ معتبرہ پر نظر کرنے سے حکم مرقوم بالا ثابت، بنا بریں زوج وزوجہ کے درمیان جدائی لازم وضروری اور زمانہ عدت تک کہ تین ماہ ہیں اور (بقیہ ص ۲۰۹)

صورت میں نیت پر موقوف نہ ہونا۔ اس کنایہ میں ہے جو محتمل رد وسب دونوں جواب کے لئے متعین ہو اور مذاکرہ طلاق
میں جو محتمل سب ہے یا محتمل رد وسب کسی کا نہ ہو یہ دونوں نیت پر موقوف نہیں ورنہ لفظ محتمل یا محتمل رد [illegible]
یا غضب کا ذکر کر کے کوئی [illegible] ہوا اور اس بنا پر نیت پر موقوف نہ ہوا اور بغیر نیت شوہر قضاءً طلاق کا حکم دیا ہے
نہیں۔ تنویر الابصار میں ہے [illegible] در مختار میں فرمایا [illegible] الاقسام ثلاثة
[illegible]
[illegible] اور ہدایہ سے استثنا کیا کہ آخری اور
اور یہی اگر غضب کی حالت کے وقت بولے جائیں تو بغیر نیت قضاءً طلاق ہو جائے گی۔ حالانکہ صاحب ہدایہ نے یہ قول
قدوری کا اولاً ذکر کیا اس کے بعد بتایا کہ اس قول میں اگرچہ تمام الفاظ کی نسبت ایک حکم رکھا گیا مگر اس میں یہ تفصیل کہ
جو محتمل رد ہے [illegible] بغیر نیت حکم طلاق نہیں فرماتے ہیں [illegible]
[illegible]
[illegible] صاحب ہدایہ نے یہ جو تفصیل ذکر کی اور قاعدہ کلیہ ذکر فرمایا ان سب سے چشم پوشی نہ چاہیے [illegible]
لے صرف مذاکرہ کے لئے یہ حکم دیا۔ مجیب نے اس پر غضب کا اضافہ فرمایا شاید بغیر غضب مذاکرہ کو ناکافی سمجھا اور
عجب یہ کہ عدت تین ماہ اور وضع حمل بتائی۔ حالانکہ مطلقہ غیر حاملہ کی عدت تین حیض ہے۔ تین حیض کے لئے تین ماہ
ہونا کیا ضرور [illegible] اگر آئسہ یا صغیرہ ہو تو البتہ عدت تین ماہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

سوال مرسلہ شیخ محمد یعقوب علی ٹھیکیدار بیلم پور۔ موضع شام پور ضلع گوڑگانوہ ۲۰ اگست ۱۹۳۳ء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید نے اپنی بیوی کو بحالت غصہ بایں لفظ طلاق دیا کہ خدا اور رسول کو درمیان دے کر تم کو طلاق دیا۔ طلاق، طلاق۔ پڑ گئی یا نہ پڑی (۱) اگر طلاق پڑی تو کتنی طلاق۔

(۲) یہ کہ اس واقعہ کو دو سال سے زائد ہوئے بوجہ لاعلمی کے رجعت نہیں کی گئی اگر طلاق پڑی تو رجعت کی کیا صورت ہے؟

الجواب تینوں طلاقیں پڑ گئیں اب بغیر حلالہ اس کے نکاح میں نہیں آ سکتی یعنی عورت دوسرے سے نکاح کرے اور وہ اس سے صحبت بھی کرے پھر اگر طلاق دے یا مر جائے اور عدت پوری ہو جائے تو اب شوہر اول سے نکاح ہو سکتا ہے۔

(۲) رجعت طلاق رجعی میں ہوا کرتی ہے اور یہ تو مغلظہ ہے۔ اس لیے رجعت کی کوئی صورت ہی نہیں بلکہ حلالہ کی ضرورت ہے۔ واللہ اعلم۔

سوال مستورہ نور احمد ... ضلع ... ۱۰ صفر المظفر ۱۳۵۲ھ

[illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے اپنی زوجہ کو اپنے گھر سے نکال دیا اور یہ الزام لگایا اور یہ کہا کہ تو میرے کام کی نہیں ہے، تو ناشزہ ہے، بدیں وجہ میں تجھ کو اپنے گھر میں نہیں رکھنا، یہ کہہ کر عورت کو مار پیٹ کر نکال دیا۔ عورت ایک ہفتہ تک اس شخص کے بھائی کے گھر رہی بعدہ والدین اس عورت کو اپنے گھر لے گئے، عرصہ تک اس نے عورت کی کوئی پرواہ نہ کی، اور چند اشخاص کے سامنے یہ کہا کہ وہ عورت میرے کام کی نہیں ہے، ناشزہ ہے، اسی وجہ سے میں نے اس کو چھوڑ دیا، اب میں اس کو نہیں لے جاؤں گا، اس کے بعد اس شخص نے اپنا دوسرا نکاح کر لیا، کچھ عرصہ بعد عورت جدیدہ کو طلاق دے دی، بعدہ اس پہلی عورت کو جسے نکال چکا تھا اور چند اشخاص کے سامنے یہ لفظ کہہ چکا ہے کہ میں نے اس عورت کو چھوڑ دیا، اب تقریباً ڈیڑھ سال کے بعد اس عورت کو لے جانے کی کوشش کی، عورت نے جانے سے انکار کیا کہ مجھ کو نکال دیا اور چھوڑ دیا، اب میں نہیں جاؤں گی، کیونکہ مجھے چھوڑ دیا، اس صورت میں کیا کرنا چاہئے؟

الجواب: صورت مستفسرہ میں طلاق ہو گئی کہ چھوڑ دینے کا لفظ اردو زبان میں مثل لفظ طلاق صریح ہے، دوسرے الفاظ جو شوہر نے کہے وہ کنایہ طلاق تھے کہ ان سے وقوع طلاق کے لئے نیت کی ضرورت تھی اور اس لفظ چھوڑ دینے کے لئے نیت کی بھی حاجت نہیں، اس لفظ کے کہنے کے بعد اگر عدت پوری ہو گئی ہے یا ان الفاظ سے اگر طلاق کی نیت کی ہے تو عورت بائنہ ہو گئی اور اب اسے واپس نہیں کر سکتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

[illegible]

مسئلہ ۱: مسئولہ خلیل احمد بریلی، ۲۹ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۲ھ

کیا حکم ہے شریعت مطہرہ کا اس صورت میں کہ ایک شخص دس بجے رات میں اپنے مکان میں آیا جس میں اس کی بیوی مادر بیٹھ رہتی تھی، اس کی بیوی نے کہا کہاں تھے، دن تین چار روز تم سے آئے، اس نے کچھ جواب نہیں دیا، اس کی خوشدامن نے اپنی بیٹی سے کہا کھانا نکالے وہ بولا مجھے بھوک نہیں۔ [illegible] بیوی سے کہا میرے مکان پر چل، بیوی نے جواب دیا میں نہیں جاؤں گی، اس جواب پر شوہر گالی بکنے لگا اور جوتا سے مارنے لگا اور کہا میرے کپڑے دے، اس کی بیوی نے کہا اس صندوق میں ہے، شوہر کپڑے لے کر چلا گیا [illegible] اب اپنے مکان کے پاس ہے تو طلاق ہوگی یا نہیں، اور درصورت طلاق عدت پوری ہوگئی یا نہیں کیونکہ اس واقعہ کو تقریباً ایک سال ہوگیا۔ بینوا توجروا۔

الجواب: صورت مسئولہ میں طلاق واقع ہوگئی کہ یہ لفظ اردو زبان میں صریح طلاق ہے کنایہ نہیں کہ نیت وغیرہ کی حاجت پڑے، کہ محقق شیخنا قدس سرہ [illegible] فتاویٰ عالمگیری کا [illegible] لو قال الرجل لامرأته [illegible] [illegible] [illegible] لہٰذا اگر شوہر نے عدت کے اندر رجعت نہ کی ہو تو بعد عدت عورت نکاح کر سکتی ہے اور اگر عورت حیض والی ہے تو عدت تین حیض ہے، قال اللہ تعالیٰ والمطلقٰت یتربصن بانفسھن ثلٰثۃ قروء۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲: مسئولہ حافظ عبد الکریم صاحب، محلہ ذخیرہ بریلی، ۴ جمادی الاولیٰ ۱۳۴۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص اپنی بیوی کو مار رہا ہے اور گالیاں دے رہا ہے اور اسی حالت میں کہہ رہا ہے تجھے طلاق ہے تو طلاق واقع ہوگی یا نہیں؟ اور غصہ کی حالت کی طلاق ہوتی ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

ط: یہ ضروری نہیں کہ ایک سال میں تین حیض آ چکے ہوں، مگر [illegible] عادت کے مطابق جب کہ [illegible] تین حیض ہو چکے تو عدت پوری ہوگئی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

الجواب (۱) اگر ایک بار یہ لفظ کہے تو ایک طلاق واقع ہوگی اور دو بار کہے تو دو اور دونوں صورتوں میں
عدت کے اندر رجعت ہو سکتی ہے، فتاویٰ عالمگیریہ میں ہے: الطلاق صریح وھو کانت طالق ومطلقة وطلقتك وتقع
واحدة رجعية نیز اسی میں ہے: ولو قال لها انت طالق انت طالق [illegible]
[illegible] اور اگر تین بار کہے تو مغلظہ ہوگی، اور اب
بے حلالہ دوسرے کیا نکاح میں نہیں آسکتی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) غصہ میں بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے، وقوع طلاق کے لئے رضامندی اور خوشی کی حاجت نہیں بلکہ تو غصہ
اگر ہنسی دل لگی میں طلاق کے الفاظ کہہ دیئے تو واقع ہو جائے گی بلکہ اگر کہنا کچھ اور چاہتا تھا اور زبان سے بلا قصد یہ نکل
گیا کہ تجھ کو طلاق، تو طلاق واقع ہوگی۔ عالمگیری میں ہے: یقع طلاق کل زوج اذا کان بالغا عاقلا [illegible]
[illegible]
[illegible]
خلافا لابن الهمام، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ مسئولہ یعقوب علی خاں صاحب، محلہ جسولی بریلی، ۵ رجمادی الاولیٰ [illegible]۔
کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص جس کی شادی کو عرصہ دس یا بارہ سال کا
ہوا اس وقت سے اب تک نااتفاقی رہا مگر لڑکی کو خلاوہ معلوم نہیں ہوا کہ ان دونوں میں کس وجہ سے نااتفاقی رہتی
تھی آج وہ شخص چند آدمیوں کو ہمراہ لے کر اپنی بیوی کے مکان پر آیا وہاں بھی اس وقت پانچ یا چھ آدمی بیٹھے تھے،
سب کے سامنے اس نے اپنے خسر کو بلا کر بہت سی باتیں کیں، اور اٹھتے وقت اس نے کہا میں اپنے ساتھ کے آدمیوں کو
اس لئے لایا ہوں کہ وقت ضرورت میری گواہی دیں، میں خوشی سے اس کو طلاق دیتا ہوں اور میں نے اس کو گھر پکڑ کر
بیٹھوں گا جاتے وقت دوبارہ پھر کہا، اب مجھ سے کچھ واسطہ نہ رہا اب میں جاتا ہوں اور فوراً چلا گیا، اس صورت میں
طلاق بائن ہوئی یا نہیں، صرف ایک مرتبہ اس نے لفظ طلاق کہا، دوسری مرتبہ پھر کہا اب میرا ناتا مجھ سے کچھ
واسطہ رہا اور اب گھر چھوڑ کے سو روں گا اور یہ بھی کہا کہ نام زوجات وہ تو میں لکھ بھی دوں گا مگر کسی نے قلم دوات
نہیں دیا ہے؟

الجواب: وہ طلاق واقع ہوگئی بعد عدت عورت کو دوسری جگہ نکاح کرنے کا اختیار ہے، مگر چونکہ مغلظہ نہیں ہے، لہٰذا اس شوہر سے بھی نکاح ہوسکتا ہے اور یہی شوہر اگر نکاح کرنا چاہے تو اندرون عدت بھی نکاح ہوسکتا ہے اور حلالہ کی حاجت نہیں کہ حلالہ کی ضرورت تین طلاقوں کے بعد ہوتی ہے اور تین طلاقیں اس صورت میں نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: از شہر کہنہ بریلی محلہ کانکر ٹولہ مسئولہ عبدالمجید خاں ۱۸ محرم الحرام ۱۳۳۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک عورت اپنے خاوند کے مکان پر تھی اس سے کسی ایک عورت نے آکر کہا کہ فلاں شخص کی بری حالت ہے، اس پر اس عورت نے کہا کہ خدا ہی مارتا ہے اور خدا ہی جلاتا ہے، وہی دعا قبول کرتا ہے، وہی نہیں کرتا ہے، اس بات پر اس کے خاوند نے کہا کہ تو بڑا شرک کرتی ہے، اور وہابیوں کی سی باتیں کرتی ہے، عورت نے کہا کہ تمہارے کہنے کے بموجب سبھی ہیں وہابی ہیں، اور تمہارے بزرگ بھی وہابی ہیں، اس بات کا اس عورت کو بھی گواہ بنالیا، اس کے خاوند نے اس بات کی چڑھ پیدا کرلی، اس پر اس نے اپنی زبان سے یہ بات نکالی، اس بات پر اس کے خاوند نے عورت کو دو مرتبہ طلاق دے دی، اور جب ہوگیا جب اس کی والدہ کے پاس گئی تو اس نے کہا میں اس کو طلاق دے چکا، اس کے بعد وہ عورت تین یوم تک شوہر کے مکان پر رہی، تیسرے روز جب عورت کا بھائی پہنچا تو خاوند نے اس عورت کو بھائی کے ساتھ کردیا اور وہ عورت چلی گئی ہے جس کا پانچواں مہینہ ہے، اس میں شرع شریف کا کیا حکم ہے، ارشاد فرمایا جائے۔

[illegible]

الجواب [illegible]

[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: مسئولہ [illegible] بریلی، ۲۲ صفر المظفر [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید نے [illegible]

[illegible]

الجواب: [illegible] طلاق [illegible]

[illegible] فتاوی عالمگیری [illegible]

[illegible]

[illegible]

واللہ تعالٰی اعلم۔

مسئلہ از بارسی ضلع ... مرسلہ مولوی حفیظ اللہ صاحب، ۱۰ ربیع الاول شریف ۱۳۲۳ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ولی محمد نے ... سے جو ... باقاعدہ ... کو دو تین طمانچے مارے جس کی ماں نے منع کیا اس پر غصہ کر کے وہ غصہ آیا اور اس کو مارا اس اثناء میں جب بھائی امانت اللہ نے آ کر دیکھا کہ ... بچانے کو کہا آپ سے کیا مطلب میں مارونگا، اکھوں نے کہا اگر ایسا کرتا ہے تو مکان سے نکل جاؤ، میں نے کہا میں جیسی نکلوں گا تب بھائی امانت اللہ نے کہا اگر تم سے نہیں ہوتا تو چھوڑ دو، اس کے جواب میں ہم نے کہا کہ طلاق دے دیا یہ وہ تھوڑی دیر تک ... باتیں ہوتی رہیں اس کے بعد سلامت اللہ گئے اور ... سے کہنے لگے کیا کرتے ہو جو کچھ ہو سب کیا ایک ہے ... تو ہم نے سلامت اللہ سے کہا جو کہا سو کہا، سلامت اللہ نے کہا کیا کہا تو ہم نے کہا کہ طلاق دیا، سلامت اللہ نے کہا کوئی گواہ بھی ہے ہم نے کہا امانت اللہ سے پوچھ لو پھر سلامت اللہ نے پوچھا کتنی مرتبہ کہا، ہم نے کہا دو مرتبہ، اتنا کہہ کر میں باہر چلا گیا، سلامت اللہ دونوں بھائی لا رہے تھے اتنے میں ... آ کر کہتے ہو ... کہ ہم چلے جائیں گے میں نے کہا کہ چلے جاؤ گے تو کہنے لگے ہم تو جائیں گے، طلاق دے دیا، عورتوں نے اوپر سے ... دیکھ نہیں، پھر سلامت اللہ نے ولی محمد سے کہا کہ کیا بات ہوئی ہے جب پھر ولی محمد نے کہا ہم نے طلاق دے دیا اس کے بعد باہر چلے گئے چند منٹ کے بعد ان کے بھائی امانت اللہ نے ولی محمد سے کہا کہ اس سے پوچھ لیا کیا بات ہے تو جو ... پوچھا جس کے جواب میں ولی محمد نے کہا دو مرتبہ طلاق دیا، اتنا کہہ کر باہر چلے گئے۔

الجواب صورت مستفسرہ میں کئی مرتبہ ولی محمد نے لفظ طلاق دیا بیان کیا ہے سلامت اللہ کے جواب میں کہ قول امانت اللہ ہی بیان کر چکا ... تک کہیں طلاق کی اضافت عورت کی طرف ذکر کی ہے اور طلاق کے لئے اضافت ضروری ہے، در مختار میں ہے لا بد من ... ولذا ... فان ... بالطلاق ... اس کلام سے ظاہر ہو ... مفہوم ہوتا ہے کہ مرد کسی اور طرف ... ظاہر تو طلاق واقع نہ ہوگی، مگر حق یہ ہے کہ صراحۃً اضافت ہونا ضروری نہیں، بلکہ اضافت اگر نیت سے ... بھی کافی ہے، ہاں اگر شوہر قسم کے ساتھ بیان کرے کہ میں نے اپنی اس عورت کو طلاق دینا مراد نہ لیا تھا تو ...

طلاق کا حکم نہیں دیں گے کہ اضافت نہ لفظ میں ہے نہ نیت میں۔ رد المحتار میں بحر الرائق سے ہے: لو قال امرأة طالق او طلقت امرأة ثلثا وقال لم اعن امرأتی یصدق ویفهم منه انه لو لم یقل ذلک تطلق امرأته لان العادة ان من له امرأة انما یحلف بطلاقها لا بطلاق غیرها۔ خصوصاً اس مقام میں جب کہ وہ اپنی عورت کو مارتا تھا اور اس کا بھائی امانت اللہ کہتا ہے کہ چھوڑ دو۔ اس کے جواب میں یہ کہتا ہے کہ طلاق دے دیا یہ صریح اور صاف قرینہ ہے کہ اس عورت کو امانت اللہ نے چھوڑنے کو کہا اور اس نے اسی عورت کو طلاق دینا کہا۔ ایسی صورت میں انکار کی کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی اور بہ نظر ظاہر اس کا انکار قابل سماعت نہیں اور جب کہ وہ اس سے انکار نہ کرتا ہو تو دو طلاق کا حکم دیں گے کہ وہ خود بھی دو مرتبہ طلاق دینے کا اقرار کرتا ہے۔ اب رہا یہ معاملہ کہ سید امانت اللہ نے سنا دو دفعہ اس لفظ کو کہا اور یہ بھی کہتا ہے کہ دو مرتبہ طلاق دیا اگرچہ حکم یہ ہے کہ جتنی مرتبہ اس لفظ کو زبان سے کہے اتنی ہی طلاقیں واقع ہوتی ہیں یعنی تین مرتبہ تک مگر چونکہ سوال کے جواب میں ہے لہذا یہ خبر ہے انشا نہیں تو اس لفظ سے جدید طلاق واقع نہ ہوگی، وہی دو رہیں گی۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے: ولو قال لامرأته انت طالق فقال له رجل ما قلت فقال طلقتها او قال قلت هی طالق فهی واحدة فی القضاء کذا فی فتاوی قاضی خان۔ صورت مسئولہ میں اگر پیشتر کبھی اس عورت کو ایک یا دو طلاق دے چکا ہے تو اب مغلظہ ہوگئی ورنہ یہ دو رجعی ہیں اگر عدت ختم نہ ہوچکی ہو تو رجعت کر سکتا ہے اور عدت ختم ہوچکی ہے تو اس عورت سے نکاح کر سکتا ہے حلالہ کی حاجت نہیں مگر یہ معلوم رہے کہ آئندہ جب کبھی اسے ایک طلاق دے گا تو ایک ہی سے مغلظہ ہو جائے گی کہ دو پہلے ہو چکی ہیں۔ اس وقت تجدید کی حاجت نہ ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: از جودھپور مارواڑ چوکھونٹا محلہ رضا صاحب کی دوکان مرسلہ حاجی غلام محمد علیہ العزیز صاحب

۹ جمادی الآخر سنہ ۱۳۴۸ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ مساۃ بسم اللہ بنت الہ دین کا نکاح کمی میرو سے ہوا اور میرو اپنی اہلیہ بسم اللہ کے ساتھ جودھپور میں رہنے لگا چونکہ بسم اللہ صوم و صلوٰۃ اور تلاوت قرآن کی پابند تھی اور اس کا شوہر صوم و صلوٰۃ کا پابند نہ تھا اس لئے وہ اکثر بسم اللہ کے صوم و صلوٰۃ کے لئے مانع ہوتا تھا چنانچہ یہاں تک نوبت پہونچی کہ شخص مذکور نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی اور صاف کہہ دیا کہ

میں نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی ہے یہ میرے کام کی نہیں ہے اس وقت بسم اللہ حاملہ تھی، لیکن اس کو اپنے گھر سے نکال دیا اور خود تمام سامان لے کر نیا شہر چلا گیا، تین سال تک اس نے بسم اللہ کی کوئی خبر نہیں لی بعدہ چند اشخاص نے واپس لانے کے لئے کہا، اس پر بھی اس نے وہی جواب دیا کہ میں اس کو طلاق دے چکا ہوں، وہ اب کیسے واپس آسکتی ہے۔ مگر اس کے رشتہ داروں نے کہا، ہم اس کو برادری کے ذریعہ سے تیرے ساتھ کرا دیں گے، بالآخر اس نے جو وعدہ پورا کر، اگر پنچایت کی پنچایت نے بھی بسم اللہ کو اور اس کے والد سے بسم اللہ کو ساتھ جانے کے لئے مجبور کیا، چونکہ چار معتبر شخصوں نے بھی اس کے طلاق دے دینے کی تصدیق کی اس لئے بسم اللہ طلاق ہو جانے کی وجہ سے ساتھ چلنے کو انکار کرتی ہے۔ لہذا صورت حال میں از روئے شرع کیا حکم ہے۔ بینوا توجروا۔

الجواب: جب سائل نے یہ تحریر نہیں کیا کہ پیرو نے بسم اللہ کو کتنی طلاقیں دیں، اگر تین طلاقیں دی ہیں جب تو بسم اللہ کا جانا اور رکنا بغیر حلالہ بسم اللہ کا پیرو کے ساتھ نکاح بھی نہیں ہو سکتا اور اگر ایک یا دو طلاقیں دیں اور عدت پوری ہو گئی اور پیرو نے رجعت نہ کی یا وہ طلاق بائن تھی تو اب بسم اللہ اس کے نکاح سے باہر ہو گئی، اس صورت میں بھی بغیر نکاح جدید اس کے یہاں نہیں جا سکتی، بہرحال یہی دو صورتیں معلوم ہوتی ہیں، اور بلا شبہ ان صورتوں میں بسم اللہ کو اس کے یہاں جانا حرام ہوگا اور جو لوگ اسے مجبور کرتے ہیں وہ حرام پر مجبور کرتے ہیں، ہرگز ان کے کہنے پر بسم اللہ عمل نہ کرے ورنہ آخرت کے سخت مواخذہ کی مستحق ہوگی،

واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: مرسلہ دلدار علی ڈاکخانہ جھریا مقام منٹ جھگڑا یا نیا کولیری چانک کے پاس ۲۹ محرم الحرام

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید نے دو گواہوں کے سامنے یہ بات کہی کہ ہم اس عورت کو نہیں رکھیں گے، اور ہم کو اس عورت سے اب کوئی غرض و تعلق باقی نہیں ہے اور ہم یہ بات کہہ دیتے ہیں اپنی زبان سے کہ ہم نے اس عورت کو چھوڑ دیا، ہم نے اس عورت کو چھوڑ دیا، ہم نے اس عورت کو چھوڑ دیا، اسی طرح سے زید نے تین مرتبہ کہہ کر چھوڑ دیا، تو کیا اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں ہے۔

الجواب: صورت مذکورہ میں کہ زید نے تین مرتبہ یہ کہا کہ ہم نے اس عورت کو چھوڑ دیا اس سے تین طلاقیں واقع ہو گئیں، طلاق کی عدت پوری کر کے دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے، یعنی زید کے جب یہ لفظ

کہ اس کے بعد سے عورت کو اگر تین حیض ہو چکے ہوں تو عدت پوری ہو گئی اب جس سے چاہے نکاح کر سکتی ہے [illegible] تین حیض پورے ہو لیں تب بعد عدت جس سے چاہے نکاح کرے فتاویٰ عالمگیری میں ہے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم۔

اضافت کا بیان

مسئلہ: [illegible] ۲۳ جمادی الاولیٰ [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید نے اپنے سسر سے کہا [illegible] تیری لڑکی سے کچھ تعلق نہیں ہے تو اس صورت میں کیا حکم ہے طلاق ہوئی یا نہیں؟

الجواب: اگر زید نے یہ لفظ کہے جو سوال میں مذکور ہے تو طلاق نہیں [illegible] تیری لڑکی سے تعلق نہیں [illegible] کے نسبت کہا ہو [illegible] ہوئی تو طلاق نہیں ہوئی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: مسئولہ جناب حبیب اللہ صاحب [illegible] ۲۰ جمادی الاولیٰ [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید اور زید کی زوجہ سے [illegible] زید نے ایک مرد اور دو عورت کی موجودگی میں تین مرتبہ زبان سے [illegible] طلاق دی [illegible] اب اس صورت میں [illegible] ہو گئی یا نہیں؟

الجواب: اگر صورت واقعہ یہی ہے [illegible] زید نے یہی لفظ کہے جو سوال میں [illegible]

طلاق واقع نہ ہوئی کہ اضافت سے خالی ہے اور طلاق بغیر اضافت واقع نہیں ہوتی۔ فتاویٰ خانیہ مصری ص ۲۰۲ میں [illegible]
فتاویٰ عالمگیری مصری ص ۳۶۳ ج ۱ ہے [illegible] طلاق [illegible]
والطلاق لا بد [illegible] اضافت [illegible] الیها [illegible] واللہ تعالیٰ اعلم ۔

مسئلہ مسئولہ سکندر پور ضلع بلیا مرسلہ نور علی شاہ ۲۰ رجمادی الاولیٰ سنہ [illegible]ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ گوہر علی شاہ اور ان کی بیوی میں جھگڑا ہوا اس وقت گوہر علی شاہ کے بھائی نور علی شاہ آئے ان کے سامنے گوہر شاہ کی بیوی نے گوہر شاہ کو گالیاں دینی شروع کی اس پر نور علی شاہ نے اپنے بھائی سے پوچھا جاؤ یہ کیا جھگڑا ہے اس پر گوہر شاہ نے کہا میں نے اس کو طلاق دے دیا نور علی شاہ نے منع کیا مگر تین مرتبہ یہی کلمہ کہتا ہے جناب مولوی عبد الحکیم صاحب کے پاس بھی اگر یہی کلمہ کہا کہ میں نے اس کو چھوڑ دیا اب سکندر پور [illegible] تین مرتبہ کہتے ہیں اور وہاں سے حافظ [illegible] صاحب کی خدمت اقدس میں [illegible] گئے [illegible] کہا میں اپنی بیوی کو طلاق دے کر آیا ہوں اور اب حافظ صاحب کے ساتھ جاؤں گا پھر سکندر پور [illegible] گاؤں سے [illegible] ظاہر کیا کہ میں نے اس کو طلاق نہیں دی ہے [illegible] اس پر نور علی شاہ نے محلہ کے چند آدمیوں کو جمع کر کے یہ مسئلہ پیش کیا اور لوگوں نے طلاق کی بابت گوہر شاہ سے پوچھا گوہر شاہ نے انکار کیا کہ میں نے طلاق نہیں دی [illegible] اس کے بعد نور علی شاہ نے طلاق کے ثبوت میں لوگوں سے کہا کہ عبد الرحمن میاں سے انھوں نے اپنا طلاق دینا ان الفاظ کے ساتھ بیان کیا ہے کہ میں اپنی بیوی کو طلاق دے کر آیا ہوں [illegible] گوہر شاہ نے کہا عبد الرحمن کی بابت [illegible] وہ میرے دشمن ہیں [illegible] لال محمد [illegible] اسی مجلس میں موجود تھے [illegible] نور علی شاہ نے کہا لال محمد [illegible] مجھ سے لال محمد سے صاف انکار کیا انھوں نے جواب دیا [illegible] گوہر شاہ سے [illegible]

ل [illegible] حضرت [illegible] اللہ [illegible]
[illegible] تفصیل [illegible]
حضرت [illegible] واللہ تعالیٰ اعلم۔

تو کیا اس کی بیوی اس پر حرام ہو گئی۔ گوہر شاہ نے کہا کہ اب تب قرطل شاہ نے کہا کہ اب تو [illegible] صاف طلاق دینا
میرے نزدیک ثابت ہو چکا ہے، میں ان کے ساتھ نہیں رہ سکتا۔ تب گوہر شاہ نے اپنی بیوی کو حضرت [illegible]
لیکن کے سامنے قرطل شاہ نے کہا کہ لیجئے اب میں چھوڑتا ہوں۔ تب لوگ کہہ رہے ہیں کہ [illegible] طلاق
ہوئی یا نہیں۔ طلاق ہو جانے کے بعد اس کو رکھ لینا کیسا ہے، قرطل شاہ ان کی [illegible] کیا حکم ہے اور
جو لوگ گوہر شاہ کو اس بیوی کو رکھنے کی ترغیب دیں اور اس طلاق کو طلاق نہ کہیں ان لوگوں کا کیا حکم ہے۔ بینوا
توجروا۔

الجواب طلاق میں اختلاف کی صورت ہے۔ اگر [illegible] بالکل نہ ہو تو طلاق واقع ہو جاتی
[illegible] گوہر شاہ [illegible]
یہ کہا ہے کہ [illegible] اس کو طلاق دے دیا [illegible] گوہر شاہ کے سامنے
[illegible] کے سامنے [illegible] الفاظ سے بیان کیا [illegible]
[illegible] طلاقیں واقع ہو گئیں [illegible]
[illegible] گوہر شاہ نے اس عورت کے
متعلق سوال کیا [illegible] گوہر شاہ نے کہا [illegible] اس کو طلاق دے دیا [illegible] عورت
ہو گئی اور طلاق ضرور واقع ہو گئی [illegible] کے سامنے گوہر شاہ [illegible] اپنی بی بی کو طلاق دیا
بالکل صاف [illegible] الفاظ کے ہو گئے [illegible] طلاق اس
عورت کو [illegible] حرام ہے [illegible] ترغیب دینے والے [illegible] حرام [illegible]
کے [illegible] قال اللہ تعالیٰ [illegible]
کر اس عورت سے [illegible] مسلمانوں پر لازم ہے کہ گوہر شاہ [illegible]
[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم [illegible]
[illegible]

مسئلہ [illegible] ۲۰ شوال [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ طلاق دی، طلاق دی، طلاق دی
چار شخصوں اور بیوی کے روبرو اور طلاق نامہ لکھا گیا جس پر چار شخصوں کی گواہی ہوئی مہر بخشنے کا علاوہ کاغذ
لکھا گیا اور کاغذ پھاڑ ڈالے گئے اور اب چاہتے ہیں کہ دونوں کے باہم پھر نکاح ہو جائے اگر جائز ہے
تو کس طرح جائز ہے پھر کر دی جائے اگر ناجائز ہے تو کس طرح ناجائز ہے پھر کر دکھا جائے اور لوگوں کے
کہنے سے طلاق دی طلاق دی کہنے سے پہلے ہوا کہ تب شوہر کہتا ہے کہ دو مرتبہ طلاق دی ہے۔

الجواب: شوہر نے حلف کے ساتھ بیان کیا کہ میں نے صرف اتنے ہی لفظ کہے تھے کہ آج سے میں نے طلاق دی
دی ہاں البتہ کہ نام نہیں لیا تھا اور اس کی طرف اشارہ تھا اور اس لفظ سے میری مراد بیوی کو طلاق دینا تھی اور گواہ
مسمی کلو ... اور صادق علی ساکن محلہ ... نے بھی بیان کیا کہ صرف اتنے ہی لفظ کہے تھے بیوی کا نام لیا
نہ اس کی طرف اشارہ کیا لہٰذا صورت مسئولہ میں جو کیفیت سوال ہے اس کے خلاف ہے، طلاق واقع نہ ہونی چاہئے
تھی ہے مگر چونکہ صراحۃً اپنی مراد بیان کرتا ہے معلوم ہوا کہ جو طلاق نامہ لکھا گیا تھا جس کا کاتب
نے پڑھ کر شوہر کو سنایا تھا اور شوہر نے اس پر انگوٹھے کا نشان لگایا اور وہ کاغذ پھاڑ ڈالا گیا اس میں یہ لکھا
تھا کہ مسماۃ ... بنت غلام حسین بیگ اپنی زوجہ کو میں نے طلاق دی اور اس طلاق نامہ میں صرف ایک بار لفظ
کا ذکر تھا اور اگر واقع یہی ہے تو اس طلاق نامہ کی رو سے ایک طلاق رجعی ہوگی اور شوہر اس عورت کو
پھیر سکتا ہے اور چونکہ اس صورت میں طلاق رجعی واقع ہوگی لہٰذا شوہر کو دو شخصوں کے سامنے اتنا کہہ دینا
ہے کہ میں نے اس عورت کو واپس لیا کافی ہے جدید نکاح کی کوئی حاجت نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: مسئولہ ڈاکٹر محمود صاحب ... بریلی ۱۸ ربیع الاول ۱۳۴۲ھ
کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید نے اپنی بیوی کو ایک جلسہ میں
دو مرتبہ طلاق دی کچھ لوگوں نے پہلے ہی سے اس امر کی کوشش کی تھی کہ جس سے نااتفاقی ہو جائے اور طلاق
دلا دیں ہندہ کو پہلے ہی سے ہندہ کے سسرال سے نااتفاق کرا چکے تھے اب طلاق کے بعد ہندہ کا ساس اور
زید میں اتفاق ہو گیا تب خوش ہو کر بولے کہ لوگوں نے مجھ کو بہت دھوکہ دیا اور ہندہ کی طرف سے ایک
پرچہ دیا جس کا یہ مضمون تھا کہ تمہارا اور تمہاری بیٹی کا سارا بیٹ کے کپڑے اتار لے گا اور نکال دے گا

زید کو اس پرچہ کی اب تک خبر نہ تھی، کرا چار سال کا زمانہ ہوا لیکن اس درمیان میں سسرال سے بار بار زید کی آمد و رفت رہی اور اب تک ہے۔ بہت سے لوگوں نے زید کی بیوی سے نکاح کی خواہش کی بیوی نے انکار کر دیا اور یہ کہا کہ دوسرا نکاح نہیں کروں گی میں اپنے پہلے ہی خاوند کے گھر جاؤں گی، یہ حال تمام لوگوں پر روشن ہے، اب بیوی چلی آئی اور زید نے نکاح کر لیا، اب زید یا زید کی بیوی پر کیا حکم شرع ہوتا ہے۔ بینوا توجروا۔

الجواب: بیان سائل سے معلوم ہوا کہ زید نے صرف یہ لفظ کہ میں نے طلاق دی کا دو بار کہے، اگر واقع میں یہ بیان صحیح ہے اور عورت کا نام یا اس کی طرف اشارہ کیا کہ اسے طلاق یا اس کو طلاق دی تو یہ اضافت سے خالی ہے اور حکم وقوع طلاق کے لئے اضافت ضرور ہے، کما فی الخیریۃ وغیرھا، اور اگر اضافت تھی تو دو طلاقیں واقع ہو گئیں مگر چونکہ رجعی تھیں تو عدت کے اندر رجعت کر سکتا تھا مگر جب عدت گذر گئی تو رجعت نہیں ہو سکتی، ہاں نکاح جدید ہو سکتا ہے کہ اب بائنہ ہو گئی رجعی کا حکم صرف زمانہ عدت تک رہتا ہے اور چونکہ طلاقیں دو ہی دی ہیں لہذا حلالہ کی حاجت نہیں بغیر حلالہ نکاح ہو سکتا ہے قال اللہ تعالیٰ: الطلاق مرتان فامساک بمعروف او تسریح باحسان۔ البتہ یہ ضرور ہے کہ اگر ایک طلاق اب بھی دے گا تو مغلظہ ہو جائے گی یعنی پورے تین ہو جائیں گی، اور اس وقت حلالہ کے بغیر زید سے نکاح نہ ہو سکے گا، قال اللہ تعالیٰ: فان طلقھا فلا تحل لہ من بعد حتی تنکح زوجا غیرہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: از ریاست الور محلہ قرآب، مرسلہ جناب سید محمد احمد صاحب ۲۴ شعبان ۱۳۴۳ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک عورت طلاق کا دعویٰ کرتی ہے اور شوہر منکر طلاق ہے، عورت نے جو گواہ ثبوت طلاق میں پیش کئے ہیں ان کے بیانات کی نقل اور عورت کا بیان اور خط بھی منقول ذیل ارسال ہے۔

بیان محمد یوسف: میں ایک روپیہ ادھار کو دینے بیٹھک مرزا جی کا ... تاریخ ۱۹ ماہ ... ۱۹۲۴ء کرنے کے دو بجے جھگڑا ہوا بدھ کو مسعود حسن اور ان کی ساس کے درمیان جھگڑا ہو رہا تھا مسعود نے کہا میری عورت کو بھیج دو ساس نے کہا جب علیم بھیجوں گی، پھر دونوں نے برقعہ ڈال، جھگڑا یہ ہے کہ اندر سے لا کر دے دیا اس نے طلاق کا لفظ نہیں سنا نہ میرے سامنے کہا، میں اندر بیٹھک ہی میں بیٹھا ہوا تھا میں مسعود حسن سے دو ہاتھ کے

فاصلہ پر بیٹھا ہوا تھا سب لوگ کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے، بسوال مدعی کے مختار کا جواب دیا انور خاں اس وقت موجود تھے، یہ میرے چچازاد بھائی ہوتے ہیں یہ میرے پاس بیٹھے ہوئے تھے، ایک ہاتھ کے فاصلہ پر کرسیاں پڑی ہیں وہ وہاں بیٹھے تھے، ان کی ساس نے برقع ڈال لیا اور وہ یہاں نے مدعی کر دے دی، مدعی خاکی ڈریس پہنے ہوئے تھا۔

بیان انور خاں گواہ مدعا۔ مدعی نے اپنی ساس سے کہا میں اپنی عورت لے جاؤں گا اسے بھیج دو اس نے کہا جہلم ہو جائے دو لے جانا، مدعی نے کہا میں عزرد لے جاؤں گا، تم کو بھیجنا ہوگا، اس نے کہا بغیر جہلم ہوئے میں نہیں بھیجوں گی، اس بات پر جھگڑا ہو رہا تھا، مدعی نے کہا میں نے طلاق دی، طلاق دی، طلاق دی، پانچ چھ دفعہ یہ لفظ کہے اور کہا تم ساری عمر اپنے گھر رکھو یہ الفاظ مدعا نے تیز لہجہ میں اکڑ کر کہے تھے۔

بیان عبد الغنی۔ مدعی نے کہا ساری عمر رکھو، میں نے طلاق دی، طلاق دی، طلاق دی، میرے کپڑے دیدو، یہ الفاظ تین چار دفعہ طلاق کے کہے۔

بیان نجیب اللہ۔ مدعی نے کہا کہ تم نہیں بھیجو گی تو میرے کام کی نہیں ہے، میں چھوڑ چکا دو تین دفعہ یہ کہا اور اپنا مال مانگا۔

بیان امیر۔ مدعی نے چار دفعہ کہا، طلاق دی، طلاق دی، طلاق دی۔

بیان ھبتو۔ پھر مسعود نے کہا میں نے طلاق دی، ساری عمر رکھو تین چار دفعہ تیز لہجہ میں اکڑ کر یہ لفظ کہے۔

بیان حمیدہ بیگم۔ خط جو مسعود حسن نے حضور کو دکھایا وہ مجھے دکھایا، میں نے دیکھا یہ خط میرے ہاتھ کا لکھا نہیں، یہ خط مجھے یاد نہیں کس کو لکھا ہے، خط کی عبارت میرے ہاتھ کی نہیں ہے، مگر میں ایسا ہی لکھتی ہوں، میں نے غور کر کے دیکھا ہے میرے ہاتھ کا نہیں ہے قرآن شریف کی قسم کہتی ہوں میرے ہاتھ کا نہیں ہے، دستخط میرے ہاتھ کے دستخط ہیں، میں نے کچھ کاغذ کے پرچے دکھلائے تھے یہی میرے ہاتھ کے لکھے ہوئے ہیں میں نے اپنے شوہر کو کبھی خط نہیں لکھا خود مدعی مختار نامہ کو دیکھا، ان پر میرے دستخط ہوئے ہیں میرے ہاتھ کے ہیں، میں نے اپنے خاوند سے کہا تھا میرے بھائی کا جہلم ہو جائے گا، اس کے بعد میں تمہارے گھر آؤں گی، اس کے دوسرے دن پھر میرا خاوند آیا اور جب تک میں اندر رہے نہیں آئے، پھر لڑائی جھگڑا ہوا، میری والدہ نے

یہ کہا جب چالیسواں ہو جائے گا جب بھیجوں گی۔ سوال عدالت جواب دیا میرے خاوند نے کہا جب تمہاری ہو لڑائی جھگڑا ہوتا ہے۔ تم چڑیاں واپس کر دو میں نے طلاق دی، طلاق دی، طلاق دی۔ اب اپنے خاوند کے ساتھ ہرگز جانا نہیں چاہتی کیونکہ مجھے طلاق دے گئے۔ منسلک جواب عنایت ہو کہ ان بیانات سے شرعاً طلاق ہو گی یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب: ۔ منظور موصوف مستفتی نے مسئلہ کا عام صورت مستفسرہ کا جواب دیا ہے۔ اب اگر واقعہ کی تحقیق کی جائے کہ اس صورت معاملہ میں کیا واقعہ ہے، یہ مفتی سے متعلق نہیں بلکہ یہ کام حاکم کا ہے۔ وہی واقعات کی تحقیق کرتا ہے اور جیسا گواہوں سے ثابت ہو اس کے موافق فیصلہ کرتا ہے۔ البتہ اس سوال میں چونکہ کسی خاص صورت کا حکم نہیں دریافت کیا گیا ہے، بلکہ چند گواہوں اور مستغیثہ کے بیانات پیش کر کے سوال کیا گیا ہے لہٰذا یہ امر متعلق بتانا ہے اور فیصلہ کے لئے چند امور کی ضرورت ہے۔ صرف اتنا ہی کافی نہیں کہ گواہوں کے بیانات پیش کر دیئے اور اس پر فیصلہ کر دیا جائے۔ سب سے پہلے اس کی ضرورت ہوتی ہے کہ گواہوں کے متعلق یہ دیکھا جائے کہ آیا یہ اس قابل ہیں یا نہیں کہ ان کی گواہی قبول کی جائے۔ اگر یہ بات نہ ہو تو ہر جھوٹے دعویٰ کو جھوٹے گواہوں سے ثابت کیا جا سکتا ہے۔ تو ایسے فیصلے سے مظلوم کی داد رسی کیا ہو گی۔ بلکہ ظلم کرنا ہو گا۔ جن گواہوں کے بیانات بھیجے گئے ان کے متعلق کوئی ایسی تحریر نہیں ہے جس سے ان کا ثقہ عادل ہونا ثابت ہو، نہ ان کے حالات کی کچھ تفصیل ہے جس سے تبصرہ کیا جا سکے۔ صرف ایک خدا بخش کی نسبت البتہ اتنا ہے کہ قمار بازی میں اسے سزا ہو چکی ہے اور اس کا یہ بھی اقرار ہے کہ شراب بھی پیتا تھا۔ باقی گواہوں کے متعلق کوئی نہ جرح ہے نہ تعدیل۔ سائل کو چاہئے تھا کہ سوالات کی ترتیب درست کرتا تاکہ جواب کے لئے آسانی ہوتی۔ مگر سوال کرنا معمولی کام نہیں۔ اسی واسطے فقہاء نے فرمایا ہے کہ حسن السؤال نصف العلم۔ اور کاغذات بھی بھیجے گئے، تو ان کا حاصل مدعی دعویٰ جس کا بیدا بیگم اپنے بیان میں اقرار کرتی ہے، وہ نہیں آیا تاکہ معلوم ہوتا کہ مدعیہ کا دعویٰ اور زبانی بیان میں کیا اختلاف ہے یا موافقت، شوہر کا تحریری بیان ہے نہ زبانی۔ ان سب امور سے گذر کر جو کچھ ان بیانات سے ثابت ہوتا ہے اس کے متعلق حکم شرعی ظاہر کیا جاتا ہے۔ واللہ اعلم۔ منجملہ خدا بخش چونکہ ایک قمار باز اور شراب خور شخص ہے جس کی توبہ اور اصلاح حال کا کچھ پتہ نہیں ہے، لہٰذا اس کی گواہی مردود، بخیب اور جن نے جو الفاظ بیان کئے

وہ یہ ہیں: تو نہیں بھیجے گی، تو تیرے ماموں کی بہن میں بھیجوں گا، اور فقرے الفاظ اس کے خطا ہیں۔ جیسا کہ بیگم یہ الفاظ
بیان کرتی ہے کہ کوئی دوسرا نہ ہوگی، وہ اس کی تائید کرتا ہے، وہ یہ لفظ کہ تو نہیں بھیجے گی، ظاہر ہے کہ یہ لفظ مسعود نے
اپنی ماں سے کہا ہے کیونکہ [illegible] سے اس کے کہنے کے کوئی معنی نہیں، اب اس کے بعد جو [illegible] یہ الفاظ کہا گیا
اس سے ماں مراد ہے تو ماں کو کہا کرے، اس سے کیا ہوتا ہے، اور جبکہ [illegible] تو اس کا کلام اس کے خلاف ہے
اور وجوہ سے بھی یہ گواہی قابل اعتبار نہیں، اور گواہ یہ کہتا ہے کہ طلاق دی، طلاق دی، طلاق دی تو اس سے
یہ نہیں معلوم ہوتا کہ کس نے طلاق دی، نہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ کس کو طلاق دی، [illegible] کے کہنے پر طلاق کا حکم نہیں
دیا جا سکتا۔ اب صرف دو گواہ، والدہ خان اور حبیب باقی ہیں۔ والدہ خان کے الفاظ یہ ہیں: مسعود نے طلاق دی، طلاق
دی، طلاق دی، اور حبیب کے الفاظ یہ ہیں: مسعود نے طلاق دی، [illegible] اگر یہ الفاظ
کہے، دونوں کے الفاظ بھی مختلف ہیں اور یوسف گواہ وہیں موجود ہے، وہ بیان کرتا ہے [illegible]
اور بیان [illegible] کر دیتا ہے، والدہ خان و [illegible] کے سامنے ہوئے ہیں، وہ الفاظ طلاق سے بالکل انکار کرتا
ہے کہ مسعود [illegible] کے فاصلہ پر ہے، جب طلاق نہیں، اور یوسف [illegible] گو [illegible]
کہ کوئی [illegible] یہ لفظ کہے، والدہ خان اور حبیب [illegible] کہ متعلق [illegible] جب [illegible] دونوں نے [illegible]
کئے، [illegible] نہیں کہ کس کو طلاق دی، بلکہ خود [illegible] بیگم کے بیان میں بھی [illegible] نہیں، [illegible] ظاہر ہوتا ہے کہ
شوہر طلاق سے منکر ہے، [illegible] ثابت کرنے کی ضرورت [illegible] حکم [illegible] طلاق کے [illegible]
[illegible]
[illegible] لہٰذا اگر یہ [illegible] جب تک شوہر [illegible]
[illegible] طلاق کا حکم [illegible] بیگم کے بیان کی [illegible]
اقرار کرتی ہے، [illegible] کے بھائی وغیرہ کی [illegible] ہے کہ [illegible] پھر [illegible]
ہے گھر میں [illegible] کے [illegible] کہنے سے کرتی ہے، [illegible]
جیسا کہ [illegible] ہے [illegible] ہے، لہٰذا اس کا قول قابل اعتبار نہیں [illegible] کے دیکھنے پر [illegible]
[illegible] وہ یہ ہے جو تحریر کیا، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: از پرائمری اسکول ضلع بھاگلپور مرسلہ جناب [illegible] ماسٹر

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید اپنے وطن کو چھوڑ کر تقریباً ۸ ماہ سے اپنے سسرال میں سکونت پذیر تھا، بیان کرتا ہے کہ ایک روز میں نے اپنی بیوی کو جو ایک کمرے کے دروازے کے چوکھٹ سے متصل کھڑی تھی کسی قصور پر چوکھٹ سے ٹکرا دیا جس کی وجہ سے اس کی پیشانی پر ورم آگیا، یہ کیفیت میری ساس کے غائبانہ میں ہوئی۔ دوسرے روز میری ساس نے مجھ سے کہا کہ تم نے اس طرح کیوں مارا، انھوں نے کہا کہ تم اپنی لڑکی سے دریافت کرو لیکن وہ بار بار خود بڑبڑا کر کہتی رہی اور دیر تک کہا کہ ریت کیوں کرتے ہو میری بیٹی کو طلاق دے کر میرے یہاں سے نکل جاؤ، ان باتوں کو سن کر مجھے ایک جنون کی کیفیت طاری ہوئی اور بے ساختہ میرے منہ سے نکل گیا، طلاق، طلاق، طلاق کہہ کر [illegible] جس وقت یہ باتیں ہو رہی تھیں اس وقت میری بیوی دوسرے گھر کے صحن میں اپنے کام میں مشغول تھی جو تقریباً پچیس ہاتھ کے فاصلہ پر ہے۔ زید کے [illegible] اس کے بیان کو سن کر مناسب و ضروری سمجھا کہ اس کی بیوی اور ساس کے بیان کو بھی معلوم کر لیں، چنانچہ ان لوگوں نے جو بیان کیا اس کو ذیل میں لکھا جاتا ہے۔ زید کی ساس کا بیان ہے کہ میری بیٹی کچھ کام کر رہی تھی کہ یکایک میری نظر اس کی پیشانی کے ورم پر پڑی اور میں نے اس سے دریافت کیا، پھر لیکن [illegible] لڑکی نے جواب دیا کہ کواڑ کی چوٹ لگی ہے ہم نے کہا کہ جھوٹ کہتی ہو تو میری قسم کھا کر کہو کہ چوٹ لگی ہے، لیکن بجائے قسم کھانے کے خاموش بیٹھی رہی، اس پر یقین ہو گیا کہ اس کو اس کے شوہر نے مارا ہے، تو مجھ کو غصہ آگیا اور جب زید عشاء کے بعد آیا تو میں نے زید کو کہا کہ کیا کیفیت ہو رہی ہے کوئی اپنی بیوی کو اس طرح نہیں مارتا ہے، تم یہاں سے نکل جاؤ یہ سن کر کہا کہ طلاق دیا، طلاق دیا، طلاق دیا۔ اس وقت زید کی بیوی اپنے چچا کے مکان کے سائبان میں تھی اور زید اور زید کی ساس دوسرے مکان کے سائبان میں تھی جس کا فاصلہ تقریباً پچیس ہاتھ ہے۔ زید کی بیوی کا بیان ہے کہ ہم نے صرف ایک مرتبہ طلاق، طلاق، طلاق کی آواز سنی اور کسی مرتبہ کچھ لفظ سنائی نہیں دیا، اب اس صورت میں طلاق ہوئی یا نہیں؟

الجواب: زید کا جب یہ بیان ہے کہ اس کی ساس نے کہا کہ میری بیٹی کو طلاق دے کر میرے

یہاں سے نکل جا، اس پر زید نے کہا، طلاق، طلاق، طلاق، [illegible] طلاق اگرچہ زید کے ان الفاظ میں اضافت
نہیں ہے اور صریح طلاق کے لئے اضافت ضروری ہے مگر چونکہ یہ ساس کے جواب میں کہا اور ساس [illegible]
نے یہی کہا تھا کہ میری بیٹی کو طلاق دے کر نکل جا، لہذا زید کے الفاظ کے معنی یہی متعین ہیں کہ تمہاری بیٹی کو
طلاق، [illegible] دو طلاقیں پڑ گئیں [illegible] زید کی ساس یا زوجہ [illegible] اس میں اگرچہ اضافت مذکور نہیں
کسی سوال کا جواب معلوم ہوتا ہے کہ اس سے اضافت ماخوذ ہے، اور یہ کلام [illegible] مگر جب کہ زید [illegible]
خود صاف صریح ہے [illegible] دیگر [illegible] کی کچھ حاجت نہیں [illegible] کے بیان میں الفاظ طلاق تین مرتبہ
ہے لہذا اگر زید تین بار کا اقرار کرے یا گواہوں سے تین بار الفاظ طلاق ثابت ہو تو تین طلاقیں ہو گئیں اور
دو طلاق میں تو کلام ہی نہیں [illegible] پھر اگر تین بار کہنا ثابت ہو [illegible] تو وہ حرمت [illegible] نکاح سے نکل گئی [illegible] زید
کے نکاح میں نہیں آسکتی اور اگر دو ہی بار کہنا ثابت ہو تو رجوع کر سکتا ہے اور آئندہ کے لئے صرف ایک طلاق کا
مالک رہے گا کہ ایک طلاق دینے سے مغلظہ ہو جائے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: [illegible] مرسلہ مولوی [illegible] صاحب [illegible] ضلع [illegible] محرم الحرام [illegible]

باپ اپنے جوان آوارہ بیٹے کی فہمائش کرتا ہے کہ تم اپنی بیوی کی خبر گیری کرو [illegible]
کرو، بیٹا جواب دیتا ہے کہ میرا نکاح ہی نہیں ہوا [illegible] مجھے معلوم ہی نہیں [illegible]
اور فلاں میری بیوی ہے باپ نے کہا اگر ایسا ہے تو پھر تم طلاق دیدو لڑکے نے جواب میں کہا، طلاق، طلاق
طلاق، بس صرف لفظ طلاق تین مرتبہ کہا [illegible] اس کی نسبت یا اضافت کسی عورت کی طرف نہ کی [illegible] اس سے
پوچھا [illegible] اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں [illegible] کلام -

الجواب: انکار نکاح [illegible] طلاق نہیں [illegible] اگر [illegible]
[illegible]
[illegible] طلاق، طلاق، طلاق [illegible]
طلاق ہو جائے گی اگر چہ شوہر کے الفاظ میں اضافت نہیں مگر [illegible]
کے لئے [illegible] ہے [illegible]

اس کی عورت کے نفقہ کے متعلق کہا تھا جس پر اس نے نکاح سے انکار کیا، پھر اس نے کہا ایسا ہے تو طلاق دیدو جس کا مطلب یہی ہے کہ اس عورت کو طلاق دے دو اس کے بعد اس کا یہ لفظ کہنا، اس کے یہی معنی ہیں کہ اس عورت کو طلاق ہے، لہذا طلاق ہوگئی پھر اگر وہ عورت مدخولہ ہے، تو تین ہوئیں، اور غیر مدخولہ ہے تو ایک طلاق سے بائن ہوگئی، باقی دو بیکار گئیں، صورت اولیٰ میں حلالہ کی ضرورت ہے، صورت دوم میں نہیں، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: مرسلہ الطاف حسین، متولی مسجد کاسہ گنج، محلہ نواب گلی، نیا ریاں، ۲۲ شوال المکرم ۱۳۳۳ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید نے اپنی بیوی ہندہ کو غصہ کی حالت میں لفظ طلاق کو تین مرتبہ استعمال کیا جس میں زید بالقسم کہتا ہے کہ میں نے شروع میں لفظ میں اور آخر میں لفظ تجھ کو یا تجھے وغیرہ میں نے طلاق دی تجھ کو یا تجھے استعمال کرنے سے اجتناب کیا، اور صرف لفظ طلاق طلاق طلاق، تین مرتبہ کہا گئے ہوئے کہا، زید کی بیوی بھی اس کی تصدیق کرتی ہے، اور فریقین اس رشتہ کے قائم رکھنے کے مستعد ہیں، ہندہ اپنے بھائیوں کے یہاں ہے اور زید کے ہمراہ بھیجنے سے اس وقت تک منکر ہیں، جب تک ان کو شریعت مطہرہ سے ثبوت نہ ملے، لہذا جواب باصواب سے مطلع فرمائیں کہ ایسی صورت میں ہندہ اور ہندہ کے عزیزوں کو کیا کرنا چاہئے، بینوا توجروا۔

الجواب: طلاق واقع ہونے کے لئے اپنی عورت کی طرف اضافت ضروری ہے، رد المحتار میں ہے وجہ لیقع لترکہ الاضافۃ الیہا، مگر اضافت کا لفظ میں ہونا ضروری نہیں مثلاً تجھ کو یا تجھے طلاق ہے یا اس کا نام لے کر کہا کہ اسے طلاق ہے، بلکہ اضافت اگر لفظوں میں نہ ہو، مگر شوہر کی نیت اسی مراد میں ہو جب بھی طلاق ہو جائے گی، رد المحتار میں ہے ولا یلزم کون الاضافۃ صریحۃ فی کلامہ لما فی البحر لو قال طالق فقیل لہ من عنیت فقال امرأتی طلقت امرأتہ، لہذا صورت مستفسرہ میں اگرچہ زید کے کلام میں صراحۃً عورت کی طرف اضافت مذکور نہیں مگر اس کہنے سے اگر اس کی مراد اپنی زوجہ کو طلاق دینا ہے تو اسے تین طلاقیں ہو جائیں گی، اور اگر یہ مراد نہ ہو تو وقوع طلاق کا حکم نہیں دیا جائے گا واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: مسئولہ عثمان خاں، بھیک پور، ۱۹ / ذی الحجہ ۱۳۳۶ھ

بخدمت علمائے دین متین معروض ہے کہ ایک مرد مسلمان ایک عرصہ سے مع اپنے اہل و عیال اپنی سسرال

میں مقیم تھا، اتفاق سے آپس میں جھگڑا ہوا اور نوبت مار پیٹ کی آگئی، بزرگ جمع ہو گئے چند اشخاص کے سامنے کئی مرتبہ اس نے کہا میں نے طلاق دی اور کہہ کر اپنی سسرال سے اپنے قدیمی مکان چلا گیا اور اپنی بھاوج سے جا کر کہا میں طلاق دے آیا ہوں، تم چل کر میرا سامان لے آؤ، شام کو اسی دن مسماۃ بھاوج کے ساتھ سامان لے گیا اس کو تیسرے دن اپنے والد سے جا کر کہا کہ میں قصہ ختم کر آیا یعنی طلاق دے آیا، اب سوال یہ ہے کہ ایسی صورت میں طلاق ہوئی یا نہیں؟

الجواب: سوال میں اول سے آخر تک کہیں بھی عورت کی طرف طلاق کی نسبت کا ذکر نہیں یعنی نہ عورت کا نام ہے نہ ضمیر ہے نہ یہ کہ میں نے اپنی عورت کو طلاق دی، اگرچہ قرائن سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ اس کی مراد یہی ہے، مگر ذکر نہ ہونے سے ایک اشتباہ پیدا ہوتا ہے پھر اگر مراد مطلق طلاق کا ذکر کیا ہے، مگر گنتی میں رہ گئی ہے جب کہ تین طلاقیں واقع ہو گئیں، اگر واقع میں شوہر نے اضافت ذکر نہ کی ہو تو اس کی نیت دریافت کی جائے، اگر اس کی مراد اپنی زوجہ ہی ہے جب بھی تینوں طلاق کا حکم ہوگا، اور اگر حلف کے ساتھ کہے کہ اپنی زوجہ کو مراد نہیں لیا تو حکم طلاق نہیں دیا جائے گا، در مختار میں ہے، لو قال امرأۃ طالق او قال طلقت امرأۃ ثلاثا وقال لم اعن امرأتی یصدق ویفہم منہ انہ لو لم یقل ذلک تطلق امرأتہ لان العادۃ ان من لہ امرأۃ انما یحلف بالطلاق علیہا لا علی غیرہا فقولہ انی حلفت بالطلاق ینصرف الیہا ما لم یرد غیرہا لانہ یحتملہ کلامہ بخلاف ما لو ذکر اسمہا او اضافہا الیہ، رد المحتار میں ہے: ولا یلزم کون الاضافۃ صریحۃ فی کلامہ ... لکن لا بد من الاضافۃ المعنویۃ وکذا الاشارۃ ... والله تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: از موضع ... دہلی، ضلع ... آسام، مرسلہ محمد سعید ... عبدالرحمن، ۵ ربیع الاول ۱۳۵۰ھ

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ زید نے اپنی بیوی سے کہا کہ میرے واسطے ... دے، تو بیوی نے ... کے علاوہ عورت نے جواب دیا جب میں بیمار تھی، تو میرے لئے کوئی تدبیر نہیں کی، اس بات میں دونوں کا مناقشہ ہوا، شوہر غصہ میں آکر عورت کو زد و کوب کیا، پھر جا کے بستر پر بیٹھا اور کہا ایک طلاق، دو طلاق، تین طلاق، جاؤ، عورت کی طرف نہ اضافت کی نہ اسناد، بعض یہ کہتے ہیں کہ اخیر میں لفظ جاؤ ہے، اس سے اسناد ثابت ہوتا ہے کہ نیت اس کی یہی ہے، اور بعض کہتے ہیں اسناد نہیں، اس صورت میں طلاق واقع ہوگی یا نہیں؟

الجواب: طلاق واقع ہونے کے لئے اضافت ضروری ہے، خواہ صراحۃً ہو یا دلالۃً، شوہر نے اگر ان الفاظ سے یعنی اس عورت کو طلاق دینے کی نیت کی ہے، جب تو طلاق واقع ہو جائے گی، ورنہ نہیں، جاؤ کے

لفظ سے جو عورت کو خطاب کیا ہے، اس سے یہ ثابت نہیں کہ طلاق بھی اسی عورت کے لئے ہے۔ زید اگر قسم شرعی کھا کر اپنی نیت کا حال بیان کر دے گا کہ میں نے ان الفاظ سے اپنی عورت کو طلاق دینے کا ارادہ نہیں کیا تھا، تو وقوع طلاق کا حکم نہیں دیا جائے گا، مگر عورت کے کا تو بال اس پر رہے گا، چنانچہ خلاصہ میں ہے، رجل قال لامرأته اگر تو زنی منی سه طلاق مع حذف الیاء لا یقع الا اذا قال لم انو الطلاق لانه لا معنی لم یکن متیقنا ایاها والله تعالیٰ اعلم۔

غیر مدخولہ کا بیان

مسئلہ: مسئولہ عبدالکریم صاحب انس منڈی بریلی ۶ رجب ۱۳۳۴ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک بالغہ لڑکی کا جس کی عمر اٹھارہ سال ہے، ایک بالغ شخص کے ساتھ جو صاحب عقل ہے اور کسی قسم کا دماغی فتور نہیں ہے، عرصہ ایک سال ہوا کہ نکاح ہوا، دختر کی ہنوز رخصت نہیں ہوئی ہے کہ بلا کسی جھگڑا اور تنازعہ کے دختر کا شوہر اپنے خسر کے دروازہ پر آیا اور چند اشخاص اور چند مستورات کے روبرو بالاعلان تین چار مرتبہ اپنی زبان سے یہ الفاظ نکالے کہ میں نے اپنی زوجہ کو دختر عبدالعزیز کو طلاق دی، ایسی صورت میں نکاح درست رہا یا نہیں، اگر نہیں رہا تو پھر دوبارہ نکاح کی کیا صورت ہے؟۔

الجواب: چونکہ عورت غیر مدخولہ ہے، لہذا ایک طلاق بائن واقع ہوئی اور باقی الفاظ لغو اور

[illegible]

عورت پر عدت بھی نہیں، درمختار میں ہے: وان فرق بوصف او خبر او جمل بعطف او غیرہ بانت بالاولٰی لا الی عدۃ
ولذا لم تقع الثانیۃ بخلاف الموطوءۃ حیث یقع الکل، اب عورت کو اختیار ہے جہاں چاہے نکاح کرلے اور
اگر اسی شوہر سے پھر نکاح کرنا چاہتی ہے تو دوبارہ نکاح ہوسکتا ہے اور حلالہ کی حاجت نہ ہوگی، کہ حلالہ کی
ضرورت تین طلاقوں کے بعد ہے اور یہاں ایک ہی واقع ہوئی۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

کنایہ کا بیان

مسئلہ ۹: مسئولہ محمد مطلوب علی حنفی غازی پور، ۲۷ شعبان المعظم ۱۳۳۴ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ہندہ زید کی زوجہ ہے اور وہ دین وایمان کی قسم کھا کر کہتی ہے کہ اس کے شوہر نے اس کو منا کر اور اس سے مخاطب ہوکر برہمی کی حالت میں تین تین چار چار مرتبہ سے زیادہ فقرات ذیل زبان سے ادا کئے۔ ہم سے یہ معاملہ (مراد عقد نکاح) نہیں نبھ سکتا، ہم خوشی سے کہتے ہیں کہ اس بات کا فیصلہ ہوجاتا تو بہتر تھا، یہ تعلق طے ہوجاتا تو اچھا تھا، ہم دین وایمان سے کہتے ہیں کہ یہ معاملہ طے ہوجائے تو بہتر ہے، کوئی اس کو طے کردے تو اچھا ہے۔ سخت میں میری جان آفت میں پڑی ہے، ہم کو لوگوں نے آفت میں ڈال دیا ہے۔ ہم خدا اور رسول کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ ہم سے یہ تعلق نہیں نبھ سکتا۔ ہم کو مجبور کرکے کیا گیا ہے، ہم تو چاہتے ہیں کہ اس بات کی چھوڑ چھوڑیا ہوجائے تو اچھا ہے، ہم سامنا کرنا نہیں چاہتے ہیں، تم ہمارے پاس سے ہٹ جاؤ، چلی جاؤ، دور ہوجاؤ، ہم کو تمہاری صورت سے نفرت ہے، ہم تمہارا سامنا نہیں کرنا چاہتے ہیں، بلکہ یہ چاہتے ہیں کہ تم دور رہا کرو، ہمارے قریب نہ آیا کرو، خدا کے واسطے دور رہا کرو، ہٹ جاؤ، ہم سے تم سے کوئی تعلق نہیں، کوئی واسطہ نہیں، تم ہمارے کوئی نہیں ہو، ہم تم کو کچھ نہیں سمجھتے ہیں کہ تم کون ہو، ہم کو تمہاری ہر بات سے نفرت ہے، بولنا، بات چال چلن صورت سب سے نفرت ہے، ہم چاہتے ہیں کہ علیحدگی ہوجائے تو بہتر ہے، تم ہمارے پاس نہ آیا کرو، تمہاری صورت سے غصہ آتا ہے، میں نے تم کو طلاق دیا، میں نے تم کو طلاق دیا، میں نے تم کو طلاق دیا، فقرات بالا ایک ہی جلسہ میں نہیں، بلکہ متعدد جلسوں میں جزء جزء ادا کئے گئے ہیں، اور انھیں الفاظ کو سن کر ہندہ

اپنے کو طلاق ہو گئی دو تین مہینوں سے اپنے شوہر سے علیحدہ ہو گئی ہے ایسی حالت میں ہندہ پر طلاق واقع ہوئی
یا نہیں، اگر طلاق واقع ہوئی تو دین مہر شوہر کے ذمہ واجب الادا ہے یا نہیں، اور اسباب جو کہ سسرال سے
جوتے یا پارچے کپڑے آئے جس میں سے کچھ پھٹ گئے اور کچھ باقی ہیں یا جو زیورات سسرال سے اس کو ملے
ہیں اس کے متعلق شریعت کا کیا حکم ہے۔ بینوا توجروا۔

الجواب: ہندہ ابتداءً کے بہت سے الفاظ ڈرانے دھمکانے کے ہیں پھر ان کے بعد چند الفاظ کنایات کے
ہیں مگر آخر کے الفاظ صریح طلاق ہیں، لہٰذا صورت مستفسرہ میں بلا شبہ تین طلاقیں ہو گئیں، اب اگر خلوت
صحیحہ ہو چکی ہے اور ظاہر یہی ہے کہ ہوئی ہے تو پورا مہر واجب الادا، ہدایہ میں ہے: ومن سمی مہرا
عشرۃ فما زاد فعلیہ المسمی ان دخل بہا او مات عنہا۔ اور اگر خلوت صحیحہ نہ ہوئی تو نصف مہر لینے کی حقدار
مستحق ہے، اللہ عزوجل فرماتا ہے: وان طلقتموهن من قبل ان تمسوهن وقد فرضتم لهن فريضة فنصف
ما فرضتم۔ کپڑے یا زیور جو سسرال سے آئے ہیں ان میں زمانے کا عرف یہ ہے، اگر اس شہر یا قوم میں بطور
تملیک دیتے ہیں تو ان کی مالک عورت ہے یوں ہی اگر عینہ تملیک کرنا مثلاً مالک کر دیا یا دے دیا ہبہ کیا تو
بھی مالک ہے اور اگر رواج یہ ہو کہ صرف پہننے کے لئے دیتے ہیں اور ملک شوہر یا عزیزہ شوہر کی ہوتی ہے یا
دیتے وقت اس کی تصریح کر دی ہو تو عورت کی ملک نہیں بلکہ دینے والے کی ملک ہے اور عورت کے
پاس بطور عاریت ہے اور اس صورت میں ان میں سے جو کچھ قبل طلاق تلف ہو گیا مثلاً چوری گیا یا گر گیا
دولہن کے پہننے برتنے میں ٹوٹا بگڑا خراب ہو گیا بشرطیکہ وہ ملک اپنے استعمال میں لاتی ہو جیسا
ملک کے پہننے پر عرف ہو تو ضمان نہیں بھی باقی ہو تو دولہن پر تاوان نہیں۔ [illegible]
[illegible] فتاویٰ عالمگیری میں ہے [illegible]
[illegible] اور اگر خلاف عرف و عادت بے طوری سے پہننے میں خراب کیا
یا بے احتیاطی سے گم کر دیا یا بعد طلاق اپنے گھر لے گئی اور وہاں کسی طرح تلف ہو گیا تو تاوان دینا پڑے گا۔
جامع الفصولین میں ہے: لو كانت العارية مؤقتة فامسكها بعد الوقت [illegible]
[illegible] اور ظاہر کہ یہ عاریت عرفاً کسی وقت (?) تک

کے لئے ہے جب کہ تفریق قاضی مابین الزوجین نہ ہو، لہٰذا واپس کرنا واجب ہے لہٰذا صورت مستفسرہ میں اگر شق اول پائی جاتی ہے تو کپڑے اور زیور سب عورت کے ہیں شوہر کو اس میں کچھ حق نہیں ہے اور اگر شق ثانی متحقق ہے تو جو موجود ہیں واپس دے اور جو پھٹ گئے ان میں دو صورتیں ہیں اگر بطور معتاد پہنے تو کچھ نہیں ورنہ تاوان دے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: مسئولہ طفیل احمد خاں سوداگر، ساکن حسن پور، ۱۰ شوال ۱۳۴۴ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے غضب کی حالت میں اپنی بیوی سے کہا، کہ اب میں تجھ کو رکھنا نہیں چاہتا تو میرے یہاں سے چلی جا، تو میری ماں ہے، تو میری ماں ہے، تو میری بہن ہے، تو میری بہن ہے، تو میری بہن ہے، تیرا میرا کچھ واسطہ نہیں تو اس حالت میں اس پر طلاق پڑ گئی یا نہیں۔ اور اس کو اپنے پاس کس صورت سے رکھ سکتا ہے؟

الجواب: یہ لفظ کہ میں تجھے رکھنا نہیں چاہتا الفاظ طلاق سے نہیں، بلکہ ایک قسم کی دھمکی ہے اور نہ رکھنے کا ارادہ ہے، اور ارادۂ طلاق طلاق نہیں، یوں ہی تو میری ماں ہے، تو میری بہن ہے، یہ بھی الفاظ طلاق سے نہیں، ہاں اس کہنے سے گنہگار ہوا کہ اس کی ممانعت آئی، در مختار میں ہے ویکرہ قولہ انت امی ویا ابنتی ویا اختی ونحوہ، اور تو میرے یہاں سے چلی جا الفاظ کنایہ سے ہے، اگر بہ نیت طلاق کہا ایک طلاق بائن ہو گئی، یہ جملہ تیرا میرا کچھ واسطہ نہیں بھی الفاظ کنایہ سے ہے، کہ یہ بھی قطع تعلق کو ظاہر کرنے میں مستقل ہے، مگر چونکہ بائن کے بعد ہے لہٰذا اس سے جدید طلاق واقع نہ ہوگی، در مختار میں ہے، لا یلحق البائن البائن اذا امکن جعله اخبارا عن الاول۔ صورت مستفسرہ میں ایک طلاق بائن واقع ہوئی، اگر بہ نیت طلاق کہا، اب اگر اس عورت کو رکھنا چاہتا ہے، تو نکاح کرلے، حلالہ کی ضرورت نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: مسئولہ اراکین انجمن اصلاح القوم قصبہ گھوسی محلہ ... ضلع اعظم گڑھ ۵ شوال ۱۳۴۴ھ

کیا ارشاد فرماتے ہیں رہنمایان صراط مستقیم اس مسئلہ میں کہ ایک عورت سے اس کا شوہر دو برس تک سے بالکل بے تعلق ہے، اور ان دو برس کے اندر نہ تو اس نے طلب کیا اور نہ یہ اس کے پاس گئی اور ادھر ادھر پھرتی رہی بعدہ اس نے اپنا عقد کرلیا، چونکہ اس کی نیز اس کے شوہر کی حیثیت سے واقفیت نہیں اس لئے

محض اس صورت کے پیش نظر نکاح کر دیا گیا لہذا عورت کا بیان درست (اہل) کر کے دریافت طلب یہ بات ہے کہ ان
صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں، اور یہ نکاح کیا ہوا یا نہیں، بیان عورت حسب ذیل ہے
کہ میرے شوہر نے محض یہ کہہ کر نکالا کہ تم میرے گھر سے چلی جاؤ لہذا میں ان کے گھر سے چلی آئی اور نکاح
کے وقت سوائے ان الفاظ مذکورہ بالا کے اور کچھ نہیں کہا نکالنے کا سبب یہ ہوا کہ برابر میں کوئی جھگڑا ہوا تھا،
پس اس صورت بالا کے رو سے از روئے شرع شریف کیا حکم ہو سکتا ہے، بینوا توجروا

الجواب: شوہر کا یہ لفظ کہ تم میرے گھر سے چلی جاؤ طلاق کا کنایہ ہے اگر اس لفظ سے شوہر نے
طلاق کی نیت کی تھی تو ایک طلاق بائن واقع ہوئی ورنہ کچھ نہیں، بغیر دریافت نیت شوہر نکاح ثانی نہیں کیا جا سکتا
... [illegible] ... الطلاق ... [illegible]
مذہب ... اور یہ لفظ محتمل رد ہے، لہذا غضب یا مذاکرۂ طلاق کے وقت بھی بغیر نیت اس سے طلاق
واقع نہ ہوگی۔ تنویر الابصار میں ہے ... [illegible] ... ملخصاً
... [illegible] ... واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: ... [illegible] ... ضلع ... جمادی الآخر ...
کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید اپنی بیوی سے جو اپنے والدین کے گھر جانے کے
لئے آمادہ ہوئی تھی کہا اپنے گھر چلو اس پر اس کی بیوی اور والدین نے انکار کیا ایک روز ہم جو شادی ہوگا
پس اس کے بعد ... [illegible] ... بیٹے کے لئے ... کرتا ہوں
اس میں تجھ کو بھی اپنے گھر نہیں لے جاؤں گا، میں اپنے عمر بھر تم سے کلام نہیں کروں گا اگر تم سے
کبھی جو کر رکھا ... [illegible] ... نہیں دیکھوں گا ... یہ کلمات اس نے کہہ
کر کے چند ... [illegible] ... استعمال کر رہا ہوں، اور تم
اب عمر بھر اپنے والدین کے یہاں رہو کیا ان الفاظ سے عورت مطلقہ ہو سکتی ہے، اگر ہو سکتی ہے تو ہوئے
قرآن و حدیث رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جواب تحریر فرمائیں۔

الجواب: زید نے جو یہ الفاظ استعمال کئے ... [illegible] ... کنایۂ طلاق ہے، اگر بہ نیت

طلاق تھی تو ان طلاق واقع ہوگی بلکہ اگر نیت طلاق نہیں کی جب بھی اس لفظ سے اس حالت میں طلاق واقع ہوگی کہ یہ لفظ ان کنایات سے ہے جن میں حالت غضب میں نیت کی حاجت نہیں [illegible] کنایہ کی قسم ثالث ہے جیسا کہ [illegible]

پھر فرمایا [illegible] الغضب [illegible]

[illegible] الطلاق [illegible]

[illegible] الطلاق [illegible]

جانب الطلاق [illegible]

[illegible] الطلاق [illegible] عالمگیری میں ہے [illegible]

[illegible] اس کے بعد کے الفاظ [illegible] جھگڑا نہیں [illegible] کلام [illegible]

کروں گا گم کر نہیں دیکھوں گا یہ الفاظ کنایہ سے نہیں [illegible] طلاق [illegible]

[illegible] عالمگیری میں ہے [illegible]

[illegible]

[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ [illegible] ضلع [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ یوسف شاہ [illegible]

[illegible] یوسف شاہ [illegible]

[illegible] مکان [illegible]

[illegible] یوسف شاہ [illegible]

کو [illegible] مسلمان جمع ہوئے [illegible] فیصلہ کر دیا ہم

کو منظور ہے [illegible] یوسف شاہ [illegible] کے حساب سے

[illegible] مکان [illegible] یوسف شاہ [illegible]

روپیہ یا جو ایسے دیا، اور اس عرصہ میں مکان نہ چھوڑا تو اس حالت میں ظہیرہ بیوی کو طلاق ہے۔ یوسف شاہ نے کہا ہم قریب نہیں رہا کریں گے نہ مکان چھوڑیں گے۔ اس کے بعد مجمع نے کہا اب طلاق مکمل ہوگئی۔ یوسف شاہ نے کہا طلاق ہی کہا ہے میں نے جو بکس و رضائی وغیرہ دیا ہے، واپس ملنا چاہئے، چاروں طرف سے بھی بعض نے یوسف شاہ کے انکار پر یہ کہا کہ مکمل طلاق ہوگئی مجمع کے اصرار کہنے پر پھر ایک مرتبہ یوسف شاہ نے کہا کہ ہاں مکمل طلاق، مہر شاہ نے بکس وغیرہ جتنی چیزیں تھیں اسی مجمع میں واپس کر دے دیا، اور یوسف شاہ نے لے لیا۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا طلاق ہوئی یا نہیں؟

الجواب: جو لفظ یوسف شاہ نے پہلے کہے تھے یعنی طلاق ہی کہی ہے، اس سے طلاق ہونا اس کی نیت پر موقوف تھا کہ یہ لفظ معنی مفروض کرنے کے مشتمل ہوتا ہے، فتاویٰ عالمگیری میں ہے: امرأة قالت لزوجها [illegible] هي اطلاق دع، فقال الزوج: دع [illegible] ولو قال [illegible] لا تقع ويكون رجعيا دان [illegible] انتہی۔ مگر دوسری مرتبہ جو یوسف شاہ نے کہا، ہاں مکمل طلاق، اس میں نیت کی حاجت نہیں کہ لفظ بالکل صریح ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: از قصبہ چھاپر پور ڈاکخانہ جھکیڑہ روڈ ضلع مظفر پور، مرسلہ جناب عبدالعزیز صاحب

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ جب کہ کسی شخص نے اپنی بیوی کو ایک وقت میں یہ باتیں کہیں کہ تم کو ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے، تم سے ہم کو کوئی تعلق نہیں ہے تا قیامت تم سے ہم کو کوئی تعلق نہیں ہے، جب یہ الفاظ کہہ چکا تو اس کو یہ خیال ہوا کہ ان الفاظ سے تو میرا نکاح ٹوٹ گیا، اسی بنا پر بیوی سے یہ باتیں کہیں کہ اب تم کو ہم سے پردہ کرنا چاہئے، اس لئے کہ جیسا غیر عورت ہے، ایسے ہی تم ہو، تمہارے ساتھ ہم کلام ہونا جائز ہے، مگر تمہارے ساتھ وطی کریں تو زوال و حرام پیدا ہوگا ہم یہ ناجائز فعل نہیں کر سکتے ہیں، ہم تم کو نہیں رکھیں گے۔ ان الفاظ سے نکاح باقی رہا یا ٹوٹ گیا، از روئے شرع اس کا جواب تحقیق کے ساتھ تحریر فرمادیں؟

الجواب: یہ الفاظ جو سوال میں مذکور ہیں کہ ہم کو تم سے کوئی تعلق نہیں، الفاظ کنایہ سے ہیں، کہ اگر بہ نیت طلاق یہ الفاظ کہے، طلاق ہوگئی، ورنہ نہیں، مگر اس کے بعد کا لفظ کہ ہم سے پردہ کرنا چاہئے اس سے

ظاہر یہ ہے کہ طلاق بائن بلانیت بھی واقع ہو جائے۔ ردالمحتار میں ہے والحاصل ان المتاخرین خرج عن کونہ کنایۃ

وجعل المراد منہ ما لوقوع بہ اصلا وانہ یقع بلانیۃ والمعنی الفاظ وعلیہ فتحمل الواقع بائن او رجعی

والخالص ایبا عن ذکر ثم قولہ فی بینۃ الکنایۃ تخالف لو الطلاق بمنزلۃ انت اکی تحتمل اور

بعض دیگر الفاظ بھی طلاق کنایہ کے ہیں جن سے بغیر نیت طلاق ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: از لشکر گڑھ میوالہ ضلع جہانگیر پور۔ قاضی یعقوب محمد نقادو دار، ۲۰ شوال ۱۳۴۳ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اور مفتیان شرع متین اس بارہ میں کہ زید نے مسمی وزیر خاں کی لڑکی کے ساتھ شادی کی، اس وقت لڑکی کی عمر آٹھ سال کی تھی، اور زید کی عمر چودہ سال کی تھی۔ لڑکی کے ایام بلوغیت سے پہلے ہی زید نے ایک دوسری عورت تو سے بالکل اہل ہنود سے ناجائز تعلق کر لیا، اور شادی شدہ لڑکی وزیر خاں کو ایک روز کے لئے بھی اپنے یہاں نہیں لے گیا، اور بعد کو اس عورت کو پنجایت میں ملا لی ہے جس سے اولاد بھی ہے۔

(۲) والد لڑکی نے زید کے پاس جا کر اپنی لڑکی کو لے جانے یا طلاق دینے کی خواہش کی جس پر زید نے چند معتبر گواہان کے روبرو ایک نوشت کر دی ہے جس میں حسب ذیل عبارت درج ہے۔

چار مہینے کے اندر اندر تمہاری لڑکی کو میں آکر لے جاؤں گا، اگر اس عرصہ میں نہیں لے جاؤں تو میری طرف سے تمہاری لڑکی کو طلاق بھی جاوے، میرا تو میری عورت کی بابت کوئی عذر نہیں، کوئی دعویٰ نہیں اور آپ کی لڑکی کو میرا دعویٰ نہیں ہے، اور میرا میری عورت آپ کی لڑکی حق کے لئے کوئی دعویٰ نہیں، آپ کی مرضی آوے اس کے ساتھ نکاح پڑھا دینا، یہ دستاویز میں نے میری اپنی خوشی سے بعقل ہوشیاری سے لکھ دی ہے، جو صحیح ہے چار ماہ ختم ہو کر عرصہ دراز ہو چکا ہنوز لڑکی کو نہیں لے گیا۔

(۳) اب والد لڑکی اپنی لڑکی کو دوسرے کے ساتھ نکاح کرنا چاہتا ہے کیونکہ لڑکی بالغ ہو چکی ہے، سو بروئے شرع شریف حکم فرمایا جاوے کہ زید کی اس تحریر مندرجۃ الصدر سے طلاق واقع ہو گئی یا نہیں، اور والد لڑکی اب لڑکی کا دوسرے کے ساتھ نکاح کر سکتا ہے یا نہیں، اگر زید کے کوئی رشتہ دار لڑکی کو دوسرے کے ساتھ نکاح پڑھانے میں کوئی عذر کریں تو ان کا عذر بمقابلہ تحریر زید کے واجب

ہے یا نہ؟ براہ کرم جواب سے آگاہی فرما کر عند اللہ ثواب دارین حاصل فرمائیں۔

الجواب: یہ لفظ کہ میرا عورت کی بابت کوئی دعویٰ نہیں، اور یہ کہ اس کے ساتھ نکاح پڑھا دینا یہ دونوں الفاظ کنایہ طلاق سے ہیں، اور پہلے لفظ میں رد احتمال رد ہے اور جواب کا احتمال ہے، اور دوسرے میں گالی کا احتمال ہے۔ مگر نیت طلاق یا مذاکرۂ طلاق کے وقت شوہر نے یہ لفظ کہے یا کہے، تو طلاق واقع ہوگی ورنہ نہیں، اور یہ لفظ کہ تمہاری لڑکی کو طلاق بھی جاوے اگرچہ اس میں طلاق کا صریح لفظ موجود ہے مگر چونکہ بھی جاوے کا لفظ ملا دیا اس وجہ سے یہ لفظ طلاق ہونے سے خارج ہوگیا اور اس سے طلاق نہیں ہوگی۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے: امرأة قالت لزوجها مرا طلاق بده فقال داده انگار کرده انگار لا یقع وان نوی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: از [illegible] مرسلہ جبرئیل بمعرفت منشی محمد علی صاحب، مدرس مدرسہ [illegible] ۲۳ شوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے اپنی زوجہ کو زد و کوب کیا، اور مکان سے نکال دیا اور کہا کہ چلی جا میرے کام کی نہیں، جماعت کے چار شخص بھی اس بات کی تصدیق کرتے ہیں۔ زوجہ اسی حالت میں مکان کے رو برو ٹھہری لیکن شوہر نے مکان میں نہیں لیا، تب لاچار ہو کر اپنے والدین کے مکان پر چلی آئی۔ تین سال گذر گئے کہ مرد اپنی زوجہ کو نہیں بلاتا اور نان نفقہ بھی نہیں دیتا۔ سوال طلب یہ ہے کہ مرد نے کہا چلی جا میرے کام کی نہیں، یہ لفظ کنایات میں ہیں؟ اور شرعاً ان الفاظ سے طلاق ہوتی ہے یا نہیں؟

الجواب: یہ الفاظ کنایات طلاق سے ہیں۔ اگر شوہر نے ان سے طلاق کی نیت کی تو طلاق واقع ہوگئی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

نہ اور یہ کہ کہہ جانا حالت مذاکرہ میں اس نے طلاق دے دی ہے [illegible] شوہر کا کہنا یہ کہ طلاق بھی جاوے نیز لڑکی کے باپ کا اپنی لڑکی کے طلاق کا سوال کرنا حالت مذاکرہ ہے [illegible] المذاکرۃ [illegible] مستحیل [illegible] الطلاق [illegible] الطلاق۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔

تفویض کا بیان

مسئلہ: مرسلہ مولوی عبدالحئی صاحب از بلدہ دال منڈی ضلع نینی تال ۱۵/ صفر ١٣٤٢ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ مسماۃ ہندہ کا نکاح نابالغی میں اس کی نانی نے بوجہ پرورش کرنے کے کیا، اور ہندہ کا باپ نکاح میں شریک نہ ہوا مگر اس سے انکار ثابت نہ ہوا، بعدہٗ اس لڑکی کے شوہر مسمیٰ زید نے ہندہ کو تکلیف دینا شروع کیا بلکہ ایک عورت اور بلا نکاح کے رکھ لیا، ہندہ کو اس کے ورثاء نے بوجہ تکلیف دینے کے اپنے یہاں رکھ لیا، بعدہٗ اس کے شوہر نے ایک تحریر اس مضمون کی دی کہ اگر اب میں اس کو تکلیف دوں تو ہندہ کو اختیار ہے، میرے یہاں رہے یا نہ رہے، اور دوسری داشتہ عورت کو نکال دوں گا، اس اقرار کے بعد ہندہ کے ورثاء نے مسمیٰ زید کے یہاں رخصت کر دی، مگر زید نے اقرار صالحہ کے خلاف کیا، اور ہندہ کو تکلیف دینے لگا، اور دوسری داشتہ عورت کو بھی نہیں نکالا، ہندہ بوجہ تکلیف دینے کے اپنے ورثاء کے یہاں چلی آئی، اور ہندہ حاملہ ہے مگر زید انکار کرتا ہے کہ میرا حمل نہیں ہے، ان صورتوں میں شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے، اور ہندہ اپنا دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب: دوسری جگہ نکاح نہیں کر سکتی، اور طلاق کا حکم فقط اتنے الفاظ سے نہیں دیا جا سکتا کہ زیادہ سے زیادہ اسے تفویض طلاق کہہ سکتے ہیں، اور جب مجلس میں اختیار نہ کیا، تو اب تفویض جاتی رہی، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: مرسلہ مہتمم دارالقلم لکھنؤ، ۱۳/ مارچ ۱۹۳۶ء

میں کہ ... ابن ... قوم ... ساکن ... کا ہوں، جو کہ میرا نکاح مسماۃ ... بنت ... قوم ... ساکن ... کے ساتھ بعوض مہر مبلغ ... سکہ رائج الوقت کے جس کا نصف مبلغ ... ہوتے ہیں قرار پایا ہے لہٰذا میں بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ و طائعاً و راغباً حسب ذیل اقرار نامہ لکھتا ہوں تاکہ میں اس کا پابند رہوں، اور در صورت عدم پابندی مسماۃ مذکورہ کے لئے رہائی کی صورت ہو سکے، پس میں اقرار کرتا ہوں اور لکھ دیتا ہوں کہ تاریخ امروز سے نکاح کے بعد سے جب تک وہ میرے نکاح میں رہے

شرائط مندرجہ ذیل میں سے اگر کوئی ایک شرط بھی پائی جائے اور اس خلاف شرط ہونے کو زید عمرو بکر یا وغیرہ وغیرہ دس اشخاص میں سے کم از کم دو مرد دیانت دار عالم باعمل کہ وہ ثقہ ہوں تسلیم کر لیں تو مساۃ مذکورہ کو اسی وقت یا ایک مہینہ کے اندر اختیار حاصل ہوگا کہ اگر چاہے تو اپنے اوپر ایک طلاق بائن واقع کر کے اس نکاح سے الگ ہو جائے، اور جب کبھی کسی شرط کا خلاف وقوع پذیر ہو تو ہر بار ایک ایک مہینے کے لئے اختیار حاصل ہوتا رہے گا، مدت مہینہ یک ماہ کے اندر طلاق نہ واقع کرنے سے اختیار اس دفعہ کا حق میں سلب ہو جائے گا اور زوجہ سے علیحدہ نہ ہو سکے گی بلکہ پھر دوبارہ کسی شرط کے خلاف ورزی کا انتظار کرے گی اور یہ جملہ شرائط صرف ایک نکاح تک محدود رہیں گے، اور اگر کسی وجہ سے فرقت و علیحدگی ہو جائے اور نکاح کا اعادہ ہو تو اس کے لیے اس اقرار کا لحاظ نہ ہوں گے بلکہ ان کی تجدید ہو گی وہ جملہ شرائط جن کے موافق عمل در آمد ہوگا، شرائط حسب ذیل ہیں۔

(۱) مساۃ مذکورہ کے نان و نفقہ کی ادائیگی عرف عام بحسب حیثیت ادائیگی میں بطور احسن طور پر کوتاہی نہیں کروں گا، عام طور پر اس کا نفقہ وطن ظاہر میں یا بیرون وطن خود ہی ایسا ذکر کروں گا مطالبہ مہر کی بھی مسلسل ادا ہوں۔

(۲) موافق حکم شریعت اسلامیہ مساۃ مذکورہ کو بغیر فرمان بردار رہنے کی حالت میں بلا وجہ ستایا زد و کوب کبھی نہ کروں گا۔

(۳) مساۃ مذکورہ سے علیحدہ وطن سے باہر اس طرح پر کبھی نہ رہوں گا کہ مفقود الخبر ہو جاؤں یعنی لگاتار چھ ماہ مسلسل گذر جائیں۔

(۴) اگر عقد و نکاح سال تک میں نامرد ثابت ہوں اور حق شرعی معلوم کی ادائیگی سے قاصر ہوں جس کا فیصلہ دو حاذق طبیب کریں گے جن کو حسب ذکر بالا ہر دو اشخاص تسلیم کر لیں۔

(۵) خدانخواستہ مرض جنون یا جذام یا برص میں مبتلا ہو کر ناقابل معاشرت ہو جاؤں۔

(۶) بدون اجازت شرعی مساۃ مذکورہ پر دوسری سوت نہ لاؤں گا۔

مذکورہ بالا چھ شرطوں میں سے کسی ایک کے وجود پر اختیار طلاق حاصل رہے گا، اس اقرار نامہ کو

مشغول کرتے ہوئے اور لکھا کر منظور دیکھنے کے بعد آج شادی ہوگی ...... دستخط کر دیتا ہوں؟

الجواب صورت مسئولہ میں جو تحریر کی گئی، تفویض طلاق کی ہے اور تفویض طلاق کو شرط پر معلق کرنا بھی صحیح ہے مگر قبل از نکاح یہ تفویض طلاق ہو سکتی ہے نہ اس کو قبل از نکاح غیر منکوحہ پر معلق کیا جا سکتا ہے بلکہ ایجاب میں اگر عورت کو طلاق دے لینے کی شرط ذکر کی جاوے یا ایجاب مرد کی طرف سے ہے، جب بھی تفویض کا حکم نہیں ہے اگر ایجاب عورت کی طرف سے ہے، اور اس میں عورت کو اختیار دینا ذکر ہو اور مرد نے قبول کیا تو تفویض صحیح ہے مثلاً عورت نے یہ کہا کہ میں نے تجھ سے نکاح کیا اس شرط پر کہ فلاں صورت میں مجھ کو یہ اختیار ہوگا کہ اپنی طلاق دے دوں یا عورت کے وکیل نے کہا میں نے اپنی مؤکلہ کو تیرے نکاح میں اس شرط پر دیا کہ اسے اپنے کو طلاق دینے کا اختیار ہے اور مرد نے قبول کیا تو یہ تفویض درست ہے

در مختار میں ہے: نکحها على ان امرها بيدها صح، رد المحتار میں ہے: قوله نكحها على أن أمرها بيدها صح مقيد بما إذا ابتدأت المرأة فقالت زوجت نفسي منك على أن أمري بيدي أطلق نفسي كلما أريد أو على أني طالق فقال قبلت وقع الطلاق وصار الأمر بيدها أما لو بدأ الزوج لا تطلق ولا يصير الأمر بيدها بحر عن الخلاصة والبزازية، لہٰذا اس قسم کے اختیارات عورت کو اس وقت حاصل ہوں گے جب عقد نکاح میں ان شروط کا ذکر ہو اور ایجاب عورت کی طرف سے ہو، اور اگر قبل از نکاح شوہر نے زبان سے کہا یا کاغذ پر لکھ دیا تو عورت کو طلاق دینے کا اختیار حاصل نہ ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ مرسلہ مولوی عبد العزیز خاں صاحب زکریا اسٹریٹ، کلکتہ، ۷ ربیع الاول [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص [illegible] اس کو ہدایت کی گئی پر اس اقرار کرتا ہوں کہ اب [illegible] تو عورت کو اختیار ہے طلاق لے لے [illegible]

[illegible] بعد [illegible]

فقط اقرار سند دستخط ...... [illegible]

اس بات کا اقرار کرتا ہوں کہ یہ میرا تیسرا مرتبہ ہے، دو مرتبہ زبانی اقرار کیا ہوں، اور یہ تیسری مرتبہ تحریر کرتا ہوں کہ اب میں کہیں بھاگ جاؤں یا سفر میں چلا جاؤں یا کسی طرح اپنی بیوی . . . کی خبر گیری نہ کروں یا خورد و نوش نہ دوں چھ ماہ تک آج کی تاریخ سے تو بعد عدت گذر جانے کے بیوی . . . کو اختیار ہوگا کہ اپنے نفس پر تین طلاق بائن واقع کرا سکتی ہے، میرا کوئی دعویٰ و حق نہ ہوگا . . . بذریعہ تحریر طلاق تفویض کا میں نے اختیار دیا۔ فقط۔

تحریر منجانب زوجہ کی طرف سے: میں کہ مسماۃ ہندہ . . . . بنت . . . ساکن . . . ہوں، میرا شوہر مسمیٰ جس کی زوجیت میں میں ہوں، مجھ سے الگ ہوتے وقت اقرار نامہ تحریر کر کے گیا ہے، آج سے چھ ماہ تک اگر میں تمہارے خورد و نوش کی خبر نہ لوں، تو تم کو طلاق تفویض کا اختیار ہے اور حسب مذکورہ بالا شرائط متعدد مرتبہ چند میرے عزیز و اقارب کے روبرو زبانی کیا، تقریباً چار سال ماہ کے میرے شوہر مذکورہ کو مجھ سے الگ ہوئے ہو گیا ہے، وہ تو اب تک اس نے میری خبر لی اور نہ نان و نفقہ ہی بھیجا، لہذا اس کے دیئے اختیار کے بموجب مذکورہ ذیل گواہوں کے سامنے اپنے اوپر تین طلاق بائن واقع کرتی ہوں، اور اس مضمون کو لکھ کر انگوٹھے کا نشان کر دیتی ہوں کہ سند رہے اور وقت پر کام آئے۔ اب سوال ہے کہ مذکورہ بالا صورت میں طلاق واقع ہوئی ہے یا نہیں، اور عورت عدت گذر جانے کے بعد نکاح کر سکتی ہے یا نہیں
بینوا توجروا۔

الجواب: صورت مذکورہ میں کہ شوہر نے عورت کو تفویض طلاق کی ہے اس تفویض سے عورت اپنے کو صرف اسی مجلس میں طلاق دے سکتی ہے جس میں یہ شرط پائی گئی کیونکہ تفویض کی وجہ سے طلاق کا مجلس تک محدود رہتا ہے مگر جبکہ عموم کا کوئی لفظ ہو یا اس کے لیے کوئی وقت مقرر کر دیا ہو، عموم کی صورت یہ ہے کہ یہ کہہ دیا کہ جب کبھی تو چاہے، در مختار میں ہے۔ ولا تطلق بعد المجلس الا اذا زاد علی قوله طلقی نفسک ... متی شئت او متی ما شئت او اذا شئت او اذا ما شئت فلا یتقید بالمجلس وقت کی یہ صورت ہے کہ شوہر نے طلاق دینے کے لیے کوئی وقت محدود کر دیا ہے، مثلاً ایک دن یا ایک ماہ در مختار میں ہے ولا یبطل المؤقت ... بمضی الوقت ... مگر یہاں یہ دونوں صورتیں نہیں

ہیں، لہٰذا جس وقت چھ ماہ پورے ہوئے اسی وقت فوراً بغیر مجلس ختم ہوئے اپنے کو طلاق دیتی تو واقع ہوتی مگر اس نے چار ماہ بعد طلاق دی، لہٰذا واقع نہ ہوئی۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے، [illegible] فلان فامرها بيدها [illegible] فقدم فلان فامرها بيدها في مجلسها الذي يقدم فيه [illegible] الذي فيه قدم فلان [illegible] في الوقت كله [illegible] في المجلس [illegible] الخ ملخصاً، [illegible] بحر الرائق میں ہے، [illegible] في مجلس علمها [illegible] التفويض [illegible] یہ تمام باتیں اس وقت ہیں کہ عورت کو تفویض طلاق کی ہو، مگر شوہر کی تحریر سے کہ تین طلاق واقع کرا سکتی ہے یہ نہیں کہ اپنے کو تین طلاقیں دے سکتی ہے یا اپنے پر تین طلاق واقع کر سکتی ہے، طلاق کرنے اور واقع کرانے میں فرق ہے اور تحریر سے یہ سمجھا جاتا ہے بعد عدت گذر جانے کے جب تک طلاق نہ ہو صحت نہیں پھر عدت گذر جانے کا کیا مطلب رہا بالجملہ یہ تحریر ناکارہ ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔

توکیل کا بیان

مسئلہ: مسئولہ مولوی عبدالاحد صاحب از پیلی بھیت محلہ منیر خاں مدرسۃ الحدیث مورخہ ۱۹ رجب المرجب [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و درمیان اس مسئلہ کے کہ زید نے اپنی عورت کے طلاق دینے کا اختیار وکیل کو دیا ساتھ ان الفاظ کے کہ تجھ کو اختیار ہے میری عورت کے طلاق دینے کا یا یوں کہا کہ میری عورت

کے طلاق کا امر تیرے ہاتھ میں ہے یا یوں کہا کہ اگر تو چاہے تو میری عورت کو طلاق دے دے تو ان ہر سہ الفاظ کے کہنے کے بعد زید وکیل کو طلاق دینے سے معزول کر سکتا ہے یا نہیں؟ اور الفاظ مذکورہ بالا میں تقیید مجلس وکیل کے واسطے ہے یا نہیں؟ اور زید نے جو الفاظ طلاق وکیل کو کہے ہیں وہ الفاظ تفویض کے ہیں یا توکیل کے؟

(۲) زید نے اپنی جماعت کے اراکین سے یہ عہد کیا کہ میں بغیر اجازت تمہارے اپنی عورت کو طلاق نہ دوں گا اور اراکین کی اجازت کے بغیر میں اپنی عورت کو طلاق دوں تو جماعت کا گنہگار ہوں، بعدہ زید نے بغیر اجازت اراکین اپنی عورت کو تین طلاق دے دی، تو کیا زید کی عورت مطلقہ ہوگئی یا نہیں؟ اگر مطلقہ ہوگئی تو کیا بحکم اراکین جماعت زید اپنی عورت کو زوجیت میں بغیر حلالہ رکھ سکتا ہے؟ جدید کے ساتھ [illegible] بینوا توجروا جزاکم اللہ تعالیٰ اجراً عظیما۔

الجواب: (۱) یہ تینوں صورتیں جو سوال میں مذکور ہیں تفویض کی ہیں، توکیل نہیں ہے، اگرچہ وکیل کا لفظ صریح طور پر کہا ہو، لہٰذا اس شخص کو صرف اسی مجلس تک اختیار رہے گا، بعد اختتام مجلس اگر طلاق دیگا تو طلاق نہ ہوگی، اور جب تفویض ہے تو معزول بھی نہیں کر سکتا، در مختار باب تفویض الطلاق میں ہے:
والفاظ التفویض ثلاثۃ تخییر وامر بید ومشیئۃ [illegible] منہ ولم یتقید بالمجلس [illegible] میں ہے [illegible] مشیئۃ [illegible] بحر [illegible] نیز رد المحتار باب مذکور میں توکیل و تفویض میں یہ فرق بیان کیا ہے [illegible] احکام [illegible]

(۲) معاہدہ توڑ دیا، اگر قسم بھی کھائی تھی کہ طلاق نہ دوں گا پھر طلاق دے دی تو طلاق ہو گئی، صورت مسئولہ میں تینوں طلاق پڑ گئیں، اب بے حلالہ اس کے نکاح میں وہ عورت نہیں آ سکتی اور جماعت کو یہ حکم دینا حرام اشد حرام ہے کہ بغیر حلالہ اس عورت کو اپنے پاس رکھے بیٹھنا کا حکم دیتا ہے [illegible]

تعلیق کا بیان

مسئلہ: مرسلہ جناب حکیم الدین صاحب ضلع ... پنجاب ۲۲ جمادی الاخریٰ ۱۳۲۲ھ

زید نے اپنی منکوحہ عورت کو طلاق دینے کے لئے بکر سے معاہدہ کیا کہ اگر بکر مبلغ تین سو روپیہ زید کو دے تو زید طلاق دے دے جس کو فریقین نے تسلیم کیا اور زید نے طلاق نامہ لکھ دیا، بکر کے لئے کاتب طلاق نے شرعی طور پر زید سے طلاق ثلثہ کا اقرار کرکر طلاق نامہ تحریر کر دیا، مگر بعد سبب مقررہ شدہ روپیہ دینے کا وقت آیا تو بکر بجائے تین سو روپیہ کے دو سو روپیہ دینے لگا لہٰذا معاملہ بگڑ گیا اور زید نے طلاق نامہ لے کر عورت کو بھی اپنے گھر لے آیا، بصورت مذکورہ الصدر مذکورہ طلاق واقع ہو سکتی ہے یا نہیں؟ اور زید کے ساتھ شرعًا کیا معاملہ ہونا چاہئے۔ بینوا توجروا۔

الجواب: سوال ناکافی ہے، طلاق نامہ میں کیا لکھا گیا، کس وقت زید نے طلاق کے الفاظ کہے، وہ بالکل پیش تحریر کئے جائیں، اور یہ کہ اس وقت کوئی شرط ٹھہری تھی یا نہیں، اور شرط ہوئی تو معاملہ کیا ہوا، مفصل بیان کیا جائے اور طلاق نامہ کی نقل بھی بھیجی جائے تو جو حکم ہوگا بیان کیا جائے گا۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

مسئلہ: مرسلہ حافظ عبدالغنی صاحب، از ...

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید نے اپنے والدین کی مرضی کے خلاف عمرو کی بیٹی سے اپنا عقد کیا اور عقد سے پہلے زید نے عمرو کے روبرو ایک اقرار نامہ اس مضمون کا لکھ دیا کہ میں عمرو کی لڑکی کو عمرو کے مکان سے کہیں نہیں لے جاؤں گا، بلکہ عمرو ہی کے مکان میں میں بھی رہوں گا، اور اپنی کمائی سے اپنی زوجہ کو نان ونفقہ دوں گا، اور اپنے والدین کی خدمت کروں گا اور اگر میں اپنی زوجہ کو چھوڑ کر کہیں چلا جاؤں اور اپنی زوجہ کو نان ونفقہ دو برس تک نہ دوں تو اس کے والدین کو اختیار ہے کہ اپنی لڑکی کا عقد کسی دوسری جگہ کر دیں، چنانچہ چند سال بعد اپنے اقرار نامہ کے بموجب عمرو کے مکان میں رہ کر عرصہ ڈیڑھ سال کا ہوا کہ زید اپنی زوجہ یعنی عمرو کی لڑکی کو عمرو کے گھر میں چھوڑ کر اس شہر

چلا گیا، کچھ خبر نہیں ہے نہ یہاں آتا ہے نہ نان ونفقہ دیتا ہے، بار بار ذریعہ خطوط وغیرہ کے زید کو اطلاع بھی دی گئی کچھ جواب تک نہیں دیتا، لہٰذا دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس صورت میں ہندہ عمرو کی بیٹی بغیر طلاق دیئے ہوئے از روئے شرع شریف دوسرے شخص سے عقد کر سکتی ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب: صورت مسئولہ میں طلاق نہ ہوئی عورت دوسرے سے نکاح نہیں کر سکتی، اولاً تو یہ تعلیق قبل نکاح ہے اور اس کی اضافت ملک نکاح کی طرف نہیں، اور ایسی تعلیق سے طلاق نہیں ہوتی، در مختار میں ہے، شرطہ الملک او الاضافۃ الیہ، ثانیاً اگر قبل نکاح تعلیق نہ بھی ہوتی بلکہ بعد نکاح ہوتی جب بھی ان لفظوں سے طلاق نہ ہوتی کہ یہ تفویض طلاق ہے اور تفویض میں طلاق اس وقت ہوگی جبکہ اسی مجلس میں مفوض الیہ طلاق دے دیتا، اور ظاہر ہے کہ یہاں ایسا نہ ہوا، در مختار میں ہے قال لہا اختاری او امرک بیدک ینوی تفویض الطلاق لانہا کنایۃ فلا یعملان بلا نیۃ او طلقی نفسک فلہا ان تطلق فی مجلس علمہا بہ ولو طال مالم یقم لتبدل مجلسہا حقیقۃ او حکما بان تعمل ما یقطعہ مما یدل علی الاعراض لا تطلق بعدہ ای المجلس، ثالثاً اگر تفویض نہ ہوتی بلکہ بطور تعلیق ہوتا جب بھی طلاق نہ ہوتی کیونکہ یہ اس میں نیت طلاق شرط ہے اور نیت معلوم نہیں، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: از مرسلہ امیر احمد صاحب از موضع سرولی ڈاکخانہ کچھا ضلع نینی تال، ۹ ماہ شوال ۱۳۴۱ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید کا نکاح ہوا، نکاح سے پہلے اقرار نامہ کے شرائط کے ساتھ جو آئندہ کے لئے صاحب رقم ہے، جو حسب ذیل ہے اور بعد نکاح زید چند روز کے اپنی بیوی کو اس کے بھائی کے مکان پر چھوڑ کر دیگر جگہ چلا گیا تھا، لہٰذا بموجب شرع شریف زید کا نکاح جائز ہے یا نہیں؟

نقل اقرار نامہ: میں کہ چھدا گن ولد محمد حسین ہوں آج اپنے نکاح میں مسماۃ زینب کو لاتا ہوں، اس کے بابت اقرار کرتا ہوں کہ میں ہمیشہ برادر مسماۃ کے مکان پر رہ کر خواہ مزدوری یا خود کاشتکاری کر کے اپنی بیوی کو خورد ونوش کی تکلیف نہیں ہونے دوں گا اور تاحیات مسماۃ مذکورہ کے بھائی کے مکان ہی پر رہوں گا اور دوسری جگہ اپنی بیوی کو لیکر نہیں رکھوں گا، اگر خلاف ورزی اقرار نامہ

کر دوں تو بھی تحریر اقرار نامہ استفتا بھی جاوے لہذا چند کلمے گزارش کرتا ہوں جو قبل نکاح کے اقرار نامہ
تحریر ہوا اور منکوحہ بیوی اپنی کنیز ہے بدستور بجالاتے ہیں اور چھوڑ دی گئی صاحب تک کیا حکم ہے۔

الجواب: صورت مذکورہ میں طلاق واقع نہ ہوئی کہ یہ اقرار نامہ قبل نکاح ہے اور طلاق کو نکاح پر معلق بھی نہیں کیا، اور تعلیق میں شرط ہے کہ وقت تعلیق عورت نکاح میں ہو یا تعلیق نکاح پر ہو تنویر الابصار میں ہے شرط الملک او الاضافۃ الیہ اور ظاہر ہے کہ اقرار نامہ کے یہ لفظ کہ کوئی تحریر اقرار نامہ استفتا بھی جاوے اگر منکوحہ کی نسبت یہ لکھتا جب بھی طلاق نہ ہوتی کہ اقرار نامہ کے استفتا کو بیاہ سے تعبیر اقرار نامہ معنا نہیں ہو سکتا بلکہ اگر یہ لکھا کہ اگر خلاف شرط کروں تو طلاق بھی جائے جب بھی طلاق نہ ہوتی فتاوی عالمگیری میں ہے [illegible]
واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: مسئولہ ... ۱۳۴۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید نے اس شرط پر ایک اقرار نامہ لکھا کہ اگر میں اپنے اس تحریر اور اقرار کے بموجب عمل نہ کروں اور بال بچوں کی پرورش وغیرہ میں کوتاہی کروں تو اس صورت میں میری بیوی پر طلاق ہے اور میرے نکاح سے باہر ہے یعنی شرعی طلاق ہے جس کو مغلظہ طلاق، طلاق، طلاق، تین مرتبہ کہتے ہیں مگر یہ شخص بعد اس کے بال بچوں سے علیحدہ ہو اور اس کے بعد اپنی بیوی کو چھوڑ کر اقرار کے بعد تک نصف عمل کیا اس کے بعد چھ ماہ کا بیوی کی کوئی خبرگیری نہیں کی اور نہ خرچہ دیا ایسی حالت میں شریعت کا کیا حکم ہے آیا طلاق ہو گئی یا نہیں بیّنوا توجروا۔

الجواب: جب کہ خبرگیری نہ کرنے پر طلاق کو معلق کیا تھا پھر خبر نہ لی اور بال بچوں کو خرچہ نہ دیا تو حسب اقرار نامہ طلاق واقع ہو گئی ... واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: مسئولہ جناب ... ۲۲ صفر المظفر ۱۳۴۲ھ

جب کہ زوجہ گھر پر آئی اس وقت اس کے شوہر نے اس کو بلا کر کہا کہ جب کر میں منع کر چکا تھا

اور خط میں لکھ چکا تھا کہ طلاق ہو گئی، پھر کپڑے لے کر آ بیٹھا اور تکرار کر کے یہ لفظ چند لوگوں کے روبرو کہا گیا،
کہ میں طلاق دے چکا ہوں، اب ان کو لے جاؤ یہ بیان دے چکے کہ ضرورت نہیں ہے میرے کام کی نہیں رہی
اس صورت میں کیا طلاق ثابت ہوئی یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب: یہ سب الفاظ کہ شوہر نے عورت کے آنے پر کہے ان سے ظاہر اخبار ہے کہ وہ طلاق جو
شرط پر معلق تھی اب جو کہ شرط پائی گئی لہٰذا واقع ہو گئی کہ چکا تھا دے چکا ہوں اخبار ہی کے لئے بولے
جاتے ہیں، لہٰذا ان سے کوئی جدید طلاق نہ ہو گی، ہاں اگر شوہر نے ایقاع طلاق کی نیت سے کہے ہوں، تو
جدید طلاق کا حکم دیا جا سکتا ہے، اور جب جدید طلاق کا حکم نہیں کر دی کہ ایک ہی رہی اور یہ لفظ کہ میرے
کام کی نہیں الفاظ کنایہ سے ہے، اگر طلاق کی نیت سے کہا ہو تو ایک بائن طلاق اس سے بھی واقع ہو گی
اور اب دو ہو گئیں، اور رجعت نہ ہو سکے گی، واللہ تعالیٰ اعلم۔

[illegible]

مسئلہ: مرسلہ مولوی غلام یاسین [illegible] از شیخ پورہ [illegible] تحصیل [illegible] ربیع الاول

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ جو شخص یوں کہے کہ میں نے یا میری بیوی
نے یا میرے بچوں نے اگر فلاں چیز چرائی ہو تو مجھ پر اپنی بیوی تین طلاقوں سے طلاق ہے تین مجلسوں میں
اسی طرح اس نے کہا، پھر وہ چیز ان کے گھر سے برآمد بھی ہو گئی، اور اس شخص کی بیوی مقر بھی ہو گئی کہ بیشک
فلاں چیز میں نے چرائی ہے، سچ کہتا ہوں، اب اس صورت میں طلاق مغلظ جو معلق بالشرط تھی واقع
ہوئی یا نہیں؟ بینوا بسند الکتاب و توجروا یوم الحساب۔

[illegible]

الجواب :- صورت مذکورہ حقیقۃً تعلیق نہیں کہ تعلیق امر مستقبل پر ہوتی ہے۔ اور یہاں گذشتہ بات، درمختار میں ہے: وشرط صحتہ کون الشرط معدوما علی خطر الوجود فالمحقق کان کان السماء فوقنا تنجیز۔ عالمگیری میں ہے: واما الحلف بالطلاق [illegible] امر فی المستقبل [illegible] المعدوم [illegible] امر فی الماضی فلا یتحقق [illegible] فالطلاق واقع۔ لہٰذا واقع میں اگر عورت نے وہ چیز چرائی ہے تو طلاق واقع ہو گئی۔ فتاویٰ خانیہ میں ہے: وفی الیمین بالطلاق [illegible] پھر عورت کا چرانا اگر گواہوں سے ثابت ہو یا مرد عورت کے اس کہنے کی تصدیق کرتا ہو جب تو ظاہر ہے کہ وقوع طلاق کا حکم دیا جائے گا۔ اور اگر یہ دونوں باتیں نہیں صرف عورت کا اقرار ہے اور شوہر اس کی تصدیق نہیں کرتا تو حکم نہیں ہوگا، مگر عورت نے اگر واقع میں چرایا ہے تو جس طرح ممکن ہو شوہر سے جدائی حاصل کرے۔ درمختار میں ہے: [illegible]

واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ :- مرسلہ مولوی محمد سعید خاں صاحب، مدرسہ فیض عام محلہ بھیروا، ڈاکخانہ گھوسی، ضلع گڈھ
۲۸ رجب المرجب ۱۳۴۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ اقرار نامہ طلاق جو اس کے شامل ہے جس میں مذکور ہے کہ ماہ اکتوبر ۱۹۲۳ء سے مبلغ پانچ روپیہ ماہوار برائے نان و نفقہ ادا کرتا رہوں گا، مقر عبدالحمید خاں نے اخیر ماہ نومبر ۱۹۲۳ء میں مبلغ پانچ روپیہ مسماۃ کے پاس روانہ کیا، مسماۃ نے باپ کے گھر میں مبلغ دس روپیہ کی مستحق ہوں، دو ماہ کا پانچ روپیہ ماہ اکتوبر اور پانچ روپیہ ماہ نومبر، روپیہ مرسلہ کو واپس کر دیا۔ اس کے بعد مقر عبدالحمید خاں نے حسب وعدہ مسماۃ کے پاس روپیہ روانہ کیا، دریافت طلب یہ امر ہے کہ نقض شرط مذکورہ اقرار نامہ کون ہوگا اور ایسی صورت میں حسب اقرار نامہ طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟

(۲) اقرار نامہ میں درج ہے کہ قیام مکان کی صورت میں مبلغ مذکور کی ادائیگی لازم نہیں، لیکن اگر

قیام سے حضار مجلس نے وہ قیام طے کیا تھا کہ یہ قیام مکان وہ ہے کہ زن و شوہر باہم اتفاق و اتحاد کے ساتھ
ایک جگہ اور ایک مکان میں مل کر رہیں لیکن یہ مضمون درج اقرار نامہ نہیں، اس لئے دریافت طلب یہ
امر ہے کہ اگر چند معتبر گواہ اس کی شہادت دیں تو ان کی گواہی قبول کی جائے گی یا نہیں، چونکہ مقر عبد الحمید
خاں زوجہ مذکورہ کے ساتھ مل کر نہیں رہا، بلکہ وہ اقرار نامہ کے لکھنے کے بعد برابر نانی ہال میں مقیم رہا،
پس یہ قیام بھی حسب اقرار نامہ قیام مکان سمجھا جائے گا یا نہیں، اب ان صورتوں میں طلاق واقع ہوگی
یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

نقل اقرار نامہ: ہم کہ عبد الحمید خاں ولد عبد المجید خاں ساکن ریاد یال پور ضلع مظفر گڈھ،
دارو حال موضع ... قوم پٹھان ہے میں بحالت صحت نفس و ثبات عقل بخوشی و رضامندی اقرار کرتا ہوں
اور لکھ دیتا ہوں کہ اپنی اہلیہ عائشہ بیوی بنت مبارک خاں موضع فتح پور ... کو ماہ بماہ نان و
نفقہ کے لئے مبلغ پانچ روپیہ ادا کرتا رہوں گا، اگر بلا عذر و حیلہ ادائیگی میں تاخیر ہو تو دوسرے مہینہ
میں ادا کر دیں گے، اگر دوسرے مہینہ میں ادا نہیں کریں گے تو مسماۃ مذکورہ پر تین طلاق ہے، لہذا
یہ چند کلمے بطور اقرار نامہ کے لکھ دیا کہ وقت پر کام آئے اور بصورت قیام مکان جس زمانہ تک رہنا
اس وقت تک ادائیگی ماہواری کا ہم پر لازم نہیں ہے، ورنہ طلاق سمجھی جائے گی، واضح ہو کہ یہ شرط
مذکورہ بالا ماہ اکتوبر ۱۹۳۲ء سے عمل درآمد سمجھی جائے گی۔ فقط بقلم عبد الحمید خاں تاریخ ۱۲ اگست ۱۹۳۲ء

الجواب: عبد الحمید خاں نے تین طلاق واقع ہونے کو دوسرے مہینہ میں ادا نہ کرنے پر
معلق کیا، اور بعد واپس کرنے زوجہ کے اب تک خرچ نہیں بھیجا، اور اب مارچ ۱۹۳۳ء ہے نومبر سے اس
وقت تک تین ماہ سے زیادہ کا زمانہ گذر گیا اور بموجب اقرار نامہ ادا محقق نہ ہوئی، لہذا تین طلاقیں
واقع ہو گئیں، قیام مکان سے ظاہر یہی ہے کہ عورت شوہر کے مکان پر رہے کہ اس صورت میں خورد و
نوش اس کے ساتھ ہے، نفقہ دینے کی کچھ حاجت نہیں اور ہو سکتا ہے کہ اس لفظ سے عورت
کے باپ کا مکان مراد ہو کہ اسے بھی کبھی عورت کا مکان کہتے ہیں، اور مطلب یہ ہوگا کہ جب وہ اپنے
مکان یعنی میکے میں قیام رکھے گی تو نفقہ میرے ذمہ نہیں کہ استحقاق نفقہ اسی وقت ہوتا ہے، جب عورت

شوہر کے یہاں عرف ہے اگر معنی اول مراد ہونے پر قرینہ پایا جاتا ہو کہ اس وقت اسی کا ذکر تھا، اور اگر نو بیان
کریں تو مان لیں گے اور مکان سے مملوک مکان جو نامزد کی نہیں، خواہ وہ مکان شوہر کا مملوک ہو یا کرایہ
پر لیا ہو یا عاریۃً ہو، سب کو مراد لے سکتے ہیں، اور قیام مکان سے یہی مراد ہو سکتا ہے کہ میں جب تک
اپنے مکان پر مقیم رہوں گا، نفقہ نہ دوں گا، جب کہیں چلا جاؤں گا، تو پانچ روپیہ ماہوار دیتا رہوں گا۔
واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: از پچھلی ہری شریف، مرسلہ سید علی اکرم صاحب، ۱۲ر شعبان ۱۳۳۵ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید نے بوجہ عداوت دیرینہ بکر پر
زنا کی تہمت لگائی زید اور بکر نے مسجد میں یہ قسم کھائی کہ اگر تو سچا ہے تو جب جب میں نکاح کروں میری بیوی
مطلقہ مغلظہ ہو جائے، اگر تو جھوٹا ہے، اور میں سچا ہوں تو تو جب جب نکاح کرے، تیری بیوی بھی مطلقہ
مغلظہ ہے، یہاں تک کہ زید نے بھی یہی قسم کھائی۔ اب اس کی نجات کے لئے کوئی حیلہ شرعی نکل سکتا ہے
یا نہیں، بینوا توجروا۔

الجواب: زنا کی تہمت لگانا بہت بڑا گناہ ہے، اس سے توبہ کرے اور بکر سے معافی مانگے، ورنہ حق اللہ
و حق العبد میں گرفتار رہے گا، اور حیلۂ بقائے نکاح ایک یہ ہے کہ فضولی اس کا نکاح کر دے، یعنی نہ خود کرے
نہ کسی کو وکیل کرے، بلکہ بطور ہمدردی دوسرا شخص عقد کر دے اور زید اس نکاح کو اپنے کسی فعل سے جائز و نافذ
کرے، خلاً مہر بھیج دے یا جماع وغیرہ کرے، اجازت کے الفاظ زبان سے نہ کہے، تو ایسی صورت میں نکاح
ہو جائے گا اور طلاق واقع نہ ہوگی۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے: اذا قال كل امرأة أتزوجها فهي طالق فزوجه
فضولي وأجاز بالفعل بأن ساق المهر ونحوه لا تطلق بخلاف ما اذا وكل به لانتقال العبارة اليه۔
فتاویٰ خانیہ میں ہے: ولو كان حلف قبل نكاح الفضولي ان لا يتزوج [illegible] ثم أجاز نكاح الفضولي [illegible]
اجازته بالقول حنث في يمينه وان اجاز بالفعل من سوق مهر او نحوه اختلفوا فيه [illegible] والاكثر
المشائخ على انه لا يحنث، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید نے اپنی زوجہ کے سسرال میں رہتے

زوجہ کے والد کی ایک بالغ لڑکی ہے جس کا نکاح عمرو سے ہوا اس کے ایک عزیز کا ملازم ہے کہ وہ گیا ہے تبیت وہ ملازم کسی معاملہ میں گستاخی سے پیش آیا جس کی وجہ سے زید بہت ناخوش ہوا اور اپنی بیوی سے کہا کہ اگر تیری حقیقی عورت ہندہ سے زن و شوہر کا تعلق رکھتے ہوئے اس مکان میں رکھا گیا اور ایسی حالت میں تم کھانا تم کرتی ہو تو طلاق ہے اس کے بعد زید کی بیوی کا قیام اس مکان یعنی اپنے میکے میں تھا یا دوسرے روز تک رہا بعد کو وہ اپنے سسرال چلی گئی اور ایسی حالت میں کتنے عرصہ تک قیام کر سکتی تھی اور بقدر قیام کیا۔ اس میں وہ نکاح سے نکل گئی یا نہیں اور بکر کہتا ہے کہ اگر طلاق کے بعد دس پانچ منٹ بھی ظہری تو نکاح جاتا رہا اور بکر یہ بھی کہتا ہے کہ کسی شخص کے سامنے یہ الفاظ کہے ہیں اور اس وقت تھے اور بیوی دریافت طلب ہے کہ اگر گواہ کچھ اور بیان کریں اور زید کچھ اور کہے تو وہ کہتا ہے کہ میرا یہ مطلب نہیں تھا پھر کر کہتا ہے تو ایسی کی بات کا شرع شریف میں اعتبار ہوگا۔

الجواب: زید کی بیوی اگر اس مکان میں اس کہنے کے بعد بھی آیا اس زمانہ میں عمرو اور اس کی بیوی رہی یا نہیں۔ اگر عمرو اس کہنے کے بعد مکان میں اس وقت تک نہ آیا جب تک زید کی زوجہ رہی تو شرط پائی نہ گئی لہٰذا طلاق واقع نہ ہوئی اور اگر آیا مگر کسی اور کام کے لئے آیا ہے اس حیثیت سے نہیں آیا ہے کہ میری عورت اس مکان میں ہے تب بھی شرط نہیں پائی گئی کہ شرط رکھا جاتا ہے جس کے معنی سکونت کے ہیں نہ محض آنا اور اگر یہ بات ہو نہ ہو بلکہ بطور سکونت آیا جس کو رکھا جانا کہتے ہیں تو طلاق ہوگئی اس معاملہ میں زید کی بات کا کچھ اعتبار نہیں۔ جب گواہ اس کے خلاف بیان کر گئے ہیں گواہ جو بیان کریں وہی اعتبار کی جائے گی اور اسی کے موافق حکم دیا جائے گا واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: ہندہ نے صالح سے نکاح کیا۔ بعد نکاح علاوہ اس اقتضاء کے جب تک بالغ نہ ہو قابل ہمبستری تھی آخر مرتب کرکے زید کی والدہ نے صالح کو بلاک کر بلایا اور صالح جلا گیا تھا اب صحت قریب ہو لہٰذا جانے کیا کہ اپنے باپ کے گھر والدہ کے پاس چلی آئی اور زید کو یقین تھا کہ میں تشدد کیا کرتا ہوں چنانچہ ہندہ نے صالح کو کہہ دیا تھا تو اپنے باپ کے گھر گئی تو تجھ پر تین طلاق ہے ان الفاظ کے سننے والے زید کے ہمسایہ ہیں اور وہ شہادت دے سکتے ہیں صالح کو خوف جان اپنے باپ کے گھر چلی آئی تاکہ

صورت میں سارہ پر طلاق پڑ گئی یا نہیں بینوا توجروا۔

الجواب: اگر زید کے ان الفاظ کہنے کے بعد سارہ اپنے باپ کے گھر گئی تو تینوں طلاقیں ہو گئیں

واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: [illegible] ضلع اعظم گڑھ مرسلہ جناب محمد امیر خاں صاحب [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک شوہر بیان کرتا ہے کہ ہم سے اور میری بیوی سے جھگڑا ہوتا تھا میری بیوی نے کہا ہم کو طلاق دیدو میں نے کہا میں ایسے طلاق نہیں دوں گا تمہارے باپ کے ذمہ جو روپیہ ہے لے آؤ تب طلاق دوں گا بیوی نے کہا طلاق دے دو تو روپیہ لے آؤں گی تب میں نے کہا کہ روپیہ لے آؤ تب طلاق طلاق طلاق۔ اور اس کی عورت کا بیان ہے کہ ہم سے اور شوہر سے جھگڑا ہوتا تھا ہم نے جب طلاق مانگا تب شوہر نے کہا کہ ہمارا روپیہ جو تمہارے باپ کے یہاں باقی ہے لے آؤ تو طلاق دوں گا تب ہم نے کہا جب طلاق دو گے روپیہ لاؤں گی تو شوہر نے کہا کہ جب روپیہ لے آؤ تب طلاق لیکن [illegible] روپیہ نہیں لائی [illegible] گواہ [illegible] کا بیان ہے کہ میں گھر میں آیا جھگڑا ہوتا تھا یہ نہیں معلوم کس بات کا جھگڑا ہوتا تھا [illegible] بیوی نے کہا کہ ہم کو طلاق دے دو [illegible] کہا طلاق، طلاق، طلاق دیا پھر میں چلا گیا میں مکان کے باہر تھا [illegible]۔

[illegible] شوہر کے مکان کے باہر [illegible] کے [illegible] جاتے ہوئے [illegible] سنا [illegible] کا بیان ہے جو اپنے آنگن میں تھا، جھگڑا ہوتا تھا، اس کی بیوی نے کہا کہ ہم کو چھوڑ دو تو کہا کہ طلاق دیا، طلاق دیا [illegible] جھگڑا ہوتا تھا پھر [illegible] میں نے [illegible] نہیں دیکھا [illegible] شوہر کے مکان کے [illegible] ہے [illegible] کا مکان ہے اور اپنے آنگن سے سنتا بیان کرتا ہے، تیسرے گواہ [illegible] کا بیان ہے کہ میں اپنے آنگن سے سنتا تھا جھگڑا ہوتا تھا اس کی بیوی نے کہا کہ ہم کو طلاق دے دو تب شوہر نے کہا کہ تمہارے باپ کے ذمہ جو روپیہ باقی ہے [illegible] تب طلاق دوں گا تب [illegible] چپ ہو گئی پھر کہا اچھا طلاق دو، شوہر نے کہا کہ روپیہ لے آؤ تب طلاق دیا۔

طلاق دیا، طلاق دیا، بکر کی مرتبہ کہا، طلاق دیا، فقط۔ شوہر کے مکان سے عمر کے مکان یعنی ناکح کے درمیان صرف ایک دیوار قد آدم ڈیڑھ فٹ چوڑی ہے اور یہ اپنے آنکھ سے سنا بیان کرتا ہے اور جو خالد گواہ ہے بیان بیان کرتا ہے کہ میں شوہر کے مکان پر موجود تھا میرے روبرو میاں بیوی کے درمیان جھگڑا ہوتا تھا عورت نے کہا ہم کو طلاق دے دو میاں نے کہا جو تمہارے باپ کے ذمہ روپیہ باقی ہے دے دے تو طلاق دوں گا پھر عورت اپنے میاں کا کپڑا پھاڑنے لگی، تب میں چلا گیا، کیا صورت مذکورہ میں طلاق ہوئی یا نہیں؟

الجواب: شوہر اور عورت اور گواہ سب کے بیانات دیکھے، یہ بیانات اگر صحیح ہیں تو طلاق ثابت نہیں خود شوہر و زوجہ دونوں اپنے بیانوں میں طلاق کو شرط پر معلق ہونا بیان کرتے ہیں اور شرط کا ہونا کسی کا بیان نہیں، لہٰذا طلاق بھی واقع نہ ہوگی، گواہ اول مسمیٰ کے بیان میں اگرچہ طلاق کی شرط پر معلق نہیں مگر چونکہ وہ ایک ہی گواہ ہے اور شرعاً ایک گواہی [illegible] ہے، لہٰذا ایسے شخص کی شہادت کا اعتبار نہیں ہدایہ میں ہے [illegible] اور گواہ دوم سراج الدین نے بھی شرط کو نہیں ذکر کیا اگرچہ یہ مکان میں سے آواز سنا بیان کرتا ہے، شوہر اس کے سامنے موجود نہ تھا اور ایسی شہادت جس میں بغیر دیکھے سنا بیان کیا جاتا ہو نا مقبول ہے مگر صرف ایک صورت میں وہ یہ کہ گواہ مکان کے اندر جا کر دیکھ آیا ہو کہ ان دونوں کے سوا وہاں کوئی دوسرا نہیں ہے، پھر دروازہ پر بیٹھ گیا اور مکان کے اندر جانے کا کوئی راستہ نہیں تو اگرچہ کہنے والے کو نہیں دیکھا ہو مگر شہادت جائز ہے اس کے علاوہ باقی صورتوں میں شہادت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

گواہ سوم بھی شوہر کے سامنے نہ تھا، نیز اس کا بیان بھی طلاق کو [illegible] کرتا اور گواہ چہارم طلاق کو مشروط بتاتا ہے، لہٰذا اس کے بیان سے تو صریح طلاق ثابت ہرگز نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: از سرساوہ، حاجی [illegible] بخش [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم، کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید کا ایک [illegible]

نکاح کیا اور عمرو کی منکوحہ سابقہ کا نکاح ثانی بکر سے ہوا اور بکر کی منکوحہ اولیٰ کا نکاح ثانی خالد سے ہوا لہذا
ملاحظہ ہو کہ زید بکر نے اپنی بیویوں کو طلاق نہیں دی تھی، تفصیل یہ ہے کہ زید کی منکوحہ نے بسبب نااتفاقی کے
شوہر زید کو چھوڑ کر عمرو سے نکاح کر لیا یہ نکاح حنفی طریقہ سے ہوا [illegible] نکاح خواں قاضی
کے روبرو اتفاقی نہیں ہوا مگر عمرو اور اس کی منکوحہ جو زید کی بیوی ہے ان کے اقرار سے نکاح ثابت ہوا
تھا اور اب یہ دونوں نکاح کا انکار کرتے ہیں کہ ہم نے نکاح نہیں کیا، اور نکاح کی شہادت دینے والے کہتے
ہیں کہ نکاح ہو گیا ایک شاہد تو صاف صاف بیان دیتا ہے دوسرا صاف صاف بیان نہیں دیتا اس وجہ سے
کہ اس کو مخالف نے ڈرا دیا ہے کہ اگر تو گواہی دے گا تو سرکار میں تجھ پر مقدمہ دائر کیا جاوے گا۔

(دوسری صورت) بکر کی پہلی بیوی سے بھی موافقت نہیں تھی بکر کا ارادہ عمرو کی بیوی سے نکاح کرنے کا ہوا تو دو
شخص عمرو کے پاس بھیجا کہ کچھ روپے لے کر اپنی عورت کو طلاق دے دے لہذا اوشا صاحب سرکاری [illegible] طلاق
نامہ لکھا گیا اور وہ اوشا صاحب نے بکر کے پاس [illegible] کو دے دو اور یہ طلاق نامہ لے کر
[illegible] طلاق نامہ لے کر چلا گیا اب بکر کو خیال ہوا کہ عمرو نے طلاق دے دیا
ہے [illegible] مل کر عمرو کی بیوی سے بکر نے نکاح کر لیا اب یہ نکاح [illegible]
ہوا کہ بلا طلاق والی عورت سے نکاح کر لینے سے بکر کی پہلی بیوی منکوحہ مطلقہ ہو گئی [illegible] کہ عمرو نے
بلا طلاق والی عورت یعنی زید کی بیوی سے نکاح کیا، تو عمرو کی پہلی بیوی مطلقہ ہو گئی اور اس مطلقہ کو بعد عدت
اپنے نکاح میں لایا [illegible] بکر کی [illegible] اور بکر کے سسرال والوں نے بکر کی منکوحہ کا
نکاح خالد کے ساتھ کر دیا، اب اس مسئلہ کا کیا حکم ہے [illegible] صورت میں [illegible] اور ان کے شوہروں
پر کفر عاید ہوتا ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب: دوسرے کی منکوحہ سے نکاح نہیں ہو سکتا، باطل محض ہے، قال اللہ تعالیٰ والمحصنات
من النساء (الآیۃ) عمرو نے زید کی منکوحہ سے بلا طلاق نکاح کیا، یہ نکاح نہیں ہوا، اگرچہ گواہوں سے ثابت بھی
ہو [illegible] صورت میں کہ صرف ایک ہی گواہ ہے، البتہ اگر گواہوں سے ثابت ہو تو عمرو اور منکوحہ زید کو
سزا دی جا سکتی ہے اور وہ دونوں توبہ کریں، اور عمرو [illegible] جدا ہو [illegible] اور زید [illegible] تجدید نکاح

کر دیا مگر یہ نہیں ہو سکتا کہ زید عمرو کی زوجہ دوسرے سے نکاح کرے عمرو نے جو طلاق نامہ لکھا ہے اگر اس عبارت کو
تلفظ کیا ہے یعنی زبان سے طلاق دی ہے تو چونکہ مدخولہ نہیں ہے ایک طلاق بائنہ ہو گئی اور اگر بلا شرط طلاق دیدی تو
بے تو طلاق واقع ہو گئی اگر یہ صورت ہو تو زید عمرو کا نکاح صحیح ہے ورنہ وہ عورت بدستور عمرو کی عورت ہے
اور طلاق نامہ لکھنا زید عمرو بکر کے ساتھ باطل محض ہے مگر دوسرے نکاح کرنے کی صورت میں تجدید نکاح کا حکم
دیا جائے گا مگر یہ نہیں ہو سکتا کہ اس کا نکاح دوسرے سے کر دیا جائے جب تک اس نکاح کو جائز نہ سمجھے اور اگر
اس نے دوسرے کی منکوحہ سے نکاح کو جائز سمجھا ہو تو کفر ہے اور ایسی صورت میں دوسرے سے
نکاح ہو سکتا ہے کہ وہ مرتد ہو جائے گا اور اس کا نکاح باطل ہو جائے گا اگر بظاہر وہ نکاح کو جائز کہتا ہو اس
نکاح کو جائز نہیں کہتے ہو گئے لہٰذا صورت مستفسرہ میں اگر نشہ اور کی مدد کرنے والا ہو تو تجدید نکاح کا حکم ہے
اور سب حق مہر ادا کرنا صاحب کو مسلمانوں پر لازم ہے عقد کر دینا اور ان سے میل جول سلام کلام سب ترک
کر دیں فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: [illegible] زید [illegible] مقام [illegible] وغیرہ [illegible] مسماۃ [illegible] حافظ مولوی [illegible]
کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین کہ زید کی زوجہ سے خطبہ میں آیا اور ایک [illegible] ہندہ پر تجدید
شرعی نکاح کر کے [illegible] کی [illegible] میری [illegible] ہو گی [illegible] میں بیان ہے [illegible] اجازت نہ
دوں اپنے میکے رہنا ہوگا اگر میرے حکم کی نافرمانی کی تو اس پر [illegible] ہندہ پر [illegible] طلاق
جس وقت [illegible] زید کے مکان پر پہنچا اور ہندہ [illegible] ہندہ [illegible] اور اپنے بھائی [illegible]
کہا کہ میرا [illegible] زید کی طرف سے یہ خط آیا ہے کہ [illegible] ہندہ کا بھائی [illegible]
ہو جب تک [illegible] خط زید کی طرف سے نہ آئے [illegible]
کو [illegible] خط زید کے نام [illegible] صاحب [illegible] ہندہ پر [illegible]
سخت اور [illegible] اپنے قول کی تردید [illegible] خط

[illegible] اگر [illegible] طلاق [illegible] نکاح [illegible]
کرا دینا درست ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

زید کو ملا، زید نے اس کو پڑھ کر اس کے جواب میں ایک تحریر کیا جو نمبر ۲ سے ظاہر ہے، دوسرا خط زید کا اپنے سالے کے نام ساتھ اجازت کے ہے اور جو کچھ آپ نے لکھا درست ہے، لیکن زید قید اس کو اس واسطے تحریر کیا تا کہ دو ہفتہ تک اور ابھی گندہ خستہ حالت سے درگذر رہے، لہذا میں ایک خط اپنے مکان پر لکھ رہا ہوں، اور اپنی اس قید میں تخفیف کئے دے رہا ہوں، ساتھ اجازت کے اگر میری اہلیہ ہندہ مہینہ پندرہ روز میں اپنے میکہ جانا چاہے تو گھنٹہ دو گھنٹہ یا دن کو بے ذرا مجبوری میں جا سکے اور شب کو چلی آئے، اس کو اجازت میری طرف سے ہے، تم بھی دیدینا یا تمہارا کا اجازت بھی عین میری اجازت ہے۔ یہ مضمون لکھ کر زید نے اپنے بھائی عمرو کے پاس روانہ کر دیا، جب یہ خط زید کا عمرو کو ملا ہندہ کو اس کی اطلاع ہوئی کہ زید کی طرف سے اتنی اجازت ہوئی ہے، ہندہ کو یہ اجازت سن کر اطمینان ہوا، اتفاق سے ہفتہ عشرہ کے بعد زید کا بھائی عمرو بھی سفر میں چلا گیا اور گھر میں بھائیوں سے یہ کہہ گیا کہ ہندہ اگر بموجب بھائی زید کے لکھنے کے پندرہ روز مہینہ بھر اپنے میکہ جانا چاہے تو جانے دینا، لہذا زید کے کہنے کے بموجب یعنی دو تین ہفتہ کے بعد زید کے گھر والوں سے ناراضی صدمہ پیدا ہو گئی اور ہندہ علی الصباح اپنے میکہ چلی گئی، اور شب کو ہمراہ اپنی والدہ کے زید کے مکان پر آئی لیکن رات کچھ زائد جا چکی تھی اور زید کے مکان کا دروازہ بند ہو چکا تھا، ہندہ اور ہندہ کی والدہ نے بہت کچھ کوشش کی لیکن دروازہ کھلا اور نہ اندر سے کوئی جواب ملا، واللہ اعلم، ہندہ کے آنے کی خبر زید کے مکان والوں کو ملی یا نہ ملی، لیکن جب ہندہ مجبور ہوئی دروازہ کھولنے سے تو ماں کے ہمراہ پھر اپنے میکہ لوٹ آئی چونکہ زید کے مکان سے ہندہ کی ماں کا مکان بھی بالکل قریب ہے، اب دوسری شب پھر ہندہ اپنی ماں کے ہمراہ زید کے مکان پر آئی لیکن زید کے عزیزوں نے زید کے مکان پر قفل چڑھا دیا اور کہا، جو شرط زید نے رکھا تھا وہ رات اور دن گذر جانے سے جاتی رہی یعنی تجھے طلاق پڑ گئی، لہذا ہم لوگ مکان کھول نہیں سکتے، ہندہ اور ہندہ کی ماں نے اول روز نے کیا اور دروازہ کھولنے کو بتلایا لیکن کسی نے بات نہ سنی اور کہا یہ بغیر زید کے حکم کے قفل نہ کھلے گا، لہذا اس روز بھی دونوں ماں بیٹی لوٹ کر چلی آئیں، اور اس کی خبر زید کو پہونچی، زید مکان پہونچ کر اس معاملہ کی تحقیق شروع کی تو ہندہ اور ہندہ کی ماں کا یہ حلفیہ بیان ہوا کہ ہم لوگ بموجب شرط کے مکان پر گئے لیکن دروازہ بند تھا مجبور ہو کر لوٹ آئے۔ لہذا التماس ہے کہ براہ کرم اس مسئلہ کو بحوالہ قرآن و حدیث بیان فرمایا جائے کہ ہندہ زید پر حلال ہے یا حرام۔

الجواب: صورت مذکورہ میں شوہر نے تین طلاق کو اس پر معلق کیا ہے کہ عورت بوقت عدم موجودگی شوہر میکے جائے یا بغیر اجازت جائے اور شوہر نے چونکہ اجازت دیدی لہذا وہ تعلیق ختم ہو گئی رہی یہ بات کہ شوہر نے اجازت میں یہ قید لگائی ہے کہ مہینہ یا پندرہ روز میں اتنی دیر کے لئے جائے اتنی زیادہ جائے گی جب بھی طلاق واقع نہ ہوگی کہ جب جانے کی اجازت ہو گئی تو تعلیق کا حکم ختم ہو چکا کہ اس تعلیق میں نہ عموم تھا نہ یہ کہ متعدد بار کے لئے اجازت ہو اس کے علاوہ جانے میں طلاق ہے یہ اجازت میں ایک جدید قید ہے جس کا نتیجہ صرف اتنا ہوگا کہ اس سے زیادہ جانا عورت کو ناجائز ہوگا جب کہ ہفتہ میں ایک بار سے زیادہ جانے یا دن کے علاوہ رات بھی وہیں گزارے مگر اس سے طلاق واقع نہ ہوگی کہ وقوع طلاق کی شرط نہ پائی گئی بلکہ وہ تعلیق اب باقی بھی نہ رہی نیز اگر تعلیق باقی بھی ہوتی جب بھی صورت مستفسرہ میں طلاق نہ پڑتی کہ طلاق کو بغیر اجازت جانے پر معلق کیا تھا اور عورت کا جانا اجازت کے موافق ہوا وہاں ایک دو دن رہنے پر طلاق کو معلق نہیں کیا ہے لہذا جب کہ جانا اجازت سے ہوا اور جب تحریر زوج وقت معینہ کے اندر مکان شوہر میں داخل نہ ہوگی تو وقوع طلاق کی شرط کہ بغیر اجازت جانا تھی نہ پائی گئی پس صورت مذکورہ میں طلاق واقع نہ ہوگی واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: مرسلہ مولانا مولوی غلام محی الدین جیلانی صاحب صدر مدرس مدرسہ عربیہ اسلامیہ [illegible]

میرٹھ

(۱) ایک شخص کی دو بیویاں ہیں ان میں سے ایک نے شوہر کو پینے کے واسطے پانی دیا شوہر نے پانی کا پیالہ اٹھایا بچھونے چارپائی کے نیچے تھا سانپ یا کوئی شے ہے کہ اگر جس نے پانی دیا ہے اس کو طلاق اب دونوں عورتیں پانی دینے سے انکار کرتی ہیں تو طلاق کس پر واقع ہوگی اور ایسی تعلیق ہے یا نہیں بصورت تعلیق حضرات کرام نے تحریر فرمایا ہے کہ شرط کا مدعدوم فی الحال ہونا اور ممکن ہے زمانہ آئندہ میں پائی جا سکے اور اس صورت میں شرط ماضی گزشتہ میں موجود ہو چکی ہے۔

(۲) اگر کسی شخص نے اپنی دو بیویوں میں ہر ایک کو ایک ساتھ دو پٹہ بنایا ایک نے اپنا کھو دیا شوہر نے کہا جس نے اپنا دوپٹہ کھو دیا اس پر طلاق۔ اور ہر ایک انکار کرتی رہی اس صورت میں کیا حکم ہے

الجواب: اگر شوہر کو معلوم ہے کہ فلاں عورت نے پانی رکھا تھا یا فلاں نے دوپٹہ گم کیا ہے جب تو

ظاہر ہے کہ ایک کو طلاق ہے اس کے انکار کرنے کا کوئی اعتبار نہیں اور اگر شوہر کو کچھ معلوم نہیں ہے تو خود احتیاطاً کر گزرے ورنہ اگر یہ معلوم ہے کہ انہیں دونوں میں سے ایک نے بالیقین کہا ہے اس صورت میں حکم یہ ہے کہ جب تک دونوں میں سے ایک کو متعین نہ کرے اور اشتباہ وانتداد ہے کسی سے قربت نہیں کر سکتا اگر وہ طلاق بائن یا عدت گزر چکی ہو اگر رجعی ہے تو دونوں سے رجعت کرے۔ اور اگر بائن یا عدت گزر چکی ہے تو دونوں سے نکاح کرے اور خلط ہو تو بالکل قربت نہیں کر سکتا جب تک تحلیل دونوں بات نہ ہو ہر ایک کو ایک ایک طلاق دیکر تاکہ وہ دوسرے سے نکاح کر سکے پھر اگر وہ طلاق دیدے اور عدت گزر جائے تو شوہر ان سے نکاح کر سکتا ہے۔ اگر شوہر نے کوئی ایسا فعل کیا جس سے ایک کا مطلقہ ہونا متعین ہو جائے تو اسی پر طلاق کا حکم ہوگا۔ عالمگیری میں ہے [illegible]

وطنیں قبل الحیض جماع کا فی ہے انتہی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: از مرسلہ محمد یوسف عبدالغفور ماسٹر مالیگاؤں محلہ اسلام پورہ، ۲۰ ربیع الاول ۱۳۴۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید و بندہ کے درمیان کچھ تنازع تھا اس بنا پر پنچوں نے اقرارنامہ پر یہ لکھایا کہ اگر اب اپنی بیوی کو چھوڑ کر کسی شہر جاؤ گے تو تمہاری بیوی پر طلاق، زید نے مجبوراً تسلیم کر دیا اور دو گواہوں کے سامنے اپنی بیوی سے راضی و خوشی مشورہ لے کر کسی دوسرے شہر چلا گیا، تو اس صورت میں طلاق ہوتی ہے یا نہیں، اس کا جواب بحوالہ کتب شرعیہ عنایت فرمایئے؟

الجواب: ظاہر یہی ہے کہ مجبوری سے مراد عرفی مجبوری ہے، نہ کہ اکراہ شرعی، لہٰذا صورت مستفسرہ میں طلاق واقع ہو گئی کہ وقوع طلاق کو دوسرے شہر میں جانے پر معلق کیا تھا اس میں رضامندی یا ناراضی کی قید بھی نہیں، مگر طلاق نامہ میں اتنا ہی ہے کہ لفظ طلاق تین مرتبہ ہے اور نہ تین کا عدد ہے تو ایک طلاق رجعی واقع ہو گی کہ اندرون عدت شوہر رجعت کر سکتا ہے، اس میں حلالہ کی حاجت نہ ہو گی اور اگر تین طلاقیں ہیں تو بغیر حلالہ نکاح نہیں کر سکتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: از مبارک پور ضلع اعظم گڑھ مدرسہ اشرفیہ مرسلہ عبدالغفار متعلم مدرسہ، ۱۷ جمادی الآخر ۱۳۵۰ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام و مفتیان عظام کہ زید نے اپنی زوجہ کو طلاق مغلظہ دیا اور کہا کہ میں اگر اپنی زوجہ کو اس کے میکے سے جو کر لاؤں یا بلاؤں تو اس کو طلاق ہے، اس کو طلاق بائن ہے، اس کو طلاق بائن ہے تو اس صورت میں اگر زید نے کسی دوسرے شخص کے ذریعہ سے بلایا تو طلاق واقع ہو گی یا نہیں، اور اگر خود بلایا تو کون سی طلاق ہو گی، اور اس کے بعد اگر زید رکھنا چاہے تو بغیر حلالہ کے رکھ سکتا ہے یا نہیں، بینوا توجروا۔

الجواب: صورت مذکورہ میں تین طلاقیں واقع ہو گئیں کیونکہ شرط متحقق ہو گئی کہ اس نے آدمی بھیج کر بلایا، اور تیسری طلاق اگرچہ بائن کے بعد بائن ہے، مگر چونکہ یہاں لفظ طلاق بھی مذکور ہے، لہٰذا وجود شرط کی صورت میں یہ طلاق بھی واقع ہو گی، کیونکہ لفظ صریح موجود ہے، اگر بائن کو لغو بھی کیا جائے تو صریح کو طلاق ہو گی اور اس سے بھی طلاق پڑے گی۔ درمختار میں ہے، ... [illegible]

ملہ: اس صورت میں اگر عورت خود آ جائے تو طلاق واقع نہ ہو گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

[illegible]

[illegible] کے لئے صورت مسئولہ میں طلاق نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

مسئلہ: مستفتی حاجی عبدالرحمٰن صاحب

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید کی بیوی [illegible] یہاں ایک عورت کے لئے [illegible] ہمارے گھر والے [illegible] اپنے [illegible] جو [illegible] زید کی والدہ نے کچھ اعتراض کر کے [illegible] لے جاؤں [illegible] طلاق [illegible] اپنے باپ کے ساتھ دوسرے کے سامنے جائے تو تین طلاق [illegible] اپنے [illegible] دوسرے کے گھر جائے تو تین طلاق [illegible] شریعت کا کیا [illegible]

[illegible] بینوا توجروا۔

الجواب: [illegible] طلاق [illegible]

[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم

[illegible]

[illegible]

مسئلہ [illegible]

[illegible]

الجواب [illegible]

[illegible]

مسئلہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ہمارا وعدہ ہے کہ رخصتی کا نام لیا تو سمجھا جائے گا نکاح ٹوٹ جائے گا اور طلاق ہو گئی تو جب تک خداوند کریم مجھے مکان بنانے کی توفیق عطا فرمائے تب تک میرے زید کے مکان کو اپنا مکان سمجھ کر رہائش کرنے کے لئے چند روز تک میں کہیں رہنا مگر مکان پر آتے جاتے رہنا عمرو نے مذکورہ وعدہ کا اقرار دو لوگوں کے سامنے کیا بلکہ تحریر لکھنے پر آمادہ ہو گیا لیکن گواہوں نے کہا کہ کوئی ضرورت نہیں زبانی اقرار کافی ہے جب منگنی کی بات زید کے مکان پر آئی تو زید کی دختر نے وعدہ ہر چیز علاوہ وقت کے ... ایک شلوار ... دکھائی گئی ... کا کھانا کھلایا اور مجلس کے تمام لوگوں نے سنا اور کہنے لگے کہ وعدہ ہر بات مکان مذکور کا بات ہے ... عمرو نے کہا مجھے سب قبول ہے اور کچھ لوگ اس بات کو کہا بھا کر رہیں ہر ایک مکان ... کر قبول کر لیا ... ہونے کے بعد ... عمرو کو کبھی زید کے گھر آنا جانا ہوا ... منکوحہ سے نسبت ہی کیا ... کہ ... بلکہ گیا بعد کے ... وہاں ... وقت ... ہو گیا تب سے لڑکی سے کوئی نسبت نہیں ہے عمرو اپنے وعدہ کے خلاف مکان دو جا کر رخصتی کے لئے تقاضا کرتا رہتا ہے جو صراحتاً ... یا رخصتی کا ذکر کرنے کی خبر دے کر زید کو بدنام کرتا ہے فوری ... میں ... اور زید کی دختر کے نام ... بھیجا ہے ... زید اور ... کے نام ... تھا ... وعدہ سال ... کر ہو گی مگر عمرو نے لڑکی کے ... کوئی خیال نہیں کیا۔ کہتے رہتے ہیں کہ خرچہ ... زید کو ڈر ہے کہ جب وعدہ نکاح ... رخصت کرنے سے ... اور تم خود ... گرفتار رہیں گا، عذاب ... کا مستحق ہوں گا کتب ... وغیرہ سے بیان فرمائیں؟

فی المجلس طلاق ہوئی یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب: یہ عبارت سوال سے بظاہر یہ ہے کہ عمرو نے مطالبہ رخصت پر اس صورت کی طلاق کو معلق کیا ہے جس سے ایک صورت نہیں ہوا ہے کیونکہ نکاح جو منعقد ہو چکا ہے اگر صورت یہ ہے جو عبارت سوال سے سمجھ میں آتی ہے تو طلاق واقع ہو گی کہ غیر منکوحہ کو طلاق نہیں دی جا سکتی۔ نہ اس کی طلاق کو نکاح یا ملک کے سوا کسی اور شرط پر معلق کیا جا سکتا ہے۔ جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔ ولا تصح اضافة الطلاق الا ان یکون الحالف مالکا ... او یضیفہ الی ملک ... او الی سبب الملک ... فاللّٰہ تعالیٰ اعلم۔

واللّٰہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: مسئولہ جناب یار علی صاحب دارثی قصبہ بسڈیلہ اول ضلع بستی۔

حضرت صدر الشریعہ جناب مولانا محمد امجد علی صاحب دام اقبالہ سلام مسنون کے بعد گذارش ہے کہ زید جاہل تھا کچھ پڑھا نہیں جانتا تھا لوگوں کے سامنے اپنی زبان سے یہ اقرار کیا تھا کہ اگر میں ۱۱ر اگست کو پینتالیس روپیہ نہ دوں تو ہندہ کو یعنی میری بیوی کو طلاق بائن ہے لیکن لوگوں نے کہا کہ اقرار نامہ لکھوایا جائے جس سے کہ آئندہ زید کسی قسم کا عذر و انکار نہ کر سکے لہذا جن صاحب نے اقرار نامہ لکھا تو یوں لکھ دیا کہ اگر میں تاریخ معینہ پر روپیہ نہ دوں تو طلاق بائن تصور فرمایا جائے اب دریافت یہ امر ہے کہ زید نے روپیہ نہیں دیا اور عرصہ پانچ یا چھ ماہ کا ہو گیا اب ہندہ دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں اور طلاق واقع ہوئی یا نہیں بینوا توجروا۔

الجواب: اگر واقعہ یہی ہو جو اس سوال میں بیان کیا گیا ہے کہ شوہر ہندہ نے زبان سے یہ کہا تھا کہ طلاق بائن ہے مگر لکھنے والے نے اپنی طرف سے یہ لفظ لکھ دیا کہ طلاق بائن تصور فرمایا جائے کہ ہندہ پر شرط پائے جانے کی صورت میں یعنی اس تاریخ مذکورہ پر روپیہ نہ دینے کی صورت میں ایک طلاق بائن واقع ہو گئی اور عدت پوری ہونے پر ہندہ دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

طلاق مریض کا بیان

مسئلہ: مسئولہ عبد المتین ساکن موضع پکلہ ڈاکخانہ پاٹن ضلع پورنیہ، ۱۸ر محرم الحرام ۱۳۶۸ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید نے بحالت نزع ایک گواہ کے سامنے اپنی بیوی منکوحہ کو دو مرتبہ کہا تم کو طلاق دیتے ہیں اور ایک مرتبہ کہا کہ آج سے تم ہم سے چھٹکارا ہو گئی یا تم کو طلاق دیتے ہیں ہمارے دل میں تھا ہو گیا از روئے شرع طلاق ہوئی یا نہیں۔

الجواب: اگر زید ہوش میں تھا اور ان الفاظ سے اس کی زوجہ پر تین طلاقیں واقع ہو گئیں اگرچہ اس کی حالت نزع کی تھی مگر یہ عورت زید کے ترکہ میں سے اپنا حصہ شرعی پائے گی میراث سے محروم نہیں ہو گی کہ مرض الموت میں طلاق کا یہی حکم ہے۔ کذا فی عامۃ کتب الفقہ۔ یہ حکم وقوع طلاق کا ہے کہ اگر واقع میں اس نے اس حالت میں طلاق دی ہے تو طلاق واقع ہو جائے گی رہا اس کے طلاق دینے کا ثبوت تو اگر عورت

اس کے طلاق دینے کی منکر ہے تو فقط ایک گواہ سے طلاق ثابت نہیں ہوگی ثبوت کے لئے دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں درکار ہیں۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

رجعت کا بیان

مسئلہ: مسئولہ نبی بخش از جیل بھیت، ١٠ ذیقعدہ ١٣٣١ھ۔

میاں بیوی میں جھگڑا ہو رہا تھا اور جھگڑا ہونے پر ایک دوسرا شخص بیٹھا ہوا تھا تب لڑکے نے اٹھ کر دو مرتبہ طلاق دی اور مار کر بھی مارا مگر دوسرا شخص کہتا تھا کہ میں نے نہیں سنا کہ طلاق دی، یہ طلاق ہوئی یا نہیں؟

الجواب: جب وہ شخص خود طلاق دینے کا اقرار کرتا ہے تو صورت مستفسرہ میں دو رجعی طلاقیں واقع ہوگئیں۔ دوسرے شخص نے سنا ہو یا نہ سنا ہو کہ وقوع طلاق کے لئے دوسرے کا سننا شرط نہیں۔ اب اگر شوہر اسے رکھنا چاہتا ہے تو رجعت کرلے، وہ بدستور اس کی زوجہ ہے۔ اگر عدت پوری کا نہ ہوئی ہو تو فقط اتنا کہہ لینا کہ میں نے اپنی عورت سماۃ فلاں کو واپس لیا، رجعت کے لئے کافی ہے۔ یا چاہے تو جدید نکاح کرلے اور حلالہ کی اس صورت میں کچھ حاجت نہیں۔ مگر یہ واضح رہے کہ اب آئندہ اگر ایک طلاق دے گا تو مغلظہ ہو جائے گی۔ بے حلالہ اس کے نکاح میں نہ آسکے گی اور اس شخص نے ماں کو مارا یہ بہت برا کیا، تو بہ کرے اور ماں سے معافی مانگے اللہ عزوجل فرماتا ہے: ولا تقل لھما اف ولا تنھرھما، ماں باپ کو اف کہنے اور جھڑکنے تک کی ممانعت آئی نہ کہ مارنا۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

مسئلہ: مرسلہ ارشاد علی محلہ ملوک پور بریلی، ٢٠ صفر المظفر ١٣٣٢ھ۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید نے اپنی زوجہ کو ان لوگوں کے روبرو آنے سے منع کیا تھا جن سے شرعاً پردہ کا حکم ہے جب وہ باز نہ آئی تو زید نے یہ جملہ کہا کہ اگر فلاں فلاں شخص کے سامنے آوگی تو میری طرف سے تجھ کو طلاق ہے۔ اب جب کہ وہ عورت ان لوگوں کے سامنے آتی ہے اور پردہ کا کچھ لحاظ نہ کیا، اس صورت میں وہ عقد میں رہی یا نہیں، جب زید کو معلوم ہوا کہ ان لوگوں

کے سامنے آئی اس وقت ایک خط جس کا مضمون علاوہ شکوہ و شکایت کے عورت کو روانہ کیا، جس نے پردہ کرکے لوگوں کو کہا تھا لہٰذا تم نے خود اپنے واسطے بھی اچھا کیا جو تم نے میرے کہنے پر عمل نہ کیا اور ان لوگوں کے سامنے مجھ کو ذلیل کر لیا ایک اب تم میرے حق میں مر گئیں، مگر یہ کہ عورت حاملہ بھی ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب :۔ ایک طلاق رجعی واقع ہوگئی کہ اندرون عدت رجعت کر سکتا ہے اور اگر رجعت نہ کرے گا تو بعد عدت یعنی وضع حمل رجعت نہ ہو سکے گی ہاں عقد جدید ہو سکتا ہے، اور حلالہ کی حاجت نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ :۔ مسئولہ ولایت حسین محلہ بہاری پور بریلی، ۲ ربیع الاول ۱۳۳۱ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو گھر میں بہت مارا اور مار کر دروازہ پر کھڑا ہو گیا، تین شخص کھڑے ہوئے تھے کیا اس اثر رہے تھے، وہ لوگ بھی ہوتی اور شاید منظور تھے۔ ان کے سامنے اس شخص نے کہا میں اپنی بیوی کو طلاق دیتا ہوں، غصہ کی حالت میں طلاق دی۔ اور دو تین مرتبہ کہا، جب ہم نے ان لوگوں سے تصدیق کی تو کسی نے کہا ایک مرتبہ کسی نے کہا دو مرتبہ اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب :۔ اگر ایک مرتبہ کہا تو ایک طلاق ہوئی، دو مرتبہ کہا تو دو طلاقیں ہوئیں، مگر عدت کے اندر رجعت کر سکتا ہے یعنی اتنا کہہ دے کہ میں نے تیرا سے واپس لیا۔ نکاح جدید کی بھی ضرورت نہیں۔ البتہ عدت گذر جانے کے بعد دوبارہ نکاح کرنا ہوگا، مگر حلالہ کی حاجت نہ پڑے گی اور یہ خطرہ رہے گا کہ آئندہ جب بھی اس کو طلاق دے گا تو تین طلاقیں کا اختیار نہ ہوگا جو باقی رہ گئی اسی سے مغلظہ ہو جائے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ :۔ مرسلہ محمد نذیر حسین صاحب ہیڈ مولوی، اے بی ایچ ای ، ہنیٹی شو شن مالدہ بنگال، ۱۰ ربیع الآخر ۱۳۴۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید نے اپنی منکوحہ مسماۃ زینب کو بتاریخ ۱۹ اگہن ۱۳۳۲ ھ بنگلہ ایک طلاق رکھا اور بتاریخ ۲۸ طلاق مذکورہ کی رجعت کر لی بعدہ بتاریخ تین ماہ کے میں ایک طلاق دی اور اس طلاق کی بھی تاریخ رہا و ہمگن رجعت ہوئی، طلاق اور رجعت کی تحریر و شواہد بھی موجود ہیں۔ ایسے طلاق سے زید نے ہرگز نہ منتظر اور نہ تصور کی نیت کی نہ زینب کی ایذا رسانی منظور تھی بلکہ

کسی خاص مصلحت سے وہ ایسا کرنے پر مجبور ہوا لہذا دریں صورت مسماۃ زینب زید کے نکاح میں باقی ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب: پہلی اور دوسری طلاق کے بعد رجعت جائز تھی جب کہ طلاق رجعی ہو۔ قال اللہ تعالیٰ الطلاق مرتان فامساک بمعروف او تسریح باحسان۔ اور اب اگر تیسری طلاق دے گا تو یہ مغلظہ ہوگی اور رجعت نہیں ہو سکے گی بغیر حلالہ زید کے نکاح میں نہیں آسکتی۔ قال اللہ تعالیٰ فان طلقہا فلا تحل لہ من بعد حتی تنکح زوجا غیرہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: مسئولہ مولوی ابوالحسن متعلم مدرسہ اہل سنت بریلی ۱۴ جمادی الاولیٰ ۱۳۴۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید نے اپنی منکوحہ کو ایک مجلس میں دو مرتبہ طلاق دی اور ایک ماہ کے بعد رجعت ہوگئی اب زید نے نکاح کر لیا ہے ایسی صورت میں کیا حکم ہے اور طلاق بھی غصہ سے دی تھی؟ بینوا توجروا۔

الجواب: اگر واقع میں دو ہی طلاقیں دی تھیں تو رجعت صحیح ہے، عدت کے اندر فقط اتنا کہہ لینا کہ میں نے اسے واپس لیا یا رجعت کر لی کافی تھا، جدید نکاح کی بھی حاجت نہ تھی، ہاں عدت پوری ہونے کے بعد بغیر نکاح اس کی زوجیت میں نہ آتی۔ قال اللہ تعالیٰ الطلاق مرتان فامساک بمعروف او تسریح باحسان۔ ہاں یہ بات البتہ ضرور قابل لحاظ ہے کہ اب جب کبھی ایک طلاق دے گا تو مغلظہ ہو جائے گی، مغلظہ ہونے کے لئے تین کی حاجت نہیں کہ دو ہو چکیں، اب شوہر کے اختیار میں صرف ایک ہی طلاق باقی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: از سانبھر لیک راجپوتانہ علاقہ جے پور محلہ ... بتوسط جناب شیخ نور احمد صاحب ٹھیکیدار

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ ما قولکم رحمکم اللہ فی ہذہ المسئلۃ کہ زید اپنی زوجہ ہندہ کو یہ تہمت زنا لگاتا ہے کہ تیرا فلاں امین کے ساتھ ... ہے اگر تجھ کو گھر میں رکھوں اور نہ نکالوں تو جیسے اپنی ماں بہن کو رکھوں اور ہندہ کو اپنے میکے بھیج دیتا ہے ایک ہفتہ بعد زید جب خالد سے ملتا ہے تو مذکورہ بالا لفظوں کا اعادہ کرتے ہوئے مفصل وار بیان کرتا ہے، خالد نے کہا کہ تم نے غصہ میں ایسا کہا ہوگا دھمکانے کے لئے یا کسی نیت سے کہہ دیا ہوگا تم نے تو کیا اپنی آنکھ سے دیکھا تھا، ناحق الزام لگاتے ہو کہ ...

بامعلوم ہوا کہ جب بالخصوص اپنی بیوی پر ظاہر کیے یہ الفاظ بھی کہا جاتا ہے کہ زید جو بتا کہتا ہے کہ میں نے خود
ہندہ سے دریافت کیا تھا اور اس نے ارتکاب زنا کا اعتراف کیا کہ تم برتنے کہ میں یکایک بول وہ حقیقی وقاص
تھا اور جس تنہا مجبور تھی وہ فوراً مکان میں گھس آئے میرے ملازم نے مجھ ہندہ کے بیان کی تائید کی اس
طرح تحقیق وتصدیق ہو جانے پر میں نے کہا تھا، اور میری غیرت اس کی متقاضی نہیں کہ میں اب بھی ہندہ کو
بحیثیت بیوی رکھوں، میری نیت طلاق کی تھی اور صراحۃً نیت طلاق ہی کیا تھا مگر اب تحقیق سے کہ وہ
معافی نامہ بھی ہندہ کے دستخط وجود کوشش کے بعد موجود ہے میں چاہتا ہوں کہ ایک دفعہ صلح کر کے میں ہندہ کو
اپنے مکان میں لے جاؤں اور پھر کسی حیلے سے ہم معاف کر کے نکال دوں۔ مگر چھ سال بعد زید ہندہ کو داخل زوجیت
ماقر عدالت کر دیتا ہے حالانکہ اس دوران میں زید نے زوجیت کی درخواست بھی دی تھی۔ لہٰذا ایسی صورت میں
ہندہ پر شرعاً طلاق واقع ہو گئی یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب: اگر زید نے یہ الفاظ کہ جو سوال میں مذکور ہیں بہ نیت طلاق کہے تو ایک طلاق
بائنہ واقع ہو گئی، بعد میں طلاق نہیں ہوئی جس کے اندر رجعت ہوتی ہے در مختار میں ہے
بعث ... ولا رجعۃ ... طالق بائنۃ او ... وقع ما نواہ
لانہ کنایۃ، رد المحتار میں ہے قال فی البحر ولا نوی بہ الطلاق ... فہم ... اس
صورت میں طلاق کی عزت نہیں مگر وہ دونوں باہم پھر نکاح کرنا چاہیں تو بغیر حلالہ نکاح کر سکتے ہیں کیونکہ
یہی طلاق واقع ہوئی ہے۔ بشرطیکہ اس سے پہلے اس نے ہندہ کو دو طلاقیں نہ دی ہوں۔ محمد کفایت اللہ غفرلہ،

مسئلہ: ... مولانا ... احمد صاحب ... ۔
۲۰ ربیع الثانی ۱۳۵۰ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اندریں مسئلہ کہ ایک شخص کسی اجنبیہ سے ناجائز تعلق
قائم کرتے ہوئے اپنی منکوحہ سے بے التفاتی اختیار کر لیتا ہے چند لوگ اس کو ٹوکتے ہیں اور اس کے مکان کے باہر
بیٹھ کر جاتے ہیں اور اسے سمجھاتے ہیں کہ تو اپنی عورت سے حسن سلوک رکھ ... تو وہ غضب

حاشیہ باب الطلاق ص ۵۰۹ ج ۲ ... -

ہو کر کہتا ہے کہ میری بیوی اس کو دے [illegible] کہ مجھ کو طلاق ہے اور اس کو دوسرا نکاح کر لے مجھ کو کچھ عذر نہیں یہ کہہ کر باہر نکل جاتا ہے اور دو سال تک نہ خرچ دیتا ہے نہ دوسرے کو دیکھتا ہے بعد دو سال کے بعد مطلقہ یعنی اپنی عورت کو [illegible] چلی گئی اپنے باپ کے گھر رہتا ہے اب سوال یہ ہے کہ کیا اس عورت پر طلاق واقع ہو گئی یا نہیں اگر واقع ہوئی تو کون سی طلاق واقع ہوئی اور دو سال تک جب اس شخص نے رجوع نہیں کیا تو وہ بائنہ ہو جائے گی اگر [illegible] میں اپنی عورت سے کہہ دے جس سے سب [illegible] مقصود [illegible] جیسا کہ صورت مذکورہ میں ایک طلاق واقع ہوئی ہے مطلقہ ہونے کی صورت میں دو سال تک [illegible] اس کی عدت [illegible] شمار ہو جائے گی یا دوبارہ دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے اور اس شخص کے متعلق کیا حکم ہے؟

الجواب: صورت مذکورہ میں ایک طلاق رجعی واقع ہو گئی کہ اگر عدت کے اندر شوہر رجوع نہ کرے تو وہ بائنہ ہو گئی اس کی عدت [illegible] عدت پوری ہو لے پھر اس کے نکاح سے خارج ہو جائے گی جس سے چاہے نکاح کر سکتی ہے اور مطلقہ کی عدت تین حیض ہے اور اگر اسے حیض نہ آتا ہو کہ سن ایاس کو پہنچ گئی ہو یا ابھی حیض آیا ہی نہ ہو تو عدت تین ماہ ہے [illegible] عدت کے اندر رجوع کر سکتا ہے بعد عدت رجعت کا اختیار نہیں البتہ عورت کی رضامندی سے اس سے نکاح کر سکتا ہے عورت چاہے تو [illegible] شوہر کے نکاح [illegible] دوسری جگہ [illegible] اور اگر شوہر نے رجعت نہیں کی [illegible] عدت پوری ہو چکی ہے تو دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: از مبارک پور ضلع اعظم گڑھ مرسلہ شیخ [illegible] صاحب [illegible]

۱۰ ذی قعدہ ۱۳۵۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ہندہ منکوحہ زید جو نہایت [illegible] اور جس کی [illegible] کی وجہ سے اس کے اور اس کے شوہر کے درمیان اکثر جھگڑا ہو جایا کرتا تھا [illegible] اپنے شوہر سے اس کی تندرستی و صحت کی حالت میں جھگڑا کرنے کے درمیان اپنے [illegible] دو حرف [illegible] شوہر زید [illegible] تین [illegible] طلاق [illegible]

ہوجانے کی وجہ سے ہندہ نے کہہ دیا کہ کیوں مارتے ہو میری آہ و فغاں نہیں جائے گی اور تمہارے مرنے پر تم پر کوئی رونے والا نہیں ملے گا۔ زید نے کہا کہ خیر اب تو میں نے تجھ کو چھوڑ ہی دیا ہے، اور طلاق دے دیا ہے، اور تو جا کر اپنے ... پھر ہندہ نے اپنا مہر طلب کیا، زید نے کہا میرے زیور تیرے پاس ہیں، ہندہ نے انکار کیا اور سامان مذکورہ لے کر اپنی لڑکی کے یہاں چلی گئی۔ اب سوال یہ ہے کہ صورت مذکورہ میں ہندہ پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟

الجواب: صورت مذکورہ میں عورت پر دو طلاقیں بائن واقع ہو گئیں، ایک پہلے الفاظ چھوڑ دیا ہے کہ یہ بھی ہمارے یہاں کے محاورہ میں صریح الفاظ طلاق سے ہے، اور اس سے بائن طلاق ہوتی ہے، فتاوی عالمگیری میں ہے: [illegible] اور دوسرا لفظ دیا، الفاظ کنایہ میں سے ہے اور اس سے بائن طلاق ہوتی ہے جب کہ طلاق کی نیت ہو، مگر صریح لفظ کے ساتھ جب اس کا استعمال ہو تو اس سے طلاق بائن ہوتی، فتاوی خیریہ میں ہے: سئل فی رجل [illegible] دوسرے اس لفظ سے کہا۔

[illegible]

میں نے تجھ کو طلاق دے دیا، اور اس کے بعد کے الفاظ تو میں نے تجھ کو چھوڑ دیا ہے اور طلاق دے دیا ہے بظاہر یہ الفاظ اخبار ہیں، اس سے دو تین طلاق کا حکم نہیں دیا جائے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: مرسلہ حافظ محمد ابراہیم صاحب، ذوالنگری والے مقام بیاور ضلع اجمیر ۲۶ شعبان المعظم [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اندریں باب رحمکم اللہ تعالیٰ کہ محمد عثمان نے اپنی سسرال پالی جا کر اپنی زوجہ مسماۃ مریم کو بوجہ تحکم والدہ غصہ میں آ کر ایک طلاق نامہ لکھ دیا جس کی نقل بعینہٖ ذیل عبارت ہے، ملاحظہ فرما کر بہت جلد جواب روانہ فرمائیں؟

نقل طلاق نامہ

میں کہ محمد عثمان ۔۔۔۔ جو کہ مسماۃ مریم ۔۔۔۔ جو عرصہ تین سال سے میرے عقد میں آئی تھی اب میں نے بحالت صحت نفس وثبات عقل مسماۃ مذکورہ کو بوجہ میرے حکم عدولی طلاق دی۔ اور جس قدر مہر تھا وہ مسماۃ مذکورہ کو دیا گیا لہٰذا مسماۃ مذکورہ کو اختیار ہے کہ جس کے ساتھ جب چاہے اپنا نکاح کرے، مجھ کو مسماۃ مذکورہ سے کچھ سروکار نہیں، اور نہ میں کسی اس واسطے یہ چند کلمہ بطور طلاق نامہ لکھ دیئے کہ سند رہے اور وقت ضرورت کام آئے۔

بقلم خود محمد عثمان۔

طلاق نامہ لکھ دینے کے چار روز بعد ہی محمد عثمان نے ایک نوٹس بیاور سے اپنی عورت مریم کو دے دیا کہ تم میری جائز عورت ہو میں نے جو تم کو غصہ میں آ کر لکھ دیا ہے کہ طلاق دی، میں اس طلاق کو واپس لے کر بذریعہ نوٹس ہذا رجعت کرتا ہوں، تم فوراً میرے مکان پر چلی آؤ۔ مگر مسماۃ مریم اپنے والدین کے ورغلانے سے یا اپنی خوشی سے کہتی ہے کہ میں اب اپنے شوہر سے رجعت نہیں چاہتی، کیا مسماۃ مریم کا یہ کہنا کہ رجعت نہیں چاہتی بعد نظر شرع شریف معتبر ہوگا۔ اور یہ رجعت بذریعہ نوٹس صحیح ہوئی یا نہیں، اور نوٹس دینے کے بعد مسماۃ مریم عدت گزار کر دوسری جگہ نکاح ثانی کر سکتی ہے یا نہیں؟ برائے حکم شرع عالی تحریر فرمائیں اور ہر فقرہ کا جواب مفصل عنایت فرمائیں بہت ہی ضروری ہے؟

[illegible]

الجواب :۔ طلاق نامہ کا پہلا لفظ طلاق دی ہے یہ صریح ہے اس سے ایک طلاق واقع ہو گی اور مرد عدت کے اندر رجعت کرسکتا ہے، دوسرا لفظ کہ جس سے چاہے نکاح کرے یہ کنایہ ہے اگر اس سے بھی طلاق کی نیت ہے تو بائن طلاق ہوگی اور اس صورت میں رجعت نہیں ہو سکتی اور اگر اس سے طلاق کی نیت نہیں کی ہے تو صرف وہی ایک طلاق ہوگی رجعی ہوگی، اور اس صورت میں رجعت اندرون عدت ہو سکتی ہے اور رجعت تحریر کے ذریعہ بھی ہو سکتی ہے بہتر ہے کہ دو گواہوں کے سامنے اگر رجعت کے الفاظ کہہ دیئے اگرچہ عورت وہاں موجود نہیں ہے جب بھی رجعت ہو جائے گی اور رجعت میں عورت کی رضامندی ضروری نہیں، بلکہ عورت انکار کرے جب بھی رجعت ہو جائے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ :۔ مسئولہ مولوی محمد صدیق صاحب خیر آبادی۔ از مایتھاؤں ... [illegible]

زید کی ساس نے زید کی بیوی لڑکی کو گھر لے جا کر چھوڑ دیا کچھ دیر کے بعد ساس نے کہا میری بچی کو چھوڑ دو زید نے اس وقت یہ کہا ... [illegible] ... باہر کیا ... [illegible] ... کہ ایک ... کہا زید نے ... [illegible] ... طلاق ہو جائے گی ... [illegible] ... مگر بوجہ پریشانی و تردد ات کا کیا جواب ہے؟

الجواب :۔ چھوڑ دینا بھی اردو زبان میں طلاق دینا ہے اور یہ لفظ صریح ہے ... [illegible] ... جب زید نے چھوڑ دیئے کہا تو ... [illegible] ... الفاظ سے طلاق واقع ہوتی ہے ... [illegible] ... اس کی مراد ... طلاق ... [illegible] ... دیانت کی بناء پر اگر اس کی مراد اس لفظ سے طلاق دینا ہے تو ایک طلاق رجعی واقع ہوگی اگر ... [illegible] ... اندرون عدت وطی وغیرہ کرلی یا کوئی لفظ رجعت کا استعمال کر لیا ہے تو رجعت ہو گئی ... [illegible] ... نکاح کرسکتا ہے ... [illegible] ... کی کوئی ضرورت نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

حلالہ کا بیان

مسئلہ: مرسلہ رمضانی [illegible] بریلی ۱۲ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید نے غصہ کی حالت میں اپنی عورت کو [illegible] تین بار طلاق دی عدت گزر جانے کے بعد بکر کے ساتھ مسمّاۃ مذکورہ کا عقد ہوا بکر نے باہم ایک شب گزارنے کے بعد دوسرے روز طلاق دے دی عدت گزار لینے کے بعد عورت مذکورہ کا عقد ثانی پھر زید کے ساتھ کیا گیا نکاح کے وقت بکر اور عورت نے علانیہ [illegible] اور برادری کے لوگوں کے سامنے اقرار کیا کہ باہم جماع ہوا جس کے چند مسلمان گواہ موجود ہیں اب طلاق کے [illegible] گزرنے کے بعد دو تین آدمی جو زید سے عداوت رکھتے ہیں کہتے ہیں کہ بکر میں اور اس عورت میں جماع نہیں ہوا اس لئے زید کا عقد [illegible] جائز نہیں ایسی حالت میں شریعت کا کیا حکم ہے۔ اور ان دو شخصوں کے واسطے کوئی شرعی سزا ہو سکتی ہے یا نہیں؟

الجواب: جب عورت اور بکر دونوں خود اقرار کرتے ہیں کہ باہم صحبت ہوئی تو نکاح زید جائز ہے [illegible] زید سے عداوت رکھنے والوں کی بات ہرگز قابل اعتبار نہیں کہ یہ امر ایسا نہیں کہ لوگوں کے سامنے ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: از ترائی ضلع ہوشنگ آباد مرسلہ حاجی عبد اللطیف [illegible] صاحب [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ [illegible] نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں اور عرصہ ڈیڑھ سال کے بعد پھر نکاح بلا حلالہ اس عورت سے کر لیا [illegible] اب شریعت کا کیا حکم ہے [illegible] اور اگر ناجائز ہے تو عورت مرد میں جدائی ہونی چاہئے یا [illegible] کوئی حرج نہیں اور ایسے شخص کو امام مقرر کر سکتے ہیں یا نہیں [illegible] مہربانی کر کے جلد جواب سے سرفراز فرمائیں اور جو نمازیں [illegible] امام کے پیچھے پڑھی گئی ہیں [illegible] دوبارہ پڑھنی چاہئیں یا نہیں [illegible] کر دو طلاق [illegible] دینے [illegible] دوسرے شوہر سے نکاح کرنے کے [illegible] اور کسی لوگ نکاح و طلاق [illegible] بطور گواہ وغیرہ موجود رہتے ہیں [illegible]

الجواب :- اگر دو معتبر گواہوں سے تین طلاق دینا ثابت ہو تو بغیر حلالہ اس کے نکاح میں نہیں آسکتی اور اگر گواہ نہ ہوں تو امام کے بیان کو غلط ماننے کی کوئی وجہ نہیں مگر یہ واضح رہے کہ اگر امام نے تین طلاقیں واقع میں دی ہیں تو گواہ نہ ہونے سے وہ عورت حلال نہ ہوگی، عند اللہ مواخذہ ہوگا، اور غلط بیانی عذاب آخرت سے بچا نہیں سکتا پھر اگر تین طلاقیں ثابت ہوں تو عورت شوہر پر حلالہ لازم، اور اس کو امامت سے معزول کرنا بھی ضروری اور جو نمازیں لاعلمی میں پڑھی ہیں، ان کے اعادہ کی حاجت نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ :- از شہر پٹنہ، مرسلہ جناب شمس العالم صاحب،

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ان مسائل میں کہ زید نے اپنی زوجہ (جو حاملہ بھی ہے) بوجہ تکرار کہا کہ زید نے اس کو چھ مہینے کے لئے طلاق دیا پھر اس کے بعد یہ کہا کہ زید نے تجھ کو ایک ہفتہ کے لئے طلاق دیا پھر اس کے بعد یہ کہا کہ زید نے تجھ کو طلاق قطعی دیا پس ان صورتوں میں طلاق ہو گئی یا نہیں، اگر ہو گئی تو کون سی؟

(۲) عمرو نے اپنی بیوی سے کہا کہ میں نے تجھ کو چھ مہینے کے لئے طلاق دیا، پھر کہا کہ قطع کیا، میں نے ایک ہفتہ کے واسطے پس اس صورت میں طلاق واقع ہوگی یا نہیں اگر ہوگی تو کون سی؟

الجواب :- بصورت مستفسرہ بالا میں تین طلاقیں واقع ہو گئیں، اب بغیر حلالہ شخص اس عورت سے نکاح نہیں کر سکتا، طلاق کسی زمانہ خاص کے لئے نہیں ہوتی بلکہ جو طلاق دی جاتی ہے وہ واقع ہو جاتی ہے ایسی قید کا کچھ اثر نہیں اور نہ حمل ہونا مانع وقوع طلاق ہے، درمختار میں ہے، الصریح یلحق الصریح ویلحق البائن بشرط العدة والبائن یلحق الصریح۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) ایک طلاق رجعی ہوئی اور دوسرا لفظ کہ قطع کیا، یہ طلاق کے الفاظ سے نہیں، اور اس سے یہ بھی نہیں معلوم ہوتا کہ کس چیز کو قطع کیا لہٰذا اس سے کوئی حکم نہیں دیا جا سکتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ :- مرسلہ یار علی صاحب وارثی از مہداول ضلع بستی ۷ محرم الحرام سنہ ۶۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید نے بحالت غصہ اپنی بیوی کو کہہ دیا کہ اے عمرو کی بیٹی رضیہ میں تجھے طلاق دیتا ہوں خدا بھی تجھے طلاق دے۔ اے عمرو کی لڑکی رضیہ میں تجھے طلاق دیتا ہوں خدا بھی تجھے طلاق دے۔ اے عمرو کی لڑکی تجھے طلاق دیتا ہوں خدا بھی تجھے طلاق دے۔ لہٰذا ایسے کہنے سے رضیہ پر طلاق پڑ گئی یا نہیں۔ اگر طلاق پڑ گئی ہو تو رضیہ کو رکھنے کیلئے کوئی صورت ہے یا نہیں کیونکہ زید اپنا یعنی مذکورہ بالا الفاظ کہنے کے بعد اب پھر رضیہ کو رکھنا چاہتا ہے کیونکہ رضیہ کے بطن سے زید کے دو بچے ہیں اور دونوں وہ چھوٹے ہیں اس لئے زید رضیہ کو پھر رکھنا چاہتا ہے حضور سے گزارش ہے کہ اگر رضیہ کو طلاق ہو گئی ہو تو زید رضیہ کو بغیر حلالہ کئے نہیں رکھ سکتا تو حلالہ کی صورت حضور نے بہار شریعت حصہ ہشتم ص ۲۹ میں تحریر فرمایا ہے کہ "اگر عورت مدخولہ ہے تو طلاق کی عدت پوری ہونے کے بعد عورت کسی اور سے نکاح صحیح کرے اور یہ شوہر ثانی اس عورت سے وطی بھی کرے اب اس شوہر ثانی کے طلاق یا موت کے بعد عدت پوری ہونے پر شوہر اول سے نکاح ہو سکتا ہے"۔ لہٰذا دریافت طلب یہ امر ہے کہ شوہر ثانی اس عورت سے وطی نہ کرے اور کچھ روز کے بعد عورت کو طلاق دیدے پھر عدت پوری ہونے پر شوہر اول نکاح کرے ایسا کرنا جائز ہے یا نہیں ہر باتوں کا جواب مفصل تحریر فرمائیے گا اور حوالہ عربی میں ہو تو اردو میں ترجمہ بھی لکھ دیجئے گا۔ بینوا توجروا

الجواب :- صورت مذکورہ میں رضیہ پر تین طلاقیں مغلظہ واقع ہو گئیں، رد المحتار میں بحر الرائق کے حوالے سے ہے وکذا المضارع

او الغلب فی الحال مثل اطلقک عربی زبان میں لفظ مضارع حال واستقبال دونوں کے لئے آتا ہے مگر چونکہ لفظ اطلقک کا غالب استعمال حال میں ہے اس واسطے اس سے بھی وقوع طلاق کا حکم دیا گیا۔ اور اردو زبان میں طلاق دیتا ہوں حال ہی کیلئے متعین ہے۔ استقبال کا اس میں احتمال نہیں لہٰذا اس لفظ سے طلاق واقع ہونے میں کوئی شبہ نہیں اور چونکہ اس لفظ کو تین مرتبہ اس نے مکرر کیا تو تین طلاقیں واقع ہو گئیں اور زید پر ہمیشہ حرام ہوگئی بغیر حلالہ زید کا اس سے نکاح نہیں ہو سکتا اللہ عزوجل فرماتا ہے فان طلقها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجا غيره۔ حلالہ کی صورت یہ ہے کہ اس طلاق کی عدت گذرنے کے بعد عورت دوسرے سے نکاح صحیح کرے پھر وہ دوسرا شوہر اس سے وطی کرنے کے بعد طلاق دیدے یا مر جائے پھر اس طلاق یا موت کی عدت گذر جانے کے بعد شوہر اول سے نکاح جائز ہوگا حلالہ کیلئے دوسرے شوہر کو وطی بھی ضروری ہے اگر نامرد ہے یا بغیر اس کے شوہر اول کیلئے حلال نہیں ہو سکتی حدیث عسیلہ جو ایک مشہور حدیث ہے جس کو بخاری و مسلم و دیگر محدثین نے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا فرماتی ہیں۔ جاءت امرأة رفاعة القرظي الى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فقالت اني كنت عند رفاعة فطلقني فبت طلاقي فتزوجت بعده عبد الرحمن بن الزبير وما معه الا كهدبة الثوب فقال اتريدين ان ترجعي الى رفاعة قالت نعم قال لا حتى تذوقي عسيلته ويذوق عسيلتك۔ رفاعہ قرظی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی زوجہ کو تین طلاقیں دیدی تھی اس کے بعد اس عورت نے عبد الرحمن بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نکاح کیا پھر حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے شوہر ثانی کے نامرد ہونے کی شکایت کی اور شوہر اول سے پھر نکاح کرنا چاہا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نہیں ہو سکتا جب تک تو شوہر ثانی کا مزہ نہ چکھے اور وہ تیرا مزہ نہ چکھے یعنی جب تک دخول اور جماع نہ ہو تو شوہر اول سے نکاح نہیں ہو سکتا۔ تنویر الابصار در مختار میں ہے لا ينكح مطلقة بها اي بالثلث حتى يطأها غيره اھ ملتقطا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ:- مرسلہ یار علی صاحب [illegible] ضلع بستی ۳ محرم الحرام ۱۳۷۶ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ناچیز نے جو طلاق والا فتویٰ حضور سے دریافت کیا اس کا صحیح جواب مرحمت فرمایا حضور نے جواب سے سرفراز فرمایا لیکن ایک مولوی صاحب نے حضور کے خلاف فتویٰ دیا ہے جو صحیح جواب ارسال خدمت ہے۔ لہٰذا حضور سے استدعا ہے کہ اگر مذکور کا جواب حق اور درست ہو تو حضور بھی دستخط فرما کر جواب سے مطلع فرمائیں گے اور اگر کوئی غلطی ہو تو اصلاح فرما کر شکریہ کا موقع عنایت فرمائیں گے دوسرے مولوی سے جو سوال کیا گیا ہے اس میں اتنا زیادہ ہے کہ زید کہتا ہے میری نیت دینے کی تھی کہ چھوڑ دوں بلکہ دھمکانا اور عادت چھڑانا پھر عورت نے معافی مانگی اور میں افسوس کرنے لگا اور ہم دونوں راضی ہو گئے اور ہم دونوں میں علیحدگی سخت دشوار ہے کیونکہ اس بیوی سے دو لڑکے ہیں علیحدگی میں لڑکوں کیلئے ویرانی ہے اس لئے سوال ہے کہ از روئے شرع شریف کسی صورت سے اس عورت کو رکھ سکتا ہوں یا نہیں اپنے امام یا دوسرے امام ائمہ ثلثہ سے کسی امام کے نزدیک اگر کوئی صورت ہو اور اس پر عمل کرنا جائز ہو تو تحریر فرمایا جائے؟

(۲) سگی بھیجی سے نکاح جائز ہے یا نہیں؟

لہ الجواب:- ایسی صورت میں حنفیہ امام شافعی رضی اللہ عنہ کے نزدیک ایک مجلس میں تین طلاق تین ہی واقع ہوگی لیکن دوسرے ائمہ کا مذہب یہ ہے کہ ایک مرتبہ ایک مجلس میں ایک ہی طلاق واقع ہوگی خواہ تین مرتبہ دے یا زیادہ۔ اور اشد ضرورت میں دوسرے مذہب پر عمل کر لینا جائز ہے جیسا کہ عمدۃ الرعایہ میں بالتفصیل موجود ہے۔ لہٰذا زید دوسرے مذہب پر یعنی اہل حدیث پر عمل کرے اور اسے زیادہ سے زیادہ طلاق بائن مان کر عورت کو نکاح پڑھا کر رکھ لے۔ محمد ذکر اللہ رضوی [illegible] بستوی

الجواب :- حکم شرعی یہ ہے کہ [illegible] ایک [illegible] تین طلاقیں واقع ہو چکیں [illegible]
یہ شخص اس عورت سے نکاح نہیں کر سکتا یہی مذہب ائمہ اربعہ امام اعظم ابو حنیفہ امام شافعی و امام مالک و امام احمد بن حنبل [illegible]
[illegible] ایک [illegible] تین طلاقیں دیتے تین واقع [illegible]
[illegible] اللہ تعالیٰ [illegible]
[illegible] تینوں طلاقیں [illegible]
[illegible] تین طلاقیں [illegible]
ہیں ، وقال الشافعی ومالک وابو حنیفۃ واحمد وجماہیر العلماء من السلف والخلف یقع بہ الثلث
یہ مسئلہ تو وہ ہے جس میں چاروں امام متفق ہیں ، اگر اس میں اختلاف بھی ہوتا تو ایک حنفی کو امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کے مسلک سے عدول کرنا کب جائز ہوتا [illegible] نہیں [illegible]
کو اختیار کیا ہے ، ضرورت کا [illegible]
عذر نہیں ، کہ آج کل بہت لوگ طلاق دے کر پشیمان ہوتے ہیں اور یہی چاہتے ہیں کہ کسی طرح وہ عورت بغیر حلالہ کے
ہمارے لئے حلال ہو جائے [illegible] اگر صورت مذکورہ میں
ضرورت کا خیال کیا جائے تو شریعت نے [illegible] ضرورت کے لئے مقرر فرمایا ہے [illegible]
پوری کی جا سکتی ہے ، شوہر کا [illegible] طلاق واقع
ہوا ہے ، کذا فی سائر الکتب ، واللہ تعالیٰ اعلم
(۲) سگی بہن کے ساتھ جبکہ پہلی نے طلاق دے دی ہو یا مر گئی ہو اور عدت گزر گئی ہو ، نکاح درست ہے ، قال اللہ
تعالیٰ واحل لکم ما وراء ذالکم ، واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ :- مرسلہ [illegible] صوفی [illegible] مسجد [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے حالت غصہ میں اپنی عورت سے کہا کہ چلی جا
میرے گھر سے ، جس پر عورت نے [illegible] ہو کر کہا [illegible] فیصلہ اس پر [illegible] ہو کر کہا کہ جا اسے تیرا فیصلہ
[illegible] طلاق طلاق دی [illegible] تیسری مرتبہ کہا [illegible] یہ بات قابل لحاظ ہے کہ [illegible]
[illegible] طلاق بائن دینے سے تجدید نکاح میں کوئی امر مانع نہیں ہو سکتا
اب اس صورت میں [illegible] کیا کریں ، کیونکہ ایک بچہ بھی ہے [illegible] نہیں چاہتے لہٰذا اس صورت
میں شرعی فیصلہ بتلا کر عند اللہ ماجور ہوں ؟

الجواب :- شوہر کا یہ لفظ کہ چلی جا میرے گھر سے یہ الفاظ کنایہ سے ہے ، اگر اس سے طلاق کی نیت کی ہے
تو طلاق واقع ہو جائے گی اور بہ نیت طلاق نہیں کہا ہے تو طلاق واقع نہ ہوگی ، یونہی [illegible] تیرا فیصلہ ہے بھی الفاظ

کنایہ سے ہے کہ بغیر نیت اس سے بھی طلاق واقع نہ ہوگی، جا میں نے طلاق طلاق دی، یہ صریح ہے، اس سے ایک طلاق یقیناً واقع ہے، یہ اسی تقدیر پر ہے کہ جس طرح سائل نے لفظ نقل کئے، شوہر کی زبان سے بھی اسی طرح نکلے اور اگر کتابت کی غلطی ہے، شوہر کے الفاظ یہ تھے کہ میں نے طلاق دی، طلاق دی، پہلی طلاق کے بعد لفظ (دی) لکھنا رہ گیا تو اس لفظ سے دو طلاقیں واقع ہوئیں، سائل کا یہ لفظ کہ تیسری مرتبہ کہا مگر ایک شخص نے منھ بند کر دیا، اگر باوجود منھ بند کرنے کے شوہر نے کہہ دیا تو اس سے بھی طلاق ہو جائے گی اگر پہلے تین طلاقیں نہ ہو چکی ہوں، بالجملہ اگر تین طلاقیں ہو چکی ہوں خواہ یوں کہ تین بار صریح لفظ کہے یا یوں کہ کنایہ سے طلاق کی نیت کی طلاق مغلظہ ہو گئی، اب بدوں حلالہ شوہر اس سے نکاح نہیں کر سکتا، شوہر کے خیال کا کوئی اعتبار نہیں، واللہ تعالیٰ اعلم۔

سے فتاوی رضویہ میں ہے، اگر اس نے اتنے ہی لفظ کہے کہ طلاق، طلاق، طلاق، نہ یہ کہا کہ دوں گا، نہ یہ کہا کہ تجھ کو، یا اس عورت کو دیا الفاظ کسی ایسی بات کے جواب میں تھے کہ جس سے عورت کو طلاق دینا مفہوم ہو تو طلاق اصلاً نہ ہوئی، اور اگر اس کے ساتھ یا اس بات میں کہ جس کے جواب میں الفاظ تھے، وہ لفظ موجود تھے جن سے یہ مفہوم ہو کہ اس نے اپنی عورت کو طلاق دی یا وہ اقرار کرے کہ میں نے یہ الفاظ عورت کو طلاق دینے کی نیت سے کہے تھے، تو تین طلاقیں ہو گئیں، بے حلالہ اس کے نکاح میں نہیں آسکتی، ص ۳۰۳ ج ۵، نیز اسی میں ہے، ایک شخص نے کہہ دیا ایک طلاق، دو طلاق، تین طلاق دادم، اس کے جواب میں تحریر فرمایا، کلام زوج میں سوال طلاق نہ تھا، نہ کلام زوج الفاظ ایک طلاق، دو طلاق الخ، عورت کی طرف اضافت ہے، اور جا احتمال مذکور رسائل کے علاوہ خود کنایات سے ہے، صریح الفاظ سے نہیں کہ تقدم طلاق ہو کر خود مذاکرہ ثابت ہو جائے، ان وجوہ سے عدم نیت کا احتمال باقی ہے، اگر زوج بحلف شرعی کہہ دے کہ میں نے نہ لفظ با نیت طلاق کہا، نہ طلاق دادم سے زوجہ کو طلاق دینے کا ارادہ کیا تو اس کا قول مان لیں گے، اور اصلاً طلاق نہ ہونے کا حکم دیں گے، اگر جھوٹا حلف کرے گا، وبال اور زوجہ کے زنا کا سخت شدید عظیم وبال اس کی گردن پر ہے، اور اگر ان میں سے کسی بات پر حلف نہ کرے یا صرف امر دوم پر حلف نہ کرے تو تین طلاقیں ہو گئیں، بے حلالہ اس کے نکاح میں نہیں آسکتی، ص ۳۰۷، ۳۰۸ ج ۵، اس سے ظاہر ہے کہ میں نے طلاق، طلاق دی، سے دو طلاق صریح واقع ہوگی، اگرچہ پہلے لفظ "طلاق" کے ساتھ "دی" نہیں بولا ہے، شوہر کے پہلے والے جملے میں، ہاں لے تیرا فیصلہ، میں اضافت موجود ہے، اسی لئے ترک اضافت کی تفصیل یہاں جاری نہ ہوگی، سے یعنی طلاق کا لفظ کے جو دو جملے تھے، چل جا میرے گھر سے، لے تیرا فیصلہ، ان دونوں سے یا دونوں میں سے کسی ایک سے طلاق کی نیت رہی ہو، اور حضرت کے ارشاد کے بموجب پہلے لفظ طلاق کے بعد دی، شوہر بولا تھا مگر لکھنے میں رہ گیا

(بقیہ ص ۲۷۹ پر)

ایلا کا بیان

مسئلہ: از مرسلہ [illegible] صاحب [illegible] ضلع بستی [illegible]

سید العلماء [illegible] تاج الاصفیاء امام الاتقیاء [illegible] حضرت مولانا [illegible] دام ظلکم [illegible] السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، ادب آداب کے بعد [illegible] گذارش ہے کہ یہ استفتاء [illegible] کی خدمت میں ارسال ہے امید ہے کہ حضور جواب سے سرفراز فرمائیں گے اور جواب باصواب سے محروم نہ کریں گے۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید نے غصہ کی حالت میں [illegible] کو کہا کہ اگر تجھے رکھوں تو [illegible] کروں اس کہنے سے زید کی بیوی پر طلاق پڑ گئی یا نہیں [illegible] زید نے یہ لفظ کہا اس وقت اس کی نیت [illegible] نہیں رکھتا تھا [illegible] اپنی بیوی کو [illegible] رکھے ہوں ہے آیا اس کو اپنی بیوی کا رکھنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: یہ جملہ جو شوہر نے اپنی عورت کے لئے کہا اس سے مقصود وطی کو حرام کرنا ہے اور اس کا [illegible] ہے جو لفظ حرام اور اس کے مثل کا ہے کہ یہ لفظ ایلاء ہے اور اگر طلاق کی نیت ہے تو ایک طلاق بائن واقع ہوگی فتاویٰ عالمگیری میں ہے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم۔

[illegible]

[illegible]

خلع کا بیان

مسئلہ: جس عورت کا خلع مقرر کیا جائے تو طلاق بائن ہو سکتی ہے یا نہ، اگر بائن واقع ہو گی تو بعد عدت دوسری جگہ نکاح کر وا سکتی ہے یا نہ؟

الجواب: خلع طلاق بائن ہے بعد عدت عورت دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے، درمختار میں ہے۔ وحکمہ ان الواقع بہ ولو بلا مال وبالطلاق الصریح علی مال طلاق بائن۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: مرسلہ ریاست احمد پور سیوا محلہ قاضی واڑہ مرسلہ جناب قاضی محمد رفیع الدین صاحب

۲۲ محرم الحرام ۱۳۳۹ھ

مساۃ ہندہ کا عقد مسمی زید کے ساتھ ہوا جس کو عرصہ چھ سال ہوتا ہے اور شادی کے وقت سے بلا وجہ [illegible] نے اس قدر زد و کوب کیا کہ مساۃ ہندہ کو زید اور اس کے والدین نے اس قدر رنج و غم [illegible] اور ہر طرح کی تکلیف زد و کوب اور تشدد دیتا اور مارتا رہا جس کی وجہ سے [illegible] آخر میں زید اور اس کے والدین نے چاہا کہ کسی چیز سے ہندہ کو ہلاک کر دیں جس سے بچ کر وہ اپنی جان بچا کر باپ کے گھر (دیوہ) والدہ کے پاس چلی آئی، اب وہ خلع چاہتی ہے ایسی حالت میں جب کہ زید وغیرہ اس کی ہلاکت کے در پے ہیں، خلع ہو سکتا ہے یا نہیں اور اگر زید طلاق نہ دے تو کیا عدالت دلوا سکتی ہے یا نہیں مشرح طور سے تحریر فرمائیں۔

الجواب: جب کہ ہندہ کو زید اس قسم کی تکلیفیں پہنچاتا ہے یہاں تک کہ اس کو اپنی جان کا خوف ہے اس صورت میں خلع کا مطالبہ کر سکتی ہے اور اگر وہ خود طلاق نہ دے تو حاکم اس سے طلاق دلوا سکتا ہے۔ قال [illegible]

[illegible] صورت یہ ہے کہ کوئی بھی حاکم شوہر [illegible] طلاق [illegible] حاکم [illegible] نکاح کا حکم [illegible] شوہر [illegible] نکاح فسخ [illegible] صورت میں [illegible] حاکم اسلام [illegible] نکاح فسخ کر سکتا ہے [illegible]

تعالیٰ وان امرأة خافت من بعلها نشوزا او اعراضا فلا جناح عليهما فيما افتدت به اور درمختار میں ہے ولا باس به عند الحاجة للشقاق بعدم الوفاق واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: از قصبہ [illegible] ضلع مرادآباد مرسلہ اللہ بخش مومن زادہ۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص کی بیوی مرگئی، عرصہ پانچ چھ ماہ کے بعد دوسرا عقد باہر گاؤں میں کیا جس میں مبلغ ڈیڑھ سو روپیہ صرف ہوئے عرصہ چھ مہینے تک وہ عورت گھر میں رہی، کسی آدمی نے اس عورت کو بہکا لیا۔ اس کا شوہر بہکانے پر بھی نہ تھا وہ اس کے یہاں نکل گئی، چار پانچ مہینے تک باہر رہی بذریعہ عدالت وہ اپنے شوہر کے یہاں آگئی چونکہ شوہر کو نفرت ہوگئی تھی اس لئے آزاد کر دیا چند لوگوں نے اس عورت کا نکاح عدت ختم گذرنے کے بعد دوسری جگہ کرا دیا اور اس کا جو روپیہ صرف ہوا تھا اس کو دلا دیا یہ شخص قرآن پاک پڑھا ہوا ہے اردو وغیرہ بھی دیکھ لیتا ہے اور کبھی کبھی امام اس کے پیچھے نماز بھی پڑھ لیتے ہیں از روئے شرع شریف ایسے شخص کی امامت جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: عورت کا دوسرے شخص کے یہاں اس طرح چلا جانا اور کئی ماہ تک اس کے یہاں رہنا یقیناً حرام تھا مگر یہ فعل عورت کا ہے، وہ گنہگار ہوگی شوہر پر اس کی وجہ سے کوئی الزام نہیں۔ جب شوہر نے جو روپیہ لیا ہے اگر یہ طلاق کے عوض میں ہے یعنی بطور خلع طلاق ہوئی تو اس کا لینا جائز ہے اگرچہ مہر سے زیادہ لیکر طلاق دینے میں کراہیت ہے، اور اگر طلاق بلا عوض ہوئی مگر جب عورت نے نکاح کرنا چاہا اس لئے نکاح کرنے والے سے یہ روپیہ وصول کیا یہ ناجائز ہے پہلی صورت میں اس کی امامت میں حرج نہیں اور دوسری صورت میں کہ اس نے ناجائز طور پر روپیہ حاصل کیا اس کو امام نہ بنایا جائے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

نہ کہ یہ صورت ہوئی [illegible] حدیث [illegible] طلاق کا عوض [illegible]
اور یہ جائز ہے سوال سے ظاہر ہے کہ شوہر نے پہلے طلاق دے دی [illegible] نکاح کرنے [illegible]
سے روپیہ لئے [illegible] طلاق کا عوض نہ تھا [illegible] واللہ تعالیٰ اعلم۔

ظہار کا بیان

مسئلہ: مرسلہ مولوی سید حبیب الرحمٰن رضوی از موضع پیوادگھاٹ، ڈاکخانہ بنین ضلع پٹنہ،
۲۷ ربیع الاول ۱۳۴۰ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید و بکر آپس میں تکرار کرتے ہیں کہ ظہار طرفین سے واقع ہوتا ہے یا نہیں، زید کہتا ہے کہ ظہار حق زوجہ نہیں جیسا کہ طلاق حق زوجہ نہیں، اگر عورت کہے انت علی کظہر امی تو لغو ہوگا، بکر اس کے خلاف ہے، بینوا توجروا۔

الجواب: ظہار صرف زوج کی طرف سے ہے، زوجہ اگر الفاظ ظہار استعمال کرے تو ظہار نہیں ہوگا بلکہ لغو ہیں، اصحاب متون نے جو اس کی تعریف تحریر فرمائی ہے خود اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ شوہر ہی کے الفاظ ظہار میں مذکور ہیں عورت کے بھی، تنویر الابصار میں ہے: هو تشبيه المسلم زوجته او ما يعبر به عنها او جزء شائعا منها بمحرم عليه تأبيدا

والمنتقى لا یجوز الحا ہے هو تشبيه زوجته او ما يعبر به عنها او جزء شائعا منها بعضو يحرم عليه النظر اليه من اعضاء محارمه ابدا، کنز میں ہے: هو تشبيه المنكوحة بمحرمة عليه على التأبيد

ان عبارتوں سے یہ امر بخوبی ظاہر ہے کہ عورت کو ظہار کا حق نہیں، بحر الرائق میں ہے: ...

(ان التشبيه الحاصل لا انه لو كان الظهار من قبل المرأة ... كظهر امي او ... كظهر ... الحاصل ...

... عبارت میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ تشبیہ دینے والا وہ مرد ہی ہے اور اگر عورت مرد کو یہ کہے کہ تو مجھ پر میری ماں کی پیٹھ کے مثل ہے یا میں تجھ پر مثل تیری ماں کی پیٹھ کے ہوں، تو ظاہر یہ ہے کہ یہ کچھ نہیں اس صورت میں نہ حرمت ہے نہ کفارہ، ہاں اس مسئلہ کے متعلق ایک روایت اس قسم کی بھی ہے جیسا کہ بکر کا خیال ہے کہ عورت نے اگر الفاظ ظہار کہے تو ظہار ہو گیا، اور ایک روایت یہ ہے کہ یمین ہے، مگر یہ دونوں قول مفتی بہ نہیں، فتویٰ اس پر ہے کہ وہ لغو ہے، در مختار میں ہے: فلو ظاهرت منه لم يصح ... عليها ولا كفارة ... رد المحتار میں ہے: قوله فلو ظاهرت ... الخ

... عليها وهو الصحيح ... ولا حرمة عليها ...

اذا المکنته من نفسها اولا کفارة ولا ظهار ولا یمین، جوہرہ نیرہ میں ہے، ولا تکون المرأة مظاهرة من زوجها عند محمد و قال ابو یوسف تکون مظاهرة والفتوی علی قول محمد وهو الصحیح وعند الحسن بن زیاد علیها کفارة یمین لان الظهار یقتضی التحریم فکانها قالت انت علی حرام فیجب علیها کفارة یمین اذا وطئها، ولمحمد انها لا تملك التحریم کالطلاق کذا فی الکرخی، تو جب اصحاب فتوی اسی قول پر فتوی دے رہے ہیں، اور یہی قول من حیث الدلیل بھی قوی ہے، تو حکم یہی ہوگا کہ ظہار نہیں، نیز کافی میں امام شہید نے اس مسئلہ میں خلاف نقل نہیں فرمایا، تو یہی ظاہر الروایہ بھی ہے، یوں بھی اس قول کو ترجیح ہے، امام ابن ہمام رحمۃ اللہ علیہ فتح القدیر میں فرماتے ہیں، وفی کافی الحاکم رحمه الله المرأة لا تکون مظاهرة من زوجها من غیر ذکر خلاف وفی الدرایة لو قالت هی انت علی کظهر ابی او انا علیك کظهر امك لا یصح الظهار عندنا، امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ کی کافی میں ہے کہ عورت اپنے شوہر سے ظہار نہیں کر سکتی ہے انھوں نے اس مسئلہ میں کوئی خلاف نہیں ذکر کیا، اور درایہ میں ہے اگر عورت کہے تو مجھ پر میرے باپ کی پیٹھ کے مثل ہے یا میں تجھ پر مثل تیری ماں کی پیٹھ کے ہوں تو ہمارے نزدیک یہ ظہار صحیح نہیں، بلکہ اس عبارت درایہ سے بھی بظاہر یہی مفہوم ہوتا ہے کہ ہمارے نزدیک مسئلہ میں خلاف نہیں، اس کے بعد وہ دونوں قول اور ان میں اضطراب اور امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ کے قول کی تصحیح نقل فرماتے ہیں، وفی المبسوط عن ابی یوسف علیها کفارة یمین وقال الحسن بن زیاد هو ظهار، وقال محمد لیس بشیء وهو الصحیح وفی شرح المختار حکی خلاف ابی یوسف والحسن علی العکس کما فی غیره وفی الینابیع والروضة کالاول قال هو یمین عند ابی یوسف ظهار عند الحسن انتهى، ازید کا قول صحیح ہے کہ ظہار حق زوجہ نہیں، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: مسئولہ سکندر موضع ماہ چندی تھانہ نیوریا ضلع پیلی بھیت، ۵ار جمادی الاولی ۱۳۳۶ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو ماں کہدیا، اب شرع پاک کا اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب: اس لفظ سے طلاق واقع نہ ہوئی مگر ایسا کہنا منع ہے، عالمگیری میں ہے، ان قال لها انت امی لا یکون مظاهرا وینبغی ان یکون مکروها، درمختار میں ہے، ویکره قوله انت امی، ردالمحتار میں ہے، جزم بکراهته تبعا للبحر والنهر والذی

فی الخلع وان ابانہا الا یکون مظاہرا [illegible] اس شخص نے [illegible] سے وطی نہ کی

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید و ہندہ کی منکوحہ کے درمیان کچھ گفت و شنید ہوئی زید کی عورت خفا ہو کر اپنے خسر کے یہاں چلی گئی چند روز کے بعد زید سے ایک قرابت کے ساتھ کچھ بات چیت ہوئی تو زید نے اس سے کہا کہ اس کا بھائی ہوں بہن اس کو [illegible] وہ عورت کو ہم رکھنے والا نہیں ہے لہذا ہم کو کہنا چاہئے کہ زید نے اپنی عورت کو بہن کہا اور اپنے آپ کو بھائی بنایا اور پھر یہ کہ ہم کو بہن نہیں کہنا لہذا طلاق ہو گئی بعد میں کہا جب کہ اس نے یہ بہن کہا تھا تو غصہ کی حالت میں کہا تھا چند روز کے بعد وہ ایک شخص نے مجھ سے کہا کہ تم اپنی عورت کو بلا لیجئے کیونکہ [illegible] تو زید نے کہا کہ ابھی نہیں بلاؤں گا لوگوں نے پوچھا کیوں تو زید نے کہا کہ ایک بات مجھ سے ہو گئی ہے یعنی میں نے اس کو بہن کہہ دیا ہے لہذا زید کے نکاح سے اس کی عورت نکل گئی یا نہیں اور اگر نکاح سے نکل گیا ہو تو زید مذکور پھر اسی عورت سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں اور اگر کر سکتا ہے تو عدت کے بعد یا عدت کے درمیان اس کا مفصل مدلل حکم شریعت تحریر فرمائیں جزاکم اللہ خیرا۔ بینوا توجروا۔

الجواب: یہ لفظ کہ وہ میری بہن ہے کہنا مکروہ و منع ہے مگر اس سے طلاق یا ظہار نہیں ہوا کہ اس کے لئے تشبیہ کا لفظ ہونا ضروری ہے درمختار میں ہے [illegible] انت امی بلا تشبیہ فانہ باطل وان نوی [illegible] ویکرہ قولہ انت امی ویا ابنتی ویا اختی ونحوہ [illegible] وفی رد المحتار [illegible] فی الفتح [illegible] مظاہرا [illegible] انہ علیہ الصلوۃ والسلام [illegible] یا اخیۃ [illegible] التشبیہ [illegible] الا ان یکون [illegible] الخ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

عدت کا بیان

مسئلہ: مسئولہ جناب [illegible] خان صاحب [illegible] رجب المرجب [illegible]ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک عورت کا بعد انتقال شوہر کے [illegible]

کے سامنے مثل خالہ زاد بھائی کے بے پردہ رہنا اور اس کے گھر جانا اور وہاں پر چار پانچ روز رہنا اور ایک چارپائی پر ساتھ بیٹھنا اور اپنے گھر بلانا جائز ہے یا نہیں اور جو شخص اس کو پسند کرے وہ شخص کیسا ہے اور کس سزا کا مستحق ہے اور عدت کے دن بھی پورے نہیں کرے گی اور بارات وغیرہ میں گئی اور اپنا جو حق خاوند کا تھا اس کو وصول کرنے خالہ زاد بھائی کے ہمراہ گئی؟

الجواب: عورت کو زمانۂ عدت میں گھر سے نکلنا حرام ہے ہاں اگر عدت موت کی ہو اور اس کے پاس کوئی نہ ہو جو بغیر گھر سے نکلے کام نہ چل سکے گا یا نقصان پہنچے گا تو اس ضرورت سے اس کے لئے جا سکتی ہے، اور رات اسی گھر میں گذارے اور بغیر ضرورت شرعیہ نکلنا حرام ہے، درمختار میں ہے ص ۸۵۳ و معتدة موت تخرج في الجديدين وتبيت اكثر الليل في منزلها لان نفقتها عليها فتحتاج للخروج حتى لو كانت قدر نفقتها فكانت كالمطلقة فلا يحل لها الخروج فتح وجوز في القنية خروجها لاصلاح ما لا بد لها منه كزراعة ولا وكيل لها اور شادیوں میں تو ویسے بھی جانے کی اجازت نہیں۔ کہ زمانۂ عدت میں اور غیر محرم کے ساتھ تو اس بے تکلفی سے اور بے پردہ رہنا بھی حرام ہے، حدیث شریف میں فرمایا: اتقوا مواضع التهم تہمت کی جگہ سے بچو اور فرمایا: اياكم والدخول على النساء فقال رجل يا رسول الله ارأيت الحمو قال الحمو الموت عورتوں کے پاس جانے سے بچو، ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ دیور کا کیا حکم ہے، فرمایا کہ دیور موت ہے۔ رواه البخاري ومسلم عن عقبة بن عامر رضي الله تعالى عنه، اور فرمایا: لا يخلون رجل بامرأة الا كان ثالثهما الشيطان کوئی مرد جب کسی عورت کے ساتھ تنہا ہوتا ہے تو ان میں کا تیسرا شیطان ہوتا ہے۔ رواه الترمذي عن عمر رضي الله تعالى عنه، اور فرمایا: لا تلجوا على المغيبات فان الشيطان يجري من احدكم مجرى الدم ان عورتوں کے پاس نہ جاؤ جن کے شوہر غائب ہیں کہ شیطان تمہارے اندر خون کی طرح تیرتا ہے۔ رواه الترمذي عن جابر رضي الله تعالى عنه، بالجملہ اس مرد کو اس عورت سے اجتناب چاہئے اور ہرگز اس طرح نہ رہنا چاہئے اور اس کو پسند کرنے والا ناجائز کو پسند کرنے والا ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: مسئولہ امیر بخش محلہ بہاری پور ۲۸/ رجب المرجب سنہ [illegible]ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک جماعت میں لڑکا اور لڑکی جو بحالت نابالغی شادی کی ہوئی تھی اب وہ دونوں بالغ ہو گئے مگر ایک دوسرے سے الگ ہیں ... [illegible] رخصتی ... نہیں ہوئی، اب طلاق ہو گئی تو اب اس عورت کی عدت ہے یا نہیں، اگر ہے تو کتنی ہے؟

الجواب: اگر خلوت صحیحہ نہیں ہوئی تو صورت مذکورہ میں عدت نہیں، قال اللہ تعالیٰ اذا نکحتم المؤمنات ثم طلقتموهن من قبل ان تمسوهن فما لکم علیهن من عدة تعتدونها، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید نے ہندہ کے ساتھ نابالغیت کے ایام میں عقد کیا اور قبل دخول یعنی خلوت نہیں، بلکہ سسرال کے ... [illegible] کی وجہ سے ... تین طلاق شرعی دے دیا، اب ہندہ کو عقد ثانی میں تین ماہ عدت کا انتظار ضروری ہے یا نہیں؟ بینوا بالکتاب وتؤجروا یوم الحساب۔

الجواب: اگر ایک لفظ سے تین طلاقیں دیں، مثلاً کہا میں نے تجھے تین طلاقیں دیں، تو تینوں واقع ہو گئیں، ... ایک ساتھ تین طلاقیں دینا گناہ ہے اگرچہ واقع ہو جائیں گی، اور اگر یوں کہا کہ تجھ کو طلاق دی اور ... [illegible] تو صرف ایک ہی واقع ہو گی اور وہ بائن ہو گی ... [illegible] ... فان فرق بانت بالاولی ولم تقع الثانیة ... قال فاذا طلق الرجل امرأته ثلاثا جمیعا قبل ان یدخل بها ... سواء ... عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ... ابن عباس ... رضی اللہ تعالیٰ عنهم ... بہر حال اگر خلوت صحیحہ سے قبل طلاق دی تو عدت نہیں، بعد طلاق فوراً عورت جہاں چاہے نکاح کر سکے، قال اللہ تعالیٰ اذا نکحتم المؤمنات ثم طلقتموهن من قبل ان تمسوهن فما لکم علیهن من عدة تعتدونها، اور جس صورت میں عدت ہے ... خلوت صحیحہ ہو گئی ہو اور طلاق دی ... [illegible] ... تین ماہ ... [illegible]

ہاں اگر حیض نہ آتا ہو خواہ بوجہ صغر سنی یا بڑھاپے کے، تو اس کی عدت تین ماہ ہے، درمختار میں ہے والعدۃ فی من لم تحض لصغر او کبر او بلغت بالسن ولم تحض ثلثة اشهر ان وطئت، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: مسئولہ حافظ علی احمد خاں صاحب محلہ جسولی بریلی، ۲۴ ذی الحجہ ۱۳۴۱ھ۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک عورت کو خاص عید الفطر کے دن طلاق دی جس کو چار دن کم تین ماہ ہوئے، اب اس عورت کا نکاح ثانی جائز ہے یا نہیں؟ اور زندہ شوہر جو اپنی عورت کو طلاق دے اس کی عدت کتنے دن ہیں اور جس کا شوہر فوت ہو جائے اس کی عدت کے کتنے دن ہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب: بیان سائل سے معلوم ہوا کہ بعد طلاق عورت کو تین حیض آ چکے ہیں لہٰذا عدت پوری ہو گئی، اب وہ نکاح کر سکتی ہے، طلاق کی عدت حائض کے لئے تین حیض ہے قال اللہ تعالیٰ والمطلقٰت یتربصن بانفسهن ثلثة قروء، اور جس کو بوجہ صغر سنی یا بڑھاپے کے حیض نہ آتا ہو اس کی عدت تین مہینے ہے، اللہ عزوجل فرماتا ہے، والّٰئی یئسن من المحیض من نسائکم ان ارتبتم فعدتهن ثلثة اشهر والّٰئی لم یحضن، اور عدت وفات یعنی شوہر کے مرنے کے بعد چار ماہ دس روز ہے، قال عزوجل والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجا یتربصن بانفسهن اربعة اشهر وعشرا، اور اگر عورت حاملہ ہے تو طلاق و موت دونوں کی عدت وضع حمل ہے، بعد وضع حمل نکاح کر سکتی ہے، قال عز اسمہ واولات الاحمال اجلهن ان یضعن حملهن، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: مسئولہ ہدایت اللہ محلہ سیوانی ڈاکخانہ شہر کہنہ بریلی، ۷ محرم الحرام ۱۳۴۲ھ۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ مسماۃ وحیدن کا نکاح جب کہ اس کی عمر دس برس کی تھی، اس کے باپ کی اجازت سے ہوا تھا، بعدہ اس کے شوہر نے وحیدن سے ایک سو ساٹھ روپیہ لے کر طلاق دے دیا اور وحیدن اب تک اپنے شوہر کے ساتھ کبھی نہیں رہی، اس صورت میں مسماۃ وحیدن کو عدت گزارنی ہو گی یا نہیں؟

الجواب: اگر واقعی یہی ہے تو اس صورت میں عدت نہیں۔ قال اللہ تعالیٰ یا ایہا الذین آمنوا اذا نکحتم المؤمنات ثم طلقتموھن من قبل ان تمسوھن فما لکم علیھن من عدۃ تعتدونھا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: از مرحد سید کار دہلی، مراد آباد، ۲۳ ربیع الاول ۱۳۳۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ہندہ کا نکاح زید سے تقریباً سترہ سال کی عمر میں ہوا، ہنوز [illegible] باکرہ ہندہ اپنے شوہر کے گھر سے والد کے گھر آگئی، ہندہ کے والد نے ایک غیر شخص بکر سے کہا کہ میری لڑکی [illegible] میں ہے، تم دو سو روپیہ دے کر زید سے ہندہ کو آزاد کرا دو، میں اس کا نکاح تم سے کر دوں گا، بکر اس پر راضی ہو گیا، ہندہ کے والد نے زید سے کہا کہ تم دو سو روپیہ لے لو اور میری لڑکی کو آزاد کر دو، چنانچہ زید اس پر راضی ہو گیا، دو سو روپیہ نقد لے لیے اور زیور کپڑا اور مہر معاف کرا کے زید نے ہندہ کو طلاق دے دی اور طلاق نامہ لکھ دیا، دریافت یہ کرنا ہے کہ بکر ہندہ سے نکاح کرے آیا ہندہ پر اس صورت میں عدت لازم ہوگی یا نہیں جب کہ اس کے شوہر نے اس قدر روپیہ لے کر طلاق دی؟

الجواب: اگر وطی یا خلوت ہو چکی ہو تو عدت واجب ہے جب تک عدت نہ گزرے دوسرے سے نکاح نہیں ہو سکتا، روپیہ لے کر طلاق دینے سے عدت نہیں ساقط ہوتی وہ خلع ہے [illegible] لا تنکحوا [illegible] حتی یبلغ الکتاب اجلہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: مسئولہ احمد علی خاں متصل جامع مسجد بریلی، ۱۲ جمادی الآخر ۱۳۳۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین متین اس بارہ میں کہ کوئی عورت اپنے میکے بغرض [illegible] گئی اور اس کا شوہر اپنے مکان پر فوت ہو گیا تو وہ عورت شوہر کے انتقال کی خبر سن کر شوہر کے مکان پر آسکتی ہے یا نہیں، اس میں اس کی عدت تو ناجائز نہ ہوگی؟

الجواب: اگر میکے بغرض ضرورت گئی تھی اور وفات شوہر کی خبر ملی تو فوراً شوہر کے گھر چلی جائے کہ اس مکان میں عدت پوری کرنے کا حکم ہے [illegible] فی

[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: گڑھیا بریلی مسئولہ زوجہ حاجی محمد خاں صاحب ۴ صفر المظفر ۱۳۳۲ھ

علمائے دین اس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں، ایک ماہ ہوا کہ ایک عورت بیوہ ہو گئی ہے اور وہ کرایہ کے مکان میں رہتی ہے، خدا کی ذات کے سوا کوئی اس کا سرپرست نہیں، جس مکان میں وہ رہتی ہے اس کا کرایہ تین روپیہ ہے، مرحوم کی کوئی چیز ایسی نہیں جسے وہ فروخت کر کے کرایہ مکان ادا کر سکے، تو اس حالت میں علاوہ بیوہ اپنے کسی عزیز یا کم کرایہ کے مکان میں جا سکتی ہے یا نہیں، مرحوم نے اپنی نشانی ایک ڈیڑھ سال کی لڑکی چھوڑی ہے۔

الجواب: اگر واقعی عورت کی حیثیت اتنی نہیں کہ تین روپے ماہوار کرایہ مکان دے سکے، تو اس کے قریب جو کم کرایہ کا مکان دستیاب ہو یا قریب میں کسی عزیز کا مکان ہو جس میں بے کرایہ رہ سکتی ہے تو اس قریب تر مکان میں چلی جائے اور وہاں عدت کے دن پورے کرے، عزیز کا مکان یا کم کرایہ والا دونوں میں جو زیادہ نزدیک ہو اس میں جا سکتی ہے۔ درمختار میں ہے: وتعتدان ای معتدۃ طلاق وموت فی بیت وجبت فیہ الا ان تخرج او ینہدم المنزل او تخاف تلفا او تلف مالہا او لا تجد کراء البیت ونحو ذلک من الضرورات فتخرج لاقرب موضع الیہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: عدت طلاق کی تکمیل سے پہلے کچھ روپیہ قاضی کو دے کر یا اس کے نائب کو دے کر نکاح پڑھا لیا اور نائب کو بذریعہ رشوت طلاق کی تاریخ کو رجسٹر میں غلط درج کر دیا گیا ہے، اور ایسا کرنے اور کرانے والا قاضی یا نائب کا کیا حکم ہے؟

(۲) مذکورہ طلاق کی عدت کی تاریخ بدلنے کے کاموں میں جو لوگ اس قاضی کی مدد کرتے ہیں، ان کا از روئے شرع کیا حکم ہے؟

الجواب: (۱) (۲) عدت کے اندر نکاح نہیں ہو سکتا، جس نے ایسا کیا حرام کیا اور وہ حرام کار کا دلال ہے اور اس کے مدد کرنے والوں کا بھی یہی حکم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: از مستی ماروار متصل ناگور مرسلہ جناب حکیم نصیر الدین صاحب نعمانی ماحکی،

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ صغیر وصغیرہ کا نکاح ہوا اور قبل دخول وقبل خلوت صغیر کا انتقال ہو گیا، اب تحقیق طلب یہ امر ہے کہ اس صورت میں صغیرہ پر عدت واجب ہے؟

یا نہیں، بہار شریعت میں بحوالہ جوہرہ جو صورت تحریر فرمائی گئی ہے اس میں دخول کا ذکر ہے خلوت یا عدم خلوت کا نہیں؛ اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ایک نابالغ ہے اور ایک بالغہ اور اس صورت میں زوج و زوجہ دونوں نابالغ ہیں، آپ کی تحریر سے تشفی ہوئی تحریر فتاویٰ عالمگیری و قاضیخاں کی بھی ہے مگر پورے طور سے تشفی نہیں ہوئی اس لئے جناب سے رجوع کیا گیا؟

الجواب: صورت مذکورہ میں عدت واجب ہے زوجہ یا شوہر کا صغیرہ یا صغیر ہونا مانع عدت کا نہیں ہے اور صحت میں دخول یا خلوت ہونا بھی وجوب عدت کے لئے شرط نہیں کہ اس عدت کا سبب موت ہے، قرآن مجید میں ہے، والذین یتوفون، درمختار میں ہے وللموت اربعۃ اشھر و عشر مطلقاً وطئت او لا ولو صغیرۃ لم تحض [illegible] عنھا الا الحامل، بہار شریعت کی عبارت سے مقصود تعمیم ہے یعنی کہ ایک نابالغ ہو اور ایک بالغ اور خلوت ہو کہ دخول کے حکم میں ہے۔ لہذا دخول کا ذکر کافی ہے اور اگر خلوت بے دخول ہوئی اور عبارت بہار شریعت میں حقیقی دخول مراد لیجئے تو یہ صورت عدم دخول میں داخل ہوگی، بالجملہ وہ عبارت تمام صور کو شامل ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: عورت کے لئے عدت کیوں ہے مرد کے لئے عدت کا حکم کیوں نہیں؟ بیان فرمادیں؟

الجواب: عورت کے لئے عدت اس لئے ہے تاکہ واضح ہو جائے کہ اس کو حمل نہیں ہے یا اگر حمل ہو!

دخول [illegible] ہے۔ [illegible] ایک حکم ہے اگرچہ [illegible] سائل کو شبہ [illegible] صرف دخول کا ذکر ہے [illegible] دخول [illegible] بہار شریعت [illegible] جواب [illegible] خلوت [illegible] بیان [illegible] تنویر الابصار [illegible] حقیقۃ [illegible] بہار شریعت [illegible] جواب [illegible] دخول [illegible]

صورت کو بھی شامل ہے [illegible] واللہ تعالیٰ اعلم۔

اور نکاح ہو گیا تو بچہ کے نسب میں دشواری پیدا ہوگی اور عورت کے رنگ ڈھنگ بھی یہ ہو [illegible] نہیں پائے جاتے واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: مرسلہ محمد اسمٰعیل طالب العلم [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک عورت اپنے شوہر کے علاوہ کے واسطے اپنے باپ کے گھر گئی تھی اتفاقاً اسی اثنا میں شوہر سسرال میں گذر گیا اس عورت کو اپنے باپ کے گھر عدت پوری کرنی چاہیے یا شوہر کے گھر، بیان فرماویں؟

الجواب: عورت اس مکان میں عدت گذارے جو بوقت موت شوہر اس کی جائے سکونت ہے لہٰذا اگر وہاں جانا محض عارضی ہو تو شوہر کے مکان پر واپس آکر عدت گذارے اور اگر کچھ دنوں کے لئے وہیں سکونت کر لی ہے تو وہیں عدت گذارے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

نسب کا بیان

مسئلہ: مرسلہ عبد العزیز محلہ سکر پور [illegible] ٹانڈہ ضلع فیض آباد ٢٥ ذی الحجہ

کیا حکم ہے شریعت کا اس مسئلہ میں کہ زید نے ہندہ سے نکاح کر لیا اور اولاد بھی پیدا ہوئی [illegible] کے بعد شوہر اول آیا تو اب یہ لڑکے کا در صورت شوہر اول کو ملیں گے یا نہیں۔ بینوا توجروا

الجواب: صورت مذکورہ میں شوہر اول [illegible] اور اولاد شوہر ثانی [illegible] اور اس کی

[illegible]

[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم۔

فثانی عن المذھب الذی رجع الیہ الامام وعلیہ الفتویٰ کما فی الخانیۃ والجوھرۃ والکافی وغیرھا

واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: ولد الزنا کا نسب زانی سے جبکہ زانی معلوم ومقر ہو ثابت ہو سکتا ہے یا نہیں نیز بحق ثبوت زانی کا وارث ہو سکتا ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب: ولد الزنا کا نسب زانی سے نہیں ثابت ہو سکتا اگرچہ وہ اقرار بھی کرے حدیث میں ارشاد فرمایا الولد للفراش وللعاھر الحجر، جس حدیث کا یہ ٹکڑا ہے اس میں زانی کا اقرار بھی موجود ہے پھر بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے نسب ثابت نہ فرمایا جب نسب ہی نہیں تو وارث کیونکر ہو گا واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید کی دو بیویاں تھیں ایک قومی اور دوسری غیر قومی اور دونوں کے بطن سے اولاد ہے زید کا انتقال ہو گیا اور ان کی دونوں ازواج کا بھی انتقال ہو گیا۔ غیر قومی بیوی کی اولاد کی عمر تقریباً چالیس برس ہے جب قومی بیوی کی اولاد غیر قومی بیوی کی اولاد سے کہتی ہے کہ ہمارے باپ نے تمہاری ماں سے نکاح نہیں کیا تھا بلکہ ناجائز فعل کرتا رہا حالانکہ جو اولاد غیر قومی بیوی کے بطن سے ہے اس کی رسوم ومعاملات دیگر برادری کے ساتھ ویسے ہی ہیں جیسے دوسری بیوی کی اولاد کے اور لوگ بھی دونوں کو زید کی اولاد سمجھتے رہے اور اسی سے پکارتے ہیں دریافت طلب یہ امر ہے کہ آیا یہ اولاد زید کی

[illegible]

پیدا ہی نہیں ہوا اور جو شخص یہ کہتا ہے کہ زینب کی اولاد نہیں ہے اس پر شرعاً کیا حکم ہے۔ بینوا توجروا۔

الجواب: عورت کا غیر قوم سے ہونا اس امر کی دلیل نہیں کہ نکاح نہیں ہوا اور جب قوم والا برادری کی اولاد جب نکاح سے انکار کرتی ہے تو غیر قوم والی عورت کی اولاد کو اپنی ماں کا نکاح ثابت کرنا ہو گا اور میرے علم میں ثابت ہو گا اگرچہ وہ لوگ موجود ہیں جن کے سامنے نکاح ہوا تھا اور وہ گواہ ہیں بلکہ جو لوگ نکاح میں شریک نہ تھے مگر انہوں نے معتبر لوگوں سے نکاح ہونا سنا اور ان کا نکاح کی گواہی دے سکتے ہیں بلکہ وہ لوگ بھی نکاح کی گواہی دے سکتے ہیں جنہوں نے ان دونوں زن و مرد کو اس طرح رہتے دیکھا جس طرح میاں بیوی رہتے ہیں اور ان گواہیوں سے بھی نکاح ثابت ہو جائے گا، اس برادری کا ان لوگوں کو زینب کی اولاد کہنا قرینہ ہے کہ زینب کی اولاد ہو گی حدیث میں ہے ... الولد للفراش وللعاهر الحجر ...

ولا يجوز للشاهد ان يشهد بشيء لم يعاينه الا النسب والموت والنكاح والدخول وولاية القاضي فانه يسعه ان يشهد بهذه الاشياء اذا اخبره بها من يثق به وهذا استحسان والقياس ان لا تجوز ... وجه الاستحسان ان هذه امور تختص بمعاينة اسبابها خواص من الناس ويتعلق بها احكام تبقى على انقضاء القرون فلو لم تقبل فيها الشهادة بالتسامع ادى الى الحرج وتعطيل الاحكام ... [illegible] ... واللہ اعلم

مسئلہ: از شہر [illegible] مرسلہ جناب [illegible] صاحب۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص اپنے وطن سے پردیس چلا گیا ... اہلیہ ۱۰ برس ... سے فارغ ہوئی ... [illegible] ... پردیس جانے کے بعد ... [illegible] ... گیا لیکن بفضلہ تعالیٰ ... صحت ہوئی ... طبیعت ... [illegible] ... میری ... [illegible] ... سلسلہ ایک سال ... پھر ... پردیس سے پورے ایک برس ... ۳۰ ... کے بعد اپنے وطن پر پہنچا پھر

انگلینڈ کے ہسپتال میں دس ماہ علاج کرایا، مگر ایک لیڈی ڈاکٹر نے کہا کہ چونکہ مریضہ کو حمل ہے اس لئے تا وضع حمل علاج میں تردد ہے، جیسا معلوم ہو کہ ضائع ہونے کا اندیشہ ہے، اس لئے کہا تو وضع حمل علاج ملتوی کر دیا جائے، یہ صحیح کر اپنے مکان پر لایا اور پھر دیس چلا گیا اور یہ [illegible] جانے کے ۱۴ ماہ یوم کے بعد دختر تولد ہوئی، شوہر نے پورا حساب کیا تو پہلے سفر کو ایک برس گیارہ ماہ کئی دن ہوتے ہیں اور دوسری مرتبہ مکان جانے کے بعد ۵ ماہ ۱۸ روز قیام رہا، اس عرصہ میں صحبت ہوتی تھی، اب عرض یہ ہے کہ یہ لڑکی حرامی ہے یا حلالی؟ بینوا توجروا۔

الجواب: مدت حمل کم سے کم چھ ماہ ہے اور زیادہ سے زیادہ دو سال، در مختار وغیرہ تمام کتب فقہ میں ہے، واکثرها (مدة الحمل) سنتان [illegible] حمل رہنے کا کہا ہو اور ابر جو مدت کی بیماری کی وجہ سے رکا ہو [illegible] ایک سال گیارہ مہینے [illegible] پیدا ہوا ہے کوئی تعجب کی بات نہیں اور یہ ہو سکتا ہے کہ دوسری مرتبہ کا حمل ہو اور یہ انگریزی مہینے سے حساب کیا ہو [illegible] چھ ماہ میں کئی دن کم ہیں اور اگر چاند کے مہینے سے حساب کریں تو چھ ماہ پورے ہو جاتے ہیں تو [illegible] صورت ہے ایسی صورت میں عورت کو زنا سے متہم کیا جائے اور [illegible] یہ لڑکی حلالی ہی قرار دی جائے گی حرامی قرار نہیں دی جا سکتی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: [illegible]

حضرات علمائے کرام [illegible] کیا فرماتے ہیں [illegible] کا انتقال ہو گیا [illegible] کے بعد [illegible] ایک ہی مکان میں رہتے ہیں، دو برس کے بعد عورت [illegible] سے ملوث ہو کر حاملہ ہو گئی، اس حالت حمل میں اس عورت [illegible] سے نکاح کر لیا، اس صورت میں [illegible] پیدا ہوا اس کا نام [illegible] نکاح درست ہوا یا نہیں؟ [illegible] خلاف شرع ہوا یا موافق؟

(۲) [illegible] ہونے پر اپنا نکاح [illegible] کیا، اس سے ایک لڑکا [illegible] پیدا ہوا [illegible] ثابت النسب ہے [illegible] نکاح کیا، اب اس سے جو اولاد پیدا ہوئی یا ہوگی وہ ثابت النسب [illegible] ہو سکتی ہے یا نہیں؟

الجواب: جس عورت کو زنا کا حمل ہے اس حالت حمل میں نکاح درست ہے پھر اگر نکاح اسی سے ہوا ہے جس کا حمل ہے تو وہ وطی بھی کرسکتا ہے اور دوسرے سے ہوا تو نہیں کرسکتا۔ پھر اگر وقت نکاح سے چھ مہینے یا زیادہ میں پیدا ہوا ہے تو اسے ولد الزنا نہیں کہہ سکتے، اور چھ ماہ سے کم میں پیدا ہوا ہے تو ناجائز اور یہ بچہ شخص کا نہیں قرار پائے گا حدیث میں ہے الولد للفراش وللعاهر الحجر۔

(۲) زید اگر یہ کہے کہ اس کی اولاد جو نکاح کے بعد پیدا ہوگی وہ بیشک میرا نسب ہے تو زید کی ہی اولاد قرار پائے گی۔ مگر زید کا نسب اگر ثابت نہ ہو تو یہ اولاد اس خاندان میں شمار نہیں ہوگی جس میں سے زید اپنے کو بتاتا ہے کہ جب زید ہی اس میں ثابت نہیں تو اس کی اولاد کیونکر ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: مرسلہ علی محمد عطار محلہ قنبیاپارہ شہر سیتاپور ۱۸ جمادی الثانی ۱۳۳۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ ذیل میں کہ مسماۃ ہندہ کو چار ماہ کا حمل ہے اور مسمی زید شوہر ہندہ کا قول ہے کہ یہ حمل میرا نہیں ہے ہندہ سے دریافت کیا گیا کس کا ہے اس نے کہا کہ یہ حمل عمرو کا ہے مگر عمرو انکار کرتا ہے سوائے قول ہندہ کے اور کوئی ثبوت نہیں ہے، آیا شرعاً قول ہندہ معتبر ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب: بیانات دو امر قابل بیان ہیں اس لئے کہ سائل نے یہ تصریح نہیں کی کہ اس وقت کے متعلق کیا بات دریافت کرنا چاہتا ہے اول یہ کہ زید نے حمل کے متعلق کہا کہ وہ میرا نہیں ہے اور عورت بھی اس کی تصدیق کرتی ہے لہذا یہ بچہ جو پیدا ہوگا وہ زید کا قرار پائے گا یا نہیں، اول کا جواب یہ ہے کہ وہ بچہ زید و ہندہ کا بچہ مانا جائے گا ان دونوں کے اس طرح کہنے سے نسب نہیں منتفی ہوسکتا حدیث میں ہے الولد للفراش فتاویٰ عالمگیری میں ہے[1] [illegible] دوم کا جواب یہ ہے کہ ثبوت زنا کے لئے چار مرد کی شہادت درکار ہے یا خود زانی کا اقرار، ہندہ کے محض کہہ دینے سے عمرو کے

[1] باب اللعان۔

متعلق زنا کا ثبوت نہیں، صحیح بخاری شریف وغیرہ کی حدیث ہے، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا ...
بیا حوطی فی الاصل ......) جس شخص مرد کے لئے کہہ دینے سے کہ میں نے فلاں عورت سے زنا کیا ہے عورت کا
زنا ثابت نہیں، اسی طرح عورت کے کہنے سے مرد کا زنا ثابت نہیں، درمختار میں ہے ... [illegible]
[illegible]) یعنی مرد نے عورت کو زانیہ کہا عورت نے کہا میں نے تیرے ساتھ زنا کیا ہے، اس صورت میں
مرد کا زانی ہونا ثابت نہیں، وہو تعالیٰ اعلم۔

حضانت کا بیان

مسئلہ: مسئولہ مولوی عبدالاحد صاحب، از ... محلہ ... مدرسۃ الحدیث، ۱۹ رجب
خورد سن کا حق پرورش ونفقہ اس کے والد کی معذوری وغربت کی حالت میں کس پر واجب ہے،
اور تا بلوغ کس کے ساتھ رہ سکتا ہے؟

الجواب: لڑکا سات برس کی عمر تک اور لڑکی نو برس تک ماں کی تربیت میں رہیں گے، اس کے
بعد باپ یا ولی احق ہے اور اگر ماں نہ ہو یا اس نے اجنبی سے نکاح کر لیا ہو تو حق حضانت نانی کو ہے پھر دادی کو
تنویر الابصار ... میں ہے ... [illegible] ثم ای بعد الام بان ماتت او لم تقبل او اسقطت
حقها او تزوجت باجنبی ... ثم ام الام ... ثم ام الاب ... درمختار میں ہے والحاضنة
اما او غیرها احق به ... حتی یستغنی عن النساء وقدر بسبع وبه یفتی ... والام والجدة
احق بها حتی تحیض ... وغیرهما احق بها حتی تشتهی وقدر بتسع وبه یفتی
وعن محمد ... الحکم فی الام والجدة کذلک ... وفی ... والفساد ... اور باپ اگر مفلس ہے

[illegible] ... اتفاقا ... الخ ای فی
کونها احق بها حتی تستغنی ... قال فی البحر ... الاصل ... النفقة ...
الروایة، البحر الرائق میں ہے ... فیه الی الاب اذا بلغت حد الشهوة لتحقق الحاجة الی
الصیانة ... النقایة ... وفی التبیین

(بقیہ ص ۲۹۸ پر)

اور ماں یا نانا خود غنی مالدار نہیں ہو کہ تنہا بچہ کو کھانے وغیرہ کے مصارف حاصل کر سکے تو نفقہ وارث کے ذمہ ہے یا بچے کی ماں اسے کھلائے [illegible]

[illegible]

مسئلہ (۹) سوال متعلق [illegible]

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ زید فوت ہو گیا [illegible] ایک لڑکا [illegible] سال اور ایک لڑکی [illegible] سال [illegible] تبدیل مذہب [illegible] باپ [illegible] چچا [illegible] بچے [illegible]

الجواب: اگر وہ ماں (نعوذ باللہ) تبدیل مذہب کرے یا [illegible] سے نکاح کرے تو بچے اس سے لے لئے جائیں [illegible]

[illegible]

جائیں اور اب باپ حق تربیت دادی کو ہوگا در مختار میں ہے: الحضانة تثبت للام الا ان تكون مرتدة او متزوجة بغير محرم الصغير) اور اگر یہ دونوں باتیں نہ ہوں تو لڑکا سات برس کی عمر تک ماں کی پرورش میں رہے گا اور لڑکی نو برس کی عمر تک۔ در مختار میں ہے: والحاضنة احق به اي بالغلام حتى يستغني عن النساء وقدر بسبع وبه يفتى۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: از قدرت اللہ، ساکن محلہ اعظم نگر بریلی، یکم ذیقعدہ ۱۳۳۲ھ۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ ذیل میں کہ میں ایک غریب اور کمزور آدمی ہوں اور میرے پاس صرف ایک مکان ہے اور کچھ مال و زر نہیں ہے میرے تین لڑکے اور ایک لڑکی ہے جن میں سے ایک لڑکا عرصہ بائیس سال سے لاپتہ ہے اب دونوں لڑکوں میں سے بڑا لڑکا جو کہ تندرست ہے اور اپنا روزگار کرتا ہے مگر میرے کھانے پینے کا قطعی خیال نہیں کرتا ہے اور دوسرا جس کی عمر گیارہ سال ہے مجھ بڈھے کو کھلاتا ہے پہناتا ہے اور میری بیوی کو اور خدمت بھی اچھی طرح کرتا ہے، لہذا اس حالت میں یہ مکان کس کو دوں؟

الجواب: ماں باپ کا نفقہ اولاد پر اس وقت واجب ہے کہ تنگدست ہوں اور اولاد مالک نصاب ہو اور جب سائل کے پاس مال و زر نہیں تو اولاد پر اس کا نفقہ واجب، عالمگیری میں ہے: ويجبر الولد الموسر على نفقة الابوين المعسرين، در مختار میں ہے: وعلى الموسر يسار الفطرة لاصوله الفقراء، اور جب چند اولادیں ہیں تو سب پر والدین کا نفقہ برابر واجب، بالسوية بين الذكر والانثى في ظاهر الرواية وهو الصحيح لان استحقاق الابوين انما هو في مال الولد لقوله صلى الله تعالى عليه وسلم انت ومالك لابيك، ماں باپ کو چاہئے کہ اپنی سب اولاد کو یکساں دے، ہاں اگر ان میں ایک علم دین میں مشغول ہے اور کماتا نہیں، اور دوسرا ایسا نہیں تو اس کو زیادہ دے سکتے ہیں یا ایک کو دوسرے پر دینی فضیلت ہے تو اس کو زیادہ دے سکتے ہیں اور ایسا نہ ہو تو مکروہ و ممنوع ہے در مختار میں ہے: لا باس بتفضيل بعض الاولاد في المحبة وكذا في العطايا اذا لم يقصد به الاضرار وان قصده يسوي بينهم [illegible]

[illegible]

(۱) [illegible]

واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: [illegible]

والدین نے اپنے پسر کی پرورش اور تعلیم علم کی بفضلہ تعالیٰ جوان ہوگیا [illegible] تیس بیس روپیہ [illegible] اب وہ ملازم ہوگیا [illegible] کسی کام کے لائق نہیں [illegible] [illegible] کیا [illegible] [illegible] شرع شریف ظاہر کر دیا جائے کہ کیا حکم ہے؟

الجواب: یہاں باپ محتاج ہو تو اس کا نفقہ اولاد پر واجب ہے جب کہ اولاد مالدار [illegible]

[illegible]

اگر [illegible] [illegible] خرچ کے لائق [illegible]

[illegible] والدین کے [illegible]

[illegible] شریک کرے، عالمگیری [illegible]

[illegible]

[illegible]

بظاہر صورت سوال میں [illegible] والدین کے [illegible]

[illegible] روپیہ کا ملازم ہے [illegible]

[illegible] کو خود [illegible] شریک کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: [illegible] ۲۴ جمادی الاولیٰ [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دی
وہ بیوی اس کی گود میں ایک سال تین ماہ کا بچہ ہے اور اس کی ماں کی عادت سے واضح آنے پر بچہ کا باپ لے لی
وہ بچہ شادی ہو گیا تقاضا یہ ہے کہ حق پرورش ماں کا ہے یا باپ کا اگر ماں کا ہے تو اس کے وقت [illegible]
میں کی جانب کا ثبوت ہے اس لئے از روئے شرع شریف اس بچہ کو ماں سے اس کا باپ لے سکتا ہے یا نہیں بینوا توجروا

الجواب حق حضانت یعنی بچہ کی پرورش سب سے مقدم ماں کا حق ہے مگر جب کہ اس کے پاس رہ کر بچہ کے
ضائع ہونے کا اندیشہ ہو تو ماں کا حق ساقط ہو جاتا ہے [illegible] در مختار میں ہے [illegible]
[illegible]
[illegible] اور اگر وہ [illegible]
جو کوئی حق حضانت ہوتی ہے تو باپ کا حق ہے [illegible] واللہ تعالیٰ اعلم

نفقہ کا بیان

مسئلہ مسئولہ [illegible] مراد آباد ۱۰ ذی القعدہ [illegible]
[illegible] مولا بخش [illegible] بیوی [illegible]
[illegible]
[illegible] مکان [illegible] مولا بخش [illegible]
[illegible] مولا بخش [illegible]
[illegible] مکان [illegible]

الجواب جب عورت مکان شوہر سے [illegible] بلا اجازت چلی گئی [illegible] مستحق نفقہ
نہیں [illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]

مدت مذکورہ گذشتہ میں اگر عورت نے اپنے پاس سے خرچ کیا ہو تو اس کے مطالبہ کا حق عورت کو اس وقت ہوگا [illegible]

جب کہ حضرت قاضی نے شوہر پر نفقہ کی ایک مقدار معین کر دی ہو یا دونوں [illegible] مقرر [illegible]

جب صورت جو کچھ خرچ کرے گی وہ شوہر سے [illegible] وصول کر سکتی ہے ورنہ دونوں باتیں نہ ہوں تو گذشتہ کے

نفقہ کا استحقاق نہیں [illegible] اگر عورت کی جانب سے کوئی [illegible] نفقہ ساقط ہو [illegible] دونوں

صورتوں میں شوہر [illegible] دینا نہ ہوگا [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

شوہر [illegible]

[illegible]

[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ: کسی شخص کی زوجہ [illegible] کسی غیر کے ساتھ نکاح [illegible] اگر اس

زنا کا [illegible] شوہر [illegible] طلاق [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

الجواب: چونکہ شوہر پر طلاق دینا واجب نہیں [illegible] شوہر ہوگا کیونکہ اس میں شوہر کو [illegible]
[illegible] اور شوہر پر طلاق [illegible] نہیں اس مدت کے نفقہ کا [illegible]
مطالبہ نہیں کر سکتی کہ نفقہ اس وقت واجب ہوتا ہے جب عورت شوہر کے یہاں رہنے سے انکار نہ کرے اور جبکہ
وہ شوہر کے یہاں رہتی نہیں اس کا نفقہ شوہر پر واجب نہیں [illegible] گزشتہ کا مطالبہ بغیر قاضی کے مقرر کئے نہیں
[illegible] بلکہ ساقط ہو جاتا ہے، در مختار میں ہے [illegible]
[illegible]
[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: ایک مولوی صاحب [illegible] لڑکی جب [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

الجواب: جب [illegible] نفقہ [illegible] عورت [illegible] سے طلاق
[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: [illegible]
کیا فرماتے ہیں علمائے دین [illegible] عورت کو [illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم۔

اس عورت کے وضع حمل تک نان و نفقہ کا ذمہ اس کے مرد پر ہے یا نہیں اور بچہ پیدا ہونے کے بعد دودھ پلانے کے کتنے وقت تک مرد پر عورت کا نان و نفقہ دینا چاہئے کیونکہ یہاں پر دیگر عورت کو دودھ پلانے کو بچہ کو یا دائی وغیرہ سے پرورش کرانے کا رواج نہیں ہے، تو اگر عورت وضع حمل کے بعد اگر دوسرا نکاح نہ کرے تو دودھ پلانے کے زمانے کا نان و نفقہ مرد سے مانگ سکتی ہے یا نہیں؟

(۲) اسی طرح اگر مرد کا انتقال ہوا اور عورت کو حمل ہو تو مرحوم کے مال میں سے وضع حمل تک اور دودھ پلانے کے زمانہ تک عورت خرچ لینے کی مستحق ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب: (۱) مطلقہ اگر حاملہ ہے تو اس کی عدت وضع حمل ہے۔ قال اللہ تعالیٰ واولات الاحمال اجلهن ان یضعن حملهن۔ اور مطلقہ کی عدت کا نفقہ شوہر پر واجب ہے۔ در مختار میں ہے: وتجب لمطلقة الرجعی والبائن [illegible] وضع حمل کے بعد اگر بچہ کو عورت دودھ پلائے گی تو زمانہ رضاعت کے دودھ پلانے کی اجرت شوہر سے لے گی۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے: [illegible] تفسیر جلالین میں ہے [illegible] در مختار میں ہے [illegible] ——

(۲) عورت کی عدت کا نفقہ شوہر کے مال میں واجب نہیں۔ در مختار میں ہے: [illegible] دودھ پلانے کی اجرت بچے کے مال سے دلائی جائے گی اگر بچہ اپنے باپ کے ترکہ کا وارث ہوا ہے۔ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے: وعلی الوارث مثل ذلک۔ تفسیر جلالین میں ہے [illegible] اور اگر بچہ کی ملک کوئی مال نہیں تو جس کے ذمہ اس کا نفقہ واجب ہے اسی پر رضاعت کی اجرت بھی ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

بَابُ الیمین

قسم کا بیان

مسئلہ: از رمضان علی محلہ بسابک پورہ ۱۰ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۲ھ۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص مسلمان حاجی کسی بات کو اس طرح قسم کھا کر بیان کرتا ہے کہ جب حاجی تو نہیں یا حاجی جی ہو لیکن اس کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کا طواف کیا ہے، از روئے شرع کیا حکم ہے، اس کا یقین کریں یا نہیں، اور جو لوگ اس قسم کے بعد بھی اسے جھوٹا کہیں ان کا کیا حکم ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب: کعبہ معظمہ کی قسم شرعاً قسم نہیں اور مکروہ ہے، لا یقسم بغیر اللہ تعالیٰ کالکعبۃ، پھر بھی بلا وجہ جھوٹا نہیں کہا جا سکتا جب تک اس کا جھوٹا ہونا ثابت نہ ہو، اس کی بات کا اعتبار کرنا چاہئے اور خواہ مخواہ مسلمان کی طرف برے گمان سے احتراز لازم، حدیث میں فرمایا گیا ایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: مسئولہ عبد الرحیم، محلہ سفر علی شاہ، بریلی، ۲۰ جمادی الآخر ۱۳۳۲ھ۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ عمرو اہل برادری خدا کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ جب کبھی زید یا اپنے لڑکے کی شادی کریں گے تو ہم ان کے یہاں کھائیں گے اور کھلائیں گے اور اگر نہ ہو سکے گا تو برادری میں ظاہر کر دیں گے، تو ایسی صورت میں اس قسم کا پورا کرنا لازم ہوگا یا نہیں؟

الجواب: جن لوگوں نے کھانا کھلانے کی قسم کھائی ہے ان پر قسم کا پورا کرنا لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: مسئولہ مولوی نجیب الرحمن صاحب ساکن موضع ... ڈاکخانہ و اسٹیشن ...

ضلع پٹنہ، ۲۴ ربیع الآخر ۱۳۳۲ھ۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے قسم کھائی کہ اگر اس پرندہ کا گوشت کھاؤں تو

[illegible] ایک مولوی صاحب نے کہا کہ اس کا [illegible] مرغی کو کھلوا دو اور کھانے والے
مرغی کو ذبح کر کے کھائے تو قسم پوری ہو جائے گی اور بیوی نکاح سے باہر نہیں ہوگی [illegible] حکم فرمائیے۔ بینوا

الجواب: یہ مرغی کا گوشت کھانا ہے قسم پوری نہ ہوگی کہ مرغی کا گوشت [illegible] گوشت نہیں کہ
مرغی نے جب تک گوشت کھایا [illegible] گوشت ختم ہو کر [illegible] گوشت [illegible] اگرچہ [illegible]
کے گوشت بنا ہو مگر جزء گوشت نہیں بلکہ غذا اور طبیعت [illegible] مرغی کے گوشت کھانے سے اس جانور کا
گوشت کھانا لازم [illegible] گوشت کھانے سے [illegible] اس جانور کا
گوشت کھایا [illegible] مرغی کا گوشت [illegible]
[illegible]
[illegible] کے نزدیک [illegible]
[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک [illegible] کہ [illegible]
قسم [illegible] کے لئے [illegible]
[illegible] تو
[illegible] ہوگی۔

الجواب: [illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] —

[illegible]

مسئلہ [illegible]

کیا فرماتے ہیں علماء دین و شرع متین [illegible]

[illegible]

الجواب اگر قسم [illegible]

قسم کھائی [illegible]

[illegible]

واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین کہ ایک مسلمان شخص نے ایک ہندو کو کچھ روپیہ

دیا اور [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کھاتا ہے تو مقدمہ کل خارج ہو جائے گا اور دس کا اصلی روپیہ بھی نہ ملے گا، اور اس پر مقدمہ فوجداری چلے گا قرآن شریف کی قسم اس ہندو حاکم و ہندو فروشندہ کے مجبور کرنے پر کھائی اور کل مقدمہ ڈگری ہو گیا، اس ڈگری شدہ مطالبہ میں علاوہ اس روپیہ کے جو کہ روپیہ دینے سے زیادہ دلایا گیا، خرچہ اس بات کا بھی شامل تھا کہ جو اس نے اس مسلمان خریدار سے زیادہ نرخ پر فروخت کی تھی اب یہ امر دریافت طلب ہے کہ وہ مسلمان خریدار اس ہندو فروشندہ سے وہ روپیہ جو کہ اس کو دینے سے زیادہ جبراً دلایا ہے وصول کرے یا نہ کرے دوسری وجہ کا روپیہ جو کہ اس ہندو فروشندہ پر خرید نرخ سے زیادہ نرخ پر دوسرے ہندو خریدار کے پاس فروخت کرنے سے اس مسلمان خریدار کو دلایا گیا ہے یہ پانے کا مستحق ہے اس جھوٹی قسم کا کیا کفارہ ہے مفصل جواب مرحمت فرمائیں گے اجر حاصل ہو گا۔

الجواب: جھوٹا حلف اٹھانا خصوصاً ایسے حالات میں قرآن مجید ہاتھ میں لے کر جھوٹ بولنا حرام ہے اور اس پر منت حرام ہے، اس پر توبہ فرض ہے جھوٹا حلف اٹھانے میں معدودہ فارغ ہو ناحفظ ہی ہوتا، بالجملہ اس کو اتنا ہی روپیہ لینا جائز ہے جتنا ہو یا جو زیادہ لینا ناجائز ہے، اس قسم میں کوئی کفارہ نہیں ہے، اس کا کفارہ توبہ ہے جو خالص دل سے ہو، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: کسی بات کا اطمینان کرنے کی وجہ سے قرآن عظیم فرقان حمید کی قسم کھانا درست ہے یا نہیں؟ آج آجکل

الجواب: بلا وجہ قسم کھانا نہ چاہیے، ضرورت ہو تو قسم کھا سکتے ہیں، واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ النذر

منت کا بیان

مسئلہ: مرسلہ سید حسین صاحب از کیمپ میرٹھ بنگلہ لال کرتی کوٹھی خان بہادر حکیم صفر ۱۳۳۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے نذر مانی کہ اگر میرا فلاں کام حسب خواہش ہو گیا تو

---

[1] قرآن مجید کی قسم کھانا جائز ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

میں [illegible] اور اس طرح سنت کے موافق جتا
روپیہ [illegible] یا اس روپے میں سے کچھ دینا
سادات کو بھی دیا جا سکتا ہے یا نہیں، اگر دیا جا سکتا ہے تو کس حالت سے [illegible]
کس روپیہ [illegible] کیا جائے اور
[illegible] سادات پر حلال [illegible]
[illegible] جائے۔

الجواب [illegible]
[illegible]

مسئلہ مسئولہ جناب [illegible]
۱۷ شعبان المعظم [illegible]
کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ [illegible]
[illegible] مسجد [illegible]
[illegible]

الجواب [illegible]
[illegible]

مسئلہ: مسئولہ [illegible] پرگنہ فرید پور ضلع بریلی [illegible] محرم الحرام [illegible]

بعض لوگ کہتے ہیں کہ تنور توشہ کہ جو نیاز [illegible] کی ہوتی ہے [illegible] پر [illegible] ہیں اور کہتے ہیں کہ [illegible] نیاز [illegible] ہے اور [illegible] کرتے ہیں [illegible] اور لوگوں [illegible] سبیل [illegible] اور بعض شخص کہتے ہیں کہ [illegible] اور بعض شخص کہتے ہیں کہ تنور [illegible] ہے [illegible] کس کا قول صحیح ہے اور کس کا غلط ہے؟

الجواب: [illegible] شرعیہ [illegible] ہے [illegible] اور [illegible] نیاز [illegible] ہے [illegible] شرعی [illegible] کے ساتھ [illegible] ہے [illegible] نیاز شرعی [illegible] کے ساتھ [illegible] ہے [illegible] کہتے ہیں [illegible] کو [illegible] اور [illegible] سب [illegible] اور [illegible] اسے مسلمان [illegible] نیاز کہتے [illegible] امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible] سبیل [illegible] شرعی [illegible] جائز اور [illegible] شیخ عبدالحق صاحب دہلوی [illegible] شرح [illegible] ہے [illegible] القدس۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: [illegible] ضلع بریلی مسئولہ [illegible] صاحب [illegible]

[illegible] جناب مولوی [illegible] الاسلام [illegible] صاحب [illegible] شرع [illegible]

[illegible] نیاز [illegible] شرعی [illegible]

یہ جاہل امام کہتے ہیں کہ نیاز رسول کی ہے اور اسی بات پر جھگڑا ہے، ابھی اس کے فقیر نے کہا کہ کتابوں کو دیکھ لیا جائے اگر
ان میں نذر و نیاز اللہ تعالیٰ کی ہو تو منظور کیا جائے اور اگر رسول کی ہو تو منظور کیا جائے، بعد اس کے کتابیں منگائیں،
جس میں تفسیر سورۂ فاتحہ اور شرح محمدی اور مترجم کلام مجید تھا چوہدری ان کتابوں کو دیکھا تو کہا کہ تفسیر سورۂ فاتحہ
جھوٹی کتاب ہے اور شرح محمدی بھی جھوٹی ہے اور شرح وقایہ کو جھوٹی بتلاتے ہیں اور مروان کی کتابیں بتاتے
ہیں، کہ مروان کی جھوٹی حدیث ہے اور انھیں کے کہنے کے مطابق عام لوگ کہنے لگے اگرچہ ان لوگوں کو اتنا علم نہیں کہ حق و
باطل میں فرق کر سکیں، بے شک اور شبہ سے جھوٹی کتابیں بتلاتے ہیں، تب ان لوگوں نے کہا، کتابوں کی بات تو فرقہ
شریعت کی مانو گے تو کہا، ہم قرآن شریف کی بھی نہ مانیں گے کیونکہ قرآن مجید کیا ابھی تو بنا ہے جب ہم نئی بات نہیں
ہم پرانی مانیں گے جو بزرگوں ہمارے سے چلی آئی ہے، تفسیر سورۂ فاتحہ و شرح محمدی و شرح وقایہ جھوٹی کتابیں ہیں
کہ نہیں، نیاز اللہ تعالیٰ کی ہے کہ رسول کی، قرآن شریف کو نہ ماننا کیسا ہے؟

الجواب: شریعت میں نذر اسے کہتے ہیں کہ کوئی یہ کہے کہ اللہ کے لئے مجھ پر فلاں کام کرنا ہے، مثلاً نماز پڑھنا
یا روزہ رکھنا یا خیرات کرنا وغیرہ ذلک، یا یوں کہے اگر فلاں کام ہو جائے گا تو نماز پڑھوں گا، مثلاً اور اس کے لئے
چند شرطیں ہیں، جو بہار شریعت میں فقیر نے لکھی ہیں، نذر یا بس کسی غیر خدا کے لئے نہیں ہو سکتی ہے کما فی کتب الفقہ،
مگر عرف میں بڑے اور معظم کی خدمت میں جو چیز پیش کرتے ہیں اسے بھی براہ ادب نذر کہتے ہیں، اسی معنی کے لحاظ سے
بادشاہ کو نذر دینا یا پیر یا حاکم کو نذر دینا بولتے ہیں، لہٰذا کسی مخلص کا اب اگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے
حضور میں کچھ پیش کرے تو نذر کہیں گے، لوگوں کو چاہئے تھا کہ اگر نیاز اللہ تعالیٰ سے دونوں معنی بیان کر کے بتایا جائے
جبکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے نذر کہنا نذر عرفی ہے، نذر شرعی نہیں ہے، اس نے نذر عرفی و شرعی کے
فرق کو نہ جانا اور انکار کر دیا پھر انکار میں اس حد تک بڑھا کہ اسلام سے باہر ہو گیا، فقیر کے پاس سائل نے جو کتاب بھیجی
فقیر نے اس کو جا بجا سے دیکھا، اس کا مصنف وہابی معلوم ہوتا ہے اس کے مضامین میں بعض باتیں وہابیت کی ہیں،
شرح وقایہ فقہ حنفی کی معتبر کتاب ہے، اپنی جہالت سے اسے جھوٹی کتاب بتاتا ہے اس کتاب کی بے ادبی ہو جاتی ہے، پھر مروان
سے اس کو کیا نسبت ہے، مروان جھوٹی حدیثیں نہیں بناتا تھا، یہ غلط کہا کہ مروان کی جھوٹی حدیث ہے، سب سے
شدید قباحت یہ کی کہ قرآن مجید کے ماننے سے انکار کر دیا اور یہ کھلا کفر ہے، بیشک قائل کافر ہو گیا، ایمان اسلام سے

تصدیق کیا جائے آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا اور جب ترک کو رسا تا تو بیان کیا ہے اگرچہ بعض حضرات نے بیان کیا کہ قرآن
مجید پڑھتے ہیں جب یا بچہ یہ شخص زبان سے ظاہر ہو گیا اسلام کو چھوڑ کر کا عقیدہ رکھتا ہو گا تو ایسے مسلمان ہیں اسے
مانع ہوتی اس سے وہ یہ کام کرے اس کے پیچھے نماز بالکل نہ ہوگی بلکہ جو اس کے اس قول پر مطلع ہو کر اسے
مسلمان جانے یا اس کے پیچھے نماز پڑھے وہ بھی کافر ہو اس کو فوراً فوراً برادری سے خارج کر دیں اس سے میل جول
حرام ہے واللہ تعالٰی اعلم۔

مسئلہ ہمارے نکالے وغیرہ ذکر یا شرع ہے مرسلہ ...

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے عالم صبح بیداری وجلعت
رفتار دو رکعت نفل نماز ادا کرنے کی منت مانی اور اس کی مراد بھی پوری ہو گئی لیکن جب اس کا ادا کرنا بہت
دشوار ہو گیا ہے معلوم ہوتا ہے خلاف حالات اندرونی میں اور کرتی ہے ہرگاہ بیماری اور حیض ونفاس کی حالت میں
مجبور ہو جاتی ہے اور جب مذکورہ وجہ سے فرض بھی نہیں پڑھ سکتی تو دو کے حساب سے ایک مدت میں باوجود
تیں ادا کرتی ہے لیکن ادا کرنا بہت مشکل اور بوجہ معلوم ہوتا ہے اس کے علاوہ کئی دیگر امور بھی ہیں
یا پر بہت زیادہ ہے قریب ہے کہ نماز فرض قضا ہو جاتی ہیں جو ادا کرنا نہایت ہی دشوار اور مشکل کام ہے
لہٰذا براہ کرم جناب کتب معتبرہ سے اس صورت کا جواب مع حوالہ مرحمت فرمائیں کہ اس کی نیت کیا ہے
یا فدیہ وغیرہ دینے سے ادا ہو سکتی ہے یا نہیں یا اگر وہ ادا نہ کر سکے تو اس کا شرعی طور پر کوئی عوض ادا کر سکتا ہو
یا نہیں ایک مولوی صاحب نے بتایا کہ استغفار پڑھا کرے اگر ادا نہ کر سکتی ہو تو مولوی صاحب کا
قول کیسا ہے یا غلط ہے اور اگر یہ ہے تو اس کے پڑھنے کی ترکیب جناب بتا دیں براہ کرم جناب والا اس کا جواب
جلد عنایت فرما دیں یہ مسئلہ بہت ضروری ہو گا؟

الجواب صورت مسئولہ میں ہر دو رکعات نماز واجب ہے اور ایام حیض ونفاس کی نمازیں
یا معاف ہیں کسی عذر مرض وغیرہ کی وجہ سے نہ پڑھی ہوں ان کی قضا واجب ہے اس سے بچنے کی کوئی صورت
فقہ کی کتابوں میں مذکور نہیں اور یہ استغفار بھی نماز کا قائم مقام نہیں ہو سکتا جب تک زندہ ہے یہی حکم
ہے کہ پڑھے واللہ تعالٰی اعلم۔

مسئلہ: از بانس بریلی شریف ڈاکخانہ اسٹریٹ محلہ ساکن صالح نگر مرسلہ جناب کفایت حسین صاحب

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید دریافت کرتا ہے کہ خاکروب جو کوئی دعا و منت مانگے مانیں اور وہ مقبول ہو جائے، بعد کو خاکروب مسلمانوں کے اہتمام سے شیرینی یا کھانا مرتب کرا کے نیاز دلوائے بعد کو وہ شیرینی یا کھانا مسلمانوں ہی میں تقسیم ہو تو مسلمانوں کو لینا و خرچ کرنا کیسا ہے؟

الجواب: اگر خاکروب کافر ہو تو اس کے مال کی نیاز نہیں ہو سکتی کیونکہ نیاز نام ہے ایصال ثواب کا اور کافر کے کسی فعل میں ثواب نہیں، پھر ایصال ثواب کے کیا معنی، نہ اس کے مال سے نیاز دینا جائز نہ اس میں شرکت جائز اور اس کا کھانا بھی اچھا نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: از اجمیر شریف مرسلہ جناب سید امتیاز حسین صاحب

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ (۱) کیا حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد کوئی چیز از قسم نقدی و جنس از روئے شرع محمدی ان کی نذر ہو سکتی ہے؟

(۲) اور حضرت موصوف کے مزار مقدس پر جو چیز کہ زائرین پیش کرتے ہیں اس کو نذر کہہ سکتے ہیں یا نہیں؟

(۳) کون کون لوگ ان چیزوں کے لینے کا مستحق ہے۔ بینوا توجروا۔

الجواب: نذر اصطلاح شرعی میں وہ عبادت مقصودہ ہے جو جنس واجب سے ہو اور وہ خود بندہ پر واجب نہ ہو مگر بندہ نے اپنے قول سے اسے اپنے ذمہ واجب کر لیا۔ بحر الرائق جلد ۳ صفحہ ۲۹۹ میں ہے [illegible] من القربات کالصلاۃ والصوم والحج والعتق ونحوها [illegible] فلذا [illegible] في الاعتكاف [illegible] بحر الرائق جلد ۴ صفحہ ۲۹۷، شرائط نذر میں فرماتے ہیں: ومنها ان یکون قربة فلا یصح ما لیس بقربة [illegible] ومنها ان یکون قربة مقصودة فلا یصح النذر بعیادة المریض الخ، درمختار جلد ۳ صفحہ ۲۱۰ میں ہے: ومن نذر نذرا مطلقا او معلقا بشرط وکان من جنسه واجب اي فرض [illegible] وهو عبادة مقصودة خرج الوضوء وتكفين الميت ووجد الشرط المعلق به لزم الناذر۔ پس جبکہ نذر عبادت و قربت کا نام ہے اور ظاہر ہے کہ کوئی عبادت غیر خدا کے لئے نہیں ہو سکتی، لہٰذا نذر شرعی خدا کے ساتھ مخصوص ہے کہ غیر خدا کی نذر شرعی نہیں ہو سکتی

(۲) نذرانے جو چیزیں مزارات بزرگان دین پر حاضر لاتے ہیں ان سے مقصود صاحب مزار کی روح کو ایصال ثواب ہوتا ہے اور اس کو براہ ادب عرف میں نذر بولتے ہیں یہ نذر نذر شرعی نہیں بلکہ نذر عرفی ہے کہ عرف میں جو چیز بڑے یا بزرگ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں اسے نذر کہتے ہیں، مثلاً بادشاہ کو نذر دی، فلاں حاکم کو نذر دی اور یہ عرف مسلمانوں میں بہت زمانے سے جاری ہے کہ بزرگان دین کی خدمت میں جو چیز پیش کرتے ہیں اسے نذر کہتے ہیں کتاب مستند بہجۃ الاسرار شریف میں باسند صحیح ایک حدیث نقل فرمایا، ابو عمرو عثمان صریفینی و ابو محمد عبد الحق حریمی فرماتے ہیں کہ ہم دونوں ۳ صفر ۵۵۵ھ کو حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں تھے حضور نے وضو کرکے کھڑاویں پہنیں اور دو رکعتیں پڑھیں بعد نماز ایک نعرہ مارا اور ایک کھڑاؤں ہوا میں پھینکی پھر دوسرا نعرہ مارا اور دوسری کھڑاؤں پھینکی دونوں ہماری نگاہ سے غائب ہوگئیں، ہیبت کے سبب کسی کو پوچھنے کی جرأت نہ ہوئی، ۲۳ روز بعد عجم سے ایک قافلہ آیا اور کہا (ان معنا للشیخ نذرا) ہمارے پاس حضور کی ایک نذر ہے، فاستأذناہ فقال خذوا منہم، ہم نے ان سے اجازت مانگی حضور نے فرمایا لے لو اور اس سامان میں وہ دونوں کھڑاویں بھی تھیں ہم نے وجہ دریافت کیا قافلہ نے بیان کیا ۲۳ روز ہوئے کہ ہم پر ڈاکو پڑا تمام مال لٹ گیا جا بچا کچھ نہ بچ سکے، فقلنا لو ذکرنا الشیخ عبد القادر فی ہذا الوقت ونذرنا لہ شیئا من اموالنا ان سلمنا، ہم نے کہا بہتر ہو کہ اس وقت حضور کو یاد کریں اور نجات پانے پر حضور کو کچھ مال نذر کریں، نیز اسی کتاب کے صفحہ ۱۲۲ میں شیخ منصور بطائحی کے متعلق فرماتے ہیں، تحمل الیہ النذور من کل جہۃ، ہر طرف سے لوگ ان کی زیارت کو آتے اور نذریں لاتے۔

(۳) ان نذروں کے لینے کے مستحق خادمان قبور ہیں کہ ان نذر سے صاحب مزار کو مالک کرنا مقصود نہیں ہوتا کہ تملیک کے احکام حیات ظاہری کے ساتھ مخصوص ہیں، بعد وفات وہ احکام جاری نہ ہوں گے جو احیاء کے ساتھ خاص ہیں۔ بلکہ اس سے مقصود متوسلین آستانہ کی خدمت کرکے صاحب مزار کو ثواب پہنچانا ہے، امام اجل سیدنا عبد الغنی نابلسی قدس سرہ القدسی حدیقہ ندیہ جلد ۲ صفحہ ۱۵۱ میں فرماتے ہیں، ومن ہذا القبیل زیارۃ القبور والتبرک بضرائح الاولیاء والصالحین والنذر لہم بتعلیق ذلک علی حصول شفاء او قدوم غائب فانہ مجاز عن الصدقۃ علی الخادمین لقبورہم کما قال الفقہاء فیمن دفع الزکوۃ لفقیر وسماہا قرضا صح لان العبرۃ

یا معمولی الفاظ یعنی اسی قبیل سے چند بیت تحمید اور مرحبا وغیرہ [illegible] سے برکت لی جائے اور [illegible]
کا لے کر اپنا لیا گیا تو وہ کرے جس سے ان کا دل [illegible] سے جائز ہے جیسے [illegible]
کرنے کو کرے اور [illegible] ہو جائے گی کہ [illegible] واللہ اعلم۔

باب اللقطہ

لقطہ کا بیان

مسئلہ: مسئولہ فقیر احسان الٰہی [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ گری ہوئی چیز اٹھانے کا کیا حکم ہے جو عام طور پر کہ لقطہ ہے جیسے [illegible]
یا [illegible] بالعموم مفصل جواب سے مطلع فرمائیں؟

الجواب: جو لقطہ کہ [illegible] ہے کہ جو کوئی گری ہوئی چیز پڑی ہوئی پاتا ہے اسے
[illegible] اس کی تشہیر کرے [illegible] اگر
مالک مل جائے تو دے دے ورنہ [illegible] تلاش کرے گا
یا وہ چیز کسی [illegible] سے [illegible] ہو جائے گی [illegible] خود
صرف [illegible] صدقہ کرے [illegible] مالک مل گیا اور [illegible]
کر چکا ہو تو [illegible] کو [illegible] ہے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible] واللہ اعلم۔

دس روپے مستحقا۔ جانور کا بھی یہی حکم ہے اور اس کی تعریف بھی اس مدت تک کی جائے کہ اب اس میں اگر تصرف کریگا تو ضائع ہو جانے کا گمان غالب ہے۔ درمختار لقطۃ البهيمة الضالة [illegible] لا يعرف [illegible] لقطہ کو مسجد میں نہیں صرف کر سکتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب الشرکۃ

شرکت کا بیان

مسئلہ [illegible] مسئولہ حافظ عبد الکریم صاحب [illegible] ربیع الآخر [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید و عمرو کا گھر برابر ہے اور زید کے گھر میں پھل دار درخت ہے اس کا کچھ حصہ عمرو کے گھر میں بھی آ گیا ہے آیا اس سارے درخت کے پھل کا زید مستحق ہے یا عمرو بھی؟ بینوا توجروا۔

الجواب درخت اگر زید کا ہے اور صرف بعض شاخیں عمرو کے مکان میں آ گئی ہیں تو پھل زید کے ہیں عمرو کو کچھ استحقاق نہیں اور اگر درخت کا تنہ عمرو کے حصہ زمین میں ہے اور درخت زید ہی نے لگایا ہے جب بھی پھل کا مالک زید ہی ہے۔ اگرچہ عمرو کو اختیار ہے کہ اپنی زمین میں اس درخت کے تنے کو نہ رکھے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید ایک حقیقت مشترکہ میں نمبردار مقرر ہوا مگر نمبردار مذکور بوجہ اپنی مصروفیات دینی کے گاؤں کی تحصیل اپنے بھائی کو سپرد کر رکھی تھی اس حقیقت میں نابالغان کے حصہ کی [illegible] نمبردار نے تین سال تحصیل وصول کر کے نابالغان کو کچھ نہیں دیا اور طلب پر کہدیا کہ تمہارے بزرگوں پر قرضہ تھا اس میں مجرا کر لیا۔ ایسی صورت میں حصہ نابالغان کا باقی ہے یا نہیں اور زید نابالغان کی رقم نمبردار کے ذمہ ہے یا اس کے بھائی کے ذمہ رہی؟ بینوا توجروا۔

الجواب جبکہ زید نے اپنے بھائی کو صرف تحصیل وصول ہی کا اختیار دیا ہے تو اس کو صرف تحصیل وصول ہی کا حق ہے یعنی آمدنی کے خرچ کا اسے اختیار نہیں اور زید کے بزرگوں پر جو قرض تھا اس کا ادا کرنے کا اختیار اس کے بھائی کو حاصل نہیں۔ البتہ اگر وہ جائداد زید کے بزرگوں کی ہے تو قرض کا بار جائداد پر ہے کہ قرض

(۱) کر لے گی جب تک بیٹیاں ماں اور بیٹی میں تقسیم ہوں گی اور سب حصہ دار اگر یہ چاہیں کہ کچھ مال [illegible] سے قرضہ ادا کر دیا جائے اور بقیہ اور شوہر جو اب [illegible] ہو گی وہ حصہ پر تقسیم ہو گا تو اس کا انہیں اختیار ہے بالجملہ [illegible] کا مطالبہ نہ سے ہو گا جب تک اس کا حصہ نہ ہے کہ جس میں ہے اور اس کا مطالبہ اس کے بھائی پر ہے جب کہ بلا وارث صرف کیا ہو واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ چند ڈاکٹر رو [illegible] کا قصبہ [illegible] مرسلہ جناب مولوی حافظ سید عبدالقادر صاحب

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص [illegible] کوشش سے میلاد کی جماعت بنائی اور وہ شخص جو میلاد پڑھنے لگے اور بیان سے جو حق میلاد کا تھا وہ حصہ لے لیا لیے یا شاگرد دیں سے [illegible] شاگرد سے اور شریک کے جب کیا تو دیا جائے گا اور اس شاگرد نے اس کو میلاد پڑھنے سے کیا روک دیا ہے شرع شریف کیا حکم فرماتی ہے؟

الجواب جو شاگرد استاد و شاگرد رکھے ہیں عقد شرکت ہوا ہے کہ جو کچھ ملے گا باہم تقسیم کر لیں گے تو دونوں تقسیم کر لیں اور اگر عقد شرکت نہ ہوا ہے اور اصل میلاد خواں استاد ہے اور شاگرد [illegible] ہیں تو اس صورت میں جو کچھ ملے یا جو کچھ دینے والا استاد کو دے گا وہ استاد ہی کا ہے شاگرد کو اس میں سے حصہ نہ ملے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ از پیلی بھیت [illegible] مرسلہ [illegible] صاحب [illegible]

ما قولکم [illegible]

جناب [illegible] کہ [illegible] سب کے سب [illegible] اور اولاد کے کسب [illegible] مال [illegible] باپ [illegible] اولاد [illegible] باپ [illegible] اولاد [illegible] مال [illegible] باپ [illegible] صاحب نصاب [illegible] زکوٰۃ واجب ہے یا نہیں؟

(۲) چند بھائی [illegible] اور سب [illegible] مال [illegible] تقسیم [illegible]

قدرِ نصاب آجائے گا تو اب ہر ایک کے ذمہ قربانی واجب ہے یا صرف ایک قربانی سب کی طرف سے کفایت کرے گی، نیز مال قدرِ مذکور سے کم ہونے پر کیا حکم ہے، بینوا توجروا۔

الجواب جو بیٹے جب کہ باپ کے ساتھ کام کرتے ہیں اور بیٹے باپ کے عیال میں ہیں تو اس کے ساتھ کمائی ہوئی چیز باپ ہی کی ملکیت ہوگی، سب کا مالک باپ ہی ہے، اور بیٹے معین و مددگار شمار کئے جائیں گے، بلکہ محض مددگار تصور کئے جائیں گے۔ اور اس حالت میں باپ سے علیحدہ ہونا چاہیں تو صرف وہ کپڑے جو ان کے بدن پر ہیں لے جاسکتے ہیں۔ ان کے علاوہ کسی شئے کے مستحق نہیں۔ اور جب باپ ایک ہی شخص ہے جو مالک ہے تو اس پر حسبِ نصاب ایک قربانی واجب ہے۔

[illegible]

[illegible]

علیہم الخ۔ جب کہ اس صورت میں مالک صرف باپ ہے تو قربانی صرف باپ پر واجب ہے، اگر بیٹوں کے پاس اپنا ذاتی مال ہو تو حسبِ شرائط قربانی ان پر بھی واجب ہوگی۔

(۲) چند بھائی شرکت میں کام کرتے ہیں، باپ نے ترکہ چھوڑا اور اس کو تقسیم نہیں کیا بلکہ کمائی کا مدار ہے، تو ہر ایک کے شریک [illegible]

[illegible]

[illegible] اگر ہر ایک کا حصہ بقدرِ نصاب ہے تو ہر ایک پر قربانی

یا جب اور بقدر نصاب نہ ہو اور دوسرا مال بھی نہ ہو جس سے مل کر نصاب ہو تو واجب نہیں، واللہ تعالیٰ اعلم،

مسئلہ: مرسلہ خیراتی حجام محلہ علاؤ الدین ریاست ٹونک ضلع گوڑگاؤں،

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے کرام کہ زید اپنے ماں باپ اور بھائیوں کے ساتھ رہ کر کسب واکتساب کرتا رہا، تمام اموال وجائداد میں شریک ملک تھا جیسا کہ عرف ہے کہ باپ بیٹے بھائی سب ساتھ رہ کر کسب واکتساب کرتے ہیں اور تمام زر ومال میں شریک ملک رہتے ہیں حتیٰ کہ وقت ضرورت تمام جائداد ومال تقسیم کرکے اپنا اپنا حصہ لے کر علیحدہ ہو جاتے ہیں، اب زید کا انتقال ہو چکا ہے، اس کے ماں باپ تین بھائی دو بہن ایک بیوی دو لڑکیاں اور ایک لڑکا دوسری بیوی سے جس کا انتقال زید مذکور کی زندگی میں ہو چکا ہے زید مذکور کی بیوی کو اس جائداد واموال مشترکہ سے جو ماں باپ زید اور اس کے ماں باپ بھائیوں کے ہے کیا حصہ ملے گا، بینوا توجروا۔

الجواب: اگر اصل کام باپ کا ہے اور لڑکا اس کا معین ومددگار ہے یعنی اس کے کام میں ہاتھ بٹاتا ہے تو جو کچھ حاصل ہوگا سب باپ کا ہے لڑکا مالک نہیں ہے بشرطیکہ لڑکا باپ کے عیال میں ہو اور اس کے ساتھ کھاتا پیتا رہتا ہو، فتاویٰ عالمگیری میں ہے اب وابن یکتسبان فی صنعۃ واحدۃ ولم یکن لہما مال فالکسب کلہ للاب ان کان الابن فی عیال الاب لکونہ معینا لہ الا تری انہ لو غرس شجرۃ تکون للاب، اور اگر لڑکا معین ومددگار کی حیثیت نہ رکھتا ہو بلکہ مستقل طور پر کام کرتا ہو تو کسب میں شریک ہوگا اس صورت میں زید کی بیوی کو حصے ملے گا ان میں سے آٹھواں حصہ اس کی زوجہ کا ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتاب الحدود والتعزیر

حدود وتعزیر کا بیان

مسئلہ: آمدہ از بنگال،

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص کو بعارضہ ناسخ قلم ... تین شخصوں نے دیکھا اور وہ تین شخص عند القوم صادق وراست گو اور دیانت دار ہمیشہ سے شمار کئے جاتے ہیں،

ہو کا قول و فعل کسی علامت شہرت و شہادت و قرینہ نہیں کہا جاتا ہے ... تین شخص کسی شخص پر زنا کی شہادت دیتے ہیں
اور قبل اس کے کہ چوتھا شاہد شہادت دے [illegible] نہیں جانتے تھے کہ کسی شخص پر ... ہوتا ہے جب صورت مذکورہ میں
تینوں شخص کی شہادت ... کر کے حاکم ... بطور زجر و توبیخ ... شخص زانی پر ... قائم کرنی چاہیے
یا اس کو ... مجبور کریں ... [illegible] ... قذف کا ... ہو جاتا ہے
قذف کا مل پایا ... اور بصورت ... تین شخص ... مستحق ... [illegible]
لازم تھی کہ شخص ... کے سامنے زنا کرنا ... کیونکہ ان کی شہادت ... کوئی جرم ثابت نہیں ہوگا
[illegible] ... جب اس صورت میں شخص زانی پر جرم ثابت نہ ہو ... [illegible]
و قذف ... [illegible] ... شریعت اسلامیہ میں ... زنا کا ... کوئی
فیصلہ ... شریعت اسلامیہ کی ... زنا کی ... کوئی فیصلہ
جو [illegible] ۔

اگر اب یہ شریعت ... [illegible] ... چار مرد
گواہ عادل کی شہادت ... [illegible] ... جب ثبوت نہ ہو تو ... کر
تا ... [illegible] ... فیصلے ... شخص ... [illegible]
یہ کہ ... شخص مجرم ... مستحق عذاب ہے ... [illegible]
... [illegible] ... قرآن مجید ... [illegible]
... [illegible] ... قرآن نے ... [illegible]
... [illegible] ...
... [illegible] ... زنا کی ... [illegible]
والذین یرمون المحصنٰت ... [illegible]
... [illegible] ...
... [illegible] ...

فاسق ہیں، مگر جو لوگ اس کے بعد توبہ کرلیں، اور اپنے حال کو درست کرلیں، تو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے، اور فرماتا ہے، لولا جاءو علیہ باربعۃ شہداء فاذ لم یاتوا بالشہداء فاولئک عند اللہ ہم الکاذبون، چار گواہ اس پر کیوں نہ لائے، اور جب چار گواہ نہ لائیں، تو خدا کے نزدیک وہی جھوٹے ہیں، قرآن کریم کے ارشادات سے معلوم ہوا کہ جب تک چار گواہ نہ پیش کرے، اسّی کوڑے کا مستحق ہے، لہذا صورت مستفسرہ میں یہ گواہ ضرور قاذف ہیں، اور حد قذف کے مستحق، مگر حد زنا یا حد قذف قائم کرنا بادشاہ اسلام یا اس کے نائب کا کام ہے، کما صرح بہ الامام صدر الشریعۃ اور جہاں نہ بادشاہ اسلام ہو نہ اس کا نائب، وہاں حدود کون جاری کرے، بلکہ ہندوستان میں اگر کوئی ایسا کرے تو خود ماخوذ ہو، اور حکومت کی جانب سے سزا پائے، حدیث میں ہے، حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: ادرءوا الحدود ما استطعتم، تم سے جہاں تک ہوسکے حدود کو دفع کرو، کہاں یہ اور کہاں وہ کہ ثبوت نہ ہو اور حد قائم کردی جائے، اسی وجہ سے ائمہ کرام نے فرمایا کہ مواقع شبہ میں حد ساقط ہے، اور حاکم اسلام کے سامنے ایسی ناکافی شہادت گذرے، جس میں نصاب کامل نہ ہو تو بیشک حد قذف قائم ہوگی جب کہ وہ شخص مطالبہ کرے جس کے متعلق تہمت لگائی گئی، اور گواہوں کا یہ نہ جاننا کہ نصاب شہادت کیا ہے، بری نہ کرے گا، رہا سائل کا یہ سمجھنا کہ چار گواہ نہ ہوں تو حد نہیں، لہذا تین شخصوں کے سامنے زنا کا کوئی خوف ہی نہیں یہ محض غلط ہے، بلکہ شرع مطہر نے بروجہ اتم اس کی بندش فرمادی ہے، یہاں تک کہ اگر کوئی کسی اجنبی عورت کے ساتھ تنہا مکان میں ہو تو گو یہ فعل قبیح میں اسے مبتلا نہ دیکھے مگر یہ گمان ہے کہ برے کام کے لئے جمع ہوئے ہیں، تو انہیں سختی کے ساتھ روک دے، اور اگر جانتا ہے کہ شور وغل کرنے سے بھی باز نہ آئیں گے، تو جان سے مار ڈالنے کی بھی اجازت ہے، در مختار میں ہے: ویکون التعزیر بالقتل کمن وجد رجلا مع امرأۃ لا تحل لہ ان کان یعلم انہ لا ینزجر بصیاح وضرب بما دون السلاح والا بان علم انہ ینزجر بما ذکر لا یکون بالقتل وان کانت المرأۃ مطاوعۃ قتلہما، رد المحتار میں ہے، ظاہرہ ان المراد الخلوۃ بہا وان لم یر منہ فعلا قبیحا کما یدل علیہ ما یاتی عن منیۃ المفتی کما نبہ علیہ فافہم، مگر یہ حکم صرف اسی وقت کے لئے ہے، جس وقت اس نے اپنی آنکھ سے دیکھا، اس کے بعد یہ دیکھنے والا کچھ سزا نہیں دے سکتا، بلکہ اب حاکم کے سامنے پیش کرے، وہ جو مناسب سمجھے سزا دے، در مختار میں ہے، وفیہ کل مسلم حال مباشرۃ المعصیۃ واما بعدہ فلیس ذلک لغیر الحاکم والزوج والمولی کما سیجیء، اور حاکم مناسب جانے تو

[illegible]

واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص پر الزام لگایا گیا ہے [illegible] قسم قرآن شریف کی [illegible]

[illegible]

الجواب: الزام لگانے والے جو الزام لگاتے ہیں انھیں چاہئے کہ شہادت شرعیہ سے اس کا ثبوت بہم پہنچاویں اور اگر ثبوت نہ دے سکیں، تو اس شخص سے قسم لیں، اور جب یہ قسم کھا لے تو ضرور اس کا اعتبار کیا جائے گا، قسم کا اعتبار نہ کرنا نہایت سخت جرأت و بے باکی ہے، خصوصاً سائل کے بیان سے معلوم ہوا کہ اس شخص پر زنا کا الزام لگاتے ہیں کہ یہاں تو قسم لینے کی بھی ضرورت نہیں، بلکہ ان لوگوں پر شرعاً لازم کہ چار مرد عادل کی شہادت سے زنا کا ثبوت دیں کہ انھوں نے آنکھ سے خاص یہ فعل کرتے دیکھا ہو، اور ایسا ثبوت نہ دے سکیں تو یہ الزام لگانے والے ہر ایک شرعاً اسی اسی کوڑے کے مستحق ہیں، قال اللہ تعالیٰ: والذین یرمون المحصنت ثم لم یأتوا باربعة شھداء فاجلدوھم ثمنین جلدة ولا تقبلوا لھم شھادة ابدا واولئک ھم الفاسقون، یعنی جو لوگ پارسا عورتوں کو تہمت لگائیں پھر چار گواہ نہ لائیں تو ان کو اسی کوڑے مارو اور ان کی گواہی کبھی قبول نہ کرو اور یہ لوگ فاسق ہیں، جب تہمت لگانے والا جو شرعی ثبوت نہ دے سکیں اسی کوڑے کے مستحق اور ہمیشہ کے لیے مردود الشہادۃ ہوا اور جب تک توبہ نہ کریں فاسق ہیں اور خدا کے نزدیک جھوٹے ہیں، قرآن کریم کا ارشاد ہے: لولا جاءو علیہ باربعة شھداء فاذ لم یأتوا بالشھداء فاولئک عند اللہ ھم الکاذبون، یعنی وہ تہمت لگانے والے چار گواہ کیوں نہ لائے تو جب گواہ نہ لائیں تو وہی خدا کے نزدیک جھوٹے ہیں، پس ان کو جھوٹا ہی سمجھا جاوے اور اس شخص کی قسم کا بھی اعتبار نہ کرنا اس کو سچا جاننا ہے جو خدا کے نزدیک جھوٹا ہے، اور یہ مسلمانوں کا کام نہیں کہ خدا جس کو جھوٹا بتائے اسے سچا جانیں، یہ حکم شرعی ہے، اور اب کہ حاکم شرعی نہیں کہ حکم شرعی جاری کر سکے، مسلمانوں پر لازم کہ ایسے بے ثبوت الزام لگانے والوں کی حسب مقدور پوری سرزنش کریں اور جب تک توبہ نہ کریں اور اس شخص سے معافی نہ چاہیں ان کو بند کریں، واللہ تعالیٰ اعلم۔

[illegible]

مسئلہ [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

الجواب [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کیا حکم ہے؟

الجواب [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: مسئولہ رحیم بخش ساکن شیر پور، تحصیل فرید پور ضلع بریلی، ۱۱ ربیع الاول ۱۳۴۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ عرصہ تخمیناً دس سال کا ہوا ہوگا کہ ایک شخص عورت بغیر نکاح کے اپنے گھر میں رکھتا ہے اور اس کے ساتھ ناجائز کام کرتا ہے، اس کو پیش امام مسجد نے سمجھایا اور منع کیا کہ ایسا ناجائز کام شرع کے خلاف ہے، وہ نہیں مانتا ہے اور یہ لوگ اس کے شریک ہیں۔

الجواب: جس شخص نے بغیر نکاح عورت کو اپنے گھر میں ڈال رکھا ہے اس سے تمام لوگ قطع تعلق کرلیں اور جب تک سچی توبہ نہ کرے اس کو اپنے میں نہ ملائیں، اور جو لوگ اسے روکنے اور باز رکھنے پر قدرت رکھتے ہوئے نہ روکیں وہ بھی گنہگار و عذاب کے سزاوار ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین ان سوالات کے جواب میں، ایک شخص رمضان میں زنا کرتا ہے اور اس کے زنا کی اولاد پیدا ہوئی اس شخص کے لئے کیا حکم ہے اور مسلمانوں کو اس کے ساتھ کیا برتاؤ کرنا چاہئے اور اس کو کیا سزا شرعی دی جائے؟

(۱) جو شخص مسلمان ہوکر جان بوجھ کر رمضان شریف کے روزہ نہ رکھے اور نہ نماز پڑھے ایسے شخص کے لئے کیا حکم شریعت ہے اور اگر اس شخص نے رمضان شریف کا کوئی روزہ نہ رکھا ہو اور لوگوں کو افطار کے لئے اور کھانا کھانے کو بلوایا تو ایسے شخص کے گھر کا کھانا کھانا درست ہے یا نہیں؟ اور اس کے گھر کے کھانے سے روزہ افطار کرنا درست ہے یا نہیں؟

الجواب: زانی کے لئے جو شرعی سزا ہے وہ یہاں کون جاری کرسکے اس کے لئے بادشاہ اسلام درکار، اب مسلمان اتنا کرسکتے ہیں کہ اس کے ساتھ میل جول چھوڑ دیں، اس سے بالکل قطع تعلق کرلیں جب تک توبہ نہ کرے۔

(۲) ایک وقت بھی قصداً نماز کا چھوڑنے والا فاسق ہے یونہی بلا عذر سفر و مرض وغیرہ ماہ رمضان کا تارک فاسق ہے، اگرچہ ایک ہی روزہ چھوڑا ہو، ایسے شخص کے یہاں روزہ افطار کرنا یا کھانا کھانا نادرست نہیں مگر نہ کھانے میں اگر مصلحت ہو کہ اسے تنبیہ ہوگا اور آئندہ امید ہو کہ روزہ رکھنے لگے تو اس کے یہاں نہ کھایا جائے اور یونہی اگر یہ اندیشہ ہو کہ اس سے شغل والوں پر اس کا اثر پڑے گا، دیکھا دیکھی دوسرے بھی روزہ نہ رکھیں گے تو بچے مقاطعہ کرلیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

[illegible]

مسئلہ ۵۰ مرسلہ عبدالغنی اسماعیل [illegible] صدر بازار [illegible]

(۱) حیوان سے زنا کرنے والے کی کیا سزا ہے؟

(۲) زید کہتا ہے کہ لواطت اور [illegible] کرنے والے کی امامت درست نہیں ہے؟

(۳) یہ تین گناہ کبیرہ ایک ہی شخص نے کیا ان کے واسطے شریعت میں کیا سزا ہے حدیث اور آیات کے ساتھ سزا ثابت کیجئے تاکہ حکم جاری کیا جائے، اور گناہ معاف کرنے کے واسطے کیا تدبیر کرنا چاہیے کہ خدا اسے پاک صاف کرے زید کہتا ہے کہ غسل بالکل نہیں اترتا ہے؟

الجواب جانور کے ساتھ برا کام کرنے پر تعزیر ہے کہ بادشاہ اسلام جو مناسب سمجھے سزا دے حدیث [illegible] [illegible] جو جانور سے وطی کرے اسے مار ڈالو اور جانور کو قتل کر ڈالو [illegible] [illegible] جانور سے وطی کرنے والے کو سزا دی جائے گی اور جانور کو ذبح کر کے جلا دیا جائے [illegible] [illegible]

[illegible]

(۲) لواطت حرام و کبیرہ ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible] قوم لوط علیہ السلام کا کام کیا [illegible] ابوبکر رضی اللہ عنہ [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

(۳) [illegible] غسل [illegible]

جب [illegible] پانی [illegible]

[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: [illegible] بریلی [illegible]

اس مسئلہ میں علمائے دین کیا فرماتے ہیں کہ ایک شخص [illegible]

[illegible]

[illegible]

کس طرح [illegible]

الجواب: [illegible]

[illegible]

[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: [illegible] بریلی ۲۰ صفر ۱۳۳۳ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین [illegible] اس مسئلہ میں کہ ایک شخص [illegible]

[illegible] شریعت [illegible]

[illegible] شریعت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] شریعت [illegible]

اور جو پنچوں نے کہا کہ تم نے ان کو بلا کر بٹھایا ہے ان پر شریعت شریف کے بموجب ان کو برادری سے خارج کر دیا ہے، پھر تو سو پنچوں کا کیا جواب دیں گے تو اس شخص کے پنچوں نے کہا کہ تو سور ہو دوزخ میں جائیں گے تو تم بھی دوزخ میں جاؤ گے تو ہم سب نے کہا کہ شریعت کے خلاف اگر کوئی کام ہو دوزخ میں جانے کا تو سو پنچ کریں گے تو ہم بھی ان کے ساتھ دوزخ میں جائیں گے، اور اگر کوئی کام شریعت کے خلاف نہیں کریں گے تو ہم اور تو سو کیسے دوزخ میں جائیں گے، پس کیا ہم جیسے آدمی نے مقصد بیان کیا نا کہا یا؟

الجواب: جو گروہ شخص جو خارج از برادری کیا گیا، اس قابل تھا کہ خارج کیا جاتا تو اسے کھانے میں شریک کرنا اس کے ساتھ کھانا نہ کھانا کچھ بری بات نہیں ہے بلکہ ایسی کرنا چاہیے بلکہ برادری سے خارج کرنا اسی کو کہتے ہیں اور یہ سزا اس مقصد کے لئے نکالی گئی ہے، نہایت محمود ہے اور اس صورت میں ان لوگوں کا یہ کہنا کہ تو سو دوزخ میں جائیں گے نہایت سخت کلمہ ہے یعنی اس کو خارج کر کے دوزخ میں جانے کا کام ہے اگر وہ مجرم ہے اور اس کو خارج کیا تو یہ دوزخ کا کام نہیں، پھر اس نے کیوں سخت جملہ کہا، لہٰذا معافی مانگے اور توبہ کرے، اور اس کے جواب میں یہ کہنا کہ کوئی کام تو سو دوزخ میں جانے کا کریں گے تو ہم بھی ان کے ساتھ دوزخ میں جائیں گے، اگرچہ اس کا مقصد یہ ہے کہ شریعت نے ایسا کام نہیں کیا ہے، مگر طرز ادا بہت خراب ہے، اس طرح نہیں کہنا چاہیے یہ شخص بھی توبہ کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: مسئولہ رفیق الدین، قاسم علم، منظر اسلام بریلی، ۲۰ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۸ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ہندہ کا نکاح ایک جگہ ہوا اور وہاں چند روز رہ کر مکوتان اپنے ماں باپ کے یہاں رہی اور مدت تک رہی، اور زنا کراتی رہی، اس عرصہ میں چند مرتبہ اس کا شوہر بلانے کو آیا مگر وہ نہیں گئی اور حرام کراتی رہی، لہٰذا دق ہو کر اس کے شوہر نے طلاق دے دی اور ہندہ اس حالت میں حرام کاری کرتی رہی، کچھ مدت کے بعد لوگوں نے ہندہ کے ماں باپ کو لعنت ملامت کر کے ہندہ کا نکاح دوسری جگہ کر دیا، وہاں سے بھی ہندہ کچھ روز رہ کر چلی آئی اور حسب معمول فعل بد کرتی رہی، وجہ کہ بہت جھگڑے فساد ہوئے مگر ہندہ نہیں گئی اور حرام کرواتی رہی، جس کا انجام یہ ہوا کہ ہندہ کے حرام کا نطفہ قرار پا گیا، اس خبر کو سن کر اس کے شوہر نے اس کو طلاق دے دی، اور ہندہ اس صورت میں بھی حرام کرتی رہی ہے والدین نے بھی کوئی سے باز نہ آئی اور اس کے باپ کا انتقال ہو گیا، اب اس کی ماں اور بھائی وغیرہ ہندہ کے شریک حال ہیں، اور ان لوگوں نے پیشہ اختیار کیا۔

کہ ہر کس و ناکس کو پہچانتے ہیں اور اس کے ہمراہ ہندہ کو کر دیتے ہیں اور ہندہ کے ماں باپ و بھائی وغیرہ کو بھی اشتعال دلا
رہے ہیں اور ساتھ دیتے ہیں لہٰذا ان لوگوں کا ساتھ دینے والوں کا کیا حکم ہے اور ہندہ اور اس کے ماں باپ بھائی وغیرہ کا کیا
حکم ہے اور یہ بھی فرمایا جاوے کہ ہندہ کس صورت میں معافی اور نکاح کے قابل ہو سکتی ہے اور مسلمانوں کو ایسے
لوگوں کے ساتھ کس وقت تعلقات رکھ سکتے ہیں معافی اور شرع کی فرمایا جاوے بینوا توجروا۔

الجواب :- ہندہ اگر جہت کی جگہ گئی اور رفتہ رفتہ کتب ہے اور اس کے ماں باپ بھائی کو خبر ہے اور حسب استطاعت منع
نہ کئے بلکہ ان کی رضا سے ہندہ کے یہ افعال ہیں تو یہ بھی فاسق ہیں اور ایسے کاموں میں ان کی اعانت بھی حرام ہے۔
قال اللہ تعالیٰ ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان ایسے لوگوں سے قطع تعلق کیا جائے جب یہ لوگ توبہ کر لیں اس
وقت ان سے تعلق رکھ سکتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ :- مرسلہ مولوی محمد صاحب از شیخ ساکن بریلی محلہ کانکر ٹولہ ۔ ۲۰ ربیع الاول شریف [illegible]
کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ بریلی اور اطراف میں کنگنا کو بارہ لے کر کھانا کیسا ہے؟

الجواب :- جرم یعنی انبہ اکثر ہے جو کہ حرام ہے یعنی [illegible] تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ :- مسئولہ محمد [illegible] کاظمی بریلی ۔ ۲۰ رجب [illegible]
کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص اپنی منکوحہ سے بلا قانونی طلاق کو رخصت کرا کے گئے اور مخیلہ میں
رہے...... کی بابت مخالفت نامہ تحریر کر دیا ہے بعد رخصتی وہ لی اور اس کی والدہ نے بہت کوشش و منت کی بعد ولی اور
مستحق منافات نامہ کی طرح یا سب سے پہلے اور مسافا فوجی رخصت ہو گئی اس کا کنبہ ہر دیکھا کیا بعد بیٹے شہر کے اس کی کوشش
میں بند کر دیا یا ایک گھر میں دیا اور محل چلا گیا اور بھی کوئی نہ سنے اور ولی محمد وغیرہ اور مولوی صاحب وغیرہ نے پیچھے سے حاضر
کر کے ان کو اپنے گھر پہنچا دیا اب ان لوگوں کے لئے شرع کا کیا حکم ہے؟

[illegible]

الجواب [illegible]

[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں [illegible]

[illegible]

الجواب [illegible]

[illegible]

[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و شرع متین اس مسئلہ میں [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم۔

جیٹھنا امام صاحب نے ہمارے لئے ایک کارڈ لکھ دو تو ہم نے کہا کیا لکھ دوں، تو کہا کہ شادی جو ہمارے بچے کی ہوئی تھی یا وہ ہماری رضامندی سے نہیں ہے کیونکہ اس کے افعال خراب ہیں اور در حقیقت جو وہ کہتا ہے افعال خراب تھے ہم نے خیراتی سے کہا کہ بھائی خیراتی ہم خط نہیں لکھیں گے تو کہا کہ ہم تمہارے ہاتھ جوڑتے ہیں لکھ دو، حالانکہ عاجزی کی تو ہم نے لکھ دیا اور میں نے یہ کہا تھا کہ میں خط لکھوں گا تو بھائی عیدو کہیں گے کہ آپ نے کیوں خط لکھا ہے، تو کیا جواب دوں گا خیراتی نے کہا کہ آپ اپنا خط میں نام نہ لکھیں، بلکہ دوسرا نام ڈال دینا، تو میں نے لکھ دیا تو لکھ دینے کے بعد سے پوچھا کہ آپ نے خط لکھا ہے، تو میں نے صاف کہہ دیا کہ بھائی میں جھوٹ نہیں بولوں گا، میں نے ضرور لکھ دیا، اور پھل نے یہ بھی کہا کہ لڑکے کے واسطے جھوٹ نہ بولنا میں نے جھوٹ نہیں کہا، تو پنچوں نے جیٹھنا امام پر تحریر خط کی وجہ سے مبلغ دس روپیہ خطاواری جرمانہ کر دئے، اور خیراتی پر مبلغ پانچ روپئے خطاواری کے جرمانہ کر دئے خیراتی سے لے لئے گئے اور جیٹھنا امام سے بھی پنچ شفیع سے جرمانہ کئے تو میں نے کہا کہ بھائی اللہ اور رسول کے واسطے خدا اور رسول کو کچھ معاف کرو لوگ کہا کہ ہم نہیں معاف کریں گے یا تو روپیہ دو یا امامت چھوڑ دو، اور یہ کہا کہ کچھ خصوص نہیں کہ چاہے خدا اور رسول خود آکر آویں مگر روپیہ نہیں چھوڑیں گے اور جیٹھنا امام نے بہت کچھ عاجزی کی اور میں نے یہ بھی کہا کہ بھائیوں مجھ سے کچھ خطا نہ ہوئی ہے بہ معافی چاہتا ہوں اور بہت سے اور گاؤں کے لوگوں نے کہا کہ بھائیوں روپیوں کی کوئی بنیاد نہیں ہے کیونکہ روپیہ خود ہی مانگتے ہیں تو کہاں سے نہیں پائیں گے میں نے کہا کہ بھائیوں خیرات سے جو کچھ جمع ہے میں وہ ہی کر دوں گا اور امامت کا چھوڑنا میں نے پسند نہ کیا، اور جو لوگ کہتے ہیں وہ نمازی نہیں ہیں اور نہ دین کو جانتے ہیں کہ ہمارا دین کیسا ہے اور ہمارا اتفاق ہر ملک کو رہے جو حکم ہوئے اس پر عمل کیا جاوے جیٹھنا امام ۔ (۱)

الجواب وہ واقعہ ایسی طرح ہے کہ سمجھ میں نہیں آیا کہ خط لکھنے پر کیوں جرمانہ کیا، بہر حال اگر امام مستحق سزا تھا بھی جب بھی جرمانہ ناجائز و حرام ہے، قال ... کما فی البحر الرائق ... ۔ الخ مشورہ لوگوں پر لازم ہے کہ اس جرمانہ سے باز آئیں ورنہ خود مجرم رہیں گے امام عاجزی کر رہا ہے اور اللہ کا واسطہ دیتا ہے اور معافی چاہتا ہے اور لوگ نہیں مانتے یہ نہایت درجہ کی زیادتی ہے اور جس نے یہ کلمہ کہا کہ چاہے خدا اور رسول خود آکر کہیں ہم روپیہ نہیں چھوڑیں گے اس پر کفر لازم ہے کیونکہ یہ کلمہ کفر ہے عالمگیری میں ہے [illegible] اللہ ... [illegible] ... حکم ... مسلمان ہو اور تجدید ... جو کچھ اس سے ... دوبارہ نکاح کرے ورنہ [illegible]

سلام و کلام تمام معاملات ترک کردیں، جو لوگ نماز نہیں پڑھتے فساق و فجار مستحق نار ہیں، فوراً توبہ کریں اور نماز شروع کردیں، نماز نہ پڑھنے والا سخت عذاب کا مستحق ہے، جلد ایسے اعمال سے باز آئے ورنہ موت کا وقت معلوم نہیں اور سب سے پہلے اس کا حساب ہوگا، حدیث میں فرمایا: اول ما یحاسب بہ العبد الصلوۃ۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

مسئلہ: از شہر کہنہ گھیر مولوی، مسئولہ عبدالرحمن، ۸ جمادی الاولٰی ۱۳۳۴ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید نے عمرو سے کہا کہ تم مجھ کو دو سو روپیہ لڑکے کی شادی کے واسطے دو، میں تم کو ادا کر دوں گا، جملہ سامان ہوگیا ہے، صرف سامانات کا خرچ باقی ہے، جب خود نہ پڑے گا تو ہم کل کو دے دیں گے، لہذا عمرو نے زید کو روپیہ دے دیا، زید نے حسب وعدہ روپیہ عمرو کو نہیں دیا، عمرو نے خود تقاضا کیا اور چند معتبر شخصوں کی معرفت تقاضا کرایا تو وعدہ عیدالضحٰی کا کیا، جب عیدالضحٰی گئی روپیہ وصول نہیں ہوا، عمرو نے معتبر شخصوں کے معرفت تقاضا کرایا تو محرم الحرام کا وعدہ کیا، اس وقت بھی زید نے روپیہ ادا نہیں کیا، اس وعدہ پر بھی ملا تو صاحب ولد محمد حنیف کو واسطے تقاضا کو بھیجا تو زید نے چہلم کا ماہ صفر کا وعدہ کیا، زید روپیہ دینے کو تیار تھا مگر اس کے بیٹوں اور بیٹیوں کی رائے ہوجانے نے بگاڑ دیا کہ تم روپیہ مت دو، تمہارا کوئی گواہ نہیں، نہ دستاویز یا رسید ہے، تمہارا کیا کرسکتا، لہذا روپیہ نہیں دیا، مجبور ہو کر عمرو نے زید پر نالش عدالت میں دائر کردی، عدالت نے اس پر فیصلہ کیا کہ قرآن شریف مدعا علیہ اٹھائے کہ ہم پر روپیہ نہیں چاہئے یا روپیہ دے، لہذا زید نے مجبوراً قرآن شریف جو موجود تھا اٹھالیا اور کہہ دیا کہ ہم پر روپیہ نہیں چاہئے، کچہری نے مقدمہ خارج کردیا، اب ایسے شخص نے جو جھوٹا قرآن شریف اٹھالیا ہے، جو لوگ اس کی شرکت کریں تو ان لوگوں سے ملنا جلنا اور کھانا کھلانا اور حقہ پانی وغیرہ کھلانا درست ہے یا نہیں، اور ان کے یہاں جانا یا ان سے میل جول رکھنا درست ہے یا نہیں، اور جو لوگ ایسے لوگوں سے ملیں تو ان کی بابت کیا حکم شرع شریف کا ہے، کیا یہ روپیہ ساقط ہوگیا اور اس روپیہ کا حال عمرو کے دینے کا ہے یا نہیں، لوگوں کا کیا حکم ہے۔

الجواب: دوسرے کا مال دبا لینا حرام ہے، قال اللہ تعالٰی: لاتاکلوا اموالکم بینکم بالباطل۔ اور جھوٹی قسم کھا کر اگر خلاف واقع فیصلہ ہوجائے تو آخرت کے مواخذہ سے چھٹکارا نہ ہوگا جب تک صاحب حق معاف نہ کرے، اور یہ ہرگز کا حکم رہے کہ اپنے پیٹ میں آگ بھرتا ہے، حدیث میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:
... علی نحو ما اسمع منہ فمن قضیت لہ بشیئ من حق اخیہ فلا یاخذنہ فانما اقطع لہ قطعۃ من النار۔

مستحق تعزیر و غضب جبار ہے، لازم ہے کہ توبہ کرے اور مال واپس دے، قرآن مجید اس لئے نازل نہیں ہوا کہ اس کے معاملات میں لوگ دغا کیا کریں بلکہ عمل کرنے کے لئے اترا، قرآن مجید اٹھانا سخت جرأت ہے پھر اس مقصد کے لئے اٹھانا کہ پرایا مال مار لیں وہ چند روپے مارنے کے لئے اس کتاب کریم کو درمیان میں لانا بہت بڑی بے باکی ہے جب تک یہ شخص توبہ نہ کرے اس سے میل جول ترک کر دیں، اس کا حقہ پانی بند کر دیں اور جو لوگ زید کے شریک ہیں اور جانتے ہیں کہ زید نے ایسی حرکت کی وہ بھی اس کے حکم میں ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار[1] ظالموں کی طرف میل نہ کرو ورنہ تمہیں آگ چھوئے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: مسئولہ جناب عبدالعزیز صاحب محلہ سنگاؤں قصبہ [illegible] ضلع [illegible] ۱۲ رجب ۱۳۳۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک مسلمان مرد ایک شخص کی عورت کو خفیہ طور سے کسی دوسرے ملک بھگا لے گیا، عورت کے معدوم ہو جانے کے بعد اس کے شوہر کو معلوم ہوا جبکہ بروقت مکان پر موجود تھا کہ فلاں شخص میری عورت کو بھگا لے گیا، شوہر تلاش کے لئے نکلا جس کو آج تک سترہ اٹھارہ سال کا زمانہ گزرا مفقود الخبر ہے اور جو شخص عورت کو بھگا لے گیا تھا وہ اپنی منکوحہ کو پردیس ہی سے طلاق نامہ لکھ دیا تھا اور عورت سے عقد کر شادی کر لی، اب وہ دونوں جو بھاگ گئے تھے سترہ اٹھارہ برس کے بعد آج ہفتہ عشرہ ہوتا ہے کہ مکان پر آئے ہیں اور برادری میں شامل ہونا چاہتے ہیں تو جناب برادری کے لوگ کس طرح شامل کریں؟ کیا اللہ رسول کے حکم میں کوئی کفارہ ادا کرنا ہوگا یا نہیں؟

الجواب: وہ دونوں اپنے اپنے ناجائز فعل اور اس حرکت قبیحہ سے بالاعلان توبہ کریں، حدیث میں ہے: التوبۃ السر بالسر والعلانیۃ بالعلانیۃ، جو گناہ مخفی ہو اس کی توبہ بھی خفیہ ہو اور جو گناہ علانیہ ہو اس کی توبہ علانیہ۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ اور یہ گناہ چونکہ ایسا ہے کہ وہاں کے سب لوگ اس پر مطلع ہوں گے لہذا علانیہ لوگوں کے سامنے توبہ کرکے برادری میں شامل ہوں اور یہ توبہ یوں ہوگی کہ اس عورت کو اپنے سے علیحدہ کر دے، اور دونوں [illegible] سے توبہ کریں [illegible] حدیث میں ہے،

[illegible]

کہ [illegible] واللہ تعالیٰ اعلم۔

[illegible]

[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

الجواب [illegible]

[illegible]

مسئلہ [illegible]

[illegible]

الجواب [illegible]

[illegible]

کیا گیا ہے کہ اس پر کفارہ مقرر کیا جائے اور عورت کے قصور کا روزہ سے ادا نہیں کہ عورت کی طرف سے کفارہ دے خصوصاً جب کہ وہ کفارہ شرعی نہیں ہے ایک کے گناہ کی سزا دوسرے پر نہیں ہوتی [illegible] عورت سے توبہ کرا لی جائے بعد توبہ اس سے مواخذہ نہیں ہو واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۔ از موضع [illegible] ضلع [illegible] مرسلہ [illegible] صاحب

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید دو برس کے واسطے اپنے مکان سے کہیں سفر میں چلا گیا بعد مراجعت کے دیکھا کہ اس کی زوجہ حاملہ ہے دریافت کرنے سے جواب دیا کہ تمہارے برادر خورد کا حمل ہے پھر دوبارہ سفر میں چلا گیا اور اس کی زوجہ [illegible] بعد چند یوم کے وہیں پر لڑکا بھی [illegible] زید کے گھر والے اس کو وہاں سے لائے اور زن و شوہر بخوشی ایک ساتھ رہنا پسند کرتے ہیں [illegible] لوگوں کو [illegible] سے روکا جائے گا۔ اور جبراً شوہر سے طلاق دلوا دیا جائے گا یا نہیں یا پھر نکاح ثانی کی حاجت پڑے گی یا کچھ کفارہ بھی دینا پڑے گا۔ مفصل تحریر فرمائیں [illegible] زید کے [illegible] لوگوں کی [illegible] اس کو [illegible] کہ پہلے اپنی عورت کے قصور کے عوض [illegible] شادی کر [illegible] ہے [illegible] گناہ [illegible] ہو گیا یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب ۔ ایسی صورت [illegible] طلاق دے دینا واجب نہیں [illegible] اگر شوہر کو اس سے نفرت پیدا ہوئی ہے تو طلاق دے سکتا ہے مگر طلاق دینے پر مجبور نہیں کیا جائے گا [illegible] شوہر پر لازم ہے کہ اس عورت سے توبہ کرائے [illegible] طلاق [illegible] اس وقت واجب ہے جب کہ امساک بالمعروف نہ کر سکے اور سوال سے ظاہر ہے کہ دونوں ایک ساتھ رہنا پسند کرتے ہیں پھر امساک بالمعروف فوت نہ ہوا تو طلاق واجب نہیں [illegible] [illegible] نکاح اول باطل نہیں ہوا پس نکاح ثانی کی ضرورت نہیں اور اس صورت میں کوئی کفارہ شوہر پر واجب نہیں کہ شوہر نے یہ فعل نہیں کیا اور عورت پر بھی توبہ فرض ہے کفارہ نہیں۔ گاؤں والوں کا جرمانہ طلب کرنا ناجائز ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۔ از مقام [illegible] مرسلہ [illegible] [illegible]

[illegible]

(۲) [illegible]

الجواب [illegible]

(۳) [illegible]

مسئلہ [illegible]

[illegible]

غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی نیاز کا شربت تھا، جسے مسلمان تبرکاً پی رہے تھے، سائل نے بھی حصول برکت کے لئے اسے پیا، محض اس بات پر جو چودھریوں کا سائل پر عتاب ہوا کہ یہ طے کر چکے تھے کہ اس سبیل کا شربت ہماری برادری والے نہ پئیں، سائل نے جواب دیا کہ ہمیں اس کا علم نہ تھا، اور اگر آپ نے یہ طے کیا تھا تو آپ نے اس کا اعلان کیا ہوتا، اس پر چودھری بولے کہ ہم تمہارے باپ کے نوکر نہ تھے جو گھر گھر اعلان کرتے پھرتے، اور سائل کو تنبیہ کی گئی اور خطاوار ٹھہرا کر سزا دی گئی، سائل اس واقعہ سے متاثر ہوا اور یہ کہہ کر چلا آیا کہ ہم ان باتوں کا تحمل نہیں کر سکتے، چند دن کے بعد پھر یہ اتفاق ہوا کہ سائل کے اہل محلہ سے ایک شخص نے حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی نیاز کی جس میں سائل کو و نیز سائل کے دوسرے اہل برادری کو شرکت کی دعوت دی، سائل بہ نیت حصول ثواب و دیگر برادری کے لوگ اس میں شریک ہوئے اور نیاز کا کھانا کھایا، اس سائل پر و نیز ان دیگر اہل برادری پر جو کہ سائل کے ہمراہ اس نیاز میں شامل تھے، پھر ان چودھریوں کا عتاب ہوا، پھر انھوں نے پنچایت کی اور سائل و نیز ان دیگر لوگوں کا حقہ پانی بند کر دیا، اور برادری سے خارج کر دیا، اس پر سائل نے یہ کہا کہ ان کی یہ کیا زیادتیاں ہیں، اس قسم کی باتوں سے روکا جاتا ہے اور پنچایت کا بلا وجہ ہم پر عتاب ہوتا ہے، آپ کو ہم نے چودھری بنا کر اپنا سردار مانا ہے، آپ کو چاہئے کہ ہمیشہ حق پر رہیں اور ہمیشہ ایمان کی بات کیا کریں، اس پر برادری کے چودھری بولے کہ ہم چاہیں اور بیجا جو کچھ بھی کریں وہی حق ہے، ہم دین اور ایمان کو کچھ نہیں مانتے، اب سائل کا و نیز ان اہل برادری کا جنھوں نے نیاز کا کھانا کھایا تھا حقہ پانی بند ہے، اور چودھریوں نے یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ اگر سائل برادری میں شامل ہونا چاہے تو سائل مبلغ صہ جرمانہ داخل کرے اور دوسرے لوگ عہ عہ، جب تک یہ جرمانہ داخل نہ ہو جائے گا برادری میں نہیں داخل کیا جائے گا، اب دریافت طلب یہ امر ہے کہ چودھریوں کی یہ ضد اور ان کا یہ فیصلہ کہ اس برادری کے لوگ پٹھان وغیرہ دوسری قوموں سے میل جول اور کھانے پینے کے تعلقات نہ رکھیں، بلا مانع شرعی ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں، اگر اتفاق سے کوئی برادری کا شخص کسی پٹھان کے پیچھے نماز پڑھنے کو کھڑا بھی ہو جائے تو جماعت سے اس کا ہاتھ پکڑ کر گھسیٹ لیں، ایا یہ لوگ اس قابل ہیں کہ انھیں برادری کا سرغنہ یا چودھری مانا جائے یا نہیں؟ اور پھر یہ بھی فرمائیے کہ چودھریوں کا اہل برادری کو اس بات پر مجبور کرنا کہ وہ اپنی قوم کے علاوہ دوسری قوموں سے بلا وجہ شرعی ترک تعلق کر لیں خواہ وہ امامت کے اعتبار کے قابل بھی کیوں نہ ہوں اگر پھر بھی مسلمانوں کو ان کے پیچھے نماز پڑھنے سے روکیں، شرعاً کیسا ہے، اور ایسے لوگوں کے حق میں شریعت مطہرہ کیا

مگر تقریب ہے اس کا بھی جواب دیجئے کہ ہماری برادری میں جو جو بادی برادری کی سردار ہے شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ ۔

الجواب : [illegible] الشیطان [illegible] حق حق ہے اللہم ارنا

کسی کو یہ حق نہیں کہ حق باطل کرے یا باطل کو حق جس امر کو خدا اور رسول نے جائز کیا ہو وہ جائز ہے ہر گز کوئی چودھری یا

سردار اس کا خلاف نہیں کر سکتا چودھری کا یہ کہنا کہ ہم برادری میں جائز نہ کریں گے ہم نکاح ثانی کو جائز نہیں کرتے بہت سخت کلمہ ہے بھلا یا

بھی کوئی بیوہ حق ہو سکتا ہے مگر یہ کہ اس شخص سے صادر ہونا کیا عجب ہے جب کہ ہم حق ہو اور ایمان کو کچھ نہیں

مانتے جب وہ شخص خود دینی [illegible] ایسا کہتا ہے تو اس کے لئے یہی فتنہ تو پوچھنے کی ضرورت نہیں کہ جب وہ

خود دینی دینی ایمان سے [illegible] ہے تو اب اہل ایمان کو کس طرح اس سے ولایت ہو سکتی ہے ایسے شخص کو جو دعوی

اتنا باطل کا جانتا ہو خود اس کو بیوی سے [illegible] ہندو مذہب [illegible] چاہتا ہو وغیرہ دیگر اقوام کے

پیچھے زمانہ سے چلنا وہ اسلام سے ترک [illegible] تعصب [illegible] ہے جا بجا اسلام پر مخالفین کے طرح حملہ کے

حملے ہوتے ہیں اس مذہب والوں کی فکر ہیں ہے کہ کسی طرح اسلام کو نیست و نابود کر دیا جائے اس کو سوچو حق سے منکر کر دیا

اور اس کے لئے وہ لوگ طرح طرح کی تدبیریں کرتے ہیں چنانچہ ایک یہ بھی اتفاق و اتحاد کا [illegible]

کو مسلم کرتے ہیں مگر افسوس کہ مسلمانوں پر غفلت چھائی ہے کہ آپس میں اختلاف [illegible]

کی اتفاق و محبت [illegible] گھر جا رہے ہیں [illegible] تصور کا نتیجہ [illegible] دو وجہ سے [illegible] مسلط

ہو جائیں گے [illegible] اور اسلام کی [illegible] آپس میں [illegible] سے

[illegible] عزت و غلبہ اسلام سے ہے اور [illegible] اسلام اتباع شریعت [illegible]

اور جو [illegible] ہو اس کو [illegible] اسلام [illegible] کیا جائے [illegible]

شریعت نے منسوخ کر دیا ہے [illegible] ناجائز ہے واللہ تعالیٰ اعلم ۔

مسئلہ : [illegible] ۲۴ شوال [illegible]

علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں [illegible] تمام اہل اسلام [illegible] کر

بعد شب برات ہم لوگ [illegible] وقت کریں گے اس [illegible] لوگوں نے [illegible] نے

[illegible] اس [illegible] جواب [illegible] سے

کیونکہ اگر تمہیں معلوم ہو خریدنا منظور ہے تو خرید و ورنہ ہمارے بازار و قوم زید کی آزادی تجارتی حالت سے باہر نکل جاؤ،
اس نوٹس کی وجہ سے باہم سخت منتج جھگڑے کی نوبت آئی اور قریب تھا کہ بالفعل لڑائی ہو جائے اس خیال سے کہ آئندہ مزید جھگڑا
نہ ہو سردار قوم نے فریقین کو بعد جلد قوم زید و جملہ فرق و اقوام اسلامیہ اطلاع دی کہ فلاں تاریخ کو فلاں مقام پر سب
لوگ تشریف لاویں اور جس کی زیادتی ہو اسے تنبیہ کر کے فریقین میں صلح کرا دی جائے جس کو سب لوگوں نے
بطیب خاطر منظور کیا، لیکن جب اجتماع ہوا تو تمام اقوام مسلمین نے قوم زید کے ممتاز افراد کے پاس آدمی بھیجے کہ آپ حسب
وعدہ مع اپنی قوم کے تشریف لے چلیں، جب آنے میں کافی دیر ہو گئی تو پنچوں کی طرف سے دوبارہ آدمی بلانے گیا تو جواب
دیا کہ ہماری قوم ہمارے اختیار میں نہیں ہے ہم پنچوں سے کہہ دو کہ جب آپ کی قوم آپ کے اختیار میں نہیں تو آپ
دو مسلمانوں کے بیچ میں جانا نہیں چاہتے تم آپ ہی بصورت ایک ممتاز شخص چلے لیکن پھر کہنا انکار کر دیا اس کے بعد
پنچایت و صلاح الاسلام کے صدر سے قوم زید کے بعض ممتاز افراد کی ملاقات ہوئی ان سے دریافت کیا کہ صدر صاحب آپ
پنچایت چلئے، ہم لوگ بھی آتے ہیں، مگر پھر بھی ان کا کوئی فرد شریک جماعت مسلمین نہ ہوا اس کے بعد پنچان کے سامنے یہ
شہادت گذری کہ قوم زید کے بعض آدمی ہم سے کہتے تھے کہ ہماری قوم کا ایک بچہ بھی اس پنچایت میں نہیں جا سکتا حالانکہ
یہ واقعہ ہے کہ جب تمام مسلمین قصبہ خفا ہیں کوئی سنت نکاح اور واللہ جتنی ہوتا ہے تو اکثر زید پنچایت مسلمین میں طے کیا جاتا ہے
بارہا اس سے قبل مسلمانوں کی پنچایت نے قوم زید کے معاملات کو خوش اسلوبی کے ساتھ طے کیا ہے اور باہمی نزاع کے طے
کرنے کا قوم زید کے یہاں بھی پنچایتی طریقہ مروج ہے ان واقعات بالا سے بالکل صاف طور پر ثابت ہے کہ قوم زید نے
جماعت سے سرکشی کی اور تمام فرق اسلامیہ و اقوام مسلمین کی عملاً گستاخی کر کے ذلت آمیز طریقہ سے ٹھکرا دیا اور پلا
فکنی کر کے جماعت مسلمین کی شرکت سے انکار کر دیا اور علیحدگی اختیار کی جس سے تمام جماعت مسلمین کی سخت توہین ہوئی اور بد
دیکھی ہے اس کے بعد پنچان اس نتیجہ پر پہونچے کہ اگر اس سرکشی کا تدارک نہ کیا گیا اور پنچایتی اصول سے کام نہ لیا گیا،
تو اس کا لازمی نتیجہ ہے کہ آئندہ اس سرکشی و تمرد میں اضافہ و ترقی ہو گی جس کا نتیجہ عام مسلمانوں کے حق میں اچھا نہ ہوگا
بنا علیہ تمام جماعت مسلمین نے بالاتفاق یہ فیصلہ کیا کہ جب قوم زید نے ہم سے کنارہ کشی اختیار کی تو ہمیں بھی لازم ہے کہ تا وقتیکہ
قوم زید تمام جماعت مسلمین سے خود واسطہ نہ پیدا کرے اس وقت تک ہم بھی ان سے علیحدہ اور دست کش رہیں یعنی ہم کو
اب ہم کسی منصب ان کے صدر دروازہ پر مال خریدنے و دودھ سے کام نہ لینے و سلام کرنے و جنازہ میں شرکت کرنے سے بچنا چاہئے

اسی خیال سے چند مسلمانوں کو [illegible] قوم زید کے سبب سے [illegible] اور قوم زید کے بچوں کو [illegible] سے خارج کر دے
[illegible] مسلمانوں کے فیصلہ کا [illegible] دستور ہے [illegible] قوم زید [illegible]
[illegible] قوم زید کے سرداروں نے جماعت مسلمان [illegible] حالانکہ [illegible]
[illegible] فیصلہ [illegible] جماعت [illegible] ہوا۔
[illegible] جواب دیا کہ آپ کی قوم [illegible] جماعت سے [illegible] ہے مگر [illegible]
[illegible] سب کی جانب سے [illegible] قوم زید کے سرداروں کے [illegible] اثبات کا [illegible]
[illegible] مسلمانوں کے ہمراہ [illegible] قوم زید کے سردار
کو تمام مسلمانوں نے اپنے ہمراہ [illegible] تعلیم [illegible]
[illegible] جماعت سے خارج کر [illegible]
[illegible] جماعت میں [illegible] فیصلہ [illegible]

[illegible] (بینوا توجروا)

الجواب : جب کوئی شخص کسی قسم کا وعدہ کرے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم [illegible] ۔

مسئلہ چہ از شہر لائلپور مالک متوسط [illegible] مرسلہ جناب شیخ شمس الدین صاحب [illegible]

کنوارہ یا اندھا مرد اور کنواری یا مطلقہ یا بیوہ عورت اگر زنا کریں یا کراویں تو شریعت میں ان کے لئے کیا سزا ہے اور کیا بغیر سزائے شرعی ان کی توبہ قبول ہو سکتی ہے؟

(۲) شادی شدہ مرد یا شادی شدہ عورت جس کا از روئے شرع نکاح ہو چکا ہے اگر زنا کرے یا زنا کراوے تو شریعت میں ان کے لئے کیا سزا ہے اور کیا بغیر سزائے شرعی ان کی توبہ قبول ہو سکتی ہے، عورت کہتی ہے کہ جب از روئے شرع میرا نکاح تمہارے ساتھ ہو گیا ہے اور تم زنا کرتے ہو اور تم پر شرعاً سزا جرم ہے اور رجم کے لگانے سے آدمی مر جاتا ہے پھر اس کی عورت بیوہ ہو جاتی ہے اور عدت کے بعد دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے اور ایسے معاملہ مسلمانوں میں ثابت ہو گیا ہے کہ اس کا خاوند زنا کرتا ہے لہٰذا عورت اپنے خاوند کو کہتی ہے کہ تجھ کو از روئے شریعت رجم کر دیا گیا اور میں بیوہ ہو گئی لہٰذا اپنے خاوند سے علیحدہ ہو کر بعد عدت کے دوسرے خاوند سے نکاح کر سکتی ہے کیا شریعت ایسی صورت میں دوسرے شخص سے نکاح کرنے کی اجازت دیتی ہے۔

الجواب (۱) زنا اگر ثابت ہو جائے تو اس کی سزا جلد یا رجم ہے، محصن ہو تو رجم کیا جائے اور غیر محصن ہو تو غیر محصن کو سو کوڑے مارے جائیں گے، قال اللہ تعالیٰ الزانیۃ والزانی فاجلدوا کل واحد منہما مائۃ جلدۃ [illegible] قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] اور یہ سزا صرف بادشاہ اسلام دے سکتا ہے آج کل جب کہ قضاۃ کی حکومت نہیں ہے یہ سزا کون دے سکے اس زمانہ میں مسلمان جو سزا دے سکتے ہیں یہ ہے کہ ایسوں سے مقاطعہ کریں ان سے میل جول سلام کلام ان کے ساتھ کھانا پینا ترک کر دیں۔

(۲) زندہ کو مردہ کیونکر فرض کیا جائے گا اگر وہ شخص زانی ہے تو شریعت میں عورت کے لئے اجازت ہے کہ اس سے خلع کر لے مہر یا کچھ زیادہ دے کر اس کے بدلے میں طلاق حاصل کرے یہ نہیں ہو سکتا کہ بغیر طلاق دوسرے سے نکاح کر لے کیونکہ یہ حرام قطعی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

تمت بالخیر

فہرست مضامین فتاویٰ امجدیہ جلد ثانی

حلالہ کا بیان

قسم کا بیان

از ص ۳۰۴ تا ص ۳۰۷

منّت کا بیان

از ص ۳۰۷ تا ص ۳۱۴

لقطہ کا بیان

از صفحہ ۲۱۴ تا صفحہ ۲۱۵

شرکت کا بیان

از صفحہ ۲۱۵ تا صفحہ [illegible]

※

فہرست مسائل ضمیمہ فتاوی امجدیہ، جلد ثالث

کتاب النکاح

باب المحرمات

مسائل	صفحہ	کتاب
جیسا تو حرام کھانے والے بجائے مرد کا آنا جانا مشکوک تھا اور عورت کا بھائی منع کرتا تھا تو دیوث ہے۔		
روافض تبرا وسب شیخین کی وجہ سے بحکم فقہائے کرام کافر ہیں۔	۱۳۰	سیر
ختم نبوت کی بحث۔	۷۴	عقائد
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی مدعی نبوت کے قائل کا حکم		
باب الرضاعة		
مفتی کا کام صورت مستفسرہ کا جواب دینا ہے اگر سوال میں غلطی ہو تو مفتی کے حلال کہہ دینے سے حلال نہ ہوگا۔	۹۷	ابتداء
غلط سوال مرتب کرکے فتویٰ حاصل کرنے سے مواخذہ اخروی سے نجات نہیں مل سکتی ہے۔	۲	شتی
باب الولی		
ہندوستان میں علاقہ کا جو حاکم مسلم ہے وہ وہاں کا بحیثیت قاضی ہے۔	۱۱	قضا
بطلان نکاح اور حبط عمل کا حکم وہاں ہے جہاں کفر قطعی یقینی ہو۔	۱۲۹	بحث

مسائل	صفحہ	کتاب
باب الکفو		
قاعدہ کلیہ ہے کہ بلا ضرورت قول امام اعظم سے عدول نہ کیا جائے گا ہاں جہاں اصحاب فتویٰ قول صاحبین پر فتویٰ دیں وہاں قول صاحبین پر عمل ہوگا۔	۱۳۱	ابتداء
عمل سے قطع کرنا گناہ ہے۔	۱۴۴	حظر
غیر قریشی کو قریشی غیر ہاشمی پر نسب کی تفضیل نہیں ہے اگرچہ غیر قریشی عربی النسل اور قریشی کی ماں غیر سیدہ ہو۔	۱۳۲	شتی
جس کی ماں سیدہ ہو اور باپ سید نہ ہو اس کو بھی فی الجملہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نسبت سے شرف حاصل ہو جاتا ہے۔	"	"
ولدالزنا اپنی ماں کا وارث ہو سکتا ہے	۱۲۸	ارث
باب المهر		
تعلیق کے لئے ملک یا اضافت الی الملک ضروری ہے۔	۱۵۳	حیل
سودی قرضہ لینا حرام ہے	۱۵۲	حظر
جو کفالت مدیون کی وفات کے بعد	"	کفالہ

مسائل	صفحہ	عنوان
معلق کی سیر اور شرد ستعارف ہو جائیں معانی صحیح نہیں ہے	۱۹۲	مہر
• قاضی کے لئے وہ تمام شرائط درکار ہیں جو شہادت کے لئے ضروری ہیں۔	۲۰۱	قضا
• میاں بیوی ایک پیر سے مرید ہو سکتے ہیں	۲۰۴	متفرق
• صحابہ کرام اور ان کی ازواج سبھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت ہوتے تھے۔	۴	متفرقات
اضافت کا بیان		
• واقعہ کی تحقیق کرنا قاضی کا کام ہے اور مفتی کی ذمہ داری صورت مسئولہ کا جواب دینا ہے	۱۴۵	قضا
کنایہ کا بیان		
• کپڑے یا زیور جو عورت کے پاس بطور تحفہ ہیں اگر ان میں سے قبل طلاق تلف ہو گئے مثلاً پھٹ گئے، گر پڑے، پہننے برتنے میں ٹوٹ گئے، خراب ہو گیا تو اس پر کچھ تاوان نہیں بشرطیکہ وہیں تک استعمال میں لائی ہو جہاں تک پہننے میں عرفاً رضا مندی کی جاتی ہے۔	۱۴۲	شامی

مسائل	صفحہ	عنوان
تعلیق کا بیان		
• عورت اس وقت نان و نفقہ کی حق دار ہے جب شوہر کے یہاں رہے	۱۹۳	نفقہ
• مرض الموت میں اگر شوہر عورت کو طلاق دے تو وہ میراث سے محروم نہ ہوگی۔	۱۹۵	ارث
حلالہ کا بیان		
• حنفی کو امام اعظم کے مسلک سے عدول کرنا جائز نہیں ہے۔	۱۹۷	افتاء
• بلا ضرورت شرعی اپنے امام کے مسلک کو چھوڑ کر دوسرے کے مسلک پر چلنا ہوائے نفس کی پیروی کرنا ہے مگر اجماع خارق	،،	افتاء
عدت کا بیان		
• اجنبی عورت سے متعلق حدیثیں۔	۱۸۵	حدیث
حدود و تعزیر کا بیان		
• جو شخص بادہ ملاں لواطت اور زنا کرتا ہے اسے امام بنانا گناہ اور اس کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے	۱۹۶	امامت

مولانا ایوب صابر القادری مصباحی

صدر الشریعہ ــــ ایک زندۂ جاوید شخصیت

بلند پر مسلکی اور امور کی معبد سلسل عمل پیہم ایمان محکم کی زندۂ جاوید شخصیت صدر الشریعہ بدر الطریقہ الحاج حضرت علامہ حکیم محمد امجد علی صاحب قبلہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے وقت کے جلیل القدر خدا رسیدہ بزرگ اور دیندار علامہ روزگار، عابد شب بیدار، شیخ طریقت با وقار اور بہت بڑے متقی و پرہیزگار تھے۔ ترویج سنت و تشکیل ملت اور استحکام اسلام کے لئے جو نمایاں خدمات آپ نے انجام دی ہیں وہ تاریخ عالم کے اوراق میں آب زر سے ثبت کرنے کے لائق اور قابل صد تحسین ہیں؟

آپ کی تصنیفات میں بہار شریعت ہر شعبے سے لکھے فرد کے لئے گرانمایہ سرمایہ اور بیش بہا عطیہ ہے۔ جس میں حضرت توحید رسالت کے بنیادی عقائد کو ان کی افہام و تفہیم کے لئے نرالے انداز اور نہایت دلکش و موثر طور پر عام فہم زبان میں پیش کیا گئے ہیں بلکہ وہ تمام تر مسائل انتہائی عالمانہ بصیرت سے مندرج کردیئے گئے ہیں جو زندگی کے تمام شعبوں میں روز و شب کام آنے والے ہیں میرا مشاہدہ اور ذاتی تجربہ ہے کہ کم تر علم رکھنے والے لوگ بھی جہاں سے استفادہ کرسکتے ہیں انھیں اکثر و بیشتر مسائل علمائے کرام و مفتیان عظام سے دریافت کرنے کی حاجت نہیں ہوتی ہے سترہ حصوں پر مشتمل بہار شریعت میں احکام ربانی احادیث نبوی اور اقوال ائمہ کے بیش بہا خزانے اس طرز نگارش سے بھر دیئے گئے ہیں کہ بے ساختہ دل کی پکار اٹھتی ہے مبارک ہو اے صدر الشریعہ آپ نے سمندر کو کوزے میں بند کردیا ہے خداوند قدوس آپ کی اس مساعی جمیلہ کو اپنے پیارے محبوب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں مقبول فرمائے۔ اس کتاب کے مستند اور ثقہ ہونے کی دلیل تو یہ ہے کہ بڑے بڑے علمائے دین و مفتیان شرع متین سند میں اس کتاب کا حوالہ پیش فرماتے ہیں اپنوں کا تو تذکرہ کیا غیر بھی اس سے استفادہ کرکے مصنف علیہ الرحمہ کے ممنون احسان ہیں گویا بہار شریعت علوم دینیہ و احکام شرعیہ کا گنجینہ ہے جس سے اس بات کی غمازی ہوتی ہے کہ حضرت صدر الشریعہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو علوم دینیہ میں بے حد عبور اور فقہی مسائل میں بے اندازہ دسترس حاصل تھی۔

آپ خدا ترسی و سادگی عجز و انکساری اور شفقت و رافت خلوص و محبت کے مجسمہ پیکر تھے۔ حق بات قبول فرمانے میں ذرا بھی آپ کو کسر شان کا احساس نہ ہوتا تھا بزرگوں کی ہدایت و نصیحت آپ کے لئے قابل احترام و نقش کا الحجر ہوتی تھیں آپ یقیناً خدا ترس، عالم باعمل اور دیندار بزرگ تھے آپ نے اپنے کچھ واقعات بیان فرمائے ہیں جن سے آپ کی خدا ترسی کا قبولیت حق و بلند حوصلگی خوب خوب نمایاں ہوتی ہیں۔ ناظرین کے ذوق کی تسکین کے لئے چند واقعات درج کئے جارہے ہیں۔

آپ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ مجدد دین و ملت اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ علیل تھے میں عیادت کو گیا حسب معمول دریافت کیا حضور اب شکایت کا کیا حال ہے؟ فرمایا شکایت کس سے ہو؟ اللہ سے نہ تو شکایت پہلے تھی اور نہ اب ہے۔ بندہ کو خدا سے کیسی شکایت! صدر الشریعہ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ میں نے زندگی بھر کے لئے اس محاورے سے توبہ کرلیا۔

دوسرا واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ لوگ اکثر بولا کرتے ہیں فلاں چیز بالکل ہے۔ جیسے چائے میں شکر ہے؟ جی ہاں بالکل ہے! اگر ملتے حضرت کی بزم میں کسی نے ایسے الفاظ استعمال کئے تو ٹوکتے تو نہیں مگر تنبیہ ضرور فرماتے اس لئے کہ لفظ کالا اسمائے الٰہی

میں سے ہے اس لئے اس کا استعمال مناسب نہیں ہے۔ اگویا آپ کا اس پر عمل احتیاطی عمل تھا۔ ممکن ہے کہ آپ کے معاندین و مخالفین باطنی بغض و حسد سے آپ کی ان باتوں کو تصنع پر محمول کریں لیکن جس کمتب پر منکر سے دنیا کو ترک کیے قلب و روح کو راست گوئی کا سبق ملا وہاں تصنع کا گذر کہاں۔

آپ مسلک امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بے غرض محافظ امین و وارث تھے اور حضرت علامہ فضل حق خیر آبادی علیہ الرحمہ کے لائق و فائق جانشین اور حضرت مولانا ہدایت اللہ صاحب رامپوری علیہ الرحمہ کے شاگرد رشید تھے۔

اگر مجدد دوراں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی شخصیت محتاج تعارف نہیں تو حضرت علامہ فضل حق خیر آبادی علیہ الرحمہ کی بھی شخصیت ایسی نہیں کہ قلمکار حضرات نظر انداز کر سکیں۔ آپ حضرت علامہ شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے شاگرد رشید اور حضرت مولانا ہدایت اللہ صاحب رامپوری علیہ الرحمہ کے استاذ اور باوقار شخصیت کے مالک تھے مغلیہ دور کے آخری تاجدار بہادر شاہ ظفر دہلی کے عالیشان دربار میں مسند قاضی القضاۃ پر فائز و رونق افروز تھے شاہ کے خاص مشیر کار و دست راست تھے آزادی ہند کے علمبردار و مجاہد اور بیباک مجاہد تھے آپ کی عمر رواں کے آخری حصے میں جب مغلیہ حکومت کا زوال اور انگریزی تسلط و استعمار کا ظہور ہوا تو آپ نے جابر و ظالم انگریز حکمراں کے خلاف بانگ دہل مجاہدانہ اقدام فرمایا اور انگریزی تسلط و اقتدار اور اسکے اثر و رسوخ کے استیصال کے لئے سعی بلیغ کی اور مجاہدہ شاقہ کی زحمت گوارہ فرمائی یہاں تک کہ جزیرۂ انڈمان میں اپنی جان جان آفریں کے سپرد فرمائی لیکن نصاریٰ کی طاغوتی حکومت کو تسلیم نہ فرمایا جابر و ظالم انگریز جرنیلوں کے ظلم و تشدد شقاوت و بربریت کا نشانہ بنتے رہے لیکن ظالم حکمراں سے رحم و کرم کی بھیک دمائی انگریزوں کے متاع قلیل پر نہ بکے اس کی دولت و ثروت

سے مرعوب نہ ہوئے دنیا داری جاہ و حشمت کے لئے ضمیر فروشی نہ کی بلکہ اپنی جان دے کر دنیا کو حصول بقا و دوام کا درس دیا اور خود مسرت جاودانی یا آشائش دوراں حاصل کر کے دنیا والوں کے لئے انمٹ یادگار اور اہم نقش و نگار چھوڑ گئے جو دنیا والوں کے لئے مشعل راہ ہیں یوں آپ کا نام زندہ ہے اور قیامت تک زندہ رہے گا ۔

موت تجدید مذاق زندگی کا نام ہے
خواب کے پردے میں بیداری کا اک پیغام ہے

انکا ایک موحد و مجاہد علامت باشکے شاگرد رشید حضرت مولانا ہدایت اللہ صاحب رامپوری قدس سرہ جیسی ممتاز و باکمال ہستی سے صدر الشریعہ بدر الطریقہ حضرت مولانا حکیم محمد امجد علی صاحب قبلہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تحصیل علوم دینیہ و فنون عقلیہ فرمائی آپ کی ذہانت و فطانت و صلاحیت کو دیکھ کر آپ کے استاذ محترم علیہ الرحمہ نے ارشاد فرمایا کہ تم شاگرد ہو تو ایک ہو۔ بھی پیرانہ سالی میں اور اپنی خاص التماس آرزو یہ ہے آپ کی تعلیم و تربیت میں صرف کروں مبذول فرمایا آپ نے بھی شفیق استاد کی خاص توجہ و شفقت دیکھی آپ بے انداز محنت و مشقت کے ساتھ حصول تعلیم میں منہمک ہوئے اور اپنی انفرادی حیثیت حاصل کرلی غرضیکہ مہربان استاد سے علوم دینیہ و فنون عقلیہ کی تکمیل فرما کر علوم دینیہ کے درخشاں آفتاب ہوئے ذرہ کو چمکایا اور فنون عقلیہ کے تابندہ ماہتاب ہوئے شعور و احساسات سے ناآشنا افراد کو احساس و شعور کی راہ پر گامزن فرمایا۔

آپ کے علمی کارناموں، دینی و ملی خدمات، زہد و تقویٰ کے واقعات اور تدریسی خصوصیات الگ الگ ضبط تحریر میں لائی جائیں تو تقریباً دو سو صفحات منقوش ہو جائیں تاہم ناظرین کی تشنگی طبع کے لئے اجمالی طور پر قلمبند کر رہا ہوں۔

آپ نے کچھ دنوں مولانا شاہ وصی احمد صاحب محدث سورتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت عالیہ میں رہ کر اکتساب فیض فرمایا

اور فن حدیث میں کامل عبور حاصل کر لیا جب محدث سورتی علیہ الرحمہ
نے آپ کو سند فراغت عطا فرمایا تو آپ نے اس کے بعد ہی تدریسی
خدمات کا آغاز فرمایا تقریباً گیارہ سال تک دارالعلوم معینیہ عثمانیہ
اجمیر شریف میں بحیثیت صدر المدرسین تدریسی خدمات انجام
دیتے رہے پھر مجدد دوراں امام العصر اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نوازش و شفقت، خلوص و محبت کی کشش
نے آپ کو کچھ دنوں بریلی شریف میں رہنے پر مجبور کر دیا وہاں رہ کر
کچھ ممتاز دینی خدمات انجام دیں مثلاً قرآن پاک کا ترجمہ کرنے میں
اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کے شریک رہے آخر تک معاون رہے بلکہ بیچ
میں ایک بار کسی کام سے اپنے وطن گھوسی ضلع اعظم گڑھ تشریف
لے گئے تو ترجمہ کا کام بند ہو گیا پھر جب واپس بریلی شریف آگئے
تو بعض اہم دینی امور کے پیش نظر کچھ اور دنوں تک یہ کام ملتوی
رہا یہاں تک کہ موسم گرما ختم ہو کر برسات کا موسم شروع ہوا تو ترجمہ
کا کام شروع کیا گیا ایک طرف برسات کی گرمی قریب میں لالٹین
اور اس پر کیڑوں اور پتنگوں کی یورش متعدد دشواریوں کے
باوجود گھنٹوں اس کام کو روزانہ انجام دیا جاتا۔

ترجمہ کی تحریر کی نوعیت یہ ہوتی کہ پہلے آپ پوری آیت
پڑھتے تھے اس کے بعد اعلیٰ حضرت ترجمہ املا کراتے بعض
مرتبہ مسلسل دو تین سطر کی عبارت ایک ساتھ بلا توقف بول
دیا کرتے تھے جس روز جتنا ترجمہ کیا جاتا اسکی مقدار معہ تاریخ
نوٹ کرا دی جاتی۔ ابتدا میں چند روز یہ طریقہ رہا کہ آیت پڑھی جاتی
اور اعلیٰ حضرت اس کا ترجمہ لکھواتے اس کے بعد حضرت شیخ
سعدی، شاہ ولی اللہ، شاہ عبدالقادر، شاہ رفیع الدین، ڈپٹی
نذیر احمد اور مرزا حیرت دہلوی وغیرہم کے ترجمے سنائے جاتے
ان میں جہاں جہاں غلطی ہوتی اعلیٰ حضرت تنبیہ فرماتے چند روز
کے بعد محسوس ہوا کہ اس طرح وقت زیادہ صرف ہوتا ہے اور
کام کم ہوتا ہے دوسرے مترجمین کے اغلاط پر تنبیہات تو ایک
جداگانہ کام ہے اس ترجمے کے بعد اگر موقع ملا تو اس پر توجہ
کی جائے گی لہٰذا تمام ترجموں کا سنانا تو موقوف کر دیا گیا صرف
حضرت سعدی علیہ الرحمہ کا فارسی ترجمہ اور شاہ عبدالقادر
کا اردو ترجمہ سنایا جاتا اور یہ سلسلہ آخر تک جاری رہا اس سلسلے
میں لطف کی بات تو یہ ہے کہ جب آپ نے زمانہ کے بدلے ہوئے
حالات ضلالت کی کثرت اور ملک کے احباب کی فراوانی دیکھی تو
آپ کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ بدمذہب عوام کو گمراہ کرنے کیلئے
ایک تدبیر قرآن پاک کے ترجموں کو بگاڑ بنائے ہوئے ہیں اسلئے
کہ الفاظ قرآن میں تو رد و بدل کی جسارت نہیں کر سکتے لیکن
ترجمے اور تفسیر میں ایسی بات لکھ دیتے ہیں جس سے عوام کو گمراہ
کرنے اور بہکانے کا موقع مل جاتا ہے البتہ اردو ترجموں میں
شاہ عبدالقادر دہلوی کا ترجمہ قرآن پاک صحیح قرار دیا جا سکتا ہے
لیکن شاہ کا ترجمہ بالکل پرانی اردو میں ہے جو ہندوستان میں متروک
ہو چکی ہے اس لئے ایک صحیح اور اغلاط سے منزہ احادیث
نبویہ و اقوال ائمہ کے مطابق ترجمہ کی ضرورت محسوس کرتے
ہوئے آپ نے ترجمہ قرآن پاک کے لئے اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ
کی بارگاہ عالیہ میں درخواست پیش کی تو اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ
نے ارشاد فرمایا یہ تو بہت ضروری ہے مگر چھپنے کی کیا صورت
ہوگی اس کی طباعت کا کون اہتمام کرے گا باوضو کاپیوں کو لکھنا
باوضو کاپیوں اور پروفوں کی تصحیح کرنا اور تصحیح بھی ایسی ہو کہ اعراب
نقطے یا علامتوں کی بھی غلطی نہ رہ جائے پھر جب چیز چھپ جائے
کے بعد سب سے بڑی مشکل تو یہ ہے کہ پریس مین ہمہ وقت
باوضو رہے بغیر وضو نہ پتھر کو چھوئے اور نہ کاٹے پتھر کاٹنے میں
بھی احتیاط کی جائے اور چھپنے میں جو چندیاں نکلتی ہیں ان کو بھی
بہت احتیاط سے رکھا جائے اور میں دیکھتا ہوں کہ ان کا ہونا
ہونا بظاہر دشوار اور ناممکن سا معلوم ہوتا ہے اور جب چھپنے
کی کوئی صورت نظر نہیں آتی تو پھر ترجمہ لکھنے سے کیا فائدہ
اس کا مقصد عوام کو فائدہ پہنچانا ہے نہ کہ کتب خانے کی الماری
کی زینت بنانا ہے آپ نے عرض کیا انشاء اللہ جو باتیں حضور کا

اس کو پورا کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ الغرض اس لیا جائے
کہ ہم سے ایسا نہ ہو سکا تو جب ایک چیز موجود ہے تو ہو سکتا ہے
آئندہ کوئی شخص اس کے طبع کرنے کا انتظام کرے اور خلق خدا
کو فائدہ پہنچانے میں کوشش کرے اور اگر اس وقت ہو گیا تو ہو سکا
تو آئندہ اس کے دیکھنے کا ہم کو بڑا افسوس ہوگا آپ کے اس
مسودہ کے بعد اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے آمادگی کا اظہار کرتے
ہوئے ارشاد فرمایا کہ دوسرے لوگوں کے ترجمے بھی حاصل کر لیے
جائیں تاکہ اس ضمن میں آگاہی ہو اور غلط ترتیب ہو جائے جز قرآن کریم
ڈاک وغیرہ سے منگوایا جائے گویا اس طرح سے منگوانے میں بہت دیر ہوئی
ہوئی ہے بلکہ اس کے لئے جہاں سے دستیاب ہوتے ہوں جا کر ایسے
طریقے سے لایا جائے کہ بے ادبی نہ ہو غرض کسی طرح انہیں شرائط
کے ساتھ اس زمانہ میں جتنے ترجمے طبع ہو کر منظر عام پر آ چکے
تھے حاصل کئے گئے اور انتہائی حوصلہ مندی اور احتیاط کے
ساتھ ترجمہ کا کام شروع کر دیا گیا بحمداللہ آپ کی مساعی جمیلہ
سے خاطر خواہ کامیابی ہوئی اور آج مسلمانوں کی کثیر تعداد ایک
مجدد دوراں امام وقت کے لکھے ہوئے قرآن پاک کے صحیح ترجمہ
سے مستفید ہو کر آپ کی ممنون احسان ہے اور یہ سلسلہ قیامت
تک جاری رہے گا اس کے علاوہ اور بھی دیگر دشوار ترین اہم
دینیہ ممتاز خدمات ہیں جو آپ نے انجام دیں چنانچہ آپ کی
خدمات و کارہائے نمایاں سے خوش ہو کر مجدد دوراں امام وقت
اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے آپ کو
اپنے فیوض و برکات سے مستفیض فرما کر سند خلافت عطا فرمائی۔

حیات مقدسہ کے آخری دور میں دار العلوم حافظیہ سعیدیہ
علی گڑھ ریاست دادوں میں علم و عرفان کی پیہم پارشش فرمائی
چودھویں صدی کے اوائل میں ہندوستان علوم دینیہ کے اعتبار
سے انحطاطی دور سے گذر رہا تھا علمی بصیرت افروز شخصیتوں
سے ہندوستان قریب قریب خالی ہو رہا تھا جو علمائے کرام موجود
تھے ان میں سے اکثر سیاسی انجمنوں میں محصور ہو چکے تھے اکثر
درسگاہیں سنسان ہو چکی تھیں ایسے ناسازگار حالات میں جن
دوراندیش اساتذہ نے تمام ہنگاموں سے بے نیاز ہو کر درسگاہوں
کو آباد کیا اور درس و تدریس کے سلسلے کو جاری رکھا ان میں آپ
یعنی صدر الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ سرفہرست نظر آتے ہیں آپ نے
دینی علمی صلاحیت اور روحانی بصیرت و ادراک سے کام لیکر سیکڑوں
افراد کو عمل کے سانچے میں ڈھال دیا اور علم کی دولت سے مالا مال
فرما دیا۔

آپ فیضان علم کی تقسیم میں علمائے سلف کے صحیح مظہر
تھے۔ مولانا عبد الحکیم شرف آپ کی تدریسی خوبیوں کا ذکر اس
طرح کرتے ہیں آپ نے ابتدائے شباب سے تدریس کا کام شروع
کیا اور آخر حیات تک جاری رکھا اور ایسے نابغہ روزگار افراد
تیار کئے جن پر علم و فن کو ناز ہے۔ حبیب الرحمن خاں شیروانی کا
قول ہے مولانا امجد علی صاحب پورے ملک میں ان چار پانچ مدرسوں
میں ایک ہیں جنہیں میں منتخب جانتا ہوں! حق تو یہ ہے کہ آپ نے
اپنے ہم عصر علماء میں جو اہم تدریسی خدمات انجام دی ہیں وہ بے نظیر
ہیں آپ کی درسگاہ میں زانوئے ادب تہ کرنے والے تمام طلباء
علم و فضل کی دولت سے مالا مال ہوئے زہد و تقویٰ خلوص و مروت
سے لبریز ہوئے عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے معمور اور
جذبۂ دین و ملت سے سرشار ہوئے! آپ نے بلاتفریق ہند و
پاک مشترک ملک کی سرزمین پر علوم دینیہ و احکام شرعیہ کے بلند
مینارے نصب فرما دیئے۔

آپ کی تدریسی خدمات کا جائزہ لینے کے بعد یہ بات
صاف عیاں ہو جاتی ہے کہ علامہ فضل حق خیرآبادی علیہ الرحمہ سے
مستفید ہونے والوں اور مولانا ہدایت اللہ صاحب رامپوری
علیہ الرحمہ سے مستفیض ہونے والوں میں آپ سے زیادہ علوم
دینیہ کی ترویج و اشاعت کرنے والا کوئی دوسرا نہیں آپ نے
اسلام کے فروغ و استحکام کے لئے بے لوث دینی خدمات انجام
دی ہیں اور قوم و ملت کی تعمیر و ترقی کے لئے وہ کارہائے نمایاں

الغرض یہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ہیں۔

آپ کے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] گئے

[illegible]

[illegible]

[illegible]